B9ED211DST

اردو کی تدریسیات-II

(Pedagogy of Urdu-II)

بیچلر آف ایجوکیشن (بی۔ایڈ۔)

(دوسرا سمسٹر)

Bachelor of Education (B. Ed.)

(Second Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN	:	978-81-980312-0-4
Course	:	Pedagogy of Urdu-II
First Edition	:	August 2024
Copies	:	700
Price	:	220

Programme Coordinator (B. Ed.)

Prof. Sayyad Aman Ubed, Professor (Education), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

(Late) Prof. Najmus Saher (Member)
Professor, CDOE, MANUU (Content Editor)

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Programme Coordinator, B.Ed. (ODL)

Dr. Shaikh Wasim (Member Convener)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Dr. Sameena Basu (Member)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan
Assistant Professor (C), CDOE, MANUU (Language Editor)

Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla, Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan, Assistant Professor (C), CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer, Section Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail, UDC, CDOE, MANUU

Faheemuddin, LDC, Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in *Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Mohd Adil, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU
Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Printed at: Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی		5
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم		6
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈینیٹر (بی۔ایڈ)		7
اکائی نمبر	**اکائی کا نام**	**مصنف**	**صفحہ نمبر**
	بلاک I: معلم اردو اور مشقی تدریس		
1	ایک مؤثر معلم کے اوصاف، زبان دانی کے معلم کی خصوصیات	ڈاکٹر آفاق ندیم خان ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ تعلیمی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی Dr. Afaque Nadeem Khan Associate Professor Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi	9
2	تدریس نثر۔ مختلف مراحل، تدریس نظم۔ مختلف مراحل		24
3	تدریس قواعد کے مختلف مراحل		39
4	یونٹ پلان، سالانہ پلان، یونٹ پلان اور سالانہ پلان میں فرق		51
	بلاک II: درسی کتاب اور تدریسی آلات		
5	درسی کتاب کا مفہوم واہمیت۔ایک معیاری درسی کتاب کی خصوصیات - ظاہری و باطنی	ڈاکٹر اشرف نواز اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تعلیم و تربیت، مانو Dr. Ashraf Nawaz Assistant Professor Dept. of Education and Training, MANUU	66
6	درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ		78
7	درسی و تدریسی آلات - مفہوم، ضرورت واہمیت		88
8	تدریسی معاون اشیاء کے اقسام - سمعی، بصری، سمعی و بصری		99
	بلاک III: نصاب اور ہم نصابی سرگرمیاں اور اردو زبان کے فروغ میں معاون ادارے		
9	نصاب: مفہوم، اجزاء، عوامل اور اردو نصاب کی تدوین کے اصول	ڈاکٹر آفتاب عالم اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، دربھنگہ Dr. Aftab Alam Assistant Professor MANUU CTE, Darbhanga	112
10	ہم نصابی سرگرمیاں: مفہوم، ضرورت، اقسام اور اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیاں		140
11	قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور اہم کتب خانے و ادارے؛ غالب اکیڈمی (دہلی) اور سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد)		160
12	ادارہ ادبیات، دارالترجمہ اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد		181

بلاک IV: پیمائش وجانچ			
13	پیمائش وجانچ	ڈاکٹر آفاق ندیم خان ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ تعلیمی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی Dr. Afaque Nadeem Khan Associate Professor Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi	203
14	جانچ کے مختلف آلات اور تکنیک		218
15	مسلسل جامع جانچ: مفہوم وتصور، ضرورت واہمیت		239
16	موجودہ امتحانی نظام کے نقائص اور معیاری بنانے کی حکمت عملی		254
نمونہ امتحانی پرچہ			270

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔
فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراؤتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑہ میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

زیرِ نظر کتاب "اردو کی تدریسیات-II" بی۔ایڈ (دوسرے سمسٹر) کے کورس کا حصہ ہے جو معلمِ اردو کے پیشہ ورانہ ارتقا، درسی مواد کی تیاری، تدریسی حکمتِ عملیوں اور جانچ کے جدید طریقوں سے طلبا کو روشناس کراتا ہے۔ یہ کورس مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی طلبا کے لیے اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ وہ عملی تدریس کے مختلف مراحل، درسی کتاب کے تنقیدی جائزے، معاون تدریسی وسائل کے استعمال، نصاب کی تدوین اور ہم نصابی سرگرمیوں کی تعلیمی اہمیت کو نہایت بصیرت کے ساتھ سمجھ سکیں۔ یہ کتاب چار بلاکس پر مشتمل ہے اور ہر بلاک میں چار اکائیاں شامل ہیں:

بلاک I: معلم اردو اور مشقی تدریس: اس بلاک میں ایک مؤثر معلم اردو کی شخصیت، اس کی زباں دانی، تدریسی کردار اور پیشہ ورانہ خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نثر، نظم اور قواعد کی تدریس کے مراحل، عملی پہلو، اور تدریسی مشقوں کے بنیادی عناصر تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ یونٹ پلان اور سالانہ پلان کی تیاری اور ان دونوں میں فرق کو بھی واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

بلاک II: درسی کتاب اور تدریسی آلات: اس بلاک کا موضوعِ بحث درسی کتاب اور تدریسی آلات ہیں، جو تدریسی عمل کے اہم ترین ذریعے ہیں۔ اس میں ایک معیاری درسی کتاب کی ظاہری و باطنی خصوصیات، درسی کتاب کے تنقیدی جائزے کے اصول، تدریسی آلات کی تعریف، ضرورت اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ مزید برآں، سمعی، بصری اور سمعی و بصری معاون تدریسی اشیا کے اقسام اور ان کے تعلیمی استعمال سے متعلق جامع معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

بلاک III: نصاب، ہم نصابی سرگرمیاں اور اردو کے فروغ میں اداروں کا کردار: یہ بلاک نصاب کے مفہوم، اجزاء، عوامل اور اردو نصاب کی تدوین کے اصولوں کو سمجھاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں کی نوعیت، ضرورت اور اقسام پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، خصوصاً وہ سرگرمیاں جو اردو زبان کے فروغ میں موثر ہیں۔ اردو اداروں جیسے قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، غالب اکیڈمی (دہلی)، سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد)، ادارۂ ادبیاتِ اردو، دارالترجمہ، اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تاریخی و عملی کردار کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کو اردو کے ادارہ جاتی فروغ کا مکمل ادراک ہو۔

بلاک IV: پیمائش و جانچ: اس بلاک میں زبان کی تدریس سے متعلق جانچ و پیمائش کے اصول، آلات اور تکنیکوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ مسلسل و جامع جانچ (CCE) کے مفاہیم، ضرورت اور خصوصیات پر گفتگو کی گئی ہے۔ جدید امتحانی نظام کے نقائص اور انہیں معیاری بنانے کی عملی حکمتِ عملیاں بھی پیش کی گئی ہیں۔ یہ حصہ معلمین کو جانچ کے معروضی و غیر معروضی دونوں پہلوؤں میں مہارت حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں کوشش کی گئی ہے کہ ادب، زبان، نصاب، تدریسی حکمتِ عملی، وسائلِ تعلیم، اور جانچ کے اصولوں کو آسان، واضح اور تدریسی نقطۂ نظر سے مفید انداز میں پیش کیا جائے۔ امید ہے کہ یہ کتاب معلمینِ اردو کے لیے ایک مؤثر رہنما ثابت ہوگی اور انہیں تدریسِ اردو کے نظریاتی و عملی پہلوؤں میں مہارت حاصل کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔

پروفیسر سید امان عبید

پروگرام کوآرڈینیٹر

اکائی 1۔ایک مؤثر معلم کے اوصاف، زبان دانی کے معلم کی خصوصیات*

1.0 تمہید
1.1 مقاصد
1.2 ایک مؤثر معلم کے اوصاف
1.3 زبان دانی کے معلم کی خصوصیات
1.4 معلم اردو کے خصوصی اوصاف
1.5 خلاصہ
1.6 اکتسابی نتائج
1.7 فرہنگ
1.8 نمونہ امتحانی سوالات
1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1.0 تمہید

"ایک بچہ، ایک استاد، ایک کتاب، ایک قلم دنیا بدل سکتے ہیں۔" ملالہ یوسف زئی کا یہ قول دنیا کے ہر ایک بچے میں چھپی ہوئی لا محدود صلاحیتوں کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ ہر بچے میں یہ امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاندان، سماج، ملک اور پوری دنیا کی تبدیلی اور ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ اپنا کردار ادا کرنے کے لائق بننے کے لیے اسے اپنی مخفی صلاحیتوں کی نشوونما کرنی ہوتی ہے۔ صلاحیتوں کی مطلوبہ نشوونما معلم کے بغیر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ شاید اسی لیے سماج میں جو مقام و مرتبت، جاہ و جلال اور عزت و شہرت ایک معلم کو حاصل ہے وہ دوسروں کو نہیں۔ پیشہ معلمی دنیا کے مقدس ترین پیشوں میں ایک تصور کیا جاتا ہے۔ بچے کے شخصیت کی ہمہ جہت نشوونما، سماج کی فلاح و بہبود اور ملک و قوم کی ترقی کا دارومدار معلم پر ہی منحصر ہے۔ پیدائشی طور پر بچوں کے اندر جسمانی، ذہنی، جذباتی اور اخلاقی اعتبار سے بے پناہ صلاحیتیں، خصوصیات اور خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ بچوں کے اندر موجود تمام تر صفات و خوبیوں کی نشاندہی کرنا اور پسندیدہ خطوط پر ان کو پروان چڑھانے کی ذمہ داری معلم بحسن وخوبی انجام دیتا ہے۔ اس بناء پر مفکرین و ماہرین کا اتفاق ہے کہ معلم کی حیثیت ایک مالی (باغبان) کی طرح ہے۔ گلشن کی

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

سرسبز و شادابی، پھولوں کی بہتر و مناسب نگہداشت مالی کی مکمل اور بھرپور توجہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

تعلیم نوع انسانی کا حتمی دائرہ ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کا مقصد فرد کو اس کی پیدائش سے لے کر موت تک اپنی زندگی کے ذریعے سماجی بنانا اور انسان بنانا ہے۔ ایجوکیشن کمیشن (66-1964) کی رائے میں "اساتذہ کا معیار، قابلیت اور کردار تعلیم کے معیار اور قومی ترقی میں اس کے تعاون کو متاثر کرنے والا سب سے اہم عنصر ہے۔" چانکیہ نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ "استاد ہی قوم بنانے والا ہے" اس لیے ملک کی ترقی کے لیے اچھے اساتذہ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ معلم کو سماج کا آئینہ اور ملک کا معمار کہا جاتا ہے۔ صحیح معنوں میں طلبا کے اندر نئے علم اور مہارتوں کو سیکھنے کے لیے تجسس کی تخلیق کرنا معلم کا اصل کام ہے۔ نئے علم اور مہارتوں کے ذریعے طلبا کے طرز عمل میں تبدیلی رونما ہوتی ہے اور یہ تبدیلی انہیں ترقی کی جانب گامزن کرتی ہے۔ معیاری زندگی کے لیے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ مگر تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے معیاری معلم بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ جارج برناڈ شا کے مطابق 'ہم میں سے جو بہتر ہیں وہ معلم بنیں، باقی جہاں جانا چاہیں جائیں۔' ایک معلم کا کام صرف طلبا کو چند حقائق سے آگاہ کرانا یا معلومات کی ترسیل کرنا نہیں ہے بلکہ بحیثیت فرد انہیں پروان چڑھانا اور ان کے اندر ایک ذاتی فکر پیدا کرنا ہے، ان کو سماج کا ایک افادی رکن بنانا ہے۔ معلم کی حیثیت ایک مالی جیسی ہوتی ہے جو کہ پودوں کی نگہداشت کرتا ہے، وقت ضرورت ان کی آبیاری کرتا ہے اور ایک تناور درخت بننے میں ان کی مدد کرتا ہے۔ اس کے لیے معلم میں چند ایسے اوصاف ہونا ضروری ہیں جو معلم کو واقعتاً معلم کہلانے کے حقدار بناتے ہیں۔ اس باب میں ہم ایک مؤثر معلم کے اوصاف کے ساتھ ساتھ زبان دانی کے معلم کی خصوصیات اور معلم اردو کے خصوصی اوصاف کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

1.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ :

- سماج میں معلم کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- ایک مؤثر معلم کے اوصاف بیان کر سکیں۔
- زبان دانی کے معلم کی خصوصیات کی فہرست سازی کر سکیں۔
- معلم اردو کے خصوصی اوصاف کی شناخت کر سکیں۔

1.2 ایک مؤثر معلم کے اوصاف

معلم کی شخصیت وہ دُھری ہے جس پر تعلیمی نظام گھومتا ہے۔ یہ قول تعلیمی عمل میں معلم کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کا خیال ہے کہ 'معلم حقیقت میں ہمارے مستقبل کا معمار ہے۔' ایچ۔ جی ویلس کا ماننا ہے کہ 'معلم تاریخ کا حقیقی معمار ہے'۔ جان ایڈمس کا خیال ہے کہ 'معلم انسانیت کا معمار ہے۔' ڈاکٹر رادھا کرشنن کا کہنا ہے کہ 'معلم صرف افراد کی ہی رہنمائی نہیں کرتا بلکہ وہ ملک کی قسمت کی رہنمائی کرتا ہے'۔ مہاتما گاندھی کا ماننا ہے کہ 'معلم کو ہی اپنے وسیع تجربات کی بنیاد پر طلبا کی حقیقی کتاب کہا جاسکتا ہے'۔ ای۔اے۔ پیرس کے مطابق

'اگر ملک کے معلم تیسرے درجے کے ہیں تو اس میں شبہ نہیں کہ ملک بھی تیسرے درجے کا ہوگا۔ اگر ہم اعلیٰ درجے کا ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے معلمین کو اوّل درجے کا ہونا پڑے گا'۔ براؤن نے کہا ہے کہ 'سبھی باتوں کو دھیان میں رکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معلم تعلیم کا سب سے اہم جز ہوتا ہے، لیکن تمام اجزا تب تک بے جان رہتے ہیں جب تک کہ معلم کی جاندار شخصیت کے ذریعے انہیں زندہ جاوید نہیں بنایا جاتا'۔ مؤثر معلم کے اوصاف سے مراد معلم میں اعلیٰ درجے کہ قابلیت سے ہے۔ اس میں علم، مہارت، رویہ اور تجربات سبھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب سونپے گئے کام کو معلم کے ذریعے مخصوص تناظر میں اعلیٰ، عمدہ اور مستحسن طریقے سے انجام دینا ہے۔ موثر معلم کا مطلب معلم کی ان معلومات، مہارتوں، رویے اور تجربات سے ہے جو اسے ایک کامیاب معلم بننے کا اہل بناتی ہیں۔ مؤثر معلم محض علم فراہم کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ وہ طلبا کا معاون، رہنما، اور ان کی توانائی و حوصلہ مندی کا منبع ہوتا ہے۔ ایسے معلم اپنے طلبا کے ذہنوں اور کرداروں کو تشکیل دیتے ہیں۔ موثر معلم غیر محسوس طریقے سے رواداری، اچھا شہری بننے کے بنیادی اقدار سے واقفیت، محنت اور لگن سے طلبا کو مزین کرتا ہے۔ مؤثر معلم کی خوبیاں معلومات پہنچانے کی صلاحیت سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔ ذیل میں، ہم ان کثیر جہتی اوصاف کا جائزہ لیں گے جو ایک مؤثر معلم کی شخصیت کا ناگزیر حصہ ہوتی ہیں۔

1. موضوع پر مہارت: مؤثر معلم جس مضمون کو پڑھاتا ہے اس کی گہری سمجھ اور مہارت رکھتا ہے۔ اس کی مہارت طلبا میں اعتماد پیدا کرتی ہے اور انہیں پیچیدہ تصورات کو وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے قابل بناتی ہے۔ خواہ وہ ریاضی ہو، ادب ہو، سائنس ہو، یا کوئی اور شعبہ ہو، مضمون پر معلم کی مہارت مؤثر تدریس کی بنیاد ہے۔

2. تدریس کا جذبہ: ایک مؤثر معلم اپنے مضمون اور تدریس کے لیے جوش و خروش کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا تدریسی جذبہ طلبا میں تجسس اور مشغولیت کو متحرک کرتا ہے، سیکھنے کے عمل کو خوشگوار اور بامعنی بناتا ہے۔ ایک معلم جو اپنے پیشے کے بارے میں حقیقی طور پر پرجوش ہے طلبا کو دریافت کرنے، سوال کرنے اور آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

3. مؤثر ترسیلی مہارت: ترسیل تدریس کا مرکزی پہلو ہے، اور مؤثر معلم زبانی اور غیر زبانی دونوں طرح کی ترسیلی میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہ وضاحت کے ساتھ تصورات کو پیش کرتے ہیں، طلبا کے خدشات کو فعال طور پر سنتے ہیں، اور ایک کھلے اور جامع تعلیمی ماحول کو فروغ دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ، وہ طلبا کے درمیان سیکھنے کے متنوع انداز اور ترجیحات کی تکمیل کے لیے مختلف ترسیلی انداز کا استعمال کرتے ہیں۔

4. ہمدردی اور فہم: ایک مؤثر معلم یہ سمجھتا ہے کہ ہر طالب علم مختلف پس منظر، صلاحیتوں اور سیکھنے کے اسلوب کے ساتھ منفرد ہوتا ہے۔ وہ اپنے طلبا کے کمزور پہلوؤں سے ہمدردی رکھتے ہیں، ان کی حصولیابیوں کا جشن مناتے ہیں، اور ضرورت پڑنے پر طلبا کو مدد فراہم کرتے ہیں۔ ہمدردانہ اور سمجھ بوجھ رکھنے والے کمرہ جماعت کے ماحول کو فروغ دے کر، معلم سیکھنے کا محفوظ ماحول بناتے ہیں جہاں طلبا سیکھنے کے لیے خود کو بااختیار محسوس کرتے ہیں۔

5. موافقت اور اختراع: آج کے تیزی سے ارتقاء پذیر تعلیمی منظر نامے میں، مؤثر تدریس کے لیے موافقت بہت ضروری ہے۔ مؤثر معلم تبدیلیوں کو قبول کرتے ہیں، تدریس کے جدید طریقوں کے ساتھ تجربہ کرتے ہیں، اور سیکھنے کے تجربات کو بڑھانے کے لیے ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ انفرادی طور پر طلبا کی ضروریات کے مطابق اپنا نقطۂ نظر تیار کرتے ہیں اور تعلیم میں ابھرتے ہوئے رجحانات سے باخبر

رہتے ہیں۔

6. صبر اور لچک: پڑھانا مشکل ہو سکتا ہے، لیکن مؤثر معلم رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر اور لچک کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ معلم سمجھتے ہیں کہ سیکھنے میں وقت اور محنت لگتی ہے۔ وہ ناکامیوں اور مشکلات میں طلبا کی مدد کرتے ہیں۔ لچک کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اساتذہ زندگی کی اہم مہارتوں کا نمونہ پیش کرتے ہیں اور طلبا کو مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ثابت قدم رہنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔

7. مسلسل بہتری کا عزم: مؤثر معلم زندگی بھر سیکھنے والے ہوتے ہیں اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے پرعزم ہوتے ہیں۔ وہ ساتھیوں اور طلبا سے رائے طلب کرتے ہیں، اپنے تدریسی طریقوں پر غور کرتے ہیں، اور ترقی کے مواقع کو فعال طور پر تلاش کرتے ہیں۔ اپنی صلاحیتوں کا مسلسل احترام کرتے ہوئے اور جدید ترین تحقیق اور تدریسی تکنیکوں کے ساتھ اپ ٹو ڈیٹ رہنے سے، وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ان کی تدریس میں اثر آفرینی رہے۔

8. تخلیقی صلاحیت اور اختراع: مؤثر معلم سیکھنے کے عمل کو دلچسپ اور یادگار بنانے کے لیے اپنے تدریسی طریقوں میں تخلیقی صلاحیتوں اور جدت کو شامل کرتے ہیں۔ وہ سبق کی متحرک منصوبہ بندی کرتے ہیں، ملٹی میڈیا وسائل کو شامل کرتے ہیں، اور طلبا کو تنقیدی اور تخلیقی انداز میں سوچنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

9. اعلیٰ توقعات: مؤثر معلم اپنے طلبا سے بہت زیادہ توقعات رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی کامیابی کی صلاحیت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ طلبا کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ عمدگی کے لیے جدوجہد کریں، انہیں ان توقعات کو پورا کرنے اور ان سے تجاوز کرنے کے لیے درکار تعاون اور وسائل فراہم کریں۔

10. تنظیمی مہارتیں: مؤثر معلم اپنے وقت، وسائل اور کلاس روم کی حرکیات کو منظم کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ وہ سیکھنے کا منظم ماحول بناتے ہیں جو پیداواری صلاحیت کو فروغ دیتا ہے اور خلفشار کو کم کرتا ہے۔ اس سے طلبا کو اپنے تعلیمی اہداف پر توجہ مرکوز کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

11. طالب علم کی ضروریات کے مطابق موافقت: ہر طالب علم کی منفرد صلاحیت، کمزوریاں اور سیکھنے کا انداز ہوتا ہے۔ مؤثر معلم طلبا کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تدریسی لائحہ عمل کو تیار کرتے ہیں، مختلف معاونت اور ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات فراہم کرتے ہیں۔

12. بازرسی کے لیے عاجزی اور کشادگی: مؤثر معلم عاجزی کے ساتھ اپنے طلبا، ساتھیوں اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع سے سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ بازرسی، عکاسی، اور خود کو بہتر بنانے کے لیے اپنے ذہن کو کھلا رکھتے ہیں، اپنے تدریسی طریقوں کو مزید بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوشش کرتے ہیں۔

13. کمرۂ جماعت کا مثبت انتظام: مؤثر اساتذہ مثبت اور منظم تعلیمی ماحول کی تشکیل کے لیے واضح توقعات، اصول اور معمولات کی تخلیق کرتے ہیں۔ وہ رویے کے انتظام کے لیے فعال حکمت عملی اپناتے ہیں، مثبت محرکہ پر زور دیتے ہیں اور اساتذہ اور طلبا کے درمیان باہمی احترام کو فروغ دیتے ہیں۔

14. تعاون اور ٹیم ورک: مؤثر معلم طلبا کے سیکھنے اور فلاح و بہبود میں معاونت کے لیے ساتھیوں، والدین اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ

تعاون کرتے ہیں۔ وہ بہترین طریقوں کا اشتراک کرتے ہیں، سیکھنے کے پیشہ ورانہ معاشرے میں حصہ لیتے ہیں، اور اسکولی معاشرے میں تعاون کی ثقافت کا فروغ کرتے ہیں۔

15. طلبا کی حقیقی دیکھ بھال اور احترام: سب سے بڑھ کر، مؤثر معلم اپنے طلبا کی تعلیمی ترقی، ذاتی ترقی اور مجموعی بہبود کا حقیقی طور پر خیال رکھتے ہیں۔ وہ ہر طالب علم کے لیے ہمدردی اور احترام کا مظاہرہ کرتے ہیں، پرورش اور سیکھنے کا معاون ماحول بناتے ہیں جہاں طلبا اپنی قدر اور کامیابی کے لیے بااختیار محسوس کرتے ہیں۔

درج بالا خوبیوں کو اپنے تدریسی ذخیرے میں شامل کرتے ہوئے، مؤثر معلم اپنے طلبا کو ان کی مکمل صلاحیتوں تک پہنچنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ایک موثر معلم کی خوبیاں کثیر جہتی ہوتی ہیں اور علمی مہارت سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ جوش، جذبہ، ہمدردی، بات چیت، موافقت، لچک، اور مسلسل بہتری کے لیے پُرعزم ہونا کچھ ایسی صفات ہیں جو مؤثر معلم کی خوبیاں بیان کرتی ہیں۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جو اساتذہ کو طلبا کی زندگیوں پر مثبت اثر ڈالنے کے قابل بناتی ہیں۔

1.3 زبان دانی کے معلم کی خصوصیات

ہر مضمون کی تدریس میں زبان کا اہم رول ہے مگر زبان کی تدریس میں معلم نہ صرف زبان سکھاتا ہے بلکہ طلبا کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ بھی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ معلم طلبا میں ادبی ذوق پیدا کرتا ہے اور طلبا کو زبان پر عبور حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ زبان کا استاد تمام علوم کے لیے اپنے طلبا کو ایک اساس فراہم کرتا ہے۔ اس لیے زبان کے معلم کا کام زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ زبان دانی کے معلم متنوع خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں جو انہیں اس قابل بناتے ہیں کہ وہ زبان کو مؤثر طریقے پڑھا سکیں اور زبان سیکھنے میں طلبا کو سہولت فراہم کر سکیں۔ کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. زبان پر عبور: زبان دانی کے معلم کو عام طور پر اس زبان (زبانوں) میں اعلیٰ سطح کی مہارت حاصل ہوتی ہے جس کی وہ تدریس کرتے ہیں۔ زبان پر عبور میں اس مخصوص زبان کے قواعد، صوتیات، فونیمات، صرف، نحو، الفاظ، تلفظ، اور ثقافتی باریکیوں کی مہارت شامل ہے۔

2. زبان اور تدریس کا جذبہ: زبان دانی کے معلم کے لیے زبان اور تدریس کے عمل دونوں کے لیے حقیقی جذبہ ضروری ہے۔ معلم کا جوش و خروش طلبا کو زبان دانی سیکھنے کی بہت زیادہ ترغیب دے سکتا ہے۔

3. مؤثر ترسیلی مہارت: زبان دانی کے معلم سکھائی جانے والی زبان اور ہدایات کی زبان دونوں کی ترسیل میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے خیالات کو واضح طور پر پیش کر سکتے ہیں اور اپنے ترسیلی اسلوب کو مختلف سیکھنے والوں کے مطابق آہنگ کر سکتے ہیں۔

4. ثقافتی حساسیت اور آگاہی: زبان کے ثقافتی سیاق وسباق کو سمجھنا مؤثر ترسیل کے لیے بہت ضروری ہے۔ زبان دانی کے معلم اکثر اس زبان سے منسلک ثقافتی پہلوؤں سے بخوبی واقف ہوتے ہیں جو وہ پڑھاتے ہیں۔ اس سے وہ طلبا کو سکھائی جانے والی زبان کے ثقافتی پہلوؤں سے محظوظ ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں جس سے کہ زبان کی تدریس فطری نوعیت کی ہو جاتی ہے اور طلبا بہ آسانی نئی زبان کو سیکھ لیتے ہیں۔

5. صبر اور ہمدردی: نئی زبان سیکھنا مشکل ہو سکتا ہے، اس لیے زبان دانی کے معلم کو اپنے طلبا کے ساتھ صبر اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

معلم کو اس بات کی فہم ہوتی ہے کہ ہر سیکھنے والا اپنی رفتار سے آگے بڑھتا ہے اور اسے راستے میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

6. تخلیقی صلاحیت اور وسائل کو استعمال کرنے کی مہارت: زبان دانی کے معلم کو اکثر طلبا کو مشغول کرنے اور سیکھنے کے عمل کو خوشگوار بنانے کے لیے اختراعی طریقے تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سیکھنے کے مختلف انداز اور ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے مختلف تدریسی مواد، سرگرمیاں اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔

7. موافقت اور لچک: کمرۂ جماعت کی حرکیات بہت مختلف ہو سکتی ہیں، اس لیے زبان کے اساتذہ کو اپنے انداز میں موافقت پذیر اور لچکدار ہونا چاہیے۔ وہ طلبا کی ضروریات، کمرۂ جماعت کی جسامت، دستیاب وسائل اور دیگر عوامل کی بنیاد پر اپنے تدریسی طریقوں کو آہنگ کر سکتے ہیں۔

8. تنظیمی مہارتیں: اسباق کی منصوبہ بندی، مواد تیار کرنے، اور طالب علم کی ترقی کا اندازہ لگانے کے لیے مضبوط تنظیمی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہموار اور مؤثر کمرہ جماعت کی عمل آوری کو یقینی بنانے کے لیے زبان دانی کے معلم اپنے وقت اور وسائل کا مؤثر طریقے سے انتظام کرتے ہیں۔

9. مسلسل سیکھنا اور پیشہ ورانہ ترقی: زبان کی تدریس کے طریقہ کار اور زبان کے رجحانات وقت کے ساتھ-ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں، لہذا زبان دانی کے معلم مسلسل سیکھنے اور پیشہ ورانہ ترقی میں مشغول ہوتے ہیں۔ وہ تازہ ترین تحقیق کے ساتھ اپ ٹو ڈیٹ رہتے ہیں، ورکشاپس میں شرکت کرتے ہیں، اور اپنی تدریسی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے تربیتی پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔

10. حوصلہ افزا اور متاثر کن: زبان دانی کے معلم اپنے طلبا کو زبان میں مہارت اور روانی کے لیے کوشش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ طالب علم کے اعتماد اور تحریک کو بڑھانے کے لیے حوصلہ افزائی، تعریف اور تعمیری تاثرات فراہم کرتے ہیں۔

11. سیکھنے کے مختلف اسلوب کا ادراک: زبان کے اساتذہ تسلیم کرتے ہیں کہ طلبا کے سیکھنے کے مختلف انداز اور ترجیحات ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام طلبا کو حصولیابی کے مواقع میسر ہوں وہ اپنے تدریسی طریقوں کو بصری، سمعی، کائینتھیٹک اور دیگر سیکھنے کے انداز کے مطابق حسب ضرورت آہنگ کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

12. بین الثقافتی قابلیت: زبان دانی کے معلم جو زبان پڑھاتے ہیں اس سے وابستہ ثقافت کو سمجھنے کے علاوہ، زبان کی بین ثقافتی قابلیت رکھتے ہیں۔ ایسے معلم ثقافتی تفاوت کا حساس طریقے سے مشاہدہ کر سکتے ہیں اور طلبا کے اندر بین الثقافتی تعامل اور ترسیل کی مہارتوں کے فروغ میں مدد کر سکتے ہیں۔

13. خطرہ مول لینے کی حوصلہ افزائی: زبان سیکھنے میں اکثر خطرات مول لینا اور غلطیاں کرنا شامل ہوتا ہے۔ زبان دانی کے معلم ایسا معاون ماحول بناتے ہیں جہاں طلبا زبان کے ساتھ تجربہ کرنے میں سہولت محسوس کرتے ہیں اور غلطیاں کرنے سے نہیں ڈرتے ہیں۔ اس طرح ان کے سیکھنے کی رفتار زیادہ ہوتی ہے۔

14. تشخیص اور بازرسی کی مہارتیں: زبان دانی کے معلم طالب علم کی پیشرفت کا درست اندازہ لگانے کے لیے تشخیص کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ وہ بروقت اور تعمیری بازرسی فراہم کرتے ہیں جس سے طلبا کو ان کے مضبوط پہلوؤں اور بہتری کے شعبوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

15. ٹیکنالوجی کا انضمام: آج کے ڈیجیٹل دور میں، زبان دانی کے معلم سیکھنے کے تجربات میں اضافہ کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔ اپنے اسباق کو بہتر بنانے کے لیے معلم ملٹی میڈیا وسائل، زبان سیکھنے کی ایپس، آن لائن مشقیں، اور ورچوئل ترسیلی آلات کا استعمال کرتے ہیں۔

16. معاشرے کی تعمیر: زبان دانی کے معلم کمرہ جماعت یا زبان سیکھنے والے گروپ کے اندر معاشرت کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ طلبا کے درمیان تعاون، اپنے ساتھیوں کی مدد، اور ثقافتی تبادلے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، جس سے سیکھنے کا ایک مثبت اور جامع ماحول پیدا ہوتا ہے۔

17. خود مختاری کا فروغ: زبان دانی کے معلم طلبا کو خود مختار سیکھنے والا بننے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔ وہ رہنمائی اور وسائل فراہم کرتے ہیں تاکہ طلبا میں خود مطالعہ کی عادت کی تشکیل کرنے، سیکھنے کے اہداف کا تعین کرنے، اور ان کو زبان سیکھنے کے سفر کا خود مختار سفیر بنا سکیں۔

18. تاحیات سیکھنے والے: زبان دانی کے معلم اپنی زبان کی مہارت، تدریسی مہارتوں، اور ثقافتی علم کو بہتر بنانے کے مواقع کی تلاش میں زندگی بھر سیکھنے کے عزم کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ وہ طالب علموں کو زبان سیکھنے کے بارے میں ہمہ وقت رہنمائی کے لیے تیار رہتے ہیں۔

19. جذباتی ذہانت: زبان دانی کے معلم اچھی جذباتی ذہانت کے مالک ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے طالب علموں کے جذبات اور تجربات کی قدر کرتے ہیں۔ وہ زبان سیکھنے کے نفسیاتی پہلوؤں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں اور ایک معاون ماحول پیدا کرتے ہیں جو طلبا کے اعتماد اور بہبود کو پروان چڑھاتا ہے۔

20. عالمی تناظر: زبان کے اساتذہ اپنی تعلیم میں ایک عالمی نقطہ نظر پیدا کرتے ہیں، جس میں ثقافتی تفہیم، عالمی شہریت، اور بڑھتی ہوئی متنوع دنیا میں باہم مربوط ہونے کے لیے زبان سیکھنے کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ وہ طلبا کو کثیر لسانی اور ثقافتی تنوع کی قدر اور تعریف کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

زبان دانی کے معلم کی یہ خصوصیات اجتماعی طور پر معاون اور متحرک سیکھنے کا ماحول پیدا کرنے میں اپنا حصہ ڈالتی ہے جہاں طلبا سیکھی جانے والی زبان کو سیکھنے اور اس زبان میں مؤثر طریقے سے بات چیت کرنے کے لیے متحرک ہوتے ہیں۔

1.4 معلم اردو کے خصوصی اوصاف

تعلیمی نظام میں خاص طور سے مادری زبان کی تدریس بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ تعلیم ایک تہذیبی اور سماجی عمل ہے۔ مادری زبان کی تعلیم ہماری تہذیبی شخصیت کی تشکیل کرتی ہے۔ جیسا کہ ہمیں علم ہے کہ اردو زبان محبت، اتفاق اور دوستی کی زبان ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنے تہذیبی اقدار کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس لیے اردو زبان کے استاد میں ایک موثر معلم کی خصوصیات کے ساتھ۔ ساتھ چند خصوصی اہلیت بھی مطلوب ہے جس سے کہ وہ اردو زبان کی تدریس کے ساتھ ساتھ تہذیب کی ترسیل بھی طلبا اور طالبات میں کر سکیں۔ اردو صرف ایک زبان نہیں ایک تہذیب بھی ہے اور تہذیب کو سکھانا زبان سکھانے سے زیادہ معنویت رکھتا ہے۔ ان تمام فرائض کی بہتر طریقے سے انجام دہی کے لیے اردو کے معلم میں درج ذیل خصوصیات کا ہونا از حد ضروری ہے؛

1. زبان پر عبور: اردو زبان کے معلم کو ہر اعتبار سے مکمل ہونا لازمی ہے۔ اگر اردو اس کی مادری زبان نہیں ہے تو بھی اس کا اردو پر مکمل عبور ہونا

ضروری ہے۔زبان کا صحیح تلفظ، ساخت پر نظر، فرہنگ پر قدرت اوراسلوب سے واقفیت ضروری ہے۔ اردو معلم نہ صرف اردو زبان سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا صحیح طریقے سے جانتا ہو بلکہ اردو زبان کا آغاز وارتقاء، اردو زبان کی خصوصیات اوراردو کے ارتقاء میں کن کن اشخاص، تنظیموں کا کیارول رہاہے اس کا علم ہوناضروری ہے۔ معلم کا تلفظ درست اور بولنے وپڑھنے میں روانی ہونی چاہیے۔زبان کو صحیح طریقہ سے پڑھانے کے لیےاس کے قواعد کا صحیح علم ہوناضروری ہے۔اس لیے معلم کواگر صحیح قواعد کی جانکاری ہو گی تب ہی وہ طلبا کو بھی صحیح طریقہ سے قواعد کا استعمال سکھاسکے گا۔اس کے علاوہ معلم کو سادہ اور سلیس زبان کے استعمال پر بھی قدرت حاصل ہونی چاہیے۔اس کا اظہار بیان دلچسپ، عام فہم اور سادہ ہو اس کے ساتھ ساتھ مخارج اور تلفظ کی درستگی بھی ایک اہم عنصر ہے۔آج کل یہ دیکھا گیاہے کہ طلباس، ش کے تلفظ، ظ، ذ، ض کے تلفظ میں غلطیاں کرتے ہیں اور غلط بولنے کی وجہ سے غلط لکھتے بھی ہیں۔اس لیےاردو کے معلم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ ان کا تلفظ صحیح ہواور وہ طلبا کی توجہ بھی تلفظ پر مرکوز کریں جس سے کہ طلبا صحیح زبان سن سکیں اور صحیح زبان بولنے کے قابل بن سکیں۔

2. ادبی ذوق: اردو کے معلم کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خود مطالعہ کا ذوق رکھتا ہو۔ وہ اردو تدریس کو محض ایک منصبی فریضہ نہ سمجھے بلکہ اپنا محبوب مشغلہ خیال کرے۔ جب معلم کو ادبی لگاؤ ہو گا تو وہ تدریس کے عمل میں دلچسپی دکھائے گا اور طلبا میں رغبت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔اردوادب کا مسلسل ارتقاء ہو رہا ہے اور مختلف اصناف پر لکھا جارہا ہے۔اس کے علاوہ مختلف ادیب وشعراء سامنے آرہے ہیں۔ معلم کوان کے بارے میں معلومات اوراس معلومات بہم کو طلبا تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔زبان، ادب اور اصناف سخن میں مسلسل ترقی ہو رہی ہے۔اس ترقی کے ساتھ ہمقدم ہونا معلم کا ایک ضروری وصف ہے۔اس کے علاوہ معلم کا ادبی ذوق اسکول میں ہم نصابی سرگرمیوں کے انعقاد میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ معلم کو اردو زبان کی تدریس کے وقت اس کے ادب سے بھی طلبا کو روبرو کروانا ہوتا ہے۔اس لیے معلم کو ادب اور ادبی اردو سے پوری طرح واقفیت رکھنا ضروری ہے۔اس کے لیے جہاں تک ممکن ہوسکے معلم کو مشہور ومعروف شعراءاورادیبوں کے اسالیب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

3. تلفظ اور مخارج کی درستگی: اردو زبان کے معلم کا تلفظ اور مخارج کا صحیح ہونا ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ معلم ہی وہ شخص ہے جو طلبا میں زبان کی مہارتیں پیدا کرتا ہے۔ آواز میں اتار چڑھاؤ، کس لفظ پر زور دینا ہے، کس حرف کی آواز نکالنے کے لیے اعضاء نطق کا کون سا حصہ استعمال میں لانا ہے، ان سب کا علم ہونا لازمی ہے۔اسی کی بنیاد پر وہ اپنے تلفظ اور مخارج کو صحیح کر سکے گا اور طلبا کے مخارج کی درستگی پر دھیان دے سکے گا۔اردو ایک ایسی زبان ہے جس میں غلط تلفظ لفظ اور اس کے معنی کو کچھ کا کچھ بنا سکتا ہے۔اس لیے معلم کو تلفظ اور مخرج کو صحیح جاننا اور ادا کرنا ایک ضروری وصف ہے اوراس سے اردو زبان کے معلم کو مزین ہونا چاہیے۔

4. لسانی استعداد: اردو کے معلم کو زبان کا صحیح تلفظ، ساخت پر نظر، فرہنگ پر قدرت اور اسلوب کی نزاکتوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔اس کے علاوہ اردو زبان کی تجزیاتی لسانیات، توضیحی لسانیات اور تاریخی لسانیات سے بھی واقفیت ضروری ہے۔ معلم کا اردو زبان کے صوتیاتی نظام، فونیمات، علم صرف، علم نحو اور علم معانیات کا فہم ہونا بھی ایک اہم وصف ہے۔اکثر وبیشتر دیکھا گیا ہے کہ اردو زبان وادب کے تعلق سے خاطر خواہ معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اساتذہ اپنی تدریس کو مؤثر بنانے میں ناکام ہوتے ہیں اور طلبا میں اردو زبان وادب کا ذوق ابھارنے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔اس لیے اردو معلم کو اردو زبان کے قواعد جس میں علم ہجا، علم صرف، علم نحو اور لسانیات کے تعلق سے بنیادی معلومات

ضروری ہے۔ایسا ہونے پر ہی وہ زبان اور زبان کے مختلف اسالیب سے خود بھی لطف اندوز ہوگا اور اپنے طلبا کو بھی محظوظ کرائے گا۔

5. اپنی زبان سے محبت: اردو زبان کی بقاء، ترقی اور اردو مضمون کو پُراثر و جاندار بنانے کے لیے اردو اساتذہ کو اس ضمن میں بہت کچھ کرنا ہوگا۔ موجودہ حالات میں اردو اساتذہ کو حقیقی معنوں میں معلم قوم اور معمار قوم کا رول ادا کرنا ہوگا۔ایسا اسی وقت ممکن ہے جب ہم دوسرے شعبوں اور زبانوں کی تعلیمی گراوٹ پر مطمئن ہونا چھوڑ دیں اور اپنی زبان کی ترقی کی کوششیں تیز کردیں۔اردو کے معلم کو صرف ایک معلم نہیں بلکہ ایک مبلغ کا رول ادا کرنا ہوگا۔اردو طلبا کے معیار ذوق کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور وہ یہ سب تبھی کرسکے گا جب واقعتاً اس کو اردو سے محبت ہوگی۔اردو اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ وہ ادب اور اس کے اہم اجزا اور عناصر کی تعلیم و تدریس میں منہمک رہیں۔ طلبا کی فکری اور جمالیاتی تربیت کو اپنا فرض اولین بنائیں۔ موجودہ دور میں اکثر ریاستوں میں اردو کی حالت بہت خستہ ہے اور دوسری طرف اچھے اساتذہ کی سخت کمی ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اردو کے اساتذہ باصلاحیت ہونا چاہیے اور انھیں چاہیے کہ وہ اردو کی نئی نسل کا حوصلہ بڑھائیں اور اس میں اردو کی محبت کے ساتھ ساتھ ادبی ذوق بڑھانے کی کوشش کریں۔ایسا ضروری نہیں ہے کہ یہ تمام خوبیاں ایک استاد بیک وقت حاصل کرکے تعلیمی ادارے میں آئے لیکن یہ ضروری ہے کہ معلم اردو میں علم سے محبت، مطالعہ سے عشق، محنت و لگن، کتابوں سے دلچسپی اور اپنے مضمون سے محبت ہو۔ اگر مضمون سے محبت ہوگی تو اس مضمون کی ترقی و بقاء کے لیے وہ تمام تر کوششیں کرے گا۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں کسی زبان کی بقاء اور ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کے لیے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں خصوصی توجہ دی جائے اور یہ تبھی ہوگا جب اسکولی سطح سے طالب علم میں اردو کا ذوق پیدا ہوگا۔ معلم کا کام مٹی کو زرخیز کرکے بیج لگانا ہے۔ اگر معلم اس میں کامیاب ہوگیا تو پھر اس کو معیاری درخت بننے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔

6. تدریس کے طریقوں پر عبور: اردو معلم کو مؤثر اور ماہر ہونے کے لیے مختلف طریقۂ تدریس کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے۔اس ضمن میں معلم کو مؤثر طریقۂ تدریس کا ٹھوس علم ہونا ضروری ہے۔ دوران تربیت، اصناف کے مطابق مختلف تدریسی طریقۂ کار سکھائے جاتے ہیں لیکن صرف معلومات حاصل کرنا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے استعمال کا اہل ہونا بھی ضروری ہے۔ معلم تدریسی طریقۂ کار کا جتنے ماہرانہ اور مؤثر انداز میں استعمال کرے گا اس کی تدریس اتنی ہی کامیاب ہوگی۔ معلم کو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ کسی سبق کی نوعیت کیا ہے۔اس کے لیے کون سا طریقۂ تدریس استعمال کرنا بہتر ہے۔اس کے علاوہ اسے جدید طریقۂ تدریس سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ تعلیم میں نئی نئی تحقیقات ہو رہی ہیں ان کے مطابق نئے نئے طریقۂ تدریس رونما ہو رہے ہیں۔اس کا علم اور استعمال کرنے کا طریقہ اور اطلاق معلم کو ہونا چاہیے۔

7. مقامی زبان و ثقافت سے واقفیت: طلبا کی مقامی اور مادری زبان اردو زبان سے مختلف ہوسکتی ہے۔ مقامی زبان بچوں کی کم و بیش مادری زبان جیسی ہوتی ہے۔ مقامی ثقافت بھی معیاری ثقافت سے مختلف ہوسکتی ہے۔ ثقافت اور مزاج کا تعلق بہت قریبی ہوتا ہے۔ زبان، ثقافت کی مظہر ہے اور ثقافت زبان کی علمبردار! دوسرے لفظوں میں مقامی ثقافت اور زبان طلبا کا معلوماتی خزانہ ہوتی ہیں۔ایک معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلبا کے ذہن میں تازہ دم معلومات کے خزانہ کا نئی معلومات فراہم کرنے کے لیے استعمال کرے۔ مقامی ثقافت و مقامی زبان سے اردو کو مربوط کرتے ہوئے تدریسی عمل کا سلسلہ شروع کرنا چاہیے۔ اردو زبان طلبا کے لیے نئی یا مختلف زبان ہوسکتی ہے اور اگر اس زبان کا رشتہ مقامی

حالات سے قائم کر دیا جائے تو تدریس مزید مؤثر ہو جاتی ہے۔

8. بین لسانی رشتوں پر نظر: اردو زبان کی تاریخ وارتقاء جاننے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ زبان ایک مخصوص تاریخی ماحول میں پیدا ہوئی اور اسی لیے اس کا نام اردو پڑا۔ اردو میں مختلف زبانوں کے الفاظ کی شمولیت ایک واضح امر ہے اور یہ ان زبانوں سے اردو کا رشتہ مضبوط کرتی ہے۔ جیسے؛ 'چ' حرف والے الفاظ عموماً ترکی زبان سے آتے ہیں۔ جیسے: کہ اچکن، دیگچہ، چمچہ وغیرہ۔ اگر یہ تصور معلم طلبا کو واضح کر دے گا تو تدریس مؤثر اور دلچسپ ہو گی۔ اس کے علاوہ کون سے الفاظ اور آوازیں ہندوستانی زبانوں سے آئے؟ کون سے غیر ہندوستانی زبانوں سے آئے؟ اردو کو لشکری زبان سے کیوں موسوم کیا گیا؟ ان سب کا علم معلم اردو کو ہونا چاہیے۔

9. خوش کلامی اور مؤثر انداز بیان: اردو ایک ایسی زبان ہے جو اپنے انداز بیان کی وجہ سے ہی ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ اس کی شیرینی اور کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ بات کہنے کی استعداد اس کو ایک نمایاں مقام پر فائز کرتی ہے۔

1.5 خلاصہ

یہ اکائی ایک مؤثر معلم کے اوصاف اور زبان دانی کے معلم کی خصوصیات پر مبنی ہے، جس میں معلم کی تعلیمی، سماجی اور اخلاقی حیثیت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ تمہید میں معلم کے کردار کو ایک باغبان سے تشبیہ دی گئی ہے جو طلبا کی صلاحیتوں کی نشو و نما میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس اکائی کے مطالعے کا مقصد طلبا کو معلم کی اہمیت، ایک مؤثر معلم کے اوصاف، زبان دانی کے معلم کی خصوصیات، اور معلمِ اردو کے خصوصی اوصاف سے واقف کرانا ہے۔ ایک مؤثر معلم علم، مہارت، رویے اور تجربے کے امتزاج کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کے اوصاف میں موضوع پر مہارت، تدریس کا جذبہ، ترسیلی مہارت، ہمدردی، تخلیقی صلاحیت، موافقت، صبر، تنظیمی مہارت، تعاون، اور طلبا سے حقیقی محبت شامل ہیں۔ وہ صرف معلومات فراہم نہیں کرتا بلکہ طلبا کے کردار اور رویے میں مثبت تبدیلی لاتا ہے۔

زبان دانی کے معلم کی خصوصیات میں زبان پر عبور، تدریس کا جوش، ثقافتی آگاہی، صبر، تخلیقی تدریسی حکمت عملی، موافقت، اور ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال جیسے اوصاف شامل ہیں۔ وہ سیکھنے کا ایسا ماحول بناتے ہیں جس میں طلبا زبان کو فطری طور پر سیکھنے اور بولنے کے قابل بنتے ہیں۔ معلمِ اردو کے لیے اضافی خصوصیات درکار ہیں کیونکہ اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ایک تہذیب ہے۔ اردو معلم کو زبان پر مکمل عبور، صحیح تلفظ، قواعد کی معلومات، ادبی ذوق، ثقافتی شعور، اور سلیس اندازِ بیان پر مہارت ہونی چاہیے۔ وہ طلبا میں زبان کے ساتھ ساتھ تہذیب، اخلاق اور سماجی اقدار کی روح بھی منتقل کرتا ہے۔ یوں یہ اکائی اساتذہ کے کردار، اوصاف اور ان کی تدریسی صلاحیتوں کی ہمہ گیر اہمیت کو اجاگر کرتی ہے، اور معلم کو نہ صرف علم دینے والا بلکہ سماج کی تعمیر کا معمار قرار دیتی ہے۔

1.6 اکتسابی نتائج

- "ایک بچہ ایک استاد، ایک کتاب، ایک قلم دنیا بدل سکتے ہیں" ملالہ یوسف زئی کا یہ قول دنیا کے ہر ایک بچے میں چھپی ہوئی لامحدود صلاحیتوں کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

- پیدائشی طور پر بچوں کے اندر جسمانی، ذہنی، جذباتی اور اخلاقی اعتبار سے بے پناہ صلاحیتیں، خصوصیات اور خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔
- ایجوکیشن کمیشن (1964-66) کی رائے میں "اساتذہ کا معیار، قابلیت اور کردار تعلیم کے معیار اور قومی ترقی میں اس کے تعاون کو متاثر کرنے والا سب سے اہم عنصر ہے۔"
- چانکیہ نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ "استاد ہی قوم بنانے والا ہے" اس لیے ملک کی ترقی کے لیے اچھے اساتذہ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ معلم کو سماج کا آئینہ اور ملک کا معمار کہا جاتا ہے۔
- معیاری زندگی کے لیے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ مگر تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے معیاری معلم بھی اتنا ہی ضروری ہے۔
- جارج برناڈ شا کے مطابق 'ہم میں سے جو بہتر ہیں وہ معلم بنیں، باقی جہاں جانا چاہیں جائیں'۔
- معلم کی حیثیت ایک مالی جیسی ہوتی ہے جو کہ پودوں کی نگہداشت کرتا ہے، وقت ضرورت ان کی آبیاری کرتا ہے اور ایک تناور درخت بننے میں ان کی مدد کرتا ہے۔
- ڈاکٹر ذاکر حسین کا خیال ہے کہ 'معلم حقیقت میں ہمارے مستقبل کا معمار ہے۔
- 'ایچ۔جی ویلس کا ماننا ہے کہ 'معلم تاریخ کا حقیقی معمار ہے'۔
- جان ایڈمس کا خیال ہے کہ 'معلم انسانیت کا معمار ہے۔'
- ڈاکٹر رادھا کرشنن کا کہنا ہے کہ 'معلم صرف افراد کی ہی رہنمائی نہیں کرتا بلکہ وہ ملک کی قسمت کی رہنمائی کرتا ہے'۔
- مہاتما گاندھی کا ماننا ہے کہ 'معلم کو ہی اپنے وسیع تجربات کی بنیاد پر طلبا کی حقیقی کتاب کہا جا سکتا ہے'۔
- ای۔اے۔ پیرس کے مطابق 'اگر ملک کے معلم تیسرے درجے کے ہیں تو اس میں شبہ نہیں کہ ملک بھی تیسرے درجے کا ہوگا۔ اگر ہم اعلیٰ درجے کا ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے معلمین کو اوّل درجے کا ہونا پڑے گا'۔
- براؤن نے کہا ہے کہ 'سبھی باتوں کو دھیان میں رکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معلم تعلیم کا سب سے اہم جز ہوتا ہے، لیکن تمام اجزا تب تک بے جان رہتے ہیں جب تک کہ معلم کی جاندار شخصیت کے ذریعے انہیں زندہ جاوید نہیں بنایا جاتا'۔
- مؤثر معلم محض علم فراہم کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ وہ طلبا کا معاون، رہنما، اور ان کی توانائی و حوصلہ مندی کا منبع ہوتا ہے۔
- مؤثر معلم غیر محسوس طریقہ سے رواداری، اچھا شہری بننے کے بنیادی اقدار سے واقفیت، محنت اور لگن سے طلبا کو مزین کرتا ہے۔
- ایک معلم جو اپنے پیشے کے بارے میں حقیقی طور پر پرجوش ہے طلبا کو دریافت کرنے، سوال کرنے اور آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- مؤثر معلم زندگی بھر سیکھنے والے ہوتے ہیں اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے پرعزم ہوتے ہیں۔ وہ ساتھیوں اور طلبا سے رائے طلب کرتے ہیں، اپنے تدریسی طریقوں پر غور کرتے ہیں، اور ترقی کے مواقع کو فعال طور پر تلاش کرتے ہیں۔
- مؤثر معلم اپنے طلبا کی تعلیمی ترقی، ذاتی ترقی اور مجموعی بہبود کا حقیقی طور پر خیال رکھتے ہیں۔ وہ ہر طالب علم کے لیے ہمدردی اور

احترام کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

- جوش، جذبہ، ہمدردی، بات چیت، موافقت، لچک، اور مسلسل بہتری کے لیے پُر عزم ہونا کچھ ایسی صفات ہیں جو مؤثر معلم کی خوبیاں بیان کرتی ہیں۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جو اساتذہ کو طلبا کی زندگیوں پر مثبت اثر ڈالنے کے قابل بناتی ہیں۔
- ہر مضمون کی تدریس میں زبان کا اہم رول ہے مگر زبان کی تدریس میں معلم نہ صرف زبان سکھاتا ہے بلکہ طلبا کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ بھی کرتا ہے۔
- مادری زبان کی تعلیم ہماری تہذیبی شخصیت کی تشکیل کرتی ہے۔
- اردو صرف ایک زبان نہیں ایک تہذیب بھی ہے اور تہذیب کو سکھانا زبان سکھانے سے زیادہ معنویت رکھتا ہے۔
- اردو معلم نہ صرف اردو زبان سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا صحیح طریقہ سے جانتا ہو بلکہ اردو زبان کا آغاز وارتقاء، اردو زبان کی خصوصیات اور اردو کے ارتقاء میں کن کن اشخاص، تنظیموں کا کیا رول رہا ہے اس کا علم ہونا ضروری ہے۔
- اردو ایک ایسی زبان ہے جس میں غلط تلفظ لفظ اور اس کے معنی کو کچھ کا کچھ بنا سکتا ہے۔ اس لیے معلم کو تلفظ اور مخرج کو صحیح جاننا اور ادا کرنا ایک ضروری وصف ہے اور اس سے اردو زبان کے معلم کو مزین ہونا چاہیے۔
- اردو کے معلم کو زبان کا صحیح تلفظ، ساخت پر نظر، فرہنگ پر قدرت اور اسلوب کی نزاکتوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔

1.7 فرہنگ

قابلیت(Competency)	Having the ability or skill that is needed for something.
نگہداشت(Care)	Looking after somebody what he/she needs for his/her health and protection.
معمار (Architect)	A person whose job is to design buildings.
مؤثر(Effective)	Successfully producing the result that is needed.
موافقت(Adjustment)	Ability to become more familiar with a new situation.
لچک (Flexible)	Able to bend or move easily without breaking
مادری زبان(Mother-tongue)	The first language that a person learned to speak as a child.
تہذیب (Civilization)	An advanced state of social and cultural development, or the process of reaching this state.
فرہنگ(Glossary)	A list of special or unusual words and their meanings usually at the end of a text or book.

1.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1- "ایک بچہ ایک استاد، ایک کتاب، ایک قلم دنیا بدل سکتے ہیں"۔ یہ قول کس کا ہے؟

a. نیلسن منڈیلا
b. کیلاش ستیار تھی
c. ملالہ یوسفزئی
d. بھیم راؤ امبیڈکر

2۔ "اساتذہ کا معیار، قابلیت اور کردار تعلیم کے معیار اور قومی ترقی میں اس کے تعاون کو متاثر کرنے والا سب سے اہم عنصر ہے۔" یہ قول کس کا ہے؟

a. ایجوکیشن کمیشن (66-1964)
b. قومی تعلیمی پالیسی (1968)
c. قومی تعلیمی پالیسی (1986)
d. قومی درسیات کا خاکہ (2005)

3۔ 'ہم میں سے جو بہتر ہیں وہ معلم بنیں، باقی جہاں جانا چاہیں جائیں'۔ یہ قول کس کا ہے؟

a. جارج برناڈ شا
b. ڈاکٹر ذاکر حسین
c. ایچ۔جی ویلس
d. جان ایڈمس

4۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کا خیال ہے کہ ------------------------------

a. ' معلم حقیقت میں ہمارے معاشرے کا معمار ہے'۔
b. ' معلم حقیقت میں ہماری ملکیت کا معمار ہے'۔
c. ' معلم حقیقت میں ہمارے ملک کا معمار ہے'۔
d. ' معلم حقیقت میں ہمارے مستقبل کا معمار ہے'

5۔ 'معلم تاریخ کا حقیقی معمار ہے'۔ یہ کس کا قول ہے؟

a. ایچ۔جی ویلس
b. جان ایڈمس
c. ڈاکٹر ذاکر حسین
d. چانکیہ

6۔ 'معلم کو ہی اپنے وسیع تجربات کی بنیاد پر طلبا کی حقیقی کتاب کہا جا سکتا ہے'۔ یہ کس کا قول ہے؟

a. چانکیہ
b. ڈاکٹر ذاکر حسین
c. مہاتما گاندھی
d. ایچ۔جی۔ویلس

7۔ 'اگر ملک کے معلم تیسرے درجے کے ہیں تو اس میں شبہہ نہیں کہ ملک بھی تیسرے درجے کا ہوگا۔ اگر ہم اعلیٰ درجے کا ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے معلمین کو اوّل درجے کا ہونا پڑے گا'۔ یہ قول کس کا ہے؟

a. ای۔اے۔ پیرس
b. مہاتما گاندھی
c. ایچ۔جی۔ویلس
d. جواہر لعل نہرو

8۔ 'سبھی باتوں کو دھیان میں رکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معلم تعلیم کا سب سے اہم جز ہوتا ہے، لیکن تمام اجزا تب تک بے جان رہتے ہیں جب تک کہ معلم کی جاندار شخصیت کے ذریعے انہیں زندہ جاوید نہیں بنایا جاتا'۔ یہ کس کا قول ہے؟

a. مارشل　　　　b. ایڈمس

c. جانسن　　　　d. براؤن

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ ایک مؤثر معلم کے لیے ترسیلی مہارتوں کی اہمیت بیان کیجیے۔

2۔ مؤثر معلم میں 'مسلسل بہتری کا عزم ہونا چاہیے'۔ بحث کیجیے۔

3۔ زبان دانی کے معلم کے لیے ادب، تہذیب اور ثقافت کی فہم کیوں ضروری ہے؟ وجہ بیان کیجیے۔

4۔ زبان دانی کے معلم میں بین الثقافتی قابلیت کی اہمیت واضح کیجیے۔

5۔ معلم کے لیے تشخیص اور بازرسی کی اہمیت بیان کیجیے۔

6۔ معلم اردو میں تلفظ اور مخارج کی درستگی کیوں ضروری ہے؟ واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ ایک موثر معلم کے اوصاف پر تفصیلی مضمون لکھیے۔

2۔ زبان دانی کے معلم کی خصوصیات پر تفصیلی بحث کیجیے۔

3۔ معلم اردو کے خصوصی اوصاف پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات

4-d	3-a	2-a	1-c
8-d	7-a	6-c	5-a

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محمد حسن، ادبیات شناسی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1989
- محی الدین بچھ، جدید تدریس اردو، گلشن پبلیکیشنز، شرینگر 1998
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006

- عمیر منظر، اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار، شپرا پبلیکیشن، دہلی 2009
- ریاض احمد، اردو تدریس، مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، دہلی، 2013
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

اکائی 2۔تدریس نثر: مختلف مراحل،تدریس نظم: مختلف مراحل*

2.0 تمہید

2.1 مقاصد

2.2 تدریس نثر: مختلف مراحل

2.3 تدریس نظم: مختلف مراحل

2.4 خلاصہ

2.5 اکتسابی نتائج

2.6 فرہنگ

2.7 نمونہ امتحانی سوالات

82. تجویز کردہ اکتسابی مواد

2.0 تمہید

کسی مضمون کی کامیاب تدریس کے لیے چار عناصر اسکول، معلم، نصاب اور طریقۂ کار بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ تعلیمی عمل کو کامیابی سے ہم کنار کرانے میں ان میں سے کسی ایک کے بھی کردار کی نفی نہیں کی جاسکتی۔اسکول کی تعلیمی، سماجی ونفسیاتی فضا، معلم کی مہارتیں ولیاقتیں، نصاب کی جامعیت و جاذبیت اور تدریسی طریقۂ کار یہ سب مل کر تدریس کو متعین کرنے اور تعلیمی مقاصد کی حصولیابی میں معاون ہوتے ہیں۔ بچے کی غیر رسمی تعلیم ماں کی گود سے شروع ہو جاتی ہے۔ اسکول رسمی تعلیم کا ایک اہم گہوارہ ہے جس میں اکتسابی سرگرمیاں اصول و نظام کے تحت انجام دی جاتی ہیں۔اسکول میں بچوں کی انفرادی واجتماعی نفسیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے معتبر و مفید طریقہ کار کی مدد سے انہیں بہتر اور کارآمد شہری بننے کے لیے معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ پوری کوشش کی جاتی ہے کہ اسکول کا ماحول دلچسپ اور خوشگوار ہو۔اس میں بچوں کی جبلتوں، خواہشات، رجحانات اور نشو و نما کی سطحوں کو ملحوظ رکھ کر تمام ترپروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم ایک جمہوری ملک میں رہ رہے ہیں مگر ہمارے اسکولوں میں جمہوری ماحول کا فقدان اکثر دیکھنے کو ملتا ہے۔اس کی وجہ سے طلبا کی ہمہ جہت نشو و نما میں رکاوٹ پیش آتی ہے۔ملک کی آئندہ نسلوں میں آزادی، مساوات،اخوت،انصاف، سماجی و سیکولر اقدار کی نشو و نما،ہمت،خود

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

اعتمادی، طمانیت کا احساس پیدا کرنے کے لیے اسکولوں میں جمہوری فضا قائم کرنا ضروری ہے۔ اردو زبان کی تدریس کے لیے اسکولوں میں اردو سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے لیے خوشگوار ماحول پیدا کرنا چاہیے۔ تقریری و تحریری مقابلہ، ڈرامے، اور مختلف قسم کے تعلیمی کھیلوں کے ذریعے زبان دانی کے آسان اور دلچسپ ذرائع بچوں کے لیے مہیا کیے جائیں۔ اسکول میں ایسی سرگرمیاں کرائی جائیں، جس سے کہ طلبا میں زبان کے تئیں دلچسپی میں اضافہ ہو۔ اسکولوں میں بیت بازی، قصہ گوئی، نظم خوانی کے مقابلے منعقد کرائے جائیں اور طلبا کو ان میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کے لیے متحرک کیا جائے۔ چھوٹے درجات کے لیے اسکولوں کے کتب خانہ میں چھوٹی، چھوٹی کہانیوں کی کتابیں اور معلومات عامہ کی کتابیں رکھی جائیں تاکہ اردو پڑھنے میں کمزور بچے کمی کی تلافی کر سکیں۔

تدریس کا دوسرا اہم اور مؤثر ذریعہ معلم ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بہت سے معلم گزرے ہیں جنہوں نے درخت کے سائے میں بیٹھ کر تدریس کی اور بہترین طالب علم پیدا کیے۔ تعلیم و تربیت کا انحصار بھی زیادہ تر معلم کی شخصیت اور اس کے طرز عمل پر ہوتا ہے۔ معلم کے اہم فریضوں میں سے اہم فریضہ مضمون کو دلچسپ اور دلکش بنانا ہے۔ معلم بچوں کی نفسیات سے آشنا ہو اور اپنے مضمون سے گہری دلچسپی رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اردو زبان کے ارتقائی منازل سے واقفیت رکھتا ہو، مطالعہ کا مستقل ذوق ہو، زبان و بیان میں ماہر ہو، الفاظ سازی کے ساتھ ساتھ تذکیر و تانیث اور صرف و نحو کے عام قاعدوں سے واقفیت رکھتا ہو۔ طریقۂ تدریس میں باقاعدہ تربیت یافتہ ہو، تدریس کے جدید اصولوں سے واقفیت اور ان کی افادیت سے مانوس ہو، تدریس میں جدت طرازی اس کا شیوہ ہو۔ وغیرہ۔

اسکول اور معلم کی طرح نصاب بھی تدریس کا ایک مؤثر جزو ہے۔ معلم کو تعلیمی مقاصد اور ان کے حصولیابی کا ذریعہ معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ طلبا کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ نصاب خواہ کسی جماعت کا ہو یا کسی مضمون کا ہو وہ اپنے اندر ایک خاص لچک رکھتا ہو۔ یعنی وقت، حالات اور ضرورت کے مطابق اس میں تبدیلیاں لانے اور رنگا رنگی پیدا کرنے کی گنجائش ہو۔ نصاب کا مطلب کوئی مذہبی صحیفہ یا کتاب نہیں جس میں تبدیلی کی گنجائش نہ ہو۔ تعلیمی اصول کسی مخصوص ماحول اور معاشرتی زندگی کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیے جاتے ہیں، اس لیے ماحول اور معاشرہ میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے ہم رکاب رہنا نصاب کے لیے ضروری ہے۔ نصاب میں تسلسل بھی ایک ضروری امر ہے۔ مختلف جماعتوں کے نصابوں کے درمیان گہرا تعلق نصاب کی بتدریج ترقی کی ضمانت دینے کے ساتھ ساتھ یہ واضح کرتا ہے کہ پچھلی جماعت میں کیا کچھ ہو چکا ہے اور اگلی جماعت میں اس سے آگے بڑھ کر کیا کچھ کرنا ہوگا۔ نصاب طلبا کی سطح اور ان کی نفسیات کے مطابق مرتب کیا جاتا ہے۔ نصاب ایسا ہو کہ جو بچے کی دلچسپی کا سبب بن سکے اور اس کی ذہنی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار لانے میں مددگار ثابت ہو۔

تعلیمی عمل میں اسکول، معلم اور نصاب سب اپنی جگہ بہت اہمیت کے حامل ہیں مگر تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے تدریسی مقاصد بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ تمام وسائل موجود ہونے کے باوجود بھی کسی خاص طریقۂ کار کے تحت تدریسی عمل میں اصلاح نہ لائی جائے تو تدریس دلچسپ اور مؤثر نہیں ہوگی۔ زبان کی تدریس میں طریقۂ کار کا انتخاب بہت احتیاط سے کرنا چاہیے کیونکہ زبان کی تدریس باقی مضامین کی تدریس سے کافی مختلف ہے۔ زبان کے استاد کو ایسا طریقۂ کار اپنانا چاہیے جو دلچسپ ہو اور ساتھ ساتھ طلبا میں تخلیقی صلاحیتوں کو منور کر سکے۔ طلبا کو انفرادی اور اجتماعی دونوں طریقوں سے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

تدریس اردو کے لیے خاص طور پر ضروری ہے کہ طلبا کو عملی کاموں کی طرف رغبت دلائی جائے یعنی طلبا کو خود بولنے اور پڑھنے کے

زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں، ساتھ ہی جو چیزیں طلبا کو پسند ہیں ان کو تدریس کا حصہ بھی بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے؛ چھوٹے بچوں کو کہانی، کھیل اور گیت بہت پسند ہوتا ہے۔ کہانی، کھیل اور گیت کے ذریعے اگر تعلیم دی جائے تو پڑھائی ایک مزیدار سرگرمی بن جاتی ہے۔تدریس سے متعلق ان تمام باتوں کو سمجھنے کے لیے اس باب میں تدریس نثر اور تدریس نظم کے مختلف مراحل کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

2.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- کسی مضمون کی تدریس کے اہم عناصر کون کون سے ہیں بیان کر سکیں۔
- تعلیمی عمل میں اسکول کی اہمیت پر روشنی ڈال سکیں۔
- نثر کی خصوصیات اور مقاصد بیان کر سکیں۔
- تدریس میں مقاصد کا تعین کیوں ضروری ہے ؟ وجہ بیان کر سکیں۔
- تدریس میں تمہید سے کیا مراد ہے ؟ اس کا مقصد واضح کر سکیں۔
- اخذ معنی سے کیا سمجھتے ہیں ؟ اس کا طریقہ بیان کر سکیں۔
- عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد میں فرق واضح کر سکیں۔
- تدریس نثر کے مراحل پر تفصیلی روشنی ڈال سکیں۔
- تدریس نظم کے مراحل پر تفصیلی روشنی ڈال سکیں۔
- نثر کی تدریس نظم کی تدریس سے کس طرح مختلف ہے ؟ واضح کر سکیں۔

2.2 تدریسِ نثر: مختلف مراحل

ادیب اور شاعر اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے الفاظ کا سہارا لیتے ہیں۔ وہ علوم جن تک انسان نے دسترس حاصل کی ہے یعنی سائنس، فلسفہ، تاریخ، سیاسیات، معاشیات، جغرافیہ اور طب وغیرہ سب نثر میں ہی تحریر ہوئے ہیں۔ نثر میں خیالات و بیانات میں ربط اور تسلسل ہوتا ہے۔ نثر میں زیادہ اہمیت الفاظ کی ہوتی ہے۔ اگر ذرا سی بھی لغزش ہو تو معنی اور مفہوم دونوں بدل جاتے ہیں۔ نثر اچھے، مناسب اور مفہوم سے پُر الفاظ کی متقاضی ہوتی ہے۔ مصنف میں الفاظ کے استعمال کا یہ طریقہ کافی ریاضت اور مشق کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ الفاظ کا ترتیب سے جملوں میں استعمال ایسا ہی ہے جیسے الفاظ موتی ہوں، جنہیں خوبصورت لڑیوں میں پرویا جا رہا ہو۔ ادبی نثر کے کچھ اپنے تقاضے ہوتے ہیں؛ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ ادب کے تقاضے کو پورا کرے۔

ادبی نثر میں ادیب پر کوئی پابندی نہیں ہوتی وہ پوری آزادی کے ساتھ صنف کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی بات کہتا ہے۔ نثر

کا موضوع سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ادیب کو اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی تحریر کو پیش کرنا ہوتا ہے۔ نثر میں الفاظ کا مفہوم واضح، مدلل اور تفصیل کے ساتھ ہو تو ایسی نثر اپنے مقصد تحریر کو اچھی طرح پیش کر سکتی ہے۔

نثر کی تحریر کا مقصد آئندہ نسلوں تک علم کی ترسیل کرنا بھی ہوتا ہے۔ نثر میں جو کچھ بھی لکھا جاتا ہے اسے ادب کے پیمانوں اور تقاضوں کی تکمیل کرنا چاہیے۔ نثر کی تدریس دراصل زبان کی تدریس ہے۔ معلم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ جو بھی پڑھائیں اس کی فہم طلبا میں پیدا کریں۔ فہم کے ساتھ پڑھنے سے طلبا نئے ذخیرۂ الفاظ سے روبرو ہوتے ہیں۔ جملوں کی ساخت سیکھتے ہیں اس کے علاوہ زبان کو صحیح اور روانی سے بولنا سیکھتے ہیں۔ اس لیے نثر کی تدریس معلم کو احتیاط اور منصوبہ بند طریقہ سے کرنی ہوتی ہے۔ عام طور پر معلم درج ذیل مراحل کے ذریعے نثر کی تدریس کرتا ہے۔

1۔ **مقاصد کا تعین:** تدریس ایک بامقصد عمل ہے۔ معلم کے ذریعے کی گئی ہر سرگرمی میں کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ عام طور پر مقاصد دو طرح کے ہوتے ہیں؛ عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد۔ عمومی مقاصد کا تعلق مکمل مضمون سے ہوتا ہے جبکہ خصوصی مقاصد کا تعلق سبق سے ہوتا ہے۔ تدریس شروع کرنے سے پہلے معلم سبق سے متعلق مطلوبہ مقاصد کی فہرست کا تعین کر لیتا ہے۔ مطلوبہ مقاصد کا تعین بالکل واضح الفاظ میں اس طرح ہوتا ہے جس سے کہ تدریس کے اختتام پر ان کی حصولیابی کا تعین قدر کیا جا سکے۔ جیسے؛ سبق کی تدریس کے بعد طلبا اس سبق کے مصنف کا نام بتا سکیں گے، سبق میں شامل نئے الفاظ کے معانی بتا سکیں گے، سبق کا مکمل خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کر سکیں گے۔ وغیرہ، وغیرہ۔

2۔ **تمہید:** تمہید سے مراد سبق کی تدریس کے لیے طلبا کی آمادگی حاصل کرنا ہے۔ یہ آمادگی ذہنی، جذباتی اور جسمانی سبھی طرح سے ہوتی ہے۔ تمہید سابقہ اور نئے علم کے درمیان ایک پُل کی تعمیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ تمہید کے ذریعے طلبا کی سابقہ معلومات کا استعمال کرتے ہوئے سبق کے عنوان تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ تمہید کے ذریعے طلبا کو ذہنی طور پر سبق کی جانب آمادہ کرے۔ تمہید کے لیے متفرق طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تمہید کے لیے سوال و جواب کے ذریعے، کہانی کے ذریعے، مثالوں کے ذریعے، کوئی تصویر یا سرگرمی کروا کر عنوان تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تمہیدی سوالات کو اگر ترتیب کے ساتھ پوچھا جائے تو طلبا بہت آسانی کے ساتھ سبق کے عنوان تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس سے طلبا ذہنی طور پر سبق کو پڑھنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں اور ان میں سبق کے تئیں تجسس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی معلم طلبا کے جوابات کے ذریعے سبق کے عنوان تک پہنچتا ہے تمہید کا مرحلہ ختم ہو جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق تدریس کے لیے متعین کل وقت کے 10 فیصد وقت کا استعمال ہی تمہید کے لیے کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر تدریس کے لیے چالیس منٹ کا وقت ملتا ہے تو پہلے چار منٹ کا استعمال تمہید کے لیے کرنا چاہیے۔ یعنی چار منٹ کے اندر موضوع کا اعلان ہو جانا چاہیے۔

3۔ **موضوع کا اعلان:** جب طلبا سبق کو پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو معلم سبق کے موضوع کا اعلان کرتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی لمحہ ہوتا ہے جس میں طالب علم سبق کے موضوع کی جانب دلچسپی کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔

4۔ **کی اصطلاح اور تعریف:** موضوع کا اعلان کرنے کے بعد معلم طلبا کے تجسس میں مزید اضافہ کرنے کے لیے یہاں پر موضوع سے متعلق

چند بہترین جملے طلبا کے سامنے بولتا ہے۔ان جملوں میں اس مخصوص صنف نثر،اس مخصوص مصنف یا مواد مضمون کے تعلق سے اہم معلومات طلبا کے سامنے پیش کی جاتی ہیں جس سے کہ طلبا اس سبق کو پڑھنے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں۔

5۔ **پیش کش:** اردو زبان میں سبق کی تدریس کا یہ مرحلہ مکمل طور پر مواد متن پر محیط ہوتا ہے۔اس کے ضمن میں درج ذیل مراحل شامل ہوتے ہیں۔

i۔ معلم کی نمونے کی بلند خوانی: معلم سبق کے متن کو پیش کرنے کے لیے بلند آواز میں عبارت خوانی کرتا ہے۔بلند خوانی کے دوران اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ معلم کا تلفظ درست ہو، لہجہ بہترین ہو، زبان میں روانی ہو اور روانی میں رموز او قاف کا خیال رکھا جائے۔ حروف کے صحیح اعراب اور صحیح لہجے کے ساتھ جملوں کی ادائیگی ضروری ہے۔ معلم کے پڑھنے کا انداز ایسا ہو کہ طلبا پر اس کا اچھا اثر ہو۔

ii۔ طلبا کی تقلیدی بلند خوانی: معلم کی نمونے کی بلند خوانی کے بعد اگلا مرحلہ طلبا کی بلند خوانی کا ہوتا ہے۔اس میں معلم کسی ایک طالب علم سے بلند خوانی کرنے کو کہتا ہے۔بلند خوانی کے لیے ایک سے زیادہ طالب علم کو موقع دیا جاسکتا ہے۔ طلبا کی بلند خوانی کے دوران معلم عام طور پر نئے الفاظ کا تلفظ و مخارج کی غلط ادائیگی والے الفاظ کی فہرست تختہ تحریر پر بناتا ہے اور بلند خوانی کے بعد اس کی ادائیگی طلبا سے کراتا ہے تاکہ ان کا تلفظ درست ہو سکے۔

iii۔ اخذ معنی: طلبا کی تقلیدی بلند خوانی کے دوران الفاظ کی جو فہرست تختہ تحریر پر بنائی گئی ہے معلم طلبا کی شمولیت حاصل کرتے ہوئے اس کے معانی اخذ کراتے ہیں۔ معنی کا تعین عبارت کے سیاق و سباق کے مطابق ہوتا ہے۔ معلم معنی اخذ کروانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔موضوع کے لحاظ سے الفاظ کے لغوی معنوں کے ساتھ ساتھ مرادی معنوں کی جانب بھی اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ مترادف اور متضاد الفاظ کی مدد بھی لی جاسکتی ہے۔ مرکب الفاظ کی تحلیل کے ذریعے، سابقے اور لاحقے لگا کر اور کبھی کبھی طلبا سے براہ راست معنی پوچھ کر بھی الفاظ کے معنی اخذ کرائے جاسکتے ہیں۔ یہاں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو الفاظ کے معانی طلبا سے ہی اخذ کرائے جائیں۔زبان دراصل اطلاقی ہوتی ہے اس لیے اس میں طلبا کی شمولیت ہونا ضروری ہے۔

iv۔ طلبا کی خاموش خوانی: اخذ معنی کے بعد طلبا کو خاموش مطالعہ کے لیے کہا جاتا ہے۔خاموش مطالعہ کے ذریعے طلبا میں زود خوانی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔خاموش خوانی سے طلبا عبارت کے مفہوم کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔اس دوران معلم کمرہ جماعت میں گھوم گھوم کر طلبا کی نگرانی کرتے ہیں اور کمزور طالب علم کی مدد کرتے ہیں۔

v۔ تفہیمی سوالات: معلم کی بلند خوانی، طلبا کی بلند خوانی، اخذ معنی اور خاموش خوانی کے بعد معلم طلبا کی تفہیم عبارت کی جانچ کرنے کے لیے ان سے مواد متن پر مبنی ترتیب کے ساتھ سوالات پوچھتا ہے۔سوالات کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ عبارت میں موجود خیالات کا تسلسل اور ارتقاء کا اظہار ہو۔اس دوران معلم طلبا کے بتائے گئے جوابات کی تعمیر و تشکیل کرتے ہوئے اسے مکمل جملے میں تختہ تحریر پر بالترتیب لکھتا ہے۔

vi۔ کمرہ جماعت کا کام: بلند خوانی کے وقت تختہ تحریر پر لکھے گئے الفاظ کے معنی اور تفہیمی سوالات کے جوابات جو کہ تختہ تحریر پر لکھے جا چکے

ہیں معلم، طلبا سے اپنی کاپی میں لکھنے کو کہتا ہے۔ جب طلبا کمرہ جماعت کا کام کر رہے ہوں یعنی الفاظ معنی اور تفہیمی سوالات کے جوابات اپنی کاپی پر لکھ رہے ہوں اس وقت معلم کمرہ جماعت میں گھوم گھوم کر نگرانی کرتا ہے اور کمزور طالب علم کی انفرادی مدد کرتا ہے۔

vii۔ وضاحت یا تشریح: نثر کی تدریس کا یہ مرحلہ معلم کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں معلم مواد متن کا مکمل خلاصہ بہت ہی مفصل، مکمل اور مستحسن طریقے سے پیش کرتا ہے۔ اس دوران معلم کے ہاتھ میں کتاب نہیں ہوتی وہ جو کچھ بھی بولتا ہے برجستہ بولتا ہے۔ خوبصورت انداز، لب و لہجہ، بہترین منظر کشی اور حرکات و سکنات کے ذریعے معلم مکمل مواد متن کو طلبا کے دل میں اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس وقت تمام طلبا کی نظر معلم پر ہوتی ہے اور وہ معلم کی قابلیت، لیاقت اور صلاحیت سے محظوظ ہوتے ہیں۔

6۔ **تعین قدر:** نثر کی تدریس کا یہ اختتامی مرحلہ ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی بتایا جاچکا ہے کہ سبق کی تدریس کا پہلا مرحلہ سبق کے مطلوبہ مقاصد کا تعین کرنا ہے۔ معلم اپنی تمام تر تدریسی سرگرمیوں کے ذریعے انہیں مقاصد کی تکمیل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ تدریس کے آخری مرحلے میں معلم ان مقاصد کی حصولیابی کی جانچ کرتا ہے جسے تعین قدر کرنا کہتے ہیں۔ مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے لیے معلم مختلف طریقہء کار کا سہارا لیتا ہے۔ جس میں سوالات، پروجیکٹ، کوئی سرگرمی یا تصوراتی خاکہ وغیرہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں پر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تعین قدر کے طریقہء کار براہ راست طور پر سبق کے مطلوبہ مقاصد کے عین مطابق ہونا چاہیے اور سوالات معلومات، تفہیم اور اطلاق تینوں سطح کا ہونا چاہیے۔

7۔ **اعادہ:** اعادہ سے مراد دہرانا ہے۔ مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے بعد معلم ایک بار پھر سبق کے اہم نکات کو طلبا کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس طرح اپنی تدریس کو انجام تک پہنچاتا ہے۔ اعادہ کے دوران اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ تعین قدر کے جن سوالات کے جوابات طلبا دینے سے قاصر ہوتے ہیں معلم ان نکات کا خاص طور پر احاطہ کرتا ہے۔

8۔ **گھر کا کام:** طلبا کی ذہنی اور تحریری صلاحیت کو فروغ دینے کی لیے معلم کو چاہیے کہ طلبا کو مناسب مقدار میں گھر کا کام دیں۔ ماہرین تعلیم کے مطابق گھر کا کام ایسی نوعیت کا ہونا چاہیے جسے بچے خود سے کر سکیں اور انھیں کسی کی مدد لینے کی ضرورت نہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ گھر کا کام مقدار میں اتنا ہونا چاہیے کہ طالب علم دس سے بیس منٹ کے اندر اسے پورا کر سکے جس سے کہ اس کے اوپر بے جا دباؤ اور بوجھ نہ پڑے۔

2.3 تدریس نظم: مختلف مراحل

کچھ باتیں نثر میں تحریر کی جائیں تو اتنی مؤثر نہیں ہوتیں جتنی کہ نظم میں بیان کرنے سے ہوتی ہیں۔ چونکہ نظم میں آہنگی کے ساتھ ساتھ موسیقیت بھی ہوتی ہے اس لیے یہ کانوں کو بھلی بھی لگتی ہے۔ نظم ذہن میں شگفتگی پیدا کرتی ہے۔ اشعار کا بر محل استعمال ذوق سلیم کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ نظم کی تدریس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی زیادہ ہے کہ یہ تہذیب و تمدن کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دیگر علوم ہماری معلومات میں اضافہ کرتے ہیں لیکن نظمیں ہمارے تخیل کی دنیا آباد کرتی ہیں۔ اس سے ہمارے جذبات اور احساسات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ نظم کی متعدد شکلیں ہیں۔ یہ کبھی بیانیہ ہوتی ہے تو کبھی غزل، کہیں رباعی اور کہیں قطعہ، کہیں قصیدہ تو کہیں مرثیہ کی شکل اختیار کر

لیتی ہے۔

ابتدائی جماعتوں میں نظم کی تدریس کا ایک خاص مقصد بچوں کے حافظے کی تربیت اور لطف اندوزی ہے۔ایسی نظمیں نصاب میں شامل کی جاتی ہیں جو آسان ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہوں اور بہت جلد بچوں کو یاد ہو سکیں۔ثانوی جماعتوں میں تدریس نظم کے ذریعے ذوقِ ادب کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ تشبیہات، استعارات، صنائع، بدائع، تلمیحات، اشارے و کنائے، علائم، مجاز مرسل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے۔ اخلاقی نظمیں بچوں کی تربیت میں معاون کردار ادا کرتی ہیں۔بچوں میں خدا پرستی، رحم دلی، سچائی، دیانت داری، ایمان داری، ایثار و قربانی اور حب الوطنی کے جذبات کو فروغ دیا جاتا ہے۔ نظم کی تدریس میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ طلبا شاعر کے تخیل کو سمجھ سکیں اور ان میں اشعار سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔

ثانوی جماعتوں میں نظم کی تدریس کے وہی مراحل ہیں جو نثر کی تدریس کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اکثر ماہرین اخذ معنی اور تفہیمی سوالات کے بجائے نظم کی تدریس میں استحسان نظم، نظم کے اجمالی جائزے اور تفصیلی جائزے پر زور دیتے ہیں۔تدریس نظم کے مختلف مراحل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ **مقاصد کا تعین:** مقاصد دو طرح کے ہوتے ہیں؛ عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد۔ عمومی مقاصد کا تعلق مکمل مضمون سے ہوتا ہے جب کہ خصوصی مقاصد کا تعلق سبق سے ہوتا ہے۔تدریس نظم شروع کرنے سے پہلے معلم کو چاہیے کہ نظم سے متعلق مطلوبہ مقاصد کی فہرست کا تعین کر لیں۔ مطلوبہ مقاصد کا تعین بالکل واضح الفاظ میں اس طرح ہونا چاہیے جس سے کہ تدریس کے اختتام پر اس کی حصولیابی کا تعین قدر کیا جا سکے۔ جیسے؛ سبق کی تدریس کے بعد طلبا اس نظم کے شاعر کا نام بتا سکیں گے، اس نظم میں شامل مشکل الفاظ کے معانی بتا سکیں گے، نظم کا مکمل خلاصہ اپنے لفظوں میں بیان کر سکیں گے، نظم کے مرکزی خیال کی نشاندہی کر سکیں گے۔ وغیرہ، وغیرہ۔

2۔ **تمہید:** طلبا کی سابقہ معلومات کا استعمال کرتے ہوئے سبق کے عنوان تک پہنچنا تمہید کہلاتا ہے۔ معلم کی ذمہ داری ہے کہ تمہید کے ذریعے طلبا کو ذہنی طور پر سبق کی جانب آمادہ کرے۔ تمہید کے لیے سوال و جواب کا طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تمہیدی سوالات کو اگر ترتیب کے ساتھ پوچھا جائے تو طلبا بہت آسانی کے ساتھ نظم کے عنوان تک پہنچ جاتے ہیں۔اس سے طلبا ذہنی طور پر نظم کو پڑھنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں اور ان میں نظم کے تئیں تجسس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی معلم طلبا کے جوابات کے ذریعے سبق کے عنوان تک پہنچتا ہے تمہید کا مرحلہ ختم ہو جاتا ہے۔

3۔ **موضوع کا اعلان:** جب طلبا نظم کو پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو معلم نظم کے موضوع کا اعلان کرتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی لمحہ ہوتا ہے جس میں طالب علم نظم کے موضوع کی جانب دلچسپی کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔

4۔ **کی اصطلاح اور تعریف:** موضوع کا اعلان کرنے کے بعد معلم طلبا کے تجسس میں مزید اضافہ کرنے کے لیے موضوع سے متعلق چند جملوں کا سہارا لیتا ہے۔ان جملوں میں اس مخصوص صنف نظم، اس مخصوص شاعر یا مواد نظم کے تعلق سے اہم معلومات طلبا کے سامنے پیش کی جاتی ہیں جس سے کہ طلبا اس نظم کو پڑھنے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں۔

5۔ **پیش کش:** سبق کی تدریس کا یہ مرحلہ مکمل طور پر مواد متن پر محیط ہوتا ہے۔اس کے ضمن میں درج ذیل مراحل شامل ہوتے ہیں۔

i۔ معلم کی نمونے کی بلند خوانی: معلم نظم کے متن کو پیش کرنے کے لیے بلند آواز میں نظم خوانی کرتا ہے۔ بلند خوانی کے دوران اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ معلم کا تلفظ درست ہو، لہجہ بہترین ہو، زبان میں روانی ہو اور روانی میں رموز و اوقاف کا خیال رکھا جائے۔ حروف کے صحیح اعراب اور صحیح لہجے کے ساتھ مصرعوں کی ادائیگی ضروری ہے۔ نظم اس انداز میں پڑھی جائے کہ طلبا پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہو جائے۔ نظم اگر طویل ہو تو علاحدہ علاحدہ بند سنائے جائیں، لیکن آخر میں پوری نظم ایک ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ نظم کو ترنم کے ساتھ ہی پڑھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

ii۔ طلبا کی تقلیدی بلند خوانی: معلم کی نمونے کی بلند خوانی کے بعد اگلا مرحلہ طلبا کی بلند خوانی کا ہوتا ہے۔ اس میں معلم کسی ایک طالب علم سے نظم کی بلند خوانی کرنے کو کہتا ہے۔ بلند خوانی کے لیے ایک سے زیادہ طلبا کو بھی موقع دیا جا سکتا ہے۔ طلبا کی بلند خوانی کے دوران معلم کو چاہیے کہ ایسے الفاظ جس پر طالب علم اٹکتا ہے، رکتا ہے یا غلط تلفظ کرتا ہے وہ اس کی تصحیح کرے اور ایسے الفاظ کی فہرست تختہ سیاہ پر بنائے۔

iii۔ اخذ معنی: طلبا کی تقلیدی بلند خوانی کے دوران نئے اور مشکل الفاظ کی جو فہرست تختہ سیاہ پر بنائی گئی ہے معلم اب طلبا سے ان کے معنی اخذ کراتا ہے۔ نظم میں خاص طور سے معنی کا تعین سیاق وسباق کے مطابق کرنا چاہیے۔ موضوع کے لحاظ سے الفاظ کے لغوی معنوں کے ساتھ ساتھ مرادی معنوں کی جانب بھی اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ مترادف اور متضاد الفاظ کی مدد بھی لی جا سکتی ہے۔

iv۔ نظم کا اجمالی جائزہ: نظم کے اجمالی جائزے سے لطف اندوزی کے ساتھ ساتھ استحسان نظم بھی ہوتا ہے۔ اس کے لیے نظم کے مرکزی خیال کے پس منظر میں نظم کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے نظم میں پیش کیے گئے خیالات، واقعات اور مناظر طلبا سے اخذ کرائے جاتے ہیں۔ اس عمل میں طلبا کی مکمل شمولیت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

v۔ طلبا کی خاموش خوانی: اخذ معنی کے بعد طلبا کو خاموش مطالعہ کے لیے کہا جاتا ہے۔ خاموش مطالعہ کے ذریعے طلبا میں زود خوانی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ خاموش خوانی سے طلبا عبارت کے مفہوم کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس دوران معلم کمرۂ جماعت میں گھوم گھوم کر طلبا کی نگرانی کرتے ہیں اور کمزور طالب علم کی مدد کرتے ہیں۔

vi۔ تفہیمی سوالات: طلبا کی تفہیمی عبارت کی جانچ کرنے کے لیے ان سے مواد متن پر مبنی ترتیب کے ساتھ سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ سوالات کی ترتیب ایسی ہونی چاہیے کہ عبارت میں موجود خیالات کا تسلسل اور ارتقا کا اظہار ہو۔ اس دوران معلم کو چاہیے کہ وہ طلبا کے بتائے گئے جوابات کی تعمیر و تشکیل کرتے ہوئے اسے مکمل جملے میں تختہ تحریر پر بالترتیب لکھیں۔ جوابات ایسے جملوں میں لکھنا چاہیے جس سے کہ یہ پتہ چلے کہ یہ کس سوال کا جواب ہے۔

vii۔ کمرۂ جماعت کا کام: معنی بتانے کے دوران تختہ تحریر پر لکھے گئے الفاظ معانی اور تفہیمی سوالات کے جوابات جو کہ تختہ تحریر پر لکھے ہوئے ہیں ان کا استعمال طلبا کے کمرۂ جماعت کے کام کے لیے کرنا ایک اچھا عمل ہے۔ معلم کو چاہیے کہ وہ طلبا سے کہے کہ تختہ تحریر پر لکھے ہوئے الفاظ معانی اور تفہیمی سوالات کے جوابات کو اپنی کاپی میں لکھ لیں۔ جب طلبا کمرۂ جماعت کا کام کر رہے ہوں اس وقت بھی معلم کمرۂ جماعت میں گھوم گھوم کر نگرانی کریں گے اور کمزور طالب علم کی مدد کریں گے۔

viii۔ نظم کا تفصیلی جائزہ اور تشریح: نظم کی تدریس کا یہ مرحلہ معلم کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔اس مرحلے میں معلم نظم کا مرکزی خیال مفصل، مکمل اور مجمل طریقے سے پیش کرتا ہے۔ معلم مؤثر انداز، لب و لہجہ، منظر کشی اور حرکات و سکنات کے ذریعے نظم کے مفہوم کو طلبا کے دل میں اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ نظم کے ہر پہلو کی تشریح کی جائے جس سے کہ نظم کے تعلق سے طلبا میں کسی بھی طرح کی تشنگی باقی نہ رہے۔اشعار کی تفہیم طلبا میں لطف اندوزی پیدا کرتی ہے۔دراصل نظم کے الفاظ، تراکیب، رموز و علائم محض الفاظ نہیں ہوتے، ان کے پس منظر میں تصورات کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے۔اس لیے اس کی تفہیم لازمی ہے، جس سے کہ طلبا نظم کو سمجھ کر اس سے لطف اندوز ہو سکیں اور استحسان نظم کا جذبہ ان میں پیدا ہو سکے۔

6۔ **تعین قدر:** نظم کی تدریس کا یہ اختتامی مرحلہ ہے۔جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ سبق کی تدریس کا پہلا مرحلہ سبق کے مطلوبہ مقاصد کا تعین کرنا ہے۔ معلم اپنی تمام تر تدریسی سرگرمیوں کے ذریعے انہیں مقاصد کی تکمیل کرنے کی سعی کرتا ہے۔تدریس کے آخری مرحلے میں معلم ان مقاصد کی حصولیابی کی جانچ کرتا ہے جسے تعین قدر کرنا کہتے ہیں۔مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے لیے معلم طلبا سے سولات پوچھتا ہے۔یہاں پر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تعین قدر کے سوالات براہ راست طور پر نظم کے مطلوبہ مقاصد کے عین مطابق ہونا چاہیے۔

7۔ **اعادہ:** اعادہ سے مراد دہرانا ہے۔مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے بعد معلم ایک بار پھر نظم کے اہم نکات کو طلبا کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس طرح اپنی تدریس کو انجام تک پہنچاتا ہے۔

8۔ **گھر کا کام:** طلبا کی ذہنی اور تحریری صلاحیت کو فروغ دینے کی لیے معلم کو چاہیے کہ طلبا کو مناسب مقدار میں گھر کا کام دیں۔گھر کا کام ایسی نوعیت کا ہونا چاہیے جسے کہ بچے خود سے کر سکیں اور انہیں کسی کی مدد لینے کی ضرورت نہ ہو۔گھر کا کام مقدار میں اتنا ہونا چاہیے کہ طالب علم کے اوپر بیجا دباؤ نہ پڑے اور دس سے بیس منٹ کے اندر اسے پورا کر سکے۔

2.4 خلاصہ

یہ اکائی نثر اور نظم کی تدریس کے مختلف مراحل پر مبنی ہے۔ابتدا میں تعلیمی عمل کے چار بنیادی عناصر——اسکول، معلم، نصاب اور طریقۂ تدریس——کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔اسکول کی تعلیمی فضا، معلم کی مہارت، نصاب کی لچک اور تدریسی طریقہ کار کی مؤثریت، سب مل کر تعلیمی مقاصد کے حصول کو ممکن بناتے ہیں۔اردو کی تدریس کے لیے دلچسپ، جمہوری اور تخلیقی ماحول پر زور دیا گیا ہے جہاں طلبا کو سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے مواقع فراہم ہوں۔

نثر کی تدریس میں آٹھ مراحل بیان کیے گئے ہیں: (1) مقاصد کا تعین، (2) تمہید، (3) موضوع کا اعلان، (4) اصطلاح و تعریف، (5) پیش کش (جس میں معلم و طلبا کی بلند خوانی، اخذ معنی، خاموش خوانی، تفہیمی سوالات، کمرہ جماعت کا کام اور وضاحت شامل ہیں)، (6) تعینِ قدر، (7) اعادہ، اور (8) گھر کا کام۔ان مراحل کا مقصد یہ ہے کہ طلبا سبق کو سمجھیں، زبان دانی میں اضافہ کریں، اور اپنی تحریری و زبانی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں۔

اسی طرح نظم کی تدریس میں بھی تقریباً وہی مراحل شامل ہیں، مگر یہاں موسیقیت، ترنم، تخیل، احساسات اور ادبی حسن پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ نظم کی تدریس طلبا میں ذوقِ ادب، تخیل کی وسعت، اور اخلاقی و جذباتی تربیت کو فروغ دیتی ہے۔ نظم کے تدریسی مراحل میں استحسانِ نظم، اجمالی و تفصیلی جائزہ اور مرکزی خیال کی تفہیم خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ مختصراً، اس اکائی میں نثر اور نظم دونوں کی تدریس کو سائنسی اور نفسیاتی بنیادوں پر منظم انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ معلم طلبا میں زبان، فکر اور احساس کے توازن کو پروان چڑھا سکے۔

2.5 اکتسابی نتائج

- کسی مضمون کی کامیاب تدریس کے لیے چار عناصر اسکول، معلم، نصاب اور طریقۂ کار بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔
- اسکول رسمی تعلیم کا ایک اہم گہوارہ ہے جس میں اکتسابی سرگرمیاں اصول و نظام کے تحت انجام دی جاتی ہیں۔
- اسکول میں بچوں کی انفرادی و اجتماعی نفسیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے معتبر و مفید طریقۂ کار کی مدد سے انہیں بہتر اور کارآمد شہری بننے کے لیے معاونت فراہم کی جاتی ہے۔
- ملک کی آئندہ نسلوں میں آزادی، مساوات، اخوت، انصاف، سماجی و سیکولر اقدار کی نشو و نما، ہمت، خود اعتمادی، طمانیت کا احساس پیدا کرنے کے لیے اسکولوں میں جمہوری فضا قائم کرنا ضروری ہے۔
- معلم کو تعلیمی مقاصد اور ان کے حصولیابی کا ذریعہ معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ طلبا کی صحیح رہنمائی کر سکے۔
- تعلیمی اصول کسی مخصوص ماحول اور معاشرتی زندگی کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیے جاتے ہیں۔
- نصاب ایسا ہو کہ جو بچے کی دلچسپی کا سبب بن سکے اور اس کی ذہنی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار لانے میں مددگار ثابت ہو۔
- تعلیمی عمل میں اسکول، معلم اور نصاب سب اپنی جگہ بہت اہمیت کے حامل ہیں مگر تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے تدریسی مقاصد بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں۔
- وہ علوم جن تک انسان نے دسترس حاصل کی ہے یعنی سائنس، فلسفہ، تاریخ، سیاسیات، معاشیات، جغرافیہ اور طب وغیرہ سب نثر میں ہی تحریر ہوئے ہیں۔
- نثر اچھے، مناسب اور مفہوم سے پر الفاظ کی متقاضی ہوتی ہے۔ مصنف میں الفاظ کے استعمال کا یہ طریقہ کافی ریاضت اور مشق کے بعد پیدا ہوتا ہے۔
- ادبی نثر کے کچھ اپنے تقاضے ہوتے ہیں؛ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ ادب کے تقاضے کو پورا کرے۔
- نثر میں الفاظ کا مفہوم واضح، مدلل اور تفصیل کے ساتھ ہو تو ایسی نثر اپنے مقصد تحریر کو اچھی طرح پیش کر سکتی ہے۔
- نثر کی تدریس دراصل زبان کی تدریس ہے۔ معلم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ جو بھی پڑھائیں اس کی فہم طلبا میں پیدا کریں۔
- فہم کے ساتھ پڑھنے سے طلبا نئے ذخیرۂ الفاظ سے روبرو ہوتے ہیں، جملوں کی ساخت سیکھتے ہیں اس کے علاوہ زبان کو صحیح اور روانی سے بولنا سیکھتے ہیں۔

- تدریس ایک بامقصد عمل ہے۔ دورانِ تدریس معلم کے ذریعے کی گئی ہر سرگرمی میں کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔
- مقاصد دو طرح کے ہوتے ہیں؛ عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد۔ عمومی مقاصد کا تعلق مکمل مضمون سے ہوتا ہے جبکہ خصوصی مقاصد کا تعلق سبق سے ہوتا ہے۔
- مطلوبہ مقاصد کا تعین بالکل واضح الفاظ میں اس طرح ہونا چاہیے جس سے کہ تدریس کے اختتام پر ان کی حصولیابی کا تعین قدر کیا جاسکے۔
- سبق کی تمہید کے ذریعے طلبا کی سابقہ معلومات کا استعمال کرتے ہوئے سبق کے عنوان تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- تمہیدی سوالات کو اگر ترتیب کے ساتھ پوچھا جائے تو طلبا بہت آسانی کے ساتھ سبق کے عنوان تک پہنچ جاتے ہیں۔
- موضوع کا اعلان ایک نفسیاتی لمحہ ہوتا ہے جس میں طالب علم سبق کے موضوع کی جانب دلچسپی کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔
- بلند خوانی کے دوران اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ معلم کا تلفظ درست ہو، لہجہ بہترین ہو، زبان میں روانی ہو اور روانی میں رموزِ اوقاف کا خیال رکھا جائے۔
- اخذ معنی کے دوران جہاں تک ممکن ہو الفاظ کے معانی طلبا سے ہی اخذ کرائے جائیں۔ زبان دراصل اطلاقی ہوتی ہے اس لیے اس میں طلبا کی شمولیت ہونا ضروری ہے۔
- جب طلبا کمرۂ جماعت کا کام کر رہے ہوں یعنی الفاظ معنی اور تفہیمی سوالات کے جوابات اپنی کاپی پر لکھ رہے ہوں اس وقت معلم کو کمرۂ جماعت میں گھوم گھوم کر نگرانی کرنا چاہیے اور کمزور طالب علم کی انفرادی مدد کرنا چاہیے۔
- تدریس کے آخری مرحلے میں معلم مقاصد کی حصولیابی کی جانچ کرتا ہے جسے تعین قدر کرنا کہتے ہیں۔
- مقاصد کی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے لیے معلم مختلف طریقۂ کار کا سہارا لیتا ہے۔ جس میں سوالات، پروجیکٹ، کوئی سرگرمی یا تصوراتی خاکہ وغیرہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔
- تعین قدر کے طریقۂ کار براہ راست طور پر سبق کے مطلوبہ مقاصد کے عین مطابق ہونا چاہیے اور سوالات معلومات، تفہیم اور اطلاق تینوں سطح کا ہونا چاہیے۔
- نظم میں آہنگی کے ساتھ ساتھ موسیقیت بھی ہوتی ہے اس لیے یہ کانوں کو بھلی بھی لگتی ہے۔
- اشعار کا برمحل استعمال ذوق سلیم کی علامت سمجھا جاتا ہے۔
- دیگر علوم ہماری معلومات میں اضافہ کرتے ہیں لیکن نظمیں ہمارے تخیل کی دنیا آباد کرتی ہیں۔
- نظم کی متعدد شکلیں ہیں۔ یہ کبھی بیانیہ ہوتی ہے تو کبھی غزل، کہیں رباعی اور کہیں قطعہ، کہیں قصیدہ تو کہیں مرثیہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔
- ابتدائی جماعتوں میں نظم کی تدریس کا ایک خاص مقصد بچوں کے حافظے کی تربیت اور لطف اندوزی ہے۔
- ثانوی جماعتوں میں تدریسِ نظم کے ذریعے ذوق ادب کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ تشبیہات، استعارات، صنائع، بدائع، تلمیحات، اشارے و کنائے، علائم، مجاز مرسل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے۔
- اخلاقی نظمیں بچوں کی تربیت میں معاون کردار ادا کرتی ہیں۔ بچوں میں خدا پرستی، رحم دلی، سچائی، دیانت داری، ایمان داری، ایثار و قربانی

اور حب الوطنی کے جذبات کو فروغ دیا جاتا ہے۔

- نظم اس انداز میں پڑھی جائے کہ طلبا پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہو جائے۔ نظم اگر طویل ہو تو علاحدہ علاحدہ بند سنائے جائیں، لیکن آخر میں پوری نظم ایک ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ نظم کو ترنم کے ساتھ ہی پڑھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔
- نظم کے اجمالی جائزے سے لطف اندوزی کے ساتھ ساتھ استحسان نظم بھی ہوتا ہے۔ اس کے لیے نظم کے مرکزی خیال کے پس منظر میں نظم کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔
- معلم مؤثر انداز، لب ولہجہ، منظر کشی اور حرکات وسکنات کے ذریعے نظم کے مفہوم کو طلبا کے دل میں اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔
- نظم کے الفاظ، تراکیب، رموز و علائم محض الفاظ نہیں ہوتے، ان کے پس منظر میں تصورات کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے اس لیے اس کی تفہیم لازمی ہے۔
- گھر کا کام ایسی نوعیت کا ہونا چاہیے جسے کہ بچے خود سے کر سکیں اور انہیں کسی کی مدد لینے کی ضرورت نہ ہو۔ گھر کا کام مقدار میں اتنا ہونا چاہیے کہ طالب علم کے اوپر بیجا بوجھ نہ پڑے اور دس سے بیس منٹ کے اندر اسے پورا کر سکے۔

2.6 فرہنگ

Writing language that follows the natural flow of speech.	نثر(Prose)
Form of literature that follows specific forms to create a rhythm or rhyme scheme.	نظم(Poetry)
Specific objectives are statements that describe: results in terms of knowledge, attitude, skill, aspiration and behaviour.	خصوصی مقاصد (Specific Objectives)
A statement that communicates the overall goal of a study.	عمومی مقاصد (General Objectives)
Establishing rapports with the learners, capturing their attention and exposing them to the essential contents.	تمہید(Introduction)
Loud reading is skill to be cultivated in early stages. It trains the pupil to link the spoken words with the printed symbol.	بلند خوانی (Loud Reading)
The marks used for diving writing into sentence and	رموز واوقاف(Punctuations)

phrases.	
A figure of speech comparing two unlike things that is often introduced by like or as.	تشبیہات (Simile)
A figure of speech that is use to make comparison, but in a way different from a simile.	استعارات(Metaphor)

2.7 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. کسی مضمون کی کامیاب تدریس کے لیے درج ذیل میں کون سے چار عناصر بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں؟

a. اسکول،والدین،نصاب اور طریقہ کار   b. اسکول،کتاب،کاپی اور قلم

c. تدبیر،ترسیل،تدریس اور تحقیق   d. اسکول،معلم،نصاب اور طریقہ کار

2. درج ذیل میں کون سارسمی تعلیم کاایک اہم گہوارہ ہے جس میں اکتسابی سرگرمیاں اصول و نظام کے تحت انجام دی جاتی ہیں؟

a. گھر   b. اسکول

c. معاشرہ   d. مذہب

3. ملک کی آئندہ نسلوں میں آزادی، مساوات،اخوت،انصاف، سماجی و سیکولر اقدار کی نشو و نما،ہمت، خود اعتمادی،طمانیت کا احساس پیدا کرنے کے لیے اسکولوں میں کیسی فضا قائم کرنا ضروری ہے؟

a. سماجی فضا   b. روحانی فضا

c. جمہوری فضا   d. ملکی فضا

4. وہ علوم جن تک انسان نے دسترس حاصل کی ہے یعنی سائنس، فلسفہ،تاریخ،سیاسیات، معاشیات،جغرافیہ اور طب وغیرہ سب کس صنف میں تحریر کیے گئے ہیں؟

a. نثر   b. نظم

c. کہانی   d. رباعی

5. ادبی نثر کے کچھ اپنے تقاضے ہوتے ہیں؛اس کی پہلی شرط کیا ہے؟

a. پہلی شرط یہ ہے کہ وہ نثر کے تقاضے کو پورا کرے   b. پہلی شرط یہ ہے کہ وہ نظم کے تقاضے کو پورا کرے

c. پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قواعد کے تقاضے کو پورا کرے   d. پہلی شرط یہ ہے کہ وہ ادب کے تقاضے کو پورا کرے

6. کسی مضمون کی تدریس کے خاص طور پر دو مقاصد ہوتے ہیں: یہ مقاصد ہیں؛----------

a. تدریسی مقاصد اور غیر تدریسی مقاصد   b. نصابی مقاصد اور غیر نصابی مقاصد

c. عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد　　d. اسکولی مقاصد اور گھریلو مقاصد

7. تدریس کے عمومی مقاصد کا تعلق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے ہوتا ہے۔

a. مکمل مضمون　　b. نصاب

c. کتاب　　d. سبق

8. تدریس کے خصوصی مقاصد کا تعلق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے ہوتا ہے۔

a. مکمل مضمون　　b. نصاب

c. کتاب　　d. سبق

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ کسی مضمون کی تدریس کے اہم عناصر کون۔کون سے ہیں بیان کیجیے۔

2۔ اچھے نصاب کی خصوصیات واضح کیجیے۔

3۔ تعلیمی عمل میں اسکول کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

4۔ نثر کی خصوصیات اور مقاصد بیان کیجیے۔

5۔ تدریس میں مقاصد کا تعین کیوں ضروری ہے؟ وجہ بیان کیجیے۔

6۔ تدریس میں تمہید سے کیا مراد ہے؟ اس کا مقصد بیان کیجیے۔

7۔ نثر کی تدریس میں پیش کش کے مراحل بیان کیجیے۔

8۔ اخذ معنی سے کیا سمجھتے ہیں؟ اس کا طریقہ بیان کیجیے۔

9۔ عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد میں فرق واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ کسی مضمون کی تدریس کے چاروں اہم عناصر پر تفصیلی بحث کیجیے۔

2۔ تدریسِ نثر کے مراحل پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

3۔ تدریسِ نظم کے مراحل پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

4۔ نثر کی تدریس نظم کی تدریس سے کس طرح مختلف ہے؟ واضح کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جواب

1-d	2-b	3-c	4-a
5-d	6-c	7-a	8-d

2.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1۔ محمد حسن، ادبیات شناسی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1989

2۔ محی الدین بچھ، جدید تدریس اردو، گلشن پبلیکیشنز، شرینگر 1998

3۔ نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006

4۔ محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006

5۔ عمیر منظر، اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار، شپرا پبلیکیشن، دہلی 2009

6۔ ریاض احمد، اردو تدریس، مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، دہلی، 2013

7۔ تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

اکائی 3۔تدریس قواعد کے مختلف مراحل*

3.0 تمہید
3.1 مقاصد
3.2 تدریسِ قواعدار دو زبان
3.3 اردو زبان کے بنیادی قواعد
3.4 قواعد کی تدریس کے مقاصد
3.5 قواعد کی تدریس کا طریقہ
3.6 قواعد کی تدریس کے مراحل
3.7 خلاصہ
3.8 اکتسابی نتائج
3.9 فرہنگ
3.10 نمونہ امتحانی سوالات
3.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد

3.0 تمہید

انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت زبان ہے۔اسی معاشرتی ضرورت کے تحت زمانہ در زمانہ اس میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور یہ پھولتی پھلتی ہوئی ترقی کے منازل طے کرتی ہے۔کسی زبان کے قواعد کے مطالعے کے بغیر اس کے صحیح استعمال کا شعور ممکن نہیں ہے۔ہر زبان کی بناوٹ میں ایک خاص قسم کی تنظیم کار فرما ہوتی ہے اور اسی تنظیم کے مطالعے کے لیے قواعد کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ بات بلکل صحیح ہے کہ کوئی بھی زبان اصولوں کے ذریعے پیدا نہیں ہوتی اور نہ کلی طور پر یہ قواعد کی پابند ہوتی ہے۔ مگر اس کی تنظیم میں غیر شعوری طور پر اصولوں کا عمل دخل موجود ہوتا ہے۔عام طور پر مادری زبان کے حصول میں قواعد کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ بچہ عمر کے ساتھ ساتھ اپنی مادری زبان سیکھ لیتا ہے اور غیر شعوری طور زبان کے بنیادی اصولوں سے واقفیت بھی حاصل کر لیتا ہے۔تاہم اہل زبان کو فن زبان کے معنی اور

---

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

مفہوم سے کامل آشنائی کے لیے، علمی اور ادبی زبان کی وسیع و عریض کائنات کا مطالعہ کرنے کے لیے قواعد کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح اہل زبان کو زبان کے ارتقائی مطالعہ کے لیے قواعد کی ضرورت ہوتی ہے۔مادری زبان کے علاوہ دیگر زبان جاننے اور سمجھنے کے لیے قواعد کے راستے سے ہو کر جانا مطلوب ہے۔زبان کے صحیح اور غلط استعمال کا شعور اصولوں اور قواعد کے جانے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔اردو بحیثیت زبان دوم کی حصولیابی اور اس پر عبور حاصل کرنے کے لیے اردو زبان کے قواعد کو جاننا بہت ضروری ہے۔اس باب میں ہم اردو زبان کے قواعد کی تدریس کے مختلف طریقۂ کار کا مطالعہ کریں گے۔

3.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- قواعد اردو کے مختلف حصوں کی وضاحت کر سکیں۔
- اردو زبان کے بنیادی قواعد پر بحث کر سکیں۔
- تدریسِ قواعد کے مقاصد کی نشاندہی کر سکیں۔
- تدریسِ قواعد کے مختلف طریقۂ کار بیان کر سکیں۔
- تدریسِ قواعد کے مراحل پر روشنی ڈال سکیں۔

3.2 تدریسِ قواعد اردو زبان

اردو زبان کو صحیح طور پر بولنے، لکھنے، سمجھنے، سمجھانے اور درس وتدریس کے لیے ایسے اصولوں کی ضرورت ہے جس کے وسیلے سے اردو زبان کی صحت اور اس کی ادبی و لسانی خوبیوں اور اس کے محاسن سے پوری آگاہی ہو سکے۔انہیں اصولوں کا نام قواعد ہے۔گویا اردو قواعد اس علم کو کہتے ہیں جس سے اردو زبان کا صحیح بولنا اور لکھنا آ جائے اور انشا کا فن سیکھا جائے۔قواعد اردو کو پانچ حصوں: علم ہجا، علم صرف، علم نحو، علم بلاغت اور علم عروض میں منقسم کیا گیا ہے۔ان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

1۔ **علم ہجا یا املا(Orthography):** علم ہجا وہ علم ہے جس میں زبان کے حروف تہجی کو علاحدہ علاحدہ کرنے، ہجوں کی ساخت اور املا کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔اس میں حروف کے حرکات و سکنات یعنی اصوات (آوازوں) اور اعراب سے متعلق وضاحت کی جاتی ہے۔اس علم کی مدد سے حروف کا صحیح تلفظ معلوم ہو جاتا ہے اور حروف کا معیار قائم رہتا ہے۔

2۔ **علم صرف(Marphology):** علم صرف قواعد کی وہ قسم ہے جس میں الفاظ سے بحث کی جاتی ہے۔اس میں الفاظ کی بناوٹ، ساخت اور معانی کو وضاحت سے پیش کیا جاتا ہے۔اس میں الفاظ کے مذکر، مونث، واحد، جمع، اسم، فعل اور حروف وغیرہ ہونے کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ کون سا لفظ کیا حیثیت رکھتا ہے۔علم صرف میں ماہر شخص کو صرفی کہا جاتا ہے۔

3۔ **علم نحو(Syntax):** علم نحو قواعد کی وہ قسم ہے جس میں مرکب جملوں اور عبارتوں سے بحث کی جاتی ہے۔اس میں جملوں کو جوڑنا، توڑنا

اور ان کا آپس میں تعلق معلوم کرنا سیکھا جاتا ہے۔ علم نحو میں ماہر شخص کو نحوی کہا جاتا ہے۔

4۔ **علم بلاغت(Rhetoric):** علم بلاغت سے مراد تقریر کرنے کا علم ہے۔ اس میں ان قاعدوں سے بحث کی جاتی ہے جس سے کلام میں دلکشی پیدا ہوتی ہے اور کلام پُر زور، پُر شوکت اور دل پسند ہو جاتا ہے۔ یہ کلام جب مخاطب کے سامنے پیش کیا جائے تو مخاطب کے پسندیدہ نکات شامل ہونے چاہئیں۔ اس میں اہم باتوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ ناگوار باتوں سے احتراز کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ غیر ضروری باتوں کو نظر انداز بھی کیا جاتا ہے۔

5۔ **علم عروض(Prosody):** علم عروض وہ علم ہے جس میں ان اصول وضوابط پر بحث کی جاتی ہے جن سے اشعار کے معیاری، موزوں اور غیر موزوں ہونے کا طریقہ معلوم کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ منظوم کلام کو جانچنے کا آلہ یا کسوٹی ہے۔ اس سے شعر کے وزن کی صحت کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے۔

اس طرح علم ہجا یا املا وہ علم ہے جس میں حروف کے حرکات و سکنات یعنی اعراب اور اصوات سے بحث کی جاتی ہے۔ اس علم کی غرض یہ ہے کہ حروف کا صحیح تلفظ معلوم ہو جائے۔ علم صرف وہ علم ہے جس میں بامعنی الفاظ کے حرفوں اور حرکتوں کی تبدیلیوں کے طریقے سے بحث کی جاتی ہے۔ اس علم میں یہ بتایا جاتا ہے کہ حرفوں کے الٹ پھیر سے کس طرح جدا جدا الفاظ بن جاتے ہیں اور اس الٹ پھیر سے کس طرح الفاظ میں نئے نئے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ علم نحو وہ علم ہے جس سے کلمات کی ترکیب، ان کی باہمی نسبت، مطابقت اور ترتیب اور انہیں جدا کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔ علم صرف میں الفاظ اور کلموں سے بحث ہوتی ہے اور علم نحو میں جملوں سے۔ علم بلاغت وہ علم ہے جس میں ان قاعدوں سے بحث ہوتی ہے جن کے استعمال سے کلام پُر زور، پُر شوکت اور دل پسند و دلکش ہو جاتا ہے۔ علم عروض وہ علم ہے جس میں ان اصول و قواعد سے بحث کی جاتی ہے جن سے صحیح اشعار کہنے کا طریقہ معلوم ہو۔ موزوں اور ناموزوں اشعار میں تمیز کرنا اس علم کی غرض و غایت ہے۔

3.3 اردو زبان کے بنیادی قواعد

اردو کے حروف: اردو زبان کے 53 حروف ہیں جن میں سے 38 حرف مفرد اور 15 حروف مرکب ہیں۔ (اردو میں ہمزہ (ء) اور یائے مجہول (ے) واضح طور پر ایک صوتی حیثیت رکھنے کی وجہ سے علاحدہ حروف ہیں اور "لا" بھی ایک منفرد حرف سمجھا گیا ہے اور اس کا اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

مفرد حروف: اردو زبان میں مفرد حروف کی کل تعداد 38 ہے؛

ا، ب، پ، ت۔ ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ (ھ) لا، ء، ی، ے۔

مرکب حروف: اردو زبان میں مرکب حروف کی کل تعداد 15 ہے؛ بھ، پھ، تھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، وھ

خاص عربی کے حروف: اوپر کے دونوں قاعدوں میں خاص عربی کے کل حروف کی تعداد 8 ہے؛

ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، ق

خاص فارسی کے حروف: خاص فارسی کے کل حروف کی تعداد 4 ہے؛

پ، چ، ژ، گ

خاص ہندی کے حروف: خاص ہندی کے کل حروف کی تعداد 18 ہے؛

ٹ، ڈ، ڑ اور 15 مرکب حروف بھ، پھ وغیرہ۔

عربی اور فارسی میں مشترک حروف لیکن ہندی میں مستعمل نہیں: اردو زبان میں ایسے حروف جو عربی اور فارسی میں مشترک ہیں لیکن ہندی میں مستعمل نہیں ہیں؛ ز، ف، خ، غ

خاص فارسی حرف جو ہندی اور عربی میں نہیں آتا: ژ

فارسی اور ہندی دونوں زبانوں میں مشترک حروف: پ، چ، گ

مرکب حروف ہندی کے خاص حروف ہیں جو عربی فارسی میں مستعمل نہیں ہیں۔ مرکب حروف سے بنائے گئے تمام الفاظ ہندی کے ہوتے ہیں مثلاً پھل، گھر، جھرنا، کھانا، بھائی، بھابھی، جھنڈا، جھاڑ و جھولا وغیرہ۔ پہلے یہ اردو کے سادہ حروف نہیں سمجھے جاتے تھے بلکہ ان میں کا ہر حروف دو حرفوں کے میل سے ایک مرکب آواز خیال کی جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اردو فارسی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ فارسی اور عربی میں یہ آوازیں نہیں ہیں اور نہ ان کے لیے حروف ہیں۔ ضرورتاً ان آوازوں کو دو دو حرفوں کے ذریعے ظاہر کرنا پڑا اور اس طرح اردو کے 15 مرکب حروف دو سادہ آوازیں ہیں جو مل کر ایک ہو گئی ہیں۔ چونکہ ان حروف میں پہلی سادہ آواز "ہ" کے ساتھ مل کر آتی ہے اس لیے معمولہ "ہ" سے امتیاز کرنے کے لیے دو چشمی "ھ" لکھتے ہیں مثلاً "کھا" اور "کہا" دو علاحدہ لفظ ہیں۔ تلفظ میں بھی اور معنوں میں بھی لہذا املا میں بھی فرق کرنا چاہیئے۔

3.4 قواعد کی تدریس کے مقاصد

قواعد قاعدہ کی جمع ہے۔ اصطلاح میں قواعد سے مراد زبان کا وہ علم ہے جس میں زبان کی ساخت، حروف کی تعداد، الفاظ کی اقسام، تذکیر وتانیث کے اصول اور الفاظ سازی کے قوانین وغیرہ زیر بحث آتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کیے بغیر کوئی شخص زبان کا عالم نہیں بن سکتا۔ عام طور پر کسی زبان کو پڑھانے کے چار مقاصد ہیں: سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا۔ ایک مضمون کی حیثیت سے نثر، نظم، انشا اور قواعد کے الگ الگ مقاصد ہوتے ہیں اور ہر مقصد کے عمومی اور خصوصی مقاصد ہوتے ہیں جیسے نثر کی تدریس کے دو مقاصد افہام مطالب اور اظہار مافی الضمیر ہیں۔ نظم کے تین مقاصد ہیں جن میں افہام مطالب، اظہار مافی الضمیر اور استحسان ہیں۔ انشا کے مقاصد بھی تین ہیں جن میں افہام مطالب، اظہار مافی الضمیر اور اطلاق ہیں۔ اسی طرح قواعد کے بھی تین مقاصد یعنی علم، فہم اور اطلاق ہیں۔ تدریس قواعد کا بنیادی مقصد زبان کا صحیح استعمال یعنی صحیح بولنا، صحیح پڑھنا، صحیح لکھنا اور صحیح سمجھنا ہے۔ اس لحاظ سے تدریس قواعد کے حسب ذیل مقاصد ہو سکتے ہیں۔

- طلبا کو لسانی لغزشوں سے بچانا۔
- تحریر کی صحت اور صفائی میں اضافہ کرنا۔

- زبان کی فصاحت اور بلاغت سے واقف کرانا۔
- مادری زبان کے قواعد کے ذریعے دوسری زبان کی آموزش کو آسان بنانا۔
- تلفظ،الفاظ اور مخرج کو درست کرنا۔
- زبان کی ساخت، ترکیب و ترتیب سے واقف کرانا۔
- تذکیر و تانیث اور صرف و نحو سے واقف کرانا۔
- جملے کے اجزا سے بحث کرنا۔
- طلبا میں خود اعتمادی پیدا کرنا وغیرہ۔

3.5 قواعد کی تدریس کا طریقہ

دراصل قواعد ایک سائنس ہے۔اس کے ذریعے تقریر و تحریر کی صحت اور عدم صحت کو پرکھا جاتا ہے۔یہاں اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ قواعد کو ایک علاحدہ مضمون کے طور پر پڑھایا جائے یا اس کو زبان کی تعلیم کا ایک حصہ سمجھا جائے۔طلبا کی نفسیات اور مضمون کی نوعیت کے پیش نظر زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ ابتدائی درجات میں قواعد کی تعلیم سے گریز کیا جائے اور ثانوی جماعتوں میں قواعد نثر اور انشاء کے اسباق سے مربوط کر کے پڑھایا جائے۔اعلیٰ جماعتوں میں اسے علاحدہ مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جا سکتا ہے۔اگر تعلیم کی ثانوی منزل پر قواعد کی تعلیم کا باقاعدہ سلسلہ نہ شروع کیا جائے تو خدشہ ہے کہ اعلیٰ جماعتوں میں قواعد کی باقاعدہ تعلیم ممکن نہ ہو سکے۔اس لیے ثانوی جماعتوں میں اسباق سے مربوط کر کے قواعد کی تدریس کرنا زیادہ مناسب ہے۔ قواعد کی تدریس کے لیے موجودہ دور میں مختلف طریقے رائج ہیں جن کا استعمال حسب ضرورت کیا جا سکتا ہے۔ان مختلف طریقوں میں دو اہم طریقوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ قواعد کی تدریس کا استخراجی طریقہ: قواعد کی تدریس کا یہ روایتی طریقہ ہے جو اب بھی اکثر اسکولوں میں رائج ہے۔یہ ایک غیر نفسیاتی طریقہ ہے جس میں طلبا کو کچھ ایسی تعریفیں رٹا دی جاتی ہیں اور بعض ایسی اصطلاحات ازبر کروا دی جاتی ہیں جن کا مفہوم سمجھنے سے طلبا قاصر رہتے ہیں۔اس کے بعد اس طریقۂ تدریس میں اسم، صفت، ضمیر اور فعل کے فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور آگے چل کر ہر ایک سے متعلق شاخ در شاخ بہت ساری معلومات کا انبار طلبا کے دماغ میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔نتیجے کے طور پر قواعد کے نام سے طلبا کی روح خشک ہونے لگتی ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے قواعد کے اصولوں سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

استخراجی طریقے میں تدریسی عمل کچھ اس طرح انجام پاتا ہے کہ پہلے اصول و تعریف پھر مثال اور آخر میں اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔اس طریقے کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ طالب علم قواعد کو ایک علاحدہ مضمون سمجھنے لگتا ہے۔اس طریقۂ تدریس میں ایک بڑا نقص یہ ہے کہ اس میں نامعلوم سے معلوم کی جانب اقدام کرنا پڑتا ہے جو تدریس کے عام اصول کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے۔بچہ جس چیز سے مانوس ہوتا ہے اس کے توسط سے اس کو مانوس اشیاء کے بارے میں پڑھانا زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

2۔ قواعد کی تدریس کا استقرائی طریقہ: قواعد کی تدریس سے طلبا کو حقیقی فائدہ اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب کہ تدریس کے لیے استقرائی طریقہ

اختیار کیا جائے۔ یہ ایک نفسیاتی طریقہ ہے اور تدریس کے عام اصولوں کے مطابق بھی ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں سب سے پہلے طلبا کو ایسی مثالیں فراہم کی جاتی ہیں جس سے وہ مانوس ہوتے ہیں۔ سوال و جواب کے ذریعے ان مثالوں کی تعمیم کی جاتی ہے اور اس کی مدد سے اصول و قواعد اور کلّیے اخذ کرائے جاتے ہیں۔ آخر میں نئی صورت حال میں نئی مثالوں کے ذریعے ان کا انطباق کرایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ اس اعتبار سے بھی مفید ہے کہ اس میں معلوم سے نامعلوم کی جانب اقدام کیا جاتا ہے جو نفسیاتی اعتبار سے طالب علموں کے لیے بہت موزوں ہے۔ استقرائی طریقے سے قواعد کی تدریس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں طلبا کا ذہن ہر وقت فعال رہتا ہے اور وہ خود کوشش کر کے تعریف اخذ کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور نئی صورت حال میں اس کا انطباق بھی کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ اس طریقۂ تدریس میں طلبا کی شمولیت حاصل ہوتی ہے جس سے کہ سبق میں ان کی دلچسپی قائم رہتی ہے اور نئی نئی باتیں سیکھنے میں انہیں مسرت حاصل ہوتی ہے۔

استقرائی طریقے سے قواعد پڑھاتے وقت جملوں سے آغاز کرنا چاہیے۔ تحریر میں لفظ جامد اور بے حس رہتا ہے لیکن جب مکمل جملہ بولا جاتا ہے اس وقت لہجے اور موقع کے لحاظ سے اس کی کئی صورتیں ہو جاتی ہیں۔ زبان کی تدریس کرتے وقت مناسب یہ ہوگا کہ قواعد کی مثالیں اسباق سے فراہم کی جائیں اور تعمیم کی بنیاد پر تعریف اخذ کرائی جائے، پھر نئے جملوں میں اس کا استعمال کرایا جائے۔ اس طرح اسباق کے ساتھ ساتھ قواعد کی تدریس بھی ہوتی رہتی ہے اور طلبا اسے علاحدہ مضمون نہیں سمجھتے بلکہ زبان کے سبق کا ہی ایک حصہ تصور کرتے ہیں۔ در اصل قواعد کے ذریعے زبان پڑھانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ زبان کے توسط سے قواعد پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خالص قواعد کی رو سے بچوں کے لیے سب سے بڑی دقت یہ ہوتی ہے کہ مانوس باتوں کو غیر مانوس باتوں سے سمجھایا جاتا ہے جبکہ بچہ زبان سے اس لیے محبت کرتا ہے کہ اس کے ذریعے مانوس چیزوں کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔

قواعد کی مشقوں کے تعلق سے اہم بات یہ ہے کہ ہر صورت میں طلبا کی دلچسپیوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ تحریری مشقوں کے بجائے زبانی مشقوں کا زیادہ سے زیادہ موقع فراہم کرایا جائے۔ صحیح معنوں میں قواعد کی مؤثر تعلیم اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ معلم اس کی تدریس میں کتنی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے اور وہ کس حد تک جدت طبع سے کام لیتا ہے۔ کمرہ جماعت میں دوران تدریس اگر تنوع اور دلچسپی کا خیال رکھا جائے تو قواعد کی تدریس ایک مزیدار عمل بن جاتا ہے۔

3.6 قواعد کی تدریس کے مراحل

ثانوی جماعتوں میں طلبا کو اردو زبان کے قواعد کی تدریس میں عام طور پر پیچیدہ تصورات کو قابل فہم اور آسان حصوں میں تقسیم کر کے تدریس کی جاتی ہے۔ قواعد کی تدریس میں سیکھنے کے دلچسپ، تعاملی، استقرائی اور تعمیری طریقوں کا استعمال کرنا مناسب ہے۔ قواعد کی تدریس کا کوئی متعین مرحلہ نہیں ہے۔ معلم کی صوابدید پر ہے کہ وہ مضمون، طلبا اور کمرہ جماعت کی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف مراحل کا استعمال کر سکتا ہے۔ قواعد کی تدریس کے لیے درج ذیل مراحل کے استعمال پر غور کیا جا سکتا ہے؛

1۔ **قواعد کے تصور کا تعارف:** قواعد کے تصور کو متعارف کراتے ہوئے شروع کریں جسے آپ پڑھائیں گے۔ سادہ زبان اور مثالیں استعمال کریں جو ثانوی جماعت کے طالب علموں سے متعلق ہوں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ فعل کے بارے میں تعلیم دے رہے ہیں، تو

وضاحت کریں کہ فعل کیا ہے اور ان فعل الفاظ کی مثالیں فراہم کریں جن کا طلبا روزانہ سامنا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر؛ آنا، جانا، پڑھنا ،لکھنا، کھیلنا، کودنا، جگنا، سونا، کھانا، وغیرہ۔ کوشش کریں کہ بچوں کی مدد سے فعل الفاظ کی ایک طویل فہرست تختہ تحریر پر برین اسٹارنگ کے ذریعے بنائیں۔

2۔ **تعاملی سرگرمیاں:** طلبا کو تعاملی سرگرمیوں میں مشغول کریں تاکہ تصور کو بہتر طور پر سمجھنے میں ان کو مدد کی جاسکے۔ اس میں تعلیمی کھیل، گروپ سرگرمیاں، یا آن لائن پہیلیاں بھی شامل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کہانی کی تدریس کے بعد طلبا سے یہ کہا جائے کہ اس کہانی کے متن کا بغور مشاہدہ کرکے الفاظ کی زمرہ بندی اسم، ضمیر، فعل اور صفت کی صورت میں کریں۔ یا طلبا کو مختلف گروپ میں تقسیم کرکے ان کے مابین قواعد کے کسی اصول پر مبنی جملہ سازی کا مقابلہ کرایا جائے۔ مثال کے طور پر صفت کا تصور واضح کرنے اور ان کی چند مثالوں پر طلبا سے بحث کرنے کے بعد طلبا کو کوئی اسم دی جائے جس کی وہ زیادہ سے زیادہ صفت بیان کر سکیں۔

3۔ **بصری امدادی اشیاء اور یادداشت کے طریقوں کا استعمال:** سیکھنے کے عمل کو تحریک دینے کے لیے بصری امدادی اشیاء جیسے؛ پوسٹرز، چارٹس، یا سلائیڈ شوز کا استعمال کریں۔ مزید یہ کہ یادداشت کے مختلف طریقے قواعد کو یاد رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ طلبا کو قواعد کو زیادہ آسانی سے یاد رکھنے میں مدد کے لیے دلکش جملے یا نغمے بنائے جا سکتے ہیں۔

4۔ **عملی مشق:** قواعد کے جن اصولوں کی تدریس کی گئی ہے اس کی عملی مشق کا طلبا کو موقع فراہم کریں۔ یہ مشقیں ورک شیٹس، آن لائن پہیلیاں، انٹرایکٹو وائٹ بورڈ، سرگرمیوں کی شکل میں ہو سکتی ہیں۔ طلبا کے سیکھنے کے مختلف اسلوب کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف قسم کی مشقیں پیش کریں۔

5۔ **بازرسی اور تصحیح:** طلبا کے کام پر اپنے تاثرات پیش کریں اور ان سے جو بھی غلطی ہوئی ہے اس کی اصلاح کریں۔ ہم جماعت ساتھیوں کے ذریعے جانچ یا خود تشخیص کی حوصلہ افزائی کریں۔ کمرہ جماعت کا ایسا ماحول بنائیں کہ طلبا ایک دوسرے کے کام کی جانچ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے سیکھ سکیں اور تصور کی اپنی سمجھ پر غور کر سکیں۔

6۔ **تحریری اطلاق:** طلبا کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ قواعد کے سکھائے گئے اصولوں کا اطلاق کریں اور تفویض کی صورت میں کمرہ جماعت میں پیش کریں۔ معلم طلبا کو ایسے اشارے فراہم کریں جن کے لیے مخصوص قواعد کے تصورات کے استعمال کی ضرورت ہو، اور درست استعمال کو تقویت دینے کے لیے ان کی تحریر پر رائے دیں۔

7۔ **جائزہ اور تقویت:** آموزش کو یقینی بنانے کے لیے پہلے سکھائے گئے قواعد کے تصورات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیں۔ یہ فوری کوئز، ریویو گیمز، یا دوسرے مضامین سے مربوط سرگرمیوں کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ہے۔

8۔ **مطالعہ کے ساتھ انضمام:** قواعد کے اسباق کو فہمِ مطالعہ کی سرگرمیوں کے ساتھ مربوط کریں۔ مصنف کے ذریعے استعمال کیے گئے قواعد کے تصورات کی شناخت اور ان پر بحث کرنے کے لیے معلم اپنے طلبا کے ساتھ مل کر قواعد کے نقطہ نظر سے اقتباسات کا تجزیاتی مطالعہ کریں۔

9۔ **تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کریں:** طلبا کو کہانی سنانے، کردار ادا کرنے، یا تخلیقی تحریری مشقوں کے مواقع فراہم کرکے زبان کے

ساتھ تخلیقی ہونے کا موقع فراہم کریں۔اس سے قواعد کے تصورات کی فہم کو تفریحی اور دلچسپ انداز میں تقویت ملتی ہے۔

درج بالا مراحل کی پیروی کر کے اور انہیں ثانوی جماعت کے طلبا کی مخصوص ضروریات اور دلچسپیوں سے آہنگ کر کے، قواعد کی تدریس کو موثر اور پر لطف بنا سکتے ہیں۔

3.7 خلاصہ

یہ اکائی اردو زبان کے قواعد کی تدریس کے مختلف مراحل پر مبنی ہے، جس میں قواعد کی اہمیت، اس کے بنیادی اجزاء، تدریسی مقاصد، اور تدریسی طریقۂ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔ابتدا میں تمہید کے طور پر بتایا گیا ہے کہ زبان انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے، اور اس کے صحیح استعمال کا شعور قواعد کے مطالعے کے بغیر ممکن نہیں۔اگرچہ زبان اصولوں کے ذریعے پیدا نہیں ہوتی، لیکن اس کی ساخت اور ترتیب میں غیر شعوری طور پر اصول کار فرما ہوتے ہیں۔مادری زبان کے حصول میں قواعد کی فوری ضرورت نہیں پڑتی، مگر علمی، ادبی اور لسانی سطح پر زبان کو صحیح طور پر سمجھنے اور استعمال کرنے کے لیے قواعد کا علم لازمی ہے۔

اکائی کے مقاصد میں طلبا کو اردو زبان کے مختلف حصوں (علمِ ہجا، علمِ صرف، علمِ نحو، علمِ بلاغت، علمِ عروض) سے واقف کرانا، قواعد کے مقاصد و طریقۂ تدریس کی وضاحت کرنا، اور تدریس کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالنا شامل ہے۔اس کے بعد اردو کے بنیادی حروف (مفرد و مرکب) اور ان کی عربی، فارسی اور ہندی زبانوں کے ساتھ نسبت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، جس سے طلبا اردو رسم الخط کی ساخت اور تاریخی پس منظر کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

قواعد کی تدریس کے مقاصد میں طلبا کو زبان کی درستگی، تحریر و تقریر کی صحت، فصاحت و بلاغت کی پہچان، صحیح تلفظ، اور صرف و نحو کی آگاہی فراہم کرنا شامل ہے۔ قواعد کی تدریس کے طریقے میں دو اہم طریقوں پر گفتگو کی گئی ہے:

استخراجی طریقہ — (Deductive Method) جس میں پہلے اصول و تعریف بیان کی جاتی ہے اور پھر مثالیں دی جاتی ہیں۔ یہ روایتی مگر غیر نفسیاتی طریقہ ہے۔

استقرائی طریقہ — (Inductive Method) جس میں پہلے مثالیں پیش کی جاتی ہیں، پھر طلبا سے اصول اخذ کرائے جاتے ہیں۔ یہ نفسیاتی اور مؤثر طریقہ ہے کیونکہ اس میں طلبا کی شمولیت زیادہ ہوتی ہے۔

آخر میں قواعد کی تدریس کے مراحل بیان کیے گئے ہیں، جن میں قواعد کے تصور کا تعارف، تعاملی سرگرمیاں، بصری امداد کا استعمال، عملی مشق، بازرسی و تصحیح، تحریری اطلاق، جائزہ، مطالعہ کے ساتھ انضمام، اور تخلیقی سرگرمیوں کی ترغیب شامل ہیں۔ان مراحل کا مقصد قواعد کی تعلیم کو خشک اور مشکل کے بجائے دلچسپ، تخلیقی اور بامقصد بنانا ہے۔ مختصراً، اس اکائی میں قواعد کو محض زبانی تعریفوں کے مجموعے کے طور پر نہیں بلکہ زبان کے زندہ اور عمل انگیز پہلو کے طور پر پیش کیا گیا ہے، تاکہ طلبا زبان کو صحیح، مؤثر اور خوبصورت انداز میں استعمال کرنا سیکھ سکیں۔

3.8 اکتسابی نتائج

- کسی زبان کے قواعد کے مطالعے کے بغیر اس کے صحیح استعمال کا شعور ممکن نہیں ہے۔
- کوئی بھی زبان اصولوں کے ذریعے پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی کلی طور پر قواعد کی پابند ہوتی ہے، مگر اس کی تنظیم میں غیر شعوری طور پر اصولوں کا عمل دخل موجود ہوتا ہے۔
- عام طور پر مادری زبان کے حصول میں قواعد کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ بچہ عمر کے ساتھ ساتھ اپنی مادری زبان سیکھ لیتا ہے اور غیر شعوری طور زبان کے بنیادی اصولوں سے واقفیت بھی حاصل کر لیتا ہے۔
- اردو بحیثیت زبان دوم کی حصولیابی اور اس پر عبور حاصل کرنے کے لیے اردو زبان کے قواعد کو جاننا بہت ضروری ہے۔
- قواعد اردو کو پانچ حصوں: علم ہجا، علم صرف، علم نحو، علم بلاغت اور علم عروض میں منقسم کیا گیا ہے۔
- علم ہجا یا املا وہ علم ہے جس میں حروف کے حرکات و سکنات یعنی اعراب اور اصوات سے بحث کی جاتی ہے۔
- علم صرف وہ علم ہے جس میں بامعنی الفاظ کے حرفوں اور حرکتوں کی تبدیلیوں کے طریقے سے بحث کی جاتی ہے۔
- علم نحو وہ علم ہے جس سے کلمات کی ترکیب، ان کی باہمی نسبت، مطابقت اور ترتیب اور انہیں جدا کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔
- علم بلاغت وہ علم ہے جس میں ان قاعدوں سے بحث ہوتی ہے جن کے استعمال سے کلام پُر زور، پُر شوکت اور دل پسند و دلکش ہو جاتا ہے۔
- اردو زبان کے 53 حروف ہیں جن میں سے 38 حروف مفرد اور 15 حروف مرکب ہیں۔
- اردو زبان میں مفرد حروف کی کل تعداد 38 ہے۔
- اردو زبان میں مرکب حروف کی کل تعداد 15 ہے۔
- اردو زبان میں ایسے حروف جو عربی اور فارسی میں مشترک ہیں لیکن ہندی میں مستعمل نہیں ہیں؛ ز، ف، خ، غ
- اردو زبان کا خاص فارسی حرف جو ہندی اور عربی میں نہیں آتا: ژ
- اردو زبان کے ایسے حروف جو فارسی اور ہندی دونوں زبانوں میں مشترک ہیں: پ، چ، گ
- قواعد سے مراد زبان کا وہ علم ہے جس میں زبان کی ساخت، حروف کی تعداد، الفاظ کی اقسام، تذکیر وتانیث کے اصول اور الفاظ سازی کے قوانین وغیرہ زیر بحث آتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کیے بغیر کوئی شخص زبان کا عالم نہیں بن سکتا۔
- تدریس قواعد کا بنیادی مقصد زبان کا صحیح استعمال یعنی صحیح بولنا، صحیح پڑھنا، صحیح لکھنا اور صحیح سمجھنا ہے۔
- ابتدائی درجات میں قواعد کی تعلیم سے گریز کیا جائے اور ثانوی جماعتوں میں قواعد نثر اور انشاء کے اسباق سے مربوط کر کے پڑھایا جائے۔ اعلیٰ جماعتوں میں قواعد کو علاحدہ مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جا سکتا ہے۔
- قواعد کی تدریس کے لیے موجودہ دور میں استخراجی طریقہ اور استقرائی طریقہ رائج ہے۔
- استخراجی طریقہ غیر نفسیاتی طریقہ ہے جس میں طلبا کو کچھ ایسی تعریفیں رٹا دی جاتی ہیں اور بعض ایسی اصطلاحات ازبر کروا دی جاتی ہیں جن

کا مفہوم سمجھنے سے طلبا قاصر رہتے ہیں۔

- استقرائی طریقہ ایک نفسیاتی طریقہ ہے اور تدریس کے عام اصولوں کے مطابق بھی ہے۔اس میں معلوم سے نامعلوم کی جانب اقدام کیا جاتا ہے جو نفسیاتی اعتبار سے طالب علموں کے لیے بہت موزوں ہے۔
- قواعد کی تدریس میں سیکھنے کے دلچسپ، تعاملی، استقرائی اور تعمیری طریقوں کا استعمال کرنا مناسب ہے۔

3.9 فرہنگ

قواعد(Grammar)	The rules of language.
مادری زبان(Mother Tongue)	The first language that a person learned to speak as a child.
حروف تہجی (Alphabets)	A set of letters or other characters with which one or more languages are written especially if arranged in a customary order.
علم صرف(Etymology)	The history of a word or phrase shown by tracing its development and relationships.
علم نحو(Syntax)	The system of rules for the structure of a sentence in a language.
علم بلاغت (Eloquence)	The quality of delivering a clear, strong message.
استخراجی(Deductive)	Using knowledge about things that are generally true in order to think about and understand particular situations or problems.
استقرائی (Inductive)	Using particular facts and examples to form general rules and principles.
نفسیاتی(Psychological)	Connected with the study of the mind and the way people behave.

3.10 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. درج ذیل میں قواعد اردو کے اجزا کون کون سے ہیں؟

a. علم ہجا b. علم صرف

c. علم نحو، علم بلاغت اور علم عروض d. درج بالا سبھی

2. ــــــــــــــ وہ علم ہے جس میں حروف کے حرکات و سکنات یعنی اعراب اور اصوات سے بحث کی جاتی ہے۔

a. علم صرف b. علم ہجا

c. علم نحو d. علم بلاغت

3. علم صرف وہ علم ہے جس میں ــــــــــــــ حرفوں اور حرکتوں کی تبدیلیوں کے طریقے سے بحث کی جاتی ہے۔

a. بامعنی اقتباس b. بامعنی جملے

c. بامعنی فقرے d. بامعنی الفاظ

4. وہ علم جس سے کلمات کی ترکیب، ان کی باہمی نسبت، مطابقت اور ترتیب اور انہیں جدا کرنے کا طریقہ معلوم ہو، اسے کیا کہتے ہیں؟

a. علم صوت b. علم صرف

c. علم نحو d. علم بلاغت

5. اردو زبان کے 53 حروف ہیں جن میں سے ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ ہیں۔

a. 38 حرف مفرد اور 15 حروف مرکب۔ b. 28 حرف مفرد اور 25 حروف مرکب

c. 33 حرف مفرد اور 20 حروف مرکب d. 15 حرف مفرد اور 38 حروف مرکب

6. اردو زبان میں ایسے حروف جو عربی اور فارسی میں مشترک ہیں لیکن ہندی میں مستعمل نہیں ہیں۔ درج ذیل میں کون ہے؟

a. ز b. ز،ف

c. ز،ف،خ d. ز،ف،خ،غ

7. اردو زبان کا خاص فارسی حرف جو ہندی اور عربی میں نہیں آتا۔ درج ذیل میں کون ہے؟

a. ٹ b. ث c. ژ d. ڑ

8. تدریسِ قواعد کا نفسیاتی طریقۂ کار کسے کہا جاتا ہے؟

a. بیانیہ b. بحث ومباحثہ c. استخراجی d. استقرائی

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ قواعد اردو کے مختلف حصوں کی وضاحت کیجیے۔

2۔ علم ہجا، علم صرف اور علم نحو سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجیے۔

3۔ علم بلاغت اور علم عروض کا تصور واضح کیجیے۔

4۔ اردو زبان کے بنیادی قواعد پر بحث کیجیے۔

5۔ تدریسِ قواعد کے اہم مقاصد کی نشاندہی کیجیے۔

6۔ تدریسِ قواعد کے استخراجی اور استقرائی طریقہ کار بیان کیجیے۔

7۔ تدریسِ قواعد کے مراحل پر روشنی ڈالیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ قواعد سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اردو زبان کے قواعد کے مختلف حصوں کی وضاحت کیجیے۔

2۔ بنیادی قواعد سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اردو زبان کے بنیادی قواعد پر تفصیلی بحث کیجیے۔

3۔ 'زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے قواعد کا علم ضروری ہے'۔ بحث کیجیے۔

4۔ تدریسِ قواعد کے استخراجی اور استقرائی طریقۂ کار بیان کرتے ہوئے تدریسِ قواعد کے مراحل پر روشنی ڈالیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات

1-d	2-b	3-d	4-c
5-a	6-d	7-c	8-d

3.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محمد حسن، ادبیات شناسی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1989
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

اکائی 4۔ یونٹ پلان، سالانہ پلان، یونٹ پلان اور سالانہ پلان میں فرق*

4.0 تمہید

4.1 مقاصد

4.2 یونٹ پلان

4.3 سالانہ پلان

4.4 یونٹ پلان اور سالانہ پلان میں فرق

4.5 خلاصہ

4.6 اکتسابی نتائج

4.7 فرہنگ

4.8 نمونہ امتحانی سوالات

4.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

4.0 تمہید

عام طور پر اسکولوں میں تدریسی عمل جولائی سے شروع ہو کر مئی میں ختم ہوتا ہے۔اس کو تعلیمی سال بھی کہا جاتا ہے۔اس تعلیمی سال میں تدریس کے لیے جو منصوبہ بنایا جاتا ہے اس کو سالانہ پلان کہتے ہیں۔یعنی پورے تعلیمی سال میں کون سے مواد مضمون کو کب پڑھایا جائے گا اور نصاب کی تکمیل کس طرح کی جائے گی یہ سب سالانہ پلان کے عین مطابق طے کیا جاتا ہے۔ جب اسکول کا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے تو صدر مدرس تمام معلمین کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کرتا ہے۔اس اجلاس میں تمام اساتذہ کو مختلف مضامین کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔اس ذمہ داری کے تحت معلم تدریسی مقاصد، طلبا کی ضروریات اور مواد مضمون کے مطابق سالانہ پلان بناتا ہے۔سالانہ پلان بناتے وقت نصاب اور موجودہ مجوزہ یوم کے درمیان مطابقت رکھی جاتی ہے۔ سالانہ پلان میں نصاب کو چھوٹی چھوٹی یونٹ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان یونٹ کا علاحدہ ایک منصوبہ بنایا جاتا ہے جسے یونٹ پلان کہا جاتا ہے۔یونٹ کو مواد مضمون کے ایک بلاک (جز) کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔یونٹ سے مراد علمی تجربات کی منظم یا کلی شکل ہے۔یعنی ایسے علمی تجربات جو آپس میں جڑے ہوں،ان کی نوعیت ایک جیسی ہو اور ان کی تدریس ایک

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

ساتھ کی جاسکے۔ یونٹ پلان میں مقاصد اور درکار وقت، سرگرمیاں اور تعین قدر کا خاص دھیان رکھا جاتا ہے۔ جب یونٹ پلان تیار ہو جاتا ہے تو اس کے بعد یومیہ منصوبہ بنانے کی باری آتی ہے۔ اس یومیہ منصوبہ میں خصوصی مقاصد کے تحت کچھ سرگرمیاں منصوبہ بند کی جاتی ہیں جو مقاصد کے حصول میں ایک آلہ کا کام کرتی ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ، کامیاب اور موثر تدریس کے لیے منصوبہ بندی اولین اور اہم ترین مرحلہ ہے۔ اس اکائی میں ہم یونٹ پلان اور سالانہ پلان کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

4.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- یونٹ پلان کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- یونٹ پلان کے معیارات اور اجزا کو واضح کر سکیں۔
- یونٹ پلان کی تخلیق کے اقدامی اصول کو سمجھ کر اس کا خاکہ بنا سکیں۔
- سالانہ پلان کا تصور اور اس کے اہم اجزا بیان کر سکیں۔
- سالانہ پلان کی تخلیق کے اہم اصولوں کی وضاحت کر سکیں۔
- سالانہ پلان کے ملحوظات اور تخلیق کے اقدامی اصولوں کو سمجھ کر سالانہ پلان کا خاکہ بنا سکیں۔
- یونٹ پلان اور سالانہ پلان کے درمیان فرق واضح کر سکیں۔

4.2 یونٹ پلان

یونٹ پلان ایک تفصیلی خاکہ یا بلیو پرنٹ ہے جو کسی بڑے کورس یا نصاب کے اندر کسی مخصوص موضوع یا مطالعہ کی اکائی کے لیے ہدایات فراہم کرنے کے عمل میں اساتذہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ عام طور پر پڑھائے جانے والے مواد کی گہرائی اور پیچیدگی کے لحاظ سے، چند دنوں سے لے کر کئی ہفتوں تک کے وقت کا احاطہ کرتا ہے۔ یونٹ پلان کا بنیادی مقصد اساتذہ کو مؤثر طریقے سے ہدایات کی ترتیب اور فراہمی کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کرنا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ تدریس اور سیکھنے کے تمام ضروری اجزا، بشمول سیکھنے کے مقاصد، تدریسی حکمت عملی، تشخیص کے طریقے، اور وسائل پر توجہ دی جائے۔ یونٹ پلان اساتذہ کے لیے ایک روڈ میپ کے طور پر کام کرتے ہیں اور شروع سے آخر تک تدریسی عمل میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یونٹ پلان تدریس کو ڈھانچہ اور ہم آہنگی فراہم کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ نصاب کے تمام ضروری عناصر کا احاطہ کیا گیا ہے اور طلبا کو مطلوبہ سیکھنے کے نتائج حاصل کرنے کے مواقع میسر ہیں۔

یونٹ پلان کی خصوصیات: یونٹ پلان بنانے کے لیے پورے نصاب کو چھوٹے چھوٹے قابل عمل حصّوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے جن میں مربوط موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ طلبا کے لیے چھوٹے چھوٹے حصوں کو سمجھنا آسان ہوتا ہے اور وقفہ وقفہ سے تعین قدر کیا

جاتاہے۔اس میں حاصل کردہ کامیابی کی بدولت ان میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ نتیجتاً وہ دوسری یونٹ کے لیے زیادہ محنت سے کام کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔یونٹ پلان کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں؛

1۔ یونٹ منصوبہ بندی یومیہ تدریس کو ایک اساس فراہم کرتی ہے۔

2۔ یونٹ منصوبہ بندی تمام تر نصاب کو منصوبہ سبق سے مربوط کرنے والی ایک اہم کڑی ہے۔

3۔ اس کے ذریعے تمام تدریسی مقاصد کا حصول ممکن ہے۔

4۔ اس میں مختلف تدریسی طریقۂ کار کا استعمال ممکن ہے۔

5۔ اس کے ذریعے معلم سبق کی پہلے سے تیاری کر لیتا ہے۔

6۔ ہر سبق پوری یونٹ کا ایک جزو ہوتا ہے اور یونٹ میں شامل اگلے سبق کی تدریس میں معاون ہوتا ہے۔

یونٹ پلان کے معیارات: کسی بھی تدریسی یونٹ کی منصوبہ بندی کرتے وقت درج ذیل باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

1۔ کی ضروریات، صلاحیتیں اور دلچسپیوں کو ملحوظ رکھنا۔

2۔ مختلف قسم کے تعلیمی تجربات، پروجیکٹ کی گنجائش رکھنا۔

3۔ طلبا کے سابقہ تجربات اور ان کے پس منظر کا لحاظ رکھنا۔

4۔ ایسے تجربات کے مواقع فراہم کرنا جو طلبا کے لیے نئے ہوں۔

5۔ اکائی کو اس طرح منصوبہ بند کرنا کہ طلبا کی دلچسپی آخر تک بنی رہے۔

6۔ کو اس طرح مربوط کرنا کہ مواد مضمون سابقہ معلومات اور متعارف موضوعات پر مشتمل ہو۔

یونٹ پلان کے اجزا: یونٹ پلان کے کلیدی اجزا درج ذیل ہیں:

1. سیکھنے کے اہداف اور مقاصد: واضح بیانات جو اس بات کا خاکہ پیش کرتے ہیں کہ طلبا کو یونٹ کے اختتام تک کیا جاننا، سمجھنا اور کیا کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

2. تدریسی حکمت عملی اور سرگرمیاں: مختلف قسم کے تدریسی طریقے اور سرگرمیاں جو طلبا کو مشغول کرنے اور سیکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔اس میں لیکچرز، مباحثے، گروپ ورک، عملی سرگرمیاں، پروجیکٹس، اور ٹیکنالوجی کا انضمام شامل ہو سکتا ہے۔

3. تشخیص کے طریقے: پوری یونٹ میں طالب علم کے سیکھنے اور سمجھنے کی تشخیص کے لیے حکمت عملی بنائی جاتی ہے۔اس میں پیشرفت کی نگرانی اور ہدایات کو آہنگ کرنے کے لیے ابتدائی جائزے (مثلاً، کوئز، مباحثے) شامل ہو سکتے ہیں۔ نیز مواد کی مہارت کا اندازہ کرنے کے لیے مجموعی تشخیصات (مثلاً، ٹیسٹ، پروجیکٹس) شامل کیے جاتے ہیں۔

4. وسائل اور مواد: تدریس میں معاونت اور آموزش کو وسیع کرنے کے لیے درسی کتابیں، مطالعہ، کثیر ذرائع ابلاغ کے وسائل، اور دیگر مواد جو درکار ہیں، ان کی کی بھی تفصیل یونٹ پلان میں ہوتی ہے۔

5. تفریق اور ر ہم آہنگی: طلبا کی مختلف ضروریات بشمول مختلف صلاحیتوں، دلچسپیوں اور سیکھنے کے اسلوب کی تکمیل کرنے کے لیے حکمت

عملیوں کی تفصیل اوراس میں ضرورت کے مطابق ہم آہنگی فراہم کرنا، ترمیم کرنا،اورافزودگی کی سرگرمیاں شامل ہوسکتی ہیں۔

6. بین نصابی ربط کا انضمام: یونٹ کے مواد کو دوسرے مضامین کے علاقوں یا حقیقی دنیا کے سیاق وسباق سے مربوط کرنے کے مواقع، بین الضابطہ سیکھنے کو فروغ دینااور مطالعہ کے مختلف شعبوں کے درمیان روابط کو تقویت دینااس کااہم جزو ہے۔

7. ثقافتی مطابقت اور تنوع: متنوع نقطہ نظر، مواد، اور مثالوں کو شامل کرنا جو طلبا کے ثقافتی پس منظر اور تجربات کی عکاسی کرتے ہیں، ایک جامع اور مساوی تعلیمی ماحول کو فروغ دیتے ہیں۔

8. عکاسی اور نظر ثانی: اساتذہ کے لیے اپنے یونٹ کے منصوبوں پر نظر ثانی اور بہتری کے مواقع کے ساتھ تاثرات اور تشخیص کی بنیاد پر ہدایات اور تشخیص کی تاثیر پر مسلسل عکاسی ضروری ہے۔

یونٹ پلان بنانے کے اقدامی اصول: یونٹ پلان ایک ایسا فریم ورک ہے جسے ایک متعینہ مدت جو کہ عام طور پر چند دنوں سے لے کر کئی ہفتوں تک کی ہوسکتی ہے ہدایات کی رہنمائی کے لیے ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ یہ اہداف، مقاصد، سیکھنے کی سرگرمیوں، تشخیص کے طریقوں، اور مطالعہ کی ایک مخصوص اکائی کے اندر استعمال کیے جانے والے وسائل کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ یونٹ پلان بنانے کے لیے عام طور پر کچھ اہم رہنما اصول استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان اصولی اقدامات پر عمل کرکے اور طلبا کی ضروریات پر غور کرتے ہوئے، معلم ایک جامع یونٹ پلان بنا سکتے ہیں جو بامعنی آموزش اور کامیابی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ اصولی اقدامات درج ذیل ہیں:

1. سیکھنے کے اہداف اور مقاصد کی شناخت کرنا: یونٹ پلان بنانے کے لیے سب سے پہلے سیکھنے کے اہم اہداف کی نشاندہی کرنا چاہیے۔ اہداف کی نشاندہی کا مطلب یہ ہے کہ اکائی کے اختتام پر معلم طلبا کے طرز عمل میں کیا تبدیلیاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی یونٹ کے اختتام پر طلبا کیا جان سکیں گے؟ کیا سمجھ سکیں گے؟ اور کیا کر سکنے کے قابل ہو سکیں گے؟ ان اہداف کو مخصوص، قابل پیمائش سیکھنے کے مقاصد میں درجہ بند کرنا چاہیے۔ مقاصد واضح، قابل حصول، اور تعلیمی معیارات کے مطابق ہونے چاہئیں۔

2. تشخیص کی حکمت عملی: اس بات کا تعین کرنا کہ معلم یونٹ کی تدریس کے دوران طالب علم کی آموزش کا اندازہ قدر کرنے کے لیے کن طریقوں یا آلات کا استعمال کریں گے۔ اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ طلبا کی پیشرفت کی درست طریقے سے پیمائش کی جائے۔

3. تدریسی حکمت عملیاں اور سرگرمیاں: چونکہ کمرۂ جماعت میں مختلف آموزشی اسلوب کے طلبا ہوتے ہیں اس لیے طلبا کو مشغول کرنے اور سیکھنے کے مختلف اسلوب کی تسکین کرنے کے لیے مختلف تدریسی حکمت عملیوں اور سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔ ان حکمت عملیوں اور سرگرمیوں میں براہ راست ہدایات، گروہی عمل، دستی سرگرمیاں، بات چیت، اور ٹیکنالوجی کے انضمام کے مواقع شامل کرنا چاہیے۔ سرگرمیوں کو منطقی طور پر سیکھنے اور پیشگی معلومات پر استوار کرنے کے لیے ترتیب دینا چاہیے۔

4. وسائل اور مواد: تدریس کو مؤثر بنانے کے لیے درکار وسائل اور مواد مثلاً درسی کتب، مضامین، ویڈیوز اور دیگر تکنیک کی شناخت کرنا چاہیے۔ یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وسائل قابل رسائی ہوں اور طلبا کی عمر اور مہارت کی سطح کے لیے موزوں ہوں۔ آموزش کو فروغ دینے کے لیے کثیر ذرائع ابلاغ اور حقیقی دنیا کی مثالیں شامل کرنے پر غور کرنا چاہیے۔

5. تفریق اور آہنگی: طلبا کی متنوع آموزشی ضروریات کی تکمیل کے لیے اور ان کی مختلف صلاحیتوں، دلچسپیوں اور سیکھنے کی ترجیحات کو مدنظر

رکھتے ہوئے طلبا کے لیے متنوع منصوبہ بنائیں۔ خصوصی ضروریات کے حامل طلبا کے لیے حسب ضرورت سہولیات فراہم کریں۔اعلیٰ ذہن کے طلبا کے لیے توسیعی آموزشی سرگرمیوں کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ ان کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کی جاسکے۔

6. بین نصابی رابطوں کا انضمام: یونٹ میں دیگر مضامین کے علاقوں سے مواد کو ضم کرنے کے مواقع کی نشاندہی کرنا چاہیے۔اس سے طلبا کو مختلف شعبوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے اور سیکھنے کے عمل کو تقویت فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔یونٹ پلان میں بین الضابطہ موضوعات اور منصوبوں کو دریافت کرنے کے لیے رفیق اساتذہ کے ساتھ اشتراکی تعاون کرنا چاہیے۔

7. ثقافتی مطابقت اور تنوع: یہ یقینی بنانا چاہیے کہ یونٹ پلان طلبا کے ثقافتی پس منظر اور تجربات کی عکاسی کرتا ہو۔ متنوع نقطہ نظر اور مواد کو شامل کرنا چاہیے جو ثقافتوں، شناختوں اور جذبات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ثقافتی طور پر سیکھنے کے متحرک ماحول کو فروغ دینا چاہیے جہاں تمام طلبا اپنائیت کا احساس اور خود کو قابل قدر محسوس کر سکیں۔

8. عکاسی اور نظر ثانی: عمل درآمد کے بعد یونٹ پلان کی اثر آفرینی پر غور کرنا چاہیے۔کیا اچھا کام کیا؟ کیا بہتر کیا جاسکتا ہے؟یونٹ کے مستقبل کے اعادہ کے لیے نظر ثانی سے آگاہ ہونے کے لیے طلبا کے تاثرات، تشخیصی معطیات، اور ذاتی مشاہدات کا استعمال کرنا چاہیے۔ معلم کو طلبا کی ضروریات کو بہتر طریقے سے پورا کرنے کے لیے اپنے تدریسی طریقوں کا مسلسل جائزہ لینا چاہیے اور ان کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

9. معیارات کے ساتھ صف بندی: اس بات کو یقینی بنائیں کہ یونٹ پلان متعلقہ تعلیمی معیارات، جیسے ریاستی یا قومی نصاب کے خاکہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔واضح طور پر بیان کریں کہ سیکھنے کے اہداف اور مقاصد کس طرح مخصوص ترجیحات اور معیارات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

10. اساتذہ کا تعاون اور پیشہ ورانہ ترقی: یونٹ پلان کے لیے تصورات، وسائل اور بہترین طریقوں کا اشتراک کرنے کے لیے ساتھی اساتذہ کے ساتھ اشتراکی تعاون کرنا چاہیے۔نصاب کے ڈیزائن اور تدریسی مہارتوں میں اضافہ کے لیے پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔تدریسی طریقوں پر غور کرنے اور یونٹ کی منصوبہ بندی کے لیے اختراعی طریقے دریافت کرنے کے لیے دوسرے اساتذہ کے ساتھ جاری مکالمے میں مشغول ہونا چاہیے۔

یونٹ پلان کا خاکہ

مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جماعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یونٹ کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یونٹ کے تدریسی مقاصد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سلسلہ نشان	عنوان	اسباق کی تعداد	درکار وقت	مواد مضمون	طریقہ تدریس	تدریسی آلات
1						
2						

3						
4						
5						

مندرجہ بالا پلان کی تکمیل کے بعد تفصیلی یونٹ پلان کو حسب ذیل خاکہ میں درج کریں گے۔

تصورات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سبق نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سلسلہ نشان	ذیلی تصورات	کرداری مقاصد	طلبا کی سرگرمیاں	گھر کا کام	تعین قدر

4.3 سالانہ پلان

تعلیم میں سالانہ پلان سے مراد اس پلان سے ہے وہ جو تعلیمی پروگرام کو چلانے کے لیے ایک سال کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ پلان طلبا کی تعلیمی ضروریات اور معیارات کو پورا کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں نصاب مضامین، تشخیص کے عمل، اور تعلیم کے دیگر پہلوؤں کو شامل کیا جاتا ہے۔ سالانہ پلان طلبا کی تعلیم کے لیے ایک حوالہ نقشہ فراہم کرتا ہے۔ طلبا پورے تعلیمی سال میں کیا سیکھیں گے اور کس طرح سے وہ اپنے تعلیمی اہداف کا حصول کریں گے، اس بارے میں معلومات فراہم کرنے میں معاونت کرتا ہے۔ تعلیم میں سالانہ پلان اسکول یا تعلیمی اداروں کے مخصوص مقاصد اور تعلیمی مواقع کی اساس پر تیار کیا جاتا ہے۔ زبان کی تعلیم میں سالانہ پلان سے مراد سال کے دوران کس قسم کے تعلیمی اور تدریسی عمل، ان کے اہداف اور معیارات کی حصولیابی کے لیے متعین کیے گئے اقدامات عمل میں لائے جائیں گے؟، اس میں اسکول یا تعلیمی ادارے کے زبان کے استاد کے ذریعے آئندہ سال میں کیسے منصوبہ سبق بنایا جائے گا؟، کون۔کون سے نصاب کا مطالعہ کیا جائے گا؟، اور طلبا کو کس قسم کی زبان کی مہارتوں کی نشوونما کے لیے متحرک کیا جائے گا؟، اس پر غور وفکر کیا جاتا ہے۔ سالانہ پلان زبان کی تعلیم کے لیے ایک قائدانہ دستاویز ہوتا ہے جو طلبا کے تعلیمی تجربات کو معیاری اور مستحکم بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ پلان معلمین اور تعلیمی اداروں کو منظم صورت میں کام کرنے میں معاون ہوتا ہے اور انھیں معیارات کے حصول میں مدد فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے طلبا کے لیے عمدہ ترین تعلیمی تجربات فراہم کر سکیں۔

سالانہ پلان کے اہم اجزا: سالانہ پلان کے اہم اجزا درج ذیل ہیں؛

1. **اسکول کے اہداف:** سالانہ پلان میں تعلیمی اداروں کے اہم اہداف کو واضح کیا جاتا ہے۔ یہ پلان بتاتا ہے کہ ادارہ طلبا کو تعلیم کیسے فراہم کرے گا اور ان کی حصولیابی میں کیسے اضافہ کرے گا۔

2. **نصاب کی منصوبہ بندی:** سالانہ پلان میں یہ بتایا جاتا ہے کہ تعلیمی اداروں کی مختلف جماعتوں کے لیے نصاب کا منصوبہ کس طرح کیا جائے گا ۔ یہ واضح کرتا ہے کہ ہر ایک جماعت میں کون۔کون سے مضامین شامل ہوں گے اور نصاب کی عمل آوری کیسے کی جائے گی۔

3. **تعین قدر کا عمل:** سالانہ پلان میں طلبا کے تعین قدر کے عمل کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ کیسے اور کب طلبا کی ترقی کا تعین قدر کیا جائے گا۔

4. **وسائل سے متعلق منصوبہ بندی:** سالانہ پلان میں تعلیمی اداروں کے پاس کس قسم کے وسائل دستیاب ہیں اور ان کا استعمال کس طرح کیا جائے گا، اس کی بھی تفصیل دی جاتی ہے۔

5. **وقفہ:** سالانہ پلان میں تعلیمی پروگرام کا وقفہ بھی متعین کیا جاتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ کس طرح کی عمل آوری کب اور کیسے کی جائے گی۔

6. **معان سرگرمیاں:** سالانہ پلان میں معاون سرگرمیاں بھی شامل ہوتی ہیں، جیسے کہ کون۔کون سی آموزشی سرگرمیاں اسکول سے باہر انجام دی جائیں گی اور ان میں کن وسائل کا استعمال کیا جائے گا۔

سالانہ پلان کی تخلیق کے اصول: سالانہ پلان کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ منظم صورت میں تعلیمی پروگرام کو چلانے اور نشو و نما کی نگرانی کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ تعلیمی اداروں کے ارتقاء اور طلبا کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیم میں سالانہ پلان کی تخلیق میں کئی اہم اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

1. **تنظیم:** ایک اچھے سالانہ پلان کا بنیادی اصول تنظیم ہے۔ اس میں سال بھر میں انجام دی جانے والی مختلف سرگرمیوں کو ذہن میں رکھ کر اسے منظم صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔

2. **مخصوصیت:** سالانہ پلان میں واضح اہداف، مقاصد، اور سرگرمیاں ہونی چاہئیں۔ اس سے طلبا کی کارکردگی کی پیمائش کرنے میں مدد ملتی ہے۔

3. **منصوبہ بندی:** سالانہ پلان بناتے وقت ممکنہ مسائل کا تجزیہ کرنا اور اس کا حل تلاش کرنا بہت اہم ہوتا ہے۔

4. **ترسیل:** سالانہ پلان کو واضح انداز میں بہت محتاط ہو کر پیش کرنا چاہیے تاکہ تعلیمی معاشرہ کے سبھی ارکان پلان کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

5. **تعاون:** سالانہ پلان کی تعمیر میں تعلیمی ادارے کے سبھی تنظیمی سطح کی معاونت اور تعاون ضروری ہے۔

6. **جائزہ:** سالانہ پلان کی اثر آفرینی اور ترقی کا جائزہ لینا اور حسب ضرورت اصلاح کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔

7. **تحریک:** تعلیمی ادارے کے تمام ارکان کا پلان کی عمل آوری میں تعاون حاصل کرنے کے لیے انھیں متحرک کرنا اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے استعمال کے لیے حوصلہ افزائی کرنا چاہیے۔

ان اصولوں پر عمل کرنے سے ایک اور مؤثر سالانہ پلان تیار کیا جا سکتا ہے جو تعلیمی ادارے کی کامیابی میں اہم کردار نبھاتا ہے۔

سالانہ پلان کے ملحوظات: زبان کی تدریس کے لیے سالانہ پلان بناتے وقت طلبا کی اکتسابی رفتار، ان کی تحصیل اور ان میں موجود انفرادی تفاوت

کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔اس کے علاوہ زبان کی تدریس کے لیے سالانہ پلان بناتے وقت درج ذیل اہم باتوں کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

1. تعلیمی سال کے لیے مجوزہ نصاب
2. نصاب کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقاصد
3. تعلیمی سال میں موجودہ عملی ایام
4. زبان کی تدریس کے لیے اپنائے جانے والے طریقۂ کار
5. تدریس کے لیے موجود وسائل
6. تعین قدر کے طریقۂ کار، وقت اور مدت

مندرجہ بالا باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے معلم کو سالانہ پلان بنانا ہوتا ہے۔تاکہ پورے تعلیمی سال تدریس کا کام بخیر وخوبی پورا ہو سکے اور تدریس موثر انداز میں چل سکے۔

سالانہ پلان کی تخلیق کے اقدامات: سالانہ پلان سے مراد پورے تعلیمی سال کی تدریسی منصوبہ بندی ہے۔اسی منصوبہ بندی کے تحت ہی یونٹ پلان اور سبق کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔اس لیے سالانہ پلان بناتے وقت معلم کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوتا ہے تاکہ آگے کے منصوبہ جات منفی طور پر متاثر نہ ہوں۔سالانہ پلان کی تخلیق کے مندرجہ ذیل اقدامات ہیں۔

1. **تدریسی مقاصد کے لحاظ سے نصاب کا تجزیہ:** پورے تعلیمی سال میں پڑھائے جانے والے نصاب کو سب سے پہلے علاحدہ، علاحدہ اکائیوں میں تقسیم کر لینا چاہیے۔اس کے علاوہ اس مجوزہ نصاب کے ذریعے کن مقاصد کی تکمیل کرنا ہے؟اہداف کیا ہیں؟ مقاصد کی نوعیت کیا ہے؟اہداف اور مقاصد کی تکمیل میں نصاب کس طرح مددگار ثابت ہوگا؟ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھ کر نصاب کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

2. **تعلیمی سال کے عملی ایام کا پتہ لگانا:** تعلیمی سال میں کل کتنے عملی ایام ہوں گے؟ان عملی ایام میں تمام نصاب کو کس طرح تقسیم کرنا ہے؟ کن مواقع پر کس مواد مضمون کی تدریس کرنی ہے؟ان عملی ایام میں کون۔کون سے مواد مضمون تدریس سے تعلق رکھتے ہیں؟ کن اسباق کے ساتھ کون سی ہم نصابی سرگرمیاں کروائی جاسکتی ہیں؟ جیسے کہ یوم آزادی کے موقع سے کون سے اسباق پڑھائے جاسکتے ہیں جو کہ یوم آزادی یا تحریک آزادی سے تعلق رکھتے ہوں۔مختلف تہواروں کے تعلق سے کوئی مواد مضمون اگر ہو تو اس کو اس تہوار کے موقع سے پڑھانا چاہیے۔یہ تمام باتیں عملی ایام کو ذہن میں رکھ کر ہی متعین کر سکتے ہیں۔

3. **ہر اکائی کے لیے مطلوبہ پیریڈ:** جب نصاب کو اکائی میں تقسیم کرتے ہیں تو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی پڑتی ہے کہ ہر اکائی کے لیے کتنے پیریڈ مطلوب ہیں۔یعنی اس بات کا اندازہ لگانا کہ عملی ایام کے مطابق اکائی کو مکمل کرنے کے لیے کتنے پیریڈ کی ضرورت ہوگی۔اس میں سرگرمیاں اسی پیریڈ میں کرانا ہے یا اس کے لیے کوئی علاحدہ وقت مقرر کرنا ہے، اس بات کا تعین بھی ضروری ہے۔

4. ہر اکائی کے مطلوبہ مقاصد: ہر اکائی میں کیا خصوصی مقاصد ہیں؟اس میں طلبا کو ہم کیا علم فراہم کر رہے ہیں؟ کیا تفہیم کروانی ہے؟ علم کا کس طرح اطلاق کرنا ہے؟ مجوزہ اکائی سے طلبا میں کون سے اقدار پیدا کریں گے؟ طلبا میں ان کے ذریعے کیا تجزیاتی سوچ پیدا ہوگی؟ان سب کا تعین

کرنا انتہائی ضروری ہے۔

5. دورانِ تدریس استعمال ہونے والے طریقۂ تدریس اور وسائل: سالانہ پلان میں اس بات کو واضح کیا جاتا ہے کہ کس اکائی میں کس طریقۂ تدریس کا استعمال ہونا ہے؟اس کے لیے کون سے وسائل استعمال کیے جائیں گے؟ یہ تمام وسائل اسکول میں موجود ہیں یا کہیں باہر سے انتظام کرنا ہوگا؟ یہ تمام باتیں پہلے سے ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

6. تعین قدر کے طریقۂ کار، وقت اور مدت: تدریس ایک منصوبہ بند عمل ہے اور یہ عمل کچھ مقاصد کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔تدریس کے دوران اور تدریس کے بعد یہ جانچ کی جاتی ہے کہ مقاصد کا حصول ہوا ہے یا نہیں؟اسی عمل کو جانچ یا تعین قدر کہتے ہیں۔سالانہ پلان بناتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ مقاصد کی جانچ کیسے کی جائے؟یعنی تعین قدر کے کون-کون سے طریقۂ کار استعمال کرنا ہے؟ کس طریقۂ کار سے کن مقاصد کا حصول ہوگا؟ یہ سبھی باتیں سالانہ پلان میں دی جانی چاہیے تاکہ اسی کے مطابق آئندہ یونٹ پلان اور منصوبہ سبق بنایا جاسکے۔

سالانہ پلان کا خاکہ

سلسلہ نشان	یونٹ کا نام	پیریڈ	مہینہ	خصوصی طریقۂ تدریس	تدریسی وسائل	ہم نصابی سرگرمیاں
1			جولائی			
2			اگست			
3			ستمبر			
4			اکتوبر			
5			نومبر			
6			دسمبر			
7			جنوری			
8			فروری			
9			مارچ			

4.4 یونٹ پلان اور سالانہ پلان میں فرق

یونٹ پلان اور سالانہ پلان دونوں اہم پلان ہیں جو ماہرین معلمین کے ذریعے تدریس کو منظم کرنے اور منصوبہ بندی کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ دونوں پلان مختلف مقاصد کو پورا کرتے ہیں اور تعلیمی سال کے اندر مختلف ٹائم فریموں کا احاطہ کرتے ہیں۔یونٹ پلان اور سالانہ کے درمیان کلیدی فرق درج ذیل ہے:

سالانہ پلان	یونٹ پلان
ٹائم فریم: سال انہ پلان پورے تعلیمی سال کا احاطہ کرتے ہیں اور پورے کورس یا مضمون کے علاقے کا جائزہ فراہم کرتے ہیں۔ وہ اکائیوں کی ترتیب اور سال بھر میں پڑھائے جانے والے اہم موضوعات کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔	ٹائم فریم: یونٹ پلان عام طور پر کچھ دنوں سے لے کر کئی ہفتوں تک ایک مختصر وقت کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ پلان کسی بڑے کورس یا نصاب کے اندر ایک مخصوص موضوع یا مطالعہ کی اکائی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
دائرہ کار: سالانہ پلان نصاب کا ایک وسیع جائزہ، بشمول اکائیوں کی ترتیب، اہم موضوعات، اور سال کے دوران جن اہم تصورات پر توجہ دی جائے گی، فراہم کرتے ہیں۔ اس سے تدریس کے لیے فریم ورک مرتب کیا جاتا ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ تمام ضروری مواد کا احاطہ کیا جائے۔	دائرہ کار: یونٹ پلان تفصیلی خاکہ ہے جو ایک مخصوص یونٹ کے اندر تدریس کے لیے روڈ میپ فراہم کرتا ہے۔ یونٹ پلان میں سیکھنے کے اہداف، مقاصد، تدریسی حکمت عملی، تشخیص کے طریقے، اور یونٹ کے مواد اور مقاصد کے مطابق وسائل کو شامل کیا جاتا ہے۔
طویل مدتی منصوبہ بندی: سال انہ پلان اساتذہ کو سال کے دوران فراہم کیے جانے والے آموزشی تجربات، بشمول تدریس کی رفتار، معیارات کے ساتھ صف بندی، اور نصابی رابطوں کا انضمام کے لیے منصوبہ بندی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔	خصوصیت: یونٹ پلان انتہائی مخصوص اور متعین یونٹ کے اندر تدریس اور سیکھنے کے عمل کی تفصیلات پر مرکوز ہے۔ یونٹ پلان مخصوص وقت کے دوران طلبا کی تدریسی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔
صف بندی: سال انہ پلان تعلیمی معیارات اور سیکھنے کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بناتے ہیں، اس بات کی نقشہ سازی کرتے ہیں کہ نصاب سال کے دوران کلیدی تصورات اور مہارتوں کو کیسے پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔	لچک: یونٹ پلان تدریس کا مکمل ڈھانچہ اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ طلبا کی ضروریات اور یونٹ کے اندر سیکھنے کی رفتار کی بنیاد پر لچک اور موافقت کی بھی اجازت دیتا ہے۔
ہم آہنگی: سال انہ پلان تدریس میں ہم آہنگی اور تسلسل کو فروغ دیتے ہیں، اساتذہ کی انفرادی اکائیوں اور اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے طویل مدتی اہداف اور مقاصد پر واضح توجہ برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔	اندازہ قدر: یونٹ پلان میں پورے یونٹ میں طالب علم کی تعلیم کا اندازہ قدر کرنے کے لیے حکمت عملیاں جیسے؛ پیش رفت کی نگرانی کے لیے ابتدائی جانچ اور مہارت کا اندازہ قدر کرنے کے لیے مجموعی تشخیص شامل ہوتی ہے۔

خلاصہ طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ، یونٹ پلان اور سالانہ پلان تکمیلی آلات ہیں جو معلمین کے ذریعے انجام دی جانے والی تدریس و اکتساب کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور انہیں ترتیب دینے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یونٹ پلان مخصوص اکائیوں یا موضوعات کو مختصر وقت کے اندر پڑھانے کے لیے تفصیلی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جبکہ سالانہ پلان پورے تعلیمی سال کے لیے نصاب کا ایک وسیع جائزہ فراہم کرتے ہیں، معیارات اور طویل مدتی آموزش کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بناتے ہیں۔ سالانہ پلان اور یونٹ پلان کے فرق کو

درج ذیل نکات کے ذریعے مزید واضح کیا جاسکتا ہے۔

1. سالانہ پلان میں پورے تعلیمی سال کی سرگرمیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ جبکہ یونٹ پلان سے مراد مربوط علمی تجربات کی منظم یا کلی شکل سے ہے۔

2. سالانہ پلان مکمل نصاب کو ذہن میں رکھ کر تشکیل دیا جاتا ہے، جبکہ مکمل نصاب کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرکے ہر چھوٹے حصے کے لیے الگ الگ یونٹ پلان بنایا جاتا ہے۔

3. سالانہ پلان یونٹ پلان کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے، جبکہ یونٹ پلان یومیہ پلان کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

4. سالانہ پلان کے ذریعے طلبا کی پورے سال کی سرگرمیوں کا احاطہ کیا جاتا ہے، جبکہ یونٹ پلان کے ذریعے تدریسی مقاصد کی حصولیابی کی کوشش کی جاتی ہے۔

4.5 خلاصہ

یہ اکائی یونٹ پلان اور سالانہ پلان کے تصور، اہمیت، مقاصد اور ان کی تیاری کے اصولوں پر مبنی ہے۔ تدریس کو مؤثر بنانے کے لیے منصوبہ بندی نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ معلم کو تدریسی عمل کے لیے ایک واضح رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ یونٹ پلان دراصل نصاب کے کسی ایک موضوع یا اکائی کی تفصیلی تدریسی منصوبہ بندی ہوتی ہے، جس میں تدریسی مقاصد، مواد، تدریسی سرگرمیاں، تدریسی امداد، تشخیص کے طریقے اور وقت کی تقسیم شامل ہوتی ہے۔ یہ معلم کو روزمرہ تدریس میں منظم رہنے اور طلبا کے سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ دوسری طرف، سالانہ پلان پورے تعلیمی سال کے نصاب کی جامع منصوبہ بندی ہے، جس میں ہر مضمون کے یونٹس کی تدریسی ترتیب، مدت، اور تدریسی وسائل کی تقسیم کو متعین کیا جاتا ہے۔ یونٹ پلان تفصیلی اور مختصر مدت کا ہوتا ہے، جب کہ سالانہ پلان جامع اور طویل مدتی ہوتا ہے۔ اس اکائی میں بتایا گیا ہے کہ ایک مؤثر تدریسی پلان میں تدریسی مقاصد واضح، مواد طلبا کے معیار فہم کے مطابق، تدریسی سرگرمیاں دلچسپ، اور تشخیصی عمل مسلسل ہونا چاہیے۔ مجموعی طور پر یہ اکائی معلم کو منظم، مقصدی اور بامعنی تدریس کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے، تاکہ تدریس ایک مربوط، منظم اور نتیجہ خیز عمل بن سکے۔

4.6 اکتسابی نتائج

- یونٹ کو مواد مضمون کے ایک بلاک (جز) کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ یونٹ سے مراد علمی تجربات کی منظم یا کلی شکل ہے۔
- ایسے علمی تجربات جو آپس میں جڑے ہوں، ان کی نوعیت ایک جیسی ہو اور ان کی تدریس ایک ساتھ کی جاسکے اسے یونٹ کہتے ہیں۔
- جب یونٹ پلان تیار ہو جاتا ہے تو اس کے بعد یومیہ منصوبہ بنانے کی باری آتی ہے۔
- کامیاب اور مؤثر تدریس کے لیے منصوبہ بندی اولین اور اہم ترین مرحلہ ہے۔
- یونٹ پلان ایک تفصیلی خاکہ یا بلیو پرنٹ ہے جو کسی بڑے کورس یا نصاب کے اندر کسی مخصوص موضوع یا مطالعہ کی اکائی کے لیے ہدایات

فراہم کرنے کے عمل میں اساتذہ کی رہنمائی کرتا ہے۔

- یونٹ پلان عام طور پر پڑھائے جانے والے مواد کی گہرائی اور پیچیدگی کے لحاظ سے، چند دنوں سے لے کر کئی ہفتوں تک کے وقت کا احاطہ کرتا ہے۔
- یونٹ پلان کا بنیادی مقصد اساتذہ کو مؤثر طریقے سے ہدایات کی ترتیب اور فراہمی کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کرنا ہے۔
- یونٹ پلان اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ تدریس اور سیکھنے کے تمام ضروری اجزا، بشمول سیکھنے کے مقاصد، تدریسی حکمت عملی، تشخیص کے طریقے، اور وسائل پر توجہ دی جائے۔
- یونٹ پلان اساتذہ کے لیے ایک روڈمیپ کے طور پر کام کرتے ہیں اور شروع سے آخر تک تدریسی عمل میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- تدریس میں معاونت اور آموزش کو وسیع کرنے کے لیے درسی کتابیں، مطالعہ، کثیر ذرائع ابلاغ کے وسائل، اور دیگر مواد جو درکار ہیں، ان کی تفصیل بھی یونٹ پلان میں ہوتی ہے۔
- سیکھنے کے اہداف اور مقاصد کی شناخت کرنا، تشخیص کی حکمت عملی، تدریسی حکمت عملیاں اور سرگرمیاں، وسائل اور مواد، تفریق اور آہنگی، بین نصابی رابطوں کا انضمام، ثقافتی مطابقت اور تنوع، عکاسی اور نظر ثانی، معیارات کے ساتھ صف بندی، اساتذہ کا تعاون اور پیشہ ورانہ ترقی وغیرہ یونٹ پلان بنانے کے اقدامی اصول ہیں۔
- یونٹ پلان بناتے وقت سلسلہ نشان، عنوانات، اسباق کی تعداد، درکار وقت، مواد مضمون، طریقۂ تدریس اور تدریسی آلات کے ضمن میں تدریسی تجربات کی جدول کاری کرتے ہیں۔
- تعلیم میں سالانہ پلان سے مراد اس پلان سے ہے جو تعلیمی پروگرام کو چلانے کے لیے ایک سال کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔
- اسکول کے اہداف، نصاب کی منصوبہ بندی، تعین قدر کا عمل، وسائل سے متعلق منصوبہ بندی، وقفہ اور معاون سرگرمیاں سالانہ پلان کے اہم اجزا ہیں۔
- تنظیم، مخصوصیت، منصوبہ بندی، ترسیل، تعاون، جائزہ اور تحریک سالانہ پلان کی تخلیق کے اہم اصول ہیں۔
- تدریسی مقاصد کے لحاظ سے نصاب کا تجزیہ، تعلیمی سال کے عملی ایام کا پتہ لگانا، ہر اکائی کے لیے مطلوبہ پیریڈ، ہر اکائی کے مطلوبہ مقاصد، دوران تدریس استعمال ہونے والے طریقۂ تدریس اور وسائل، تعین قدر کے طریقۂ کار، قت اور مدت کا تعین سالانہ پلان کی تخلیق کے اہم اقدامات ہیں۔
- یونٹ پلان اور سالانہ پلان دونوں اہم پلان ہیں جو ماہرین معلمین کے ذریعے تدریس کو منظم کرنے اور منصوبہ بندی کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔
- یونٹ پلان اور سالانہ پلان دونوں مختلف مقاصد کو پورا کرتے ہیں اور تعلیمی سال کے اندر مختلف ٹائم فریموں کا احاطہ کرتے ہیں۔
- سالانہ پلان میں پورے تعلیمی سال کی سرگرمیوں کو شامل کیا جاتا ہے، جبکہ یونٹ پلان سے مراد مربوط علمی تجربات کی منظم یا کلی شکل سے ہے۔

- سالانہ پلان مکمل نصاب کو ذہن میں رکھ کر تشکیل دیا جاتا ہے، جبکہ مکمل نصاب کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے ہر چھوٹے حصے کے لیے الگ الگ یونٹ پلان بنایا جاتا ہے۔
- سالانہ پلان یونٹ پلان کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے، جبکہ یونٹ پلان یومیہ پلان کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔
- سالانہ پلان کے ذریعے طلبا کی پورے سال کی سرگرمیوں کا احاطہ کیا جاتا ہے، جبکہ یونٹ پلان کے ذریعے تدریسی مقاصد کی حصولیابی کی کوشش کی جاتی ہے۔

4.7 فرہنگ

تعلیمی سال (Academic Year)	The period of year during which students attend school.
منصوبہ (Plan)	An idea or arrangement for doing or achieving something.
اکائی (Unit)	A single thing which is complete in itself, although it can be part of something larger.
نصاب (Curriculum)	Sequence of planned experiences where students practice and achieve proficiency in content and applied learning skills.
تشخیص (Assessment)	The action or an instance of making judgment about something.
معیارات (Standard)	A level of quality.
تدریسی وسائل (Teaching Materials)	Any collection of materials including animate and inanimate objects and human and non-human resources that teacher may use in teaching and learning situation to help achieve desired learning objectives.
وقفہ (Period)	A length of time.
نظر ثانی (Review)	The examining or considering again of something in order to decide if changes are necessary.

4.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. ایسے علمی تجربات جو آپس میں جڑے ہوں، ان کی نوعیت ایک جیسی ہو اور ان کی تدریس ایک ساتھ کی جا سکے اسے کیا کہتے ہیں؟

a. نصاب　　b. یونٹ

c. سبق　　d. خاکہ

2. تعلیمی منصوبہ بندی کی صحیح ترتیب درج ذیل میں کون سی ہے؟

a. یونٹ پلان ← سالانہ پلان ← لیسن پلان　　b. یونٹ پلان ← لیسن پلان ← سالانہ پلان

c. لیسن پلان ← یونٹ پلان ← سالانہ پلان　　d. سالانہ پلان ← یونٹ پلان ← لیسن پلان

3. جب یونٹ پلان تیار ہو جاتا ہے تو اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بنانے کی باری آتی ہے۔

a. یومیہ منصوبہ　　b. سالانہ منصوبہ

c. امتحانی منصوبہ　　d. طویل منصوبہ

4. تعلیم میں سالانہ پلان سے مراد اس پلان سے ہے جو تعلیمی پروگرام کو چلانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

a. ایک سال　　b. ایک ماہ

c. ایک ہفتہ　　d. ایک عرصہ

5. کامیاب اور موثر تدریس کے لیے منصوبہ بندی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ترین مرحلہ ہے۔

a. ثانوی　　b. اولین اور اہم　　c. جزوی　　d. مفروضاتی

6. یونٹ پلان عام طور پر پڑھائے جانے والے مواد کی گہرائی اور پیچیدگی کے لحاظ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا احاطہ کرتا ہے۔

a. چند دنوں سے لے کر کئی ہفتوں تک کے وقت　　b. چند سال سے لے کر کئی مہینوں تک کے وقت

c. چند سال سے لے کر کئی دہائیوں تک کے وقت　　d. چند گھنٹوں سے لے کر کئی دنوں تک کے وقت

7. درج ذیل میں سالانہ پلان کی تخلیق کے اہم اصول کون سے ہیں؟

a. تنظیم، مخصوصیت　　b. منصوبہ بندی، ترسیل

c. تعاون، جائزہ اور تحریک　　d. درج بالا سبھی

8. سالانہ پلان۔۔۔۔۔۔۔۔کو ذہن میں رکھ کر تشکیل دیا جاتا ہے۔

a. جزوی نصاب　　b. مکمل نصاب　　c. مخصوص نصاب　　d. مخفی نصاب

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ یونٹ پلان کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔
2۔ یونٹ پلان کے معیارات اور اجزا کو واضح کیجیے۔
3۔ یونٹ پلان کی تخلیق کے اقدامی اصول بیان کیجیے۔
4۔ سالانہ پلان کا تصور اور اس کے اہم اجزا بیان کیجیے۔
5۔ سالانہ پلان کی تخلیق کے اہم اصولوں کی وضاحت کیجیے۔
6۔ سالانہ پلان کے ملحوظات اور تخلیق کے اقدامی اصولوں بیان کیجیے۔
7۔ یونٹ پلان اور سالانہ پلان کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ یونٹ پلان اور سالانہ پلان کا تصور اور ان کے اجزا بیان کیجیے۔
2۔ یونٹ پلان سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے معیارات، اجزا اور تخلیق کے اقدامی اصول واضح کیجیے۔
3۔ یونٹ پلان کی تخلیق کے اقدامی اصول بیان کرتے ہوئے اس کا ایک خاکہ بنائیے۔
4۔ سالانہ پلان سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے اہم اجزا اور تخلیق کے اصول بیان کیجیے۔
5۔ سالانہ پلان کے ملحوظات اور تخلیق کے اقدامی اصولوں کو بیان کرتے ہوئے سالانہ پلان کا خاکہ بنائیے۔
6۔ یونٹ پلان اور سالانہ پلان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ان کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جواب:

1-b	2-d	3-a	4-a
5-b	6-a	7-d	8-b

4.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محمد حسن، ادبیات شناسی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1989
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

اکائی 5۔ درسی کتاب کا مفہوم واہمیت

ایک معیاری درسی کتاب کی خصوصیات - ظاہری و باطنی*

5.0 تمہید

5.1 مقاصد

5.2 درسی کتاب: معنی ومفہوم

5.3 درسی کتاب کی ضرورت واہمیت

5.4 معیاری درسی کتاب کی خصوصیات: ظاہری و باطنی

5.4.1 درسی کتاب کی ظاہری خصوصیات

5.4.2 درسی کتاب کی باطنی خصوصیات

5.5 خلاصہ

5.6 اکتسابی نتائج

5.7 فرہنگ

5.8 نمونہ امتحانی سوالات

5.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

5.0 تمہید

"ہندوستان کی تقدیر اب اس کے کلاس رومز میں تیار ہو رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ محض بیان بازی نہیں ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی پر مبنی دنیا میں تعلیم ہی لوگوں کی خوشحالی، فلاح و بہبود اور سلامتی کی سطح کا تعین کرتی ہے۔"

کوٹھاری کمیشن کے ذریعے کہی گئی یہ بات کمرہ جماعت کے حوالے سے اہمیت کی حامل ہے۔اس تناظر میں کمرہ جماعت کو معیاری بنانا وقت کی اہم ضرورت بن جاتی ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کمرہ جماعت کا وجود طلبہ اور اساتذہ کے درمیان معنی خیز کمیونیکیشن کے بغیر ادھورا ہے۔ کلاس روم ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر طلبہ اور اساتذہ مل کر سیکھنے اور سکھانے کا عمل کرتے ہیں۔اس عمل میں مختلف وسائل کا

* Dr. Ashraf Nawaz, Assistant Professor, Dept. of Education & Training, MANUU

استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے موثر استعمال کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان وسائل کی صحیح حقیقت سے آشنا ہوں۔ ان سیکھنے سکھانے کے وسائل میں درسی کتاب ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ لیکن اکثر یہ پایا گیا ہے کہ کمرہ جماعت میں درسی کتاب دیگر وسائل اور طریقوں پر سبقت لے جاتی ہے۔ ایسے میں درسی کتاب معاون بننے کی بجائے رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لیے ہمیں اس بات پر غور و فکر کرنا ہوگی کہ درسی کتاب حقیقتاً کیا ہے؟ اس کا فلسفہ کیا ہے؟ اس کی حیثیت کیا ہے؟ اس کا مقام کیا ہے؟ اور اس کا استعمال ہمیں کمرہ جماعت میں کیسے کرنا ہے؟ اس اکائی میں درسی کتاب کے انہی پہلوؤں پر غور و فکر کریں گے۔

5.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ :

- درسی کتاب کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- درسی کتاب کی مختلف تعریفات کا جائزہ لے سکیں۔
- درسی کتاب کی ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- درسی کتاب کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- درسی کتاب کی ظاہری خصوصیات بیان کر سکیں۔
- درسی کتاب کی باطنی خصوصیات بیان کر سکیں۔

5.2 درسی کتاب: معنی و مفہوم

کالنس ڈکشنری کے مطابق "درسی کتاب ایک ایسی کتاب ہوتی ہے جس میں کسی خاص مضمون کے بارے میں حقائق ہوتے ہیں۔ جس کو اس مضمون کا مطالعہ کرنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں۔"

اوپر دی گئی تعریف کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ درسی کتاب کسی خاص مضمون کے لیے تیار کی جاتی ہے۔ جس میں اس مضمون سے متعلق مختلف حقائق بیان کیے جاتے ہیں۔ اور اس مضمون سے متعلق معلومات اور تحقیقات کو منظم طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات واضح ہوتی کہ درسی کتاب کو منصوبہ بند طریقے سے ایک خاص گروپ کو کسی خاص مضمون کا علم اور اس کے حقائق پہنچانے کے لیے منظم طریقے سے اس کے مواد کو پیش کیا جاتا ہے۔ ہر مضمون کی اپنی ایک فطرت ہوتی ہے اور اس کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ درسی کتاب مضمون کی فطرت اور تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مواد کو پیش کرتی ہے۔ اور مضمون کے مقاصد کے حوالے سے مطالعہ کرنے والے لوگوں میں مناسب تبدیلی لانے میں معاون ہوتی ہے۔

.بیکن کے مطابق "درسی کتاب کو کمرہ جماعت میں استعمال کرنے والی کتاب کی حیثیت سے تیار کیا جاتا ہے"۔

اب اگر اس تعریف کا تجزیہ کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ درسی کتاب ایک خاص کمرہ جماعت کو نظر میں رکھ کر تیار کی جاتی

ہے۔ کمرہ جماعت میں ایک خاص سطح اور عمر کے طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ درسی کتاب کو تیار کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ وہ کس سطح اور عمر کے طلبہ کے لیے تیار کی جا رہی ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ درسی کتاب کا استعمال منظم طریقے سے کمرہ جماعت میں کیا جاتا ہے۔ یہاں پر فلسفہ، نفسیات اور سماجیات تینوں میدانوں سے اخذ کیے گئے اصولوں کو نظر میں رکھ کر کمرہ جماعت کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسی پس منظر میں درسی کتاب کو تیار کیا جاتا ہے۔

5.3 درسی کتاب کی ضرورت واہمیت

اسکولوں میں درسی کتاب کا استعمال ناگزیر ہے۔ موجودہ دور میں سبھی تک تعلیم پہنچانے کے لیے درسیات میں درسی کتابیں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ آیئے درسی کتاب کی ضرورت واہمیت پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں:

- **درسیات کو منظم کرنے میں مددگار:** اسکولوں کے اندر تعلیم کو منظم طریقے سے پیش کرنے کے لیے درسیات تیار کی جاتی ہے۔ درسیات میں وہ تمام عمل شامل ہیں جس میں اسکول کے اندر کی ہونے والی تمام حرکات کو منظم کیا جاتا ہے۔ یہ عمل کمرہ جماعت میں یا اس کے باہر اسکول کے دورانیہ میں ہوتے ہیں۔ درس کتاب اسی درسیات کا ایک حصہ ہے جو تعلیمی مواد کو منظم طریقے سے طلبہ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ درسی کتاب درسیات کے طے شدہ مقاصد کو نظر میں رکھ کر مواد مضمون کو ترتیب کے ساتھ پیش کرتی ہے۔
- **منظم بنیادی وجامع مواد کی پیشکش:** درسی کتاب میں مضمون سے متعلق مختلف مواد کو منظم طریقے سے بالترتیب پیش کیا جاتا ہے جو مضمون کے بنیادی علم کا احاطہ کرتے ہیں اور اس کے حقائق کو تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ یہ مواد طلبہ کے لیے بنیادی حیثیت کا کام کرتے ہیں اور طلبہ کے سامنے تصورات وتحقیقات کو متعارف کراتے ہیں۔ یہ تصورات طلبہ کو بعد میں چل کر مزید تحقیقات ومعلومات کو حاصل کرنے کا محرکہ پیدا کرتے ہیں۔
- **تحقیق شدہ، درست اور قابل اعتماد مواد:** درسی کتابیں احتیاط کے ساتھ اور تحقیق کے بعد تیار کی جاتی ہیں۔ ان کتابوں کو تیار کرنے میں مضامین کے ماہرین اور تجربہ کار اساتذہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ مضامین کے مواد پر تحقیق کرتے ہیں اور موزوں ومناسب مواد کا انتخاب کرتے ہیں۔ جو کہ مضمون کی فطرت اور طلبہ کی عمر اور دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کیا جاتا ہے۔ درسی کتاب کو تیار کرتے وقت ماہرین کی کمیٹی تیار کی جاتی ہے اور سبھی کے مشورے اور مہارت کا استعمال کرتے ہوئے درسی کتاب کو تیار کیا جاتا ہے۔
- **تعلیمی عمل میں تسلسل:** درس کتاب مختلف جماعت کے لیے تیار کی جاتی ہے۔ ایک جماعت کے لیے تیار کی گئی درسی کتاب اگلی جماعت کے لیے بنیاد کا کام کرتی ہے۔ اسی طرح ایک درسی کتاب میں مواد مضمون مختلف اسباق میں پیش ہوتے ہیں جو بالترتیب طلبہ کے اندر مضمون سے متعلق علم، سمجھ اور رویوں کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اس طرح درسی کتابیں تعلیم کے عمل میں تسلسل قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔
- **اکتسابی عمل میں رہنما:** درسی کتابیں اکتسابی عمل میں ایک رہنما کا کام کرتی ہیں۔ یہ اساتذہ اور طلبہ دونوں کی رہنمائی کرتی ہیں۔ طلبہ درسی کتاب کے ذریعے اپنے سیکھے گئے علم اور سیکھے جانے والے علم کے درمیان ربط قائم کر پاتے ہیں۔ طلبہ کو درسی کتاب کی مدد سے اپنے آگے

کے لائحہ عمل کو تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اساتذہ بھی درسی کتاب کی روشنی میں طلبہ کے اکتسابی عمل کا انتظام موثر طریقے سے کر سکتے ہیں۔

- **تدریسیاتی اصولوں کا اطلاق:** درسی کتاب میں صرف مواد مضمون ہی نہیں ہوتا بلکہ درس کتاب تدریسیاتی اصولوں پر تیار کی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں درسی کتاب کے اندر مواد مضمون کے ساتھ ساتھ اس کی سمجھ کو بہتر بنانے کے لیے مختلف تدریسی طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاہر سبق کے اختتام پر سبق کے خلاصے، اس کی فرہنگ، مختلف سوالات جو کہ طلبہ کی تمام صلاحیتوں کا احاطہ کرتے ہوں، مشقیں و مثالیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ درسی کتاب کی اس خصوصیت کی وجہ سے طلبہ مواد مضمون کے ساتھ بہتر طریقے سے مشغول ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے ان کو موضوع کے ساتھ گہرائی سے تحقیق کرنے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں اور ان کے آموزشی عمل میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔
- **طلبا کی انفرادیت کا احاطہ:** نفسیاتی اصولوں کے مطابق انفرادی فرق سے مراد افراد کی وہ خصوصیات مثلا، سیکھنے کے انداز، صلاحیتیں، ترجیحات، دلچسپیاں اور جذباتیت سے ہے، جس کی بنیاد پر ایک فرد دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اس لیے طلبہ کے انفرادی فرق کو زیر نظر رکھتے ہوئے معلم مختلف تجربات کرتا ہے۔

درسی کتاب بھی ان اختلافات کو نظر میں رکھ کر تیار کی جاتی ہے۔ اور طلبہ کی انفرادیت کا احاطہ کرتی ہے۔ مواد مضمون کی پیشکش، اس میں استعمال کی جانے والی تصاویر، سوالات کی ترتیب، مشک کا خاکہ، یہ سبھی طلبہ کی انفرادیت کو نظر میں رکھ کر تیار کیے جاتے ہیں۔ درسی کتابیں سیکھنے کے مختلف مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ان میں مختلف تہذیب و ثقافت کی نمائندگی ملتی ہے جسے طلبہ اپنی حقیقی زندگی سے جوڑ کر دیکھ پاتے ہیں۔

- **آزادانہ اکتساب کے مواقع:** درسی کتابیں طلبہ کو خود کار مطالعہ کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ طلبہ آزادانہ طور پر درسی کتاب کے ذریعے تعلیم کے عمل میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ درسی کتاب کے مختلف موضوعات کو طلبہ اپنی رفتار اور سہولت کے حساب سے مختلف اوقات میں استعمال کر سکتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں تو وہ درسی کتاب کے ساتھ جڑتے ہی ہیں لیکن وہاں ایک روایتی ترتیب ہوتی ہی۔ کلاس روم کے باہر وہ درسی کتاب کو اپنی مرضی سے اپنے انداز کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں جس سے طلبا میں گہری سمجھ پیدا ہو گی۔
- **زبان کی مہارتوں کا فروغ:** زبان فہم کا وسیلہ ہوتی ہے۔ کسی بھی مضمون کی سمجھ کے لیے زبان کی مہارت درکار ہوتی ہے۔ درسی کتابیں چونکہ طلبہ کے لیے تیار کی جاتی ہیں اس لیے اس میں زبان کو موثر طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جملوں کی ساخت اور مواد مضمون کی پیشکش میں زبان کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مواد مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ طلبہ درسی کتاب کے ذریعے اپنی زبان کی مہارتوں کو بہتر کر سکتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ دھیرے دھیرے پیچیدہ تصورات کو بھی سمجھنے کے قابل ہوں گے۔ اس کے علاوہ کسی بھی علم یا تصور کو بیان کرنے میں اپنی زبان کا موثر استعمال کر سکیں گے۔
- **پڑھنے کی عادت کا فروغ:** درسی کتاب طلبہ میں پڑھنے کی عادت کو فروغ دیتی ہے۔ چونکہ درس کتابیں دلچسپ انداز میں لکھی جاتی ہیں اور ان کو طلبہ کی ضرورت اور ان کے مزاج کے مطابق تیار کیا جاتا ہے اس لیے اسے پڑھنے میں طلبہ دلچسپی دکھاتے ہیں۔ درسی کتابیں دیگر

اضافی مطالعہ جاتی مواد کو حاصل کرنے اور پڑھنے کی تحریک دیتی ہیں۔ طلبہ درسی کتاب میں پیش کیے گئے مواد سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دیگر کتابوں کو دریافت کرتے ہیں اور ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔

- **سیکھنے کے عمل میں لچک**: درس وتدریس کے عمل میں 'ون سائز فٹ فار آل' کا عمل بڑا ہی مضر ثابت ہوا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ پڑھنے پڑھانے کے عمل میں اس بات کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا کہ ایک ہی طریقہ یا ایک ہی پیمانہ سبھی طلبہ کے لیے استعمال کیا جانا مناسب نہیں ہوگا۔ ضروری نہیں ہے کہ طلبہ کی صلاحیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جائے کہ وہ ایک خاص طریقے سے اپنے علم کا اظہار نہیں کر پارہا ہے۔ طلبہ کو یہ موقع ملنا چاہیے کہ وہ اپنے علم اور صلاحیتوں کا اظہار اپنے انداز میں کرے۔ اس بات کی اہمیت کو درسی کتابوں میں تسلیم کیا گیا ہے اور ان میں علم اور تصورات کو طلبہ تک پہنچانے کے لیے مختلف حکمت عملیاں شامل کی جاتی ہیں۔ درسی کتاب کی یہ خصوصیات سیکھنے کے عمل میں لچک کو فروغ دیتی ہیں اور طلبہ کی اپنی طرز اور انداز کو قبول کرتی ہیں۔ نتیجتاً طلبہ کو سیکھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم ہوتے ہیں۔
- **معلم کی رہنمائی**: معلم اپنے مضمون کی درسی کتاب کی مدد سے درس وتدریس کا عمل کرتا ہے۔ درسی کتابوں کو بڑی جامعیت کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور اس کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ معلم اس کا استعمال اپنی تدریس کو موثر بنانے میں کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ معلم کو یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ درسی کتاب کے مواد کو صرف منتقل کرنا ہی اس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ درسی کتاب کے مواد کا استعمال کرتے ہوئے طلبہ کی مختلف صلاحیتوں کو فروغ دینا بھی ہے۔ چونکہ درسی کتاب کا استعمال صرف مواد کی منتقلی کے طور پر کیا جاتا رہا ہے اس لیے مختلف کمیٹیز اور ماہرین نے اس بات پر توجہ دی ہے کہ معلم کو درسی کتاب کا موثر استعمال کرنا ہوگا اور اس کی مدد سے طلبہ کو سیکھنے کے مختلف مواقع فراہم کرنے ہونگے۔ اس لیے درسی کتاب کے اندر اساتذہ کی رہنمائی کی جاتی ہے کہ وہ کس طرح مواد مضمون کو طلبہ کے سامنے ان کی تمام ضرورتوں کو نظر رکھتے ہوئے پیش کر سکتے ہیں۔ درسی کتاب میں سوالات اور مشقیں طلبہ کی نفسیات اور سماجیات کو نظر میں رکھ کر تیار کی جاتی ہیں جن کی مدد سے معلم اپنی تدریس میں مختلف حکمت عملیاں اپناتا ہے جس سے سبھی طلبہ کی شمولیت کی جاسکتی ہے۔
- **طلبا کا تعین قدر**: اسکول کی درسیات میں امتحان یا تعین قدر بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ طلبہ کی ترقی کی جانچ نہ صرف کورس کے مکمل ہونے پر کی جانی چاہیے بلکہ درس وتدریس کے عمل کے دوران بھی طلبہ کی ترقی کو جانچنا اور پرکھنا ضروری ہے۔ درس کتابیں طلبہ کی کامیابی کو اور پڑھائے جارہے مواد کی سمجھ کو وقتاً فوقتاً جانچنے اور اس کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ دراصل امتحان یا تعین قدر درسی کتاب کی رہنمائی میں ہی تیار کیے جاتے ہیں۔ طلبہ کی تعلیمی حصولیابی کو جانچنے کے لیے جو سوالات یا جو پیمانے بنائے جاتے ہیں وہ درسی کتاب کی رہنمائی میں ہوتے ہیں۔ اسی لیے درسی کتابیں کورس کی تشخیص اور امتحانات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ وہ طلباء کو امتحانات کی تیاری کے لیے ضروری معلومات فراہم کرتی ہیں، جس میں ان کلیدی تصورات اور موضوعات کا احاطہ کیا جاتا ہے جن کا اندازہ قدر لگایا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ درسی کتاب معلم کی کس طرح رہنمائی کرتی ہے؟

2۔ درسی کتاب کو مفہوم اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

5.4 معیاری درسی کتاب کی خصوصیات: ظاہری و باطنی

درسی کتاب کی تیاری میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ درسی کتاب کو بدلتے ہوئے علم کے ساتھ ساتھ سماج میں ہونے والی تبدیلیوں اور تحقیق کے نتیجے میں آنے والے درس وتدریس کے طریقوں کے ساتھ مطابقت رکھنی ضروری ہوتی ہے۔ ایک معیاری درسی کتاب کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلبہ اور اساتذہ کے لیے ایک موثر آلے کے طور پر کام کرے۔ اسکول اور کمرہ جماعت میں اساتذہ اور طلبہ جس مقصد کے لیے اکٹھا ہوتے ہیں اس کو پورا کرنے میں درسی کتاب اہم کردار ادا کرتی ہے۔

5.4.1 درسی کتاب کی ظاہری خصوصیات

درسی کتاب کی ظاہری خصوصیات کا تعلق اس کی جسامت سے ہے۔ یعنی درسی کتاب کی جسمانی صفات اور خصوصیات اس کی ظاہری خصوصیات کہلاتی ہیں۔ درسی کتاب کی ظاہری خصوصیات کا تعلق اس کے استعمال و استحکام اور اس اس کی بناوٹ سے ہے۔ درسی کتاب کی ظاہری خصوصیات درج ذیل ہیں:

- **جلد سازی و سرورق:** جب ہم کوئی کتاب اٹھاتے ہیں تو سب سے پہلے اس کتاب کا اوپری ڈیزائن ہم دیکھتے ہیں۔ کتاب کا سرورق دلکش اور پرکشش ہونا چاہیے۔ اس میں استعمال کی جانے والے رنگ اور تصاویر مضمون کے مقصد اور معیار کو ظاہر کرنے والے ہونے چاہیے۔ ابتدائی جماعت میں استعمال ہونے والی درسی کتابوں کے سرورق طلبہ کی زندگی کی نمائندگی کرنے والے ہونے چاہیے۔ اس کے علاوہ جلد سازی بھی کتاب کے لیے بہت ہی اہم ہوتی ہے۔ معیاری جلد سازی کتاب کو استحکام بخشتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ تکنیک میں اضافہ ہوا ہے اور اب کتابوں کی جلد سازی بہتر طریقے سے ہونے لگی ہے۔ چونکہ درس کتابیں روزانہ استعمال میں آتی ہیں اس لیے ان کی جلد کا خراب ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے درسی کتابوں کی جلد کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ تاکہ طلبہ ایک لمبی مدت تک اس کا استعمال کر سکیں اور اس میں کسی قسم کی جسامت کے اعتبار سے خرابی نہ پیدا ہو۔
- **کاغذ اور رنگ:** درسی کتاب کا کاغذ عمدہ ہونا چاہیے۔ کاغذ مضبوط ہو تاکہ اس کو کھولنے اور پلٹنے کے دوران کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مضبوط کاغذ سے جلد سازی میں بھی مدد ملتی ہے۔ وزن کے اعتبار سے کاغذ کو ہلکا ہونا ضروری ہے لیکن اس کی مضبوطی بھی برقرار رہنی چاہیے۔ موجودہ دور میں مختلف قسم کے کاغذ وجود میں آ گئے ہیں اور وہ نہ صرف ہلکے ہوتے ہیں بلکہ مضبوط بھی ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کاغذ سفید رنگ کا ہونا چاہیے تاکہ اس پر لکھی ہوئی عبارت صاف طور پر نظر آ سکے۔ صاف ستھرے اور سفید کاغذ سے طلبہ کو پڑھنے میں آسانی بھی

ہوتی ہے اور کتاب دیکھنے میں خوبصورت بھی لگتی ہے۔

- **سائزاور وزن:** کتاب کا سائزاور اس کا وزن بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ خاص طور پر ابتدائی جماعت کے طلبہ کے لیے۔ کتاب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے، اس کو ہاتھ میں اٹھانے اور ہاتھ میں لے کر کے پڑھنے جیسے امر میں کتاب کا سائزاور اس کا وزن اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کتاب زیادہ بڑی ہوگی یا بہت چھوٹی ہوگی تو دونوں صورتوں میں اس کے استعمال میں دشواریاں آئیں گی۔ اس لیے کتاب کا سائز درمیانی ہونا ضروری ہے یا پھر اس کا سائز طے کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اسے آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکے یا اسے ہاتھ میں لے کر پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔ آج کل اسکولوں میں طلبہ کے بیگ کا وزن بڑھ گیا ہے اور اس کی بڑی وجہ ہے کہ ان کو اپنے بیگ میں تمام کتابوں کو لے کر جانا ہوتا ہے۔ حالانکہ اس مسئلے پر کئی کمیٹیز اور ماہرین نے سوال اٹھایا ہے اور ان کی کتابوں کے بوجھ کو کم کرنے کی بات کی ہے۔ ایسے میں یہ بات بہت اہم ہو جاتی ہے کہ کتاب کی تیاری کے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس کا وزن کم ہو۔
- **طباعت اور چھپائی:** کتاب کی طباعت اور چھپائی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر کتاب کی چھپائی معیاری نہیں ہوگی تو اس کے جملے اور پیراگراف کو پڑھنے میں دشواری ہوگی۔ چھپائی ٹھیک سے نہ ہونے پر عبارت کو پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ایسے میں جملے کہیں کہیں پر ہلکے نظر آتے ہیں یا پھر ان کا فانٹ ادھورا نظر آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ درسی کتاب کی طباعت اور چھپائی معیاری ہو۔ اس کا مواد صاف ستھرا اور واضح طور پر نظر آتا ہو تاکہ اسے آسانی سے پڑھا جاسکے اور اس کی تصویروں کو آسانی سے دیکھ کر سمجھا جاسکے۔
- **فانٹ، متن کی پیشکش۔ تنظیم و ترتیب:** درسی کتاب کے لیے فانٹ کا انتخاب بہت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اردو کی درسی کتابوں کے لیے نوری نستعلیق سب سے مناسب فانٹ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر زبانوں کے لیے مختلف فانٹس موجود ہیں جن کا استعمال الگ الگ ضرورتوں کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ درسی کتاب کے لیے ضروری ہے کہ ایسے فنڈ کا انتخاب کیا جائے جس سے مواد کو پڑھنے میں آسانی ہو اور پڑھتے وقت کسی قسم کی الجھن نہ پیدا ہو۔ فانٹ کا سائز بھی بہت معنی رکھتا ہے۔ ابتدائی جماعت میں تیار کی جانے والی درسی کتابوں کے فانٹ بڑے ہونے چاہیے تاکہ طلبہ لفظوں کی بناوٹ اور جملوں کی ساخت کو ٹھیک سے دیکھ سکیں اور انہیں پڑھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

اس کے علاوہ مواد مضمون کی پیشکش بھی دلکش ہونی چاہیے۔ پیراگراف اور اس کی سیٹنگ منظم طریقے سے ہونی چاہیے تاکہ مواد مضمون میں صفائی اور ستھرائی کے عنصر شامل ہو سکے۔ ایک پیج پر کتنا مواد ہوگا اور متن و تصویروں کی ترتیب کیا ہوگی اس پر غور و فکر کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ان کو مناسب طریقے سے ترتیب دیا جاسکے۔ متن میں عنوان اور ذیلی عنوان کی ترتیب کا خاصہ خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **تصویروں کا استعمال:** درسی کتاب کو معیاری بنانے میں تصویریں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تصویروں کا صحیح انتخاب مواد مضمون کا خیال رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔ تصویر رنگین ہوں صاف ستھری ہوں اور ان کا سائز مناسب ہو۔ ابتدائی جماعت میں طلبہ کو پیش کی جانے والی درسی کتابوں میں اگر دلچسپ و رنگین تصویریں شامل کی جاتی ہیں تو طلبہ میں تجسس اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ رنگین

تصویروں کو دیکھ کر وہ اپنے آس پاس کی زندگی سے اس کو جوڑنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

- **درسی کتاب کی قیمت:** درسی کتاب کو طلبہ استعمال کرتے ہیں اور یہ خصوصاً انہی کے لیے تیار کی جاتی ہیں۔ طلباء کے سماجی و معاشی حالات ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔ اگر کچھ طلبہ اس حیثیت میں ہوتے ہیں کہ وہ کوئی بھی قیمت ادا کر سکتے ہیں لیکن وہیں طلبہ کی ایک بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جنہیں کتابیں خریدنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے درسی کتاب کی قیمت مناسب ہونی چاہیے جس سے طباعت کا خرچہ بھی نکل سکے اور سبھی طلبہ اس کو خریدنے میں دشواری بھی نہ ہو۔ درسی کتابوں تک سبھی طلبہ کی پہنچ کو بڑھانے کے لیے اس کی ایک مناسب قیمت جسے ہم درمیانی قیمت بھی کہہ سکتے ہیں لگانا ضروری ہے۔ سستی درسی کتابوں کی مدد سے ہم تعلیم تک سبھی کی رسائی کو ممکن بنا سکتے ہیں۔

5.4.2 درسی کتاب کی باطنی خصوصیات

ایک معیاری درسی کتاب کی کئی اہم باطنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ یہ باطنی خوبیاں مواد مضمون میں وضاحت، جامعیت، معنویت، تسلسل وغیرہ جیسی خوبیوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ خصوصیات درسی کتاب کو معیاری بناتی ہیں جو درس و تدریس کے مقاصد کی حصولیابی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ آیئے درسی کتاب کی چند اہم باطنی خصوصیات کا جائزہ لیتے ہیں:

- **کتاب کے مواد کی نصاب سے مطابقت:** درسی کتاب کا مواد مضمون نصاب کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر درسی کتاب کے مواد اور نصاب کے درمیان مطابقت نہیں ہوگی تو طے شدہ مقاصد کی حصول یابی ممکن نہیں ہو پائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ درسی کتاب کا مواد نصاب کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا چاہیے۔ نصاب کا احاطہ جامع طریقے سے ہو جس میں طلبہ کو مواقع حاصل ہوں کہ وہ اس مضمون سے متعلق تمام علم و تصورات کے ساتھ ربط قائم کر سکیں۔
- **مضامین کا طلبہ کی زندگی سے تعلق:** درسی کتاب میں طلبہ کی سماجی و حقیقی زندگی کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ طلبہ جو کچھ بھی اپنی سماجی زندگی میں محسوس کرتے ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں جو چیزیں استعمال کرتے ہیں اسے ان کو اپنی درسی کتاب میں دیکھنے کا موقع ملنا چاہیے۔ یہ نہ صرف تدریسیاتی پہلو سے اہمیت کا حامل ہے بلکہ جذباتی طور پر طلبہ کو اپنی تہذیب و ثقافت کی نمائندگی ملتی ہے۔ نتیجتاً درسی کتاب سے طلبا اپنا تعلق قائم کر پاتے ہیں۔ درسی کتاب میں ایسے موضوعات اور مواد کو جن کا تعلق طلبہ کی تہذیب، زبان یا پھر روزمرہ کی زندگی سے نہ جڑا ہو تو وہ کارگر ثابت نہیں ہوگا۔ ہندوستانی تناظر میں درس کتاب تیار کرتے وقت تنوع کا خیال رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔
- **درستگی:** درسی کتاب کا مواد قابل اعتماد ہونا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ درستگی اس کا اہم پہلو ہے۔ درسی کتاب میں پیش کیے گئے حقائق قابل اعتماد ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہیں اور اس کے اندر پیش کی گئی معلومات درست ہوتی ہے۔
- **زبان و بیان:** درسی کتاب کی زبان طلبہ کے معیار کے مطابق ہونی چاہیے۔ سادہ اور سلیس زبان مواد مضمون کی فہم کو آسان بناتی ہے۔ اس لیے درس کتاب کی زبان آسان ہونی چاہیے۔ لمبے اور پیچیدہ جملوں سے گریز کرنا چاہیے۔ مشکل عبارت مواد مضمون تک پہنچنے میں دشواری پیدا کر سکتی ہے۔ جس کے سبب طلبہ میں اکتاہٹ پیدا ہوگی اور وہ درسی کتاب کو پڑھنے میں دلچسپی نہیں دکھائیں گے۔ عموماً غیر ضروری مشکل الفاظ سے گریز کرنا چاہیے اور اگر کچھ مشکل الفاظ درسی کتاب میں آتے بھی ہیں تو اس کی فرہنگ مضمون کے آخر میں پیش

کر دینی چاہیے۔

- **اسباق میں دلچسپی کا سامان:** درسی کتاب کے اندر اسباق میں روکھا پن نہیں ہونا چاہیے۔ درسی کتاب میں طلبہ کے لیے دلچسپی کا سامان مہیا کرنا ضروری ہے۔ مضامین کی پیشکش دلکش انداز میں اور طلبہ کی روزمرہ کی زندگی کے دلچسپ واقعات اور حقیقتوں کو اسباق میں جگہ ملنی چاہیے۔ مختلف تصویریں اور سرگرمیاں، مشق میں تنوع طلبہ میں تجسس اور دلچسپی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔
- **اسباق کا ایک دوسرے سے ربط:** درسی کتاب مختلف اسباق پر مشتمل ہوتی ہے۔ پہلے سبق سے لے کر آخری سبق تک ایک نفسیاتی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ اسباق بالترتیب آسان سے مشکل کی طرف بڑھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ معلومات و تصور کو ترتیب وار پیش کرتے ہیں۔ ایسے میں ایک سبق کا دوسرے سبق کے ساتھ ربط ہونا ضروری ہے۔ اسباق کے درمیان ربط ہونے کے نتیجے میں اساتذہ درس و تدریس کے عمل کو ترتیب کے ساتھ اور منظم طریقے سے کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ طلبہ کو بھی اس بات کی رہنمائی ملتی ہے کہ انہوں نے ترتیب وار کس طرح کے مواد مضمون کو سیکھا ہے اور آگے انہیں کس طرح کے مواد مضمون کو سیکھنا ہے۔
- **مشکل الفاظ:** زبان کی درسی کتاب میں خصوصاً اور دیگر درسی کتابوں میں عموماً مشکل الفاظ کے معنی پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایک اچھی درسی کتاب کی یہ خوبی ہے کہ مواد مضمون کے اندر پیش کردہ مختلف مشکل الفاظ جن کو مواد مضمون کی مناسبت سے لانا ضروری تھا، کی فرہنگ کو سبق کے آخر میں پیش کیا جاتا ہے۔ سبق کے آخر میں مشکل الفاظ کے معنی دینے سے طلبہ درسی کتاب کو پڑھتے وقت ہی مشکل الفاظ کے معنی جان جائیں گے اور کسی قسم کی رکاوٹ سے بچ جائیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سبق کے آخر میں مشکل الفاظ کے معنی پیش کیے جائیں۔
- **مواد مضمون کی طلبہ کے ذہن اور معیار سے مطابقت:** مواد مضمون طلبہ کی ذہنی صلاحیت اور ان کے معیار کے مطابق ہونے چاہیے۔ ایک درجے میں ایک خاص عمر کے طلبہ پڑھتے ہیں اور اس عمر کی مناسبت سے مواد مضمون کے معیار کو برقرار رکھنا چاہیے۔ تاکہ طلبہ کو سیکھنے کے حوالے سے جو مقاصد طے کیے گئے ہیں وہ حاصل ہو سکیں۔ ہر درجے اور عمر کے لحاظ سے تعلیمی مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ جب تک درسی کتابیں طلبا کی ضرورتوں کو پورا نہیں کریں گی تعلیمی مقاصد کی حصولیابی میں دشواریاں پیش آئیں گی۔ اس لیے یہ اشد ضروری ہے کہ درسی کتاب کا مواد مضمون طلبہ کی ذہنی سطح اور معیار کے مطابق ہونا چاہیے۔
- **متفرق مضامین:** درسی کتاب میں ایک ہی قسم کے اسباق نہیں ہونے چاہیے۔ زبان کی درسی کتاب میں اردو زبان و ادب کے حوالے سے سبھی میدانوں کا احاطہ کرنا ضروری ہے۔ یہ مواد مضمون نظم، غزل، مکالمہ، کہانی، ناول، ڈرامہ و دیگر معلوماتی مضامین وغیرہ سے اخذ کیے جانے چاہیے۔ مختلف مضامین کو شامل کرنے سے طلبہ اردو زبان و ادب کی ایک جامع سمجھ تیار کر پائیں گے اور اس کے علاوہ ان کو درسی کتاب کے ساتھ جڑنے میں دلچسپی بھی پیدا ہوگی۔
- **حقیقی مثالیں:** مواد مضمون کو پیش کرتے وقت اس میں حقیقی مثالوں کو جگہ دی دینی چاہیے تاکہ طلبہ تصور کے مفہوم کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ درسی کتاب میں ایسی کئی مثالوں کا ہونا ضروری ہے جو طلبہ اپنی زندگی میں محسوس کرتے ہیں یا جس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسی تصویروں کو بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے جو طلبہ کی حقیقی زندگی یا اس سے جڑی ہوئی حقیقت کی نمائندگی کرتی ہوں۔ اور یہ تصویر

مواد مضمون کے مناسبت سے ہونی چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ تصویروں میں معنویت ہونی چاہیے۔

- **مشقی سوالات:** مشک درسی کتاب کا ایک اہم جز ہے۔ ہر سبق کے آخر میں مشق پیش کی جاتی ہیں۔ مشق کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مختلف آلات استعمال کیے جائیں تاکہ طلبہ کی ہمہ جہت تفہیم کو جانچا جاسکے۔اس کے لیے مشق میں معروضی سوال کے ساتھ ساتھ موضوعی سوال پیش کیے جاتے ہیں اور مختلف قسم کی تحریری سرگرمیاں بھی شامل کی جاتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں طلبہ کو اپنی صلاحیت اور سمجھ کو بیان کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ مشقیں طلبہ کی رہنمائی بھی کرتی ہیں کہ انہوں نے تصور کی تفہیم کس حد تک کی ہے۔
- **غلطیوں سے پاک:** ایک معیاری درسی کتاب کی یہ اہم خصوصیت ہے کہ اس میں غلطیاں نہ ہو۔ان غلطیوں کا تعلق الفاظ اور جملوں سے بھی ہو سکتا ہے۔اگر درسی کتاب میں غلط الفاظ اور غلط جملے لکھے ہوں گے تو اس کی قدر میں کمی آئے گی۔ نتیجتاً طلبہ غلط الفاظ اور تصور کی غلط تفہیم کرلیں گے۔اس کے علاوہ مواد مضمون میں حقائق اور تصور کے لحاظ سے بھی غلطی کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔اس لیے ضروری ہے کہ درسی کتاب میں کسی بھی طرح کی غلطی نہ ہو۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ درسی کتاب میں مشق کیسی ہونی چاہیے؟

2۔ درسی کتاب کے معیار کو کس طرح بڑھایا جاسکتا ہے؟

____

____

5.5 خلاصہ

قومی درسیات کا خاکہ 2005 میں درسی کتاب پر گفتگو کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ "درسی کتابیں اور دیگر مواد میں علم کی نمائندگی کو آج انسانیت اور قوم کو درپیش چیلنجز کے وسیع تناظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔" یہ بات اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہمیں درسی کتاب کا استعمال وسیع پس منظر میں کرنا ہوگا اس کے لیے ضروری یہ ہے کہ ہم درسی کتاب کے استعمال کے حوالے سے مختلف مفروضات پر غور و فکر کریں۔ اس تناظر میں درس کتاب کی تیاری کے حوالے سے بڑی تبدیلیاں بھی رونما ہوئی ہیں۔اور اب درسی کتابوں کے اندر طلبہ کی انفرادیت، ان کے سیکھنے کے انداز، ان کی زبان و تہذیب کا تنوع، سیکھنے کے ماحول کو اہمیت دی جاتی ہے۔

5.6 اکتسابی نتائج

- کالنس ڈکشنری کے مطابق "درسی کتاب ایک ایسی کتاب ہوتی ہے جس میں کسی خاص مضمون کے بارے میں حقائق ہوتے ہیں جس کو اس مضمون کا مطالعہ کرنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں۔"
- درسی کتاب درسیات کو منظم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں جس کے اندر منظم بنیادی و جامع مواد کی پیش کیا جاتا ہے جو تعلیم

کے عمل میں تسلسل قائم رکھتا ہے۔

- درسی کتاب کا مواد تحقیق شدہ، درست اور قابل اعتماد ہوتا ہے اور اکتسبی عمل میں رہنمائی کرتا ہے
- درسی کتاب طلبا کی انفرادیت کو نظر میں رکھ کر تیار کی جاتی ہے۔ اور یہ طلبا کو آزادانہ طور پر اکتساب کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- درسی کتاب سے طلبا میں پڑھنے کی عادت اور زبان کی مہارتوں کو فروغ ملتا ہے۔
- درسی کتاب معلم کے لیے ایک رہنما کے طور پر کام کرتی ہے جس کی مدد سے معلم اپنی تدریس کی حکمت عملی طے کرتا ہے اور طلبا کے معیار کے مطاق تدریس کا عمل کرتا ہے۔
- ایک معیاری درسی کتاب کی ظاہری اور باطنی خوبیاں ہوتی ہیں۔
- معیاری جلد سازی، بہترین سرورق، اچی طباعت و چھپائی، مناسب فانٹ اور پیشکش، معیاری تصویروں کا استعمال اور مناسب قیت درسی کی کی ظاہری خصوصیات ہوتی ہیں۔
- درسی کتاب کے مواد کی نصاب سے مطابقت، مضامین کا طلبہ کی زندگی سے تعلق، مواد کی درستگی اور لائبلٹی، درست زبان و بیان، درسی کتاب کے اند اسباق میں دلچسپی کا سامان، اسباق ایک دوسرے سے ربط، متفرق مضامیں، مضامین کا طلبا کے ذہنی معیار کے مطابق ہونا اور غلطیوں سے پاک ہونا وغیر درسی کتاب کی باطنی خصوصیات ہیں۔

5.7 فرہنگ

کوٹھاری کمیشن	:	حکومت ہند کے ذریعے قائم کردہ ایک کمیشن جس نے تعلیم کے حوالے سے 1966 میں ایک مکمل رپورٹ پیش کی۔
درسیات	:	تعلیمی عمل میں اسکول کے اندر پیش آنے والے طلباء کے تمام تجربات کو مجموعی طور پر درسیات کہا جاتا ہے۔
تدریسیات	:	تدریس کا ایک نقطہ نظر جس میں سیکھنے اور سکھانے نظریہ شامل ہے۔
انفرادیت	:	وہ نفسیاتی خصوصیات جن کی بنیاد پر ایک فرد دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔
فانٹ	:	ایک خاص ڈیزائن اور سائز میں حروف اور علامتوں کی پیشکش۔

5.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. 'ہندوستان کی تقدیر اب اس کے کلاس رومز میں تیار ہو رہی ہے' یہ بات کہاں کہی گئی ہے؟

(a) قومی درسیات کا خاکہ میں (b) کوٹھاری کمیشن میں (c) تعلیمی پالیسی میں (d) ان میں سے کوئی نہیں

2. درس کتاب کا استعمال کہاں کیا جاتا ہے

(a) اسکولوں میں (b) کمرہ جماعت میں (c) گھر پر (d) ان میں سے سبھی

3. درسی کتاب کے حوالے سے درج ذیل میں کون سا جملہ صحیح نہیں ہے.

(a)مواد تحقیق شدہ ہونا چاہیے (b)مواد میں تسلسل ہونا چاہیے

(c)اسباق میں ربط ضروری نہیں ہے (d)تعلیمی مقاصد سے مطابقت ہو

4. درسی کتاب کی باطنی خصوصیات نہیں ہے:

(a)متفرق مضامین (b)مشقی سوالات (c)سرورق وجلد سازی (d)اسباق میں ربط

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ درسی کتاب کی تعریف بیان کیجیے۔

2۔ درسی کتاب درسیات کو منظم کرنے میں کیا مدد کرتی ہے؟

3۔ درسی کتاب طلبا کے لیے کس طرح مفید ہوتی ہے؟

4۔ درسی کتاب کی ظاہری خوبیاں کون کون سی ہیں؟

5۔ درسی کتاب کی باطنی خوبیاں کون کون سی ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ درسی کتاب کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اسکی ضرورت واہمیت پر ایک نوٹ لکھیے۔

2۔ درسی کتاب کی ظاہری و باطنی خوبیاں مفصل بیان کیجیے۔

3۔ تعلیمی نظام میں درسی کتاب کا استعمال کیوں ضروری ہے۔اس پر اپنی مفصل رائے دیجیے۔

5.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- ریاض احمد۔اردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے۔مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔(2003)
- زبیدہ حبیب۔تدریس اردو۔ادبستان پبلیکیشن، دہلی۔(2012)
- عمیر منظر۔اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔شپرا پبلیکیشن(2009)
- معین الدین۔اردو زبان کی تدریس۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔نئی دہلی(1983)
- انعام اللہ خاں شیروانی۔تدریس زبان اردو۔آف سیٹ آرٹ پرنٹس۔کلکتہ(1989)
- تلمیذ فاطمہ نقوی اور آفاق ندیم۔اردو زبان کی تدریس و فہم۔ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔

اکائی 6۔ درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ*

6.0 تمہید
6.1 مقاصد
6.2 درسی کتاب کی سماجیاتی و نفسیاتی بنیادیں
6.2.1 درسی کتاب کی سماجیاتی بنیادیں
6.2.2 درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادیں
6.3 درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ
6.3.1 سماجی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تنقیدی تجزیہ
6.3.2 نفسیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تنقیدی تجزیہ
6.3.3 درسی کتاب کا عمومی تنقیدی تجزیہ
6.4 خلاصہ
6.5 اکتسابی نتائج
6.6 فرہنگ
6.7 نمونہ امتحانی سوالات
6.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

6.0 تمہید

کسی بھی ملک کے تعلیمی نظام میں تعلیم کے معیار کو بلند رکھنا سب سے بڑی ترجیح ہوتی ہے۔ تعلیم کو عوام تک منظم طریقے سے پہنچانے کے لیے درسیات کو تیار کیا جاتا ہے۔ درسی کتابیں اسی درسیات کا حصہ ہوتی ہیں۔ عموماً یہ محسوس کیا جاتا رہا ہے کہ اسکولوں کے اندر درسیات کے مختلف پہلوؤں کو اتنی جگہ نہیں ملتی جتنی درسی کتابوں کو مل جاتی ہے۔ ایسے میں درسی کتابیں مرکزی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں اور پورا کا پورا تعلیمی عمل اسی پر منحصر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ درسی کتاب کے اس طرح سے استعمال پر مختلف کمیٹیز اور ماہرین نے خدشے کا اظہار کیا

* Dr. Ashraf Nawaz, Assistant Professor, Dept. of Education & Training, MANUU

ہے۔ان کا ماننا ہے کہ تعلیمی تجربات میں تنوع ہونا چاہیے اور سیکھنے کے مواقع اور ذرائع مختلف ہونے چاہیے۔ چونکہ درسی کتاب تعلیمی نظام میں ایک اہم کڑی ہے اس لیے اس کے معیار اور استعمال پر ہمیشہ نظر رکھی جاتی ہے۔ درسی کتاب کس طرح ایک معیاری کردار ادا کر سکتی ہے اس کے لیے اس کا تنقیدی تجزیہ کرنا ضروری ہے۔اس یونٹ میں ہم درسی کتاب کے تنقیدی تجزیے سے متعلق بات چیت کریں گے۔

6.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- درسی کتاب کی سماجیاتی بنیادوں کو سمجھ سکیں۔
- درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادوں کو سمجھ سکیں۔
- درسی کتاب کا نفسیاتی نقطہ نظر سے تنقیدی جائزہ کر سکیں۔
- درسی کتاب کا سماجی نقطہ نظر سے تنقیدی جائزہ کر سکیں۔
- درسی کتاب کا عمومی تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

6.2 درسی کتاب کی سماجیاتی و نفسیاتی بنیادیں

درسی کتاب کی تجزیے میں اس کے سماجی اور نفسیاتی پہلوؤں کو نظر میں رکھنا ضروری ہے۔ آیئے ان پہلوؤں پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

6.2.1 درسی کتاب کی سماجیاتی بنیادیں

درسی کتاب کی سماجی بنیادوں سے مراد اس کے مواد میں سماجی سیاق و سباق، ثقافتی پس منظر اور معاشرتی اقدار کی شمولیت سے ہے۔ 'اسکول سماج کا نمونہ ہوتا ہے' جان ڈوی کی یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اسکولوں کے اندر ہونے والی حرکات و سکنات سے ایک چھوٹے سماج کی تشکیل ہوتی ہے اور یہ سماج اسی سماج کا حصہ ہوتا ہے جہاں سے بچے اٹھ کر کے آتے ہیں۔ایسے میں درسی کتاب سماج کی حقیقت سے الگ نہیں ہو سکتی۔ درسی کتابوں کی تیاری میں سماجی حقائق اور بدلتے ہوئے سماج کی شمولیت ناگزیر ہوتی ہے۔ درسی کتابوں کو انھی بنیادوں پر تیار بھی کیا جاتا ہے۔

ان سماجی بنیادوں کے حوالے سے جس میں تعلیمی مواد کو ثقافتی طور پر حساس، سماج سے متعلقہ اور طلبہ کی ہمہ جہت نشوونما کو معاشرے کے تناظر میں پیش کیا گیا ہو، درسی کتاب کو تیار کیا جاتا ہے۔

6.2.2 درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادیں

درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادوں کا تعلق نفسیات کے اصولوں اور نظریات سے ہے۔ جن کے نتیجے میں نشوونما کے مختلف اصولوں کو بحث میں لایا جاتا ہے۔اس کا تعلق درس و تدریس کے ان نفسیاتی اصولوں سے ہے جن کی مدد سے سیکھنے اور علم حاصل کرنے کے عمل کو آسان

بنانے میں مدد ملتی ہے۔

درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادوں میں اس بات کی گہری سمجھ شامل ہے کہ طلبہ کس طرح سیکھتے ہیں، یاد کرتے ہیں اور مواد کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔اس حوالے سے ایسے مواد کو تخلیق کیا جاتا ہے جو نفسیاتی طور پر موثر ثابت ہو اور سیکھنے کے بہترین نتائج ملیں۔

6.3 درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ

درسی کتاب کے تجزیے میں اس کے مواد کا ایک منظم تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں درسی کتاب کے مواد، اس کی ساخت اور مواد مضمون کی تدریسی مقاصد سے موزونیت کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔ مزید یہ ہے کہ درسی کتاب کے اندر معلومات کی درستگی، مواد مضمون کا سیاق وسباق، سماجی معنویت اور اس کی خوبیوں اور خامیوں کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

درسی کتاب کے معیار کو جانچنے کے لیے اس کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ کسی بھی کتاب کا تجزیہ کرنے سے پہلے اس کتاب کو تیار کرنے کے مقاصد کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ تجزیہ کرتے وقت ان اصول وضوابط کو ترتیب دیا جاسکے جن کی بنیاد پر درسی کتاب کا تجزیہ کیا جائے گا۔

6.3.1 سماجی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تجزیہ

سماجی نقطہ نظر سے درسی کتاب کے درج ذیل پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- **تنوع**: درسی کتاب میں مختلف علاقوں، مذاہب، قوموں، صنف، سماجی و معاشی نکات کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ درسی کتاب کا تجزیہ کرتے ہوئے اس بات کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا کہ درسی کتاب میں سبھی طبقات کی نمائندگی ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ اس کے اندر کسی قسم کی سماجی تفریق یا غیر برابری کو جگہ تو نہیں مل رہی ہے۔ اور درسی کتاب میں سبھی کی آوازوں کو جگہ دی گئی ہے، خصوصی طور پر محروم طبقات کی نمائندگی ضروری ہے۔ ان بنیادوں کو نظر میں رکھ کر درسی کتاب کو پرکھا جائے گا۔
- **صنفی کردار**: درسی کتاب میں اس بات کی بڑی اہمیت ہے کہ اس میں جو مواد پیش کیا گیا ہے وہاں صنفی کردار کو مناسب طور پر دکھایا گیا ہے یا نہیں۔ درسی کتاب کا جائزہ لیتے ہوئے یہ سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ صنفی کردار کو طاقت کے رشتے کے حوالے سے کمتر یا برتر تو نہیں دکھایا گیا ہے۔ اس سوال کو نظر میں رکھ کر تنقدی جائزہ لیا جائے گا کہ صنفی اعتبار سے سماجی کردار کس طرح دیے گئے ہیں اور طاقت کے رشتے کو کس طرح برتا گیا ہے۔
- **دقیانوسی تصورات**: سماج کے اندر بہت سے دقیانوسی تصورات پائے جاتے ہیں۔ اکثر کچھ دقیانوسی تصورات کو اتنی مضبوطی عطا ہو جاتی ہے کہ اس کو نکارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی یہ تصورات درسی کتاب میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ اس لیے درسی کتاب میں جو تصورات پیش کیے گئے ہیں وہ دقیانوسی تصور کو ختم کرتے ہیں یا بڑھاوا دیتے ہیں اس پہلو کو نظر میں رکھ کر جائزہ لیا جاتا ہے۔ صنف، سماجی طبقات، علاقے اور قوم وغیرہ کے حوالے سے جو دقیانوسی تصورات ہیں ان کے خاتمے کے لیے درسی کتاب میں کوئی جگہ ہے یا نہیں اس کا

تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔

- **ثقافتی حساسیت:** ہندوستان کے تناظر میں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کو ملک کے اندر ایک خوبصورتی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مختلف ثقافتوں کی نمائندگی درسی کتابوں میں انہی ضروری ہے۔ اس لیے درسی کتاب کا مواد ثقافتی طور پر حساس ہے یا نہیں اس کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ درسی کتاب کا مواد تہذیبی تنوع کو بڑھاوا دیتا ہے یا کسی خاص تہذیب کی برتری کو تسلیم کرتا ہے یا بین التہذیب کو فروغ دیتا ہے۔
- **سماجی مسائل اور انصاف:** درسی کتاب میں سماجی مسائل اور انصاف کی صحیح نمائندگی ہونی چاہیے۔ درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ لیتے وقت اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اس کے مواد کو اس نظر سے جانچا جائے کہ اس میں سماجی مسائل حقیقی طور پر کتنی جگہ دیے گئے ہیں۔ سماجی انصاف کے حوالے سے بات چیت اور بحث مباحثے کے کتنے مواقع ملتے ہیں۔ اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اس کا مواد ان موضوعات پر سوچنے کے لیے کتنا آمادہ کرتا ہے۔
- **پسماندہ آوازوں کی شمولیت:** درسی کتاب کا مواد مختلف صورتوں سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر سماجی زندگی کی عکاسی ہوتی ہے اور مختلف کردار کی مدد سے موضوعات کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ ان موضوعات اور کرداروں میں کن لوگوں کی نمائندگی ہو رہی ہے۔ اکثر محروم طبقات کی زندگی اور اس کے اس پاس ہونے والے واقعات کو درسی کتابوں میں جگہ نہیں مل پاتی ہے۔ درسی کتاب میں کردار کی صورت میں، واقعات اور تصورات کی صورت میں پسماندہ آوازوں کو کتنی جگہ ملتی ہے اس کو بھی تجزیاتی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ کمزور طبقات کی آوازوں کو کتنی جگہ دی گئی ہے یہ بات اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔
- **زبان اور سماجی شناخت:** درسی کتاب میں زبان کی بڑی اہمیت ہے۔ یہاں زبان سے مراد کسی بھی موضوع کو بیان کرتے وقت کس انداز اور منشا کو نظر میں رکھا جاتا ہے، اس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ استعمال کی جانے والی زبان شمولیت کے مواقع فراہم کرتی ہے یا اس میں کسی قسم کی تفریق پائی جاتی ہے۔ زبان کا ایسا استعمال جو سماجی شناخت کی قدر کو اہمیت دے وہ درسی کتاب کے لیے اہم ہوتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادیں کیا ہیں؟

2۔ درسی کتاب میں صنفی کردار اور دقیانوسی تصورات کے تنقیدی جائزے میں کن پہلوؤں کو نظر میں رکھا جائے گا؟

___

___

6.3.2 نفسیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تجزیہ

نفسیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب کے درج ذیل پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- **طلبا کی نفسیات:** نفسیات کے علم نے طلبہ کو سمجھنے میں بہت مدد کی ہے۔ طلبہ کی دلچسپیاں، سیکھنے کے انداز، انفرادیت، شخصیت، ذہانت، جذباتی ترقی، وغیرہ تمام پہلوؤں کو باریکی سے سمجھنے میں بڑی مدد ملی ہے۔ان تمام پہلوؤں کو نظر میں رکھتے ہوئے درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی کہ طلبہ کے ان نفسیاتی پہلوؤں کو کس حد تک نظر میں رکھ کر درسی کتاب کو تیار کیا گیا ہے۔
- **سیکھنے کے انداز اور ترجیحات:** درسی کتاب کا تنقیدی تجزیہ کرتے وقت اس بات پر غور کیا جائے گا کہ اس کے ذریعے طلبہ کے سیکھنے کے مختلف انداز اور ان کی ترجیحات کا احاطہ کس حد تک ہو رہا ہے۔ درسی کتاب کے اندر مختلف طرح سے مواد کی پیشکش اور انٹر ایکٹیو سرگرمیاں ہونا ضروری ہے۔ان پہلوؤں کو نظر میں رکھ کر تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔
- **محرکہ اور مشغولیت:** اکتساب میں محرکہ بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ درسی کتاب میں مواد کی پیشکش یا سرگرمیوں کی شمولیت اس طرح ہونی چاہیے کہ اس سے طلبہ کو تحریک ملے۔اس بات پر غور کیا جائے گا کہ درسی کتاب طلبہ کو ان کی حقیقی زندگی سے کتنی مطابقت فراہم کرتی ہے۔ درسی کتاب کے اندر سیکھنے، تجسس اور ذاتی ترقی کی خوشی پر کتنا زور دیا گیا ہے اس پر غور کرتے ہوئے تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔
- **ذہنی نشو نما:** طلبہ کی ذہنی نشو نما کے حوالے سے مختلف ماہرین نفسیات نے اپنی تحقیق کو پیش کیا ہے۔ یہ تحقیق طلبہ کے اکتساب کے عمل کو سمجھنے اور ان کی ذہنی سطح کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ مثلاً 'پیاجے' کی ذہنی نشو و نما کی تحقیق نے طلبا کی عمر کی بنیاد پر ذہنی ترقی کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ درسی کتاب کا تنقیدی تجزیہ کرتے وقت اس پہلو کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی کہ درسی کتاب میں ان اصولوں کے حوالے سے مواد اور سرگرمیوں کو رکھا گیا ہے کہ طلبہ کی ذہنی ترقی مناسب انداز میں ہو سکے۔
- **تعمیراتی تعلیم:** درسی کتاب تعمیری نقطہ نظر کو کتنی جگہ دیتی یہ بات اہمیت کی حامل ہے۔ درسی کتاب کی مدد سے طلبہ کو کس حد تک علم کی تعمیر کرنے میں مدد ملتی ہے اور تلاش، مسئلہ کا حل کرنے، کر کے سیکھنے کے مواقع کتنے ملتے ہیں۔ درسی کتاب طلبہ کو فعال رکھنے میں کتنی مدد کرتی ہے اس بات پر غور کرتے ہوئے تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔
- **سماجی ادراک کی تعلیم:** درسی کتاب کے مواد میں کس حد تک سماجی مسائل اور سماجی زندگی کے حقائق کو جگہ دی گئی ہے اس پر غور کرتے ہوئے جائزہ لینا ضروری ہے۔ درسی کتاب میں ایسے مواقع اور مواد کا ہونا اشد ضروری ہے جس کی مدد سے طلبہ میں سماجی ادراک پیدا ہو۔ چونکہ درسی کتابیں طلبہ کی مکمل سمجھ تیار کرنے میں مدد کرتی ہیں اس لیے اس میں ایسے مواقع ہونا ضروری ہے جو طلبہ کی سماجی زندگی کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوں۔
- **جذباتی بہبود:** درسی کتابیں طلبہ کے لیے تیار کی جاتی ہیں۔ طلبہ میں جذباتیت ہوتی ہے۔ اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ درسی کتابیں طلبہ کی جذباتی ذہانت کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں یا نہیں۔ طلبہ کی جذباتی بہبود کے لیے ایک مثبت اور معیاری ماحول مہیا ہونا ضروری ہے۔ اس امر میں درسی کتابیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

6.3.3 درسی کتاب کا عمومی تجزیہ

درسی کتاب کا عمومی تجزیہ کرتے وقت درج ذیل پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- **تعلیمی مقاصد:** درسی کتاب کا تنقید جائزہ لیتے وقت اس بات پر غور کیا جائے گا کہ جو درسی وہ تعلیمی مقاصد کو کس حد تک پورا کرتی ہیں۔ یعنی ادھر سے کتاب کا تعلیمی مقاصد سے مطابقت رکھنا ضروری ہے۔ مختلف جماعت میں مضامین کو پڑھانے کے لیے مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ درسی کتاب جس جماعت کے لیے تیار کی گئی ہے اس کے مقاصد کے ساتھ اس کی مناسبت رکھنا ضروری ہے۔ ان اہم نکات کو نظر میں رکھ کر درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔
- **اشاعت کردہ ادارہ:** کتابوں کی اشاعت ایک اہم عمل ہے۔ مختلف ادارے ہیں جو مختلف قسم کی کتابوں کی اشاعت کرتے ہیں۔ درسی کتاب کا معیار اس بات پر منحصر ہوگا کہ کس ادارے سے شائع ہوئی ہے۔ یہاں اشارہ اس بات پر ہے کہ درسی کتاب جس ادارے سے شائع کی گئی ہے وہ معیاری ادارہ ہے یا نہیں۔ اس لیے درسی کتاب کو سرکاری یا قابل اعتماد اشاعتی ادارے سے شائع کرنی چاہیے۔ ایک معیاری ادارہ ناقص اور غیر معیاری درسی کتاب کی اشاعت سے گریز کرتا ہے۔ درسی کتاب کا تجزیہ کرتے وقت اس امر کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا۔
- **قیمت:** اس بات کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے کہ درسی کتاب عام طلبہ کے لیے تیار کی جاتی ہے۔ ایک بڑی تعداد درسی کتاب سے استفادہ کرتی ہے۔ اس میں تمام طبقات کے طلبہ شامل ہوتے ہیں۔ اس لیے درسی کتاب کی قیمت کا مناسب ہونا بہت ضروری ہے۔ درسی کتاب کے تجزیے کے حوالے سے اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کی درسی کتاب کی قیمت کس حد تک مناسب ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس کی قیمت اتنی زیادہ ہو کہ عام طلبہ تک اس کی رسائی نہ ہو پائے۔ یا پھر قیمت کم رکھ کر اس کے معیار کو گھٹا دیا گیا ہو۔
- **جلد سازی:** درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ کرتے وقت اس بات کو پر کھا جائے گا کہ کتاب کی معیاری جلد سازی ہوئی ہے یا نہیں۔ معیاری جلد سازی کا تعلق کتاب کو حفاظت پہنچانے سے ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر جلد سازی مضبوط ہو گی تو کتاب کو لمبے وقت تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- **سرورق** : درسی کتاب کا سرورق بھی معیاری ہونا چاہیے۔ یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ درسی کتاب کا سرورق خوبصورت ہو اور دلکش بھی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ جس مضمون کی درسی کتاب ہے اس کے موادِ مضمون سے سرور کا تعلق ہونا ضروری ہے۔ اس پہلو پر درسی کتاب کا تنقیدی تجزیہ کرتے وقت نظر رکھنا ضروری ہے۔
- **چھپائی:** حالانکہ اشاعتی ادارہ اگر معیاری ہو گا تو درسی کتاب کی چھپائی بھی معیاری ہو گی۔ لیکن کبھی کبھی اشاعتی ادارہ معیاری ہونے کے باوجود کتاب کی چھپائی میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ درسی کتاب کے پنوں پر لکھاوٹیں صاف ستھری نظر آنی چاہیے تاکہ طلبہ اسے پڑھنے میں دشواری نہ محسوس کریں۔
- **جملے کی درستگی:** درسی کتاب کا جائزہ لیتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ اس کے اندر جملہ واملا کی غلطیاں نہ ہوں۔ چونکہ درسی کتاب کی مدد سے طلبہ پڑھنا لکھنا بولنا سیکھتے ہیں۔ اس لیے اس قسم کی غلطیوں سے بچنا ضروری ہے۔ ایسے میں اس بات کا خدشہ ہو گا کہ طلبہ غلط علم حاصل کر لیں گے۔ زبان وادب کی درسی کتابوں میں اس طرح کی غلطیاں بڑے نقصانات کا سبب بن سکتی ہیں۔
- **مناسب تصویریں:** درسی کتاب میں مختلف تصویریں استعمال کی جاتی ہیں۔ تنقیدی تجزیہ کرتے وقت اس بات کو نظر میں رکھا جائے گا کہ

جو تصویریں استعمال کی گئی ہیں وہ مواد مضمون سے مناسبت رکھتی ہیں یا نہیں۔ تصویریں عمدہ ہونی ضروری ہیں۔ تصویروں میں رنگوں کا مناسب استعمال درسی کتاب کو دلکش بناتا ہے۔

- **زبان وبیان کا معیار** : درسی کتاب کی زبان معیاری ہونی چاہیے۔ جس عمر کے طلبہ کے لیے درسی کتاب تیار کی جارہی ہے، زبان کا معیار بھی اسی سے مناسبت رکھتا ہونا چاہیے۔ تنقیدی جائزہ لیتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ درسی کتاب میں استعمال کی گئی زبان سادہ اور سلیس ہے یا نہیں۔
- **اسباق کی ترتیب**: درسی کتاب میں اسباق کی ترتیب مناسب ہونی چاہیے۔ ہر سبق کا ایک دوسرے سے ربط ہونا ضروری ہے۔ درسی کتاب کا تنقیدی جائزہ لیتے وقت اس بات کو دیکھنے کی ضرورت ہوگی کہ اسباق مناسب طور پر اور صحیح ترتیب کے ساتھ رکھے گئے ہیں یا نہیں۔
- **فرہنگ** : درسی کتاب کے اندر فرہنگ کا ہونا ضروری ہے۔ فرہنگ کا استعمال معیاری طور پر کرنا چاہیے۔ ایسے مشکل تصورات والفاظ جو مختلف اسباق میں آئے ہوئے ہوں ان کو فرہنگ میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو سمجھنے میں سہولت فراہم ہو سکے۔
- **مشقیں**: درسی کتاب میں مشقوں کا ہونا ضروری ہے۔ مشقی سوالات معیاری ہونے چاہیے اور ان کے اندر تنوع ہونا چاہیے۔ سوالات میں تنوع سے مراد طلبہ کو مختلف مواقع ملنے چاہیے جس سے وہ اپنی سمجھ کا اظہار کر سکیں۔ اس لیے معروضی سوالات کی مختلف اقسام کا استعمال کیا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ موضوعی سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں۔ تنقیدی تجزیہ کرتے وقت درسی کتاب کی مشق کو اس گہرائی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ طلبا کی نفسیات کے حوالے سے درسی کتاب کے کن پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے؟ 2۔ درسی کتاب میں مشقیں کیسی ہونی چاہیے؟ __________ __________

6.4 خلاصہ

اسکولوں کے اندر درسی کتابیں ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔ چونکہ درسی کتابیں کمرہ جماعت میں ہونے والی حرکات میں رہنمائی کرتی ہیں اس لیے ان کا معیاری ہونا ضروری ہے۔ درسی کتاب کی تیاری کرتے وقت ان تمام پہلوؤں پر غور وفکر کیا جاتا ہے جن کا تعلق سیکھنے سکھانے کے عمل سے ہے۔ نفسیات اور سماجیات کے اصولوں کو نظر میں رکھتے ہوئے درسی کتاب تیار کی جاتی ہے۔ درسی کتاب کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اس کا تنقیدی جائزہ لینا ضروری ہے۔ جائزے کے عمل سے ہم یہ تعین کر سکتے ہیں کہ درسی کتاب کس حد تک کمرہ جماعت میں سیکھنے سکھانے کے مواقع فراہم کر رہی ہیں۔ تجزیہ کرتے وقت نفسیات، سماجیات اور تدریسیات کے اصول رہنمائی کرتے ہیں۔ ان اصولوں کی بنیاد پر ہم درسی کتاب کے تمام پہلوؤں کو پرکھ سکتے ہیں۔

درسی کتاب کے تنقیدی جائزہ کے نتیجے میں اس کے اندر مناسب سدھار کیے جا سکتے ہیں۔ اور ان خامیوں کو دور کر کے درسی کتاب کو اس لائق بنایا جا سکتا ہے کہ وہ کمرہ جماعت میں سیکھنے سکھانے کے عمل میں اہم کردار ادا کر سکے۔ ان ساری باتوں میں یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ اساتذہ درسی کتاب کے استعمال اور اس کے مقام کی اہمیت کو سمجھیں اور تعلیمی مقاصد کے حوالے سے جو مناسب حکمت عملیاں ہیں انہیں اپنی تدریس میں جگہ دیں۔

6.5 اکتسابی نتائج

- درسی کتاب تعلیمی نظام میں ایک اہم کڑی ہے اس لیے اس کے معیار اور استعمال پر ہمیشہ نظر رکھی جاتی ہے۔ درسی کتاب کس طرح ایک معیاری کردار ادا کر سکتی ہے اس کے لیے اس کا تنقیدی تجزیہ کرنا ضروری ہے۔
- درسی کتاب کے تجزیے میں اس کے مواد کا ایک منظم تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں درسی کتاب کے مواد، اس کی ساخت اور مواد مضمون کی تدریسی مقاصد سے موزونیت کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے
- درسی کتاب کی سماجی بنیادوں سے مراد اس کے مواد میں سماجی سیاق و سباق، ثقافتی پس منظر اور معاشرتی اقدار کی شمولیت سے ہے
- درسی کتاب کی نفسیاتی بنیادوں کا تعلق نفسیات کے اصولوں اور نظریات سے ہے۔ جن کے نتیجے میں نشو نما کے مختلف اصولوں کو بحث میں لایا جاتا ہے۔
- سماجی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تجزیہ کرتے وقت اس کے اندر تنوع، صنفی کردار کی پیشکش، دقیانوسی تصورات، ثقافتی حساسیت، سماجی مسائل اور انصاف، پسماندہ آوازوں کی شمولیت اور زبان اور سماجی شناخت وغیرہ پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔
- نفسیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تجزیہ کرتے وقت طلبا کی نفسیات، سیکھنے کے انداز اور ترجیحات، محرکہ اور مشغولیت، ذہنی نشو نما، تعمیراتی تعلیم اور جذباتی بہبود وغیرہ پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

درسی کتاب کا عمومی تجزیہ کرتے وقت تعلیمی مقاصد، اشاعتی ادارہ، قیمت، جلد سازی، سرورق، چھپائی، تصویریں، زبان و جملے، اسباق کی ترتیب اور مشقوں وغیرہ کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

6.6 فرہنگ

صنفی کردار	:	معاشرے میں صنفی کردار کا مطلب یہ ہے کہ سماج صنف کی بنیاد پر ہم سے کس طرح کام کرنے، بولنے، لباس پہننے اور برتاؤ کرنے کی توقع کرتا ہے۔
دقیانوسی تصورات	:	لوگوں یا کسی گروپ کے بارے میں ایک عمومی تصور جو ضروری نہیں ہے کہ سچ ہو.
سماجی شناخت	:	سماجی شناخت کسی فرد کے خود تصور کا وہ حصہ ہے جو متعلقہ سماجی گروپ میں رکنیت کے طور پر دیکھا یا سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً نسل، مذہب، جنس، جنسی رجحان، قومیت، قابلیت، سیاسی وابستگی، رشتے کی

حیثیت، پیشہ، اور سماجی اقتصادی حیثیت۔

ذہنی نشو نما : فرد کی ذہنی ترقی جس کا تعلق یہ علم، ہنر، مسائل کے حل اور مزاج کی نشو و نما سے ہوتا ہے۔

تعمیراتی تعلیم : آموز گار معلومات کو غیر فعال طور پر لینے کے بجائے علم کی تعمیر کرتے ہیں۔

6.7 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ درج ذیل میں کون سا جملہ صحیح ہے؟

(a) درسی کتاب درسیات کا حصہ ہوتی ہے۔ (b) درسی کتاب کے ذریعے درسیات تیار کی جاتی۔

(c) درسی کتاب کا درسیات سے ربط نہیں ہوتا ہے۔ (d) درسی کتاب اور درسیات دونوں ایک ہی ہیں۔

2۔ 'اسکول سماج کا نمونہ ہوتا ہے' یہ کس کا قول ہے

(a)پیاجے (b)ڈی ایس کوٹھاری

(c)جان ڈیوی (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ سماجی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تجزیہ کرے وقت کس پہلو کا جائزہ لیا جاتا ہے

(a)جلد سازی و سرورق کا (b)محرکہ کا

(c)صنفی کردار کا (d)اسباق کی ترتیب کا

4۔ نفسیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب کا تجزیہ کرے وقت کس پہلو کا جائزہ لیا جاتا ہے

(a)قیمت کا (b)جملے کی درستگی کا

(c)سیکھنے کے انداز اور ترجیحات کا (d)صنفی کردار کا

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ درسی کتاب کی سماجیاتی بنیادی کیا ہیں؟

2۔ درسی کتاب کی سماجیاتی بنی نفسیاتی بنیادوں کی اہمیت بیان کیجیے۔

3۔ درسی کتاب کی ظاہری بناوٹ کے حوالے سے تنقیدی تجزیہ پیش کیجیے۔

4۔ درسی کتاب کا سرورق اور اس کی جلد سازی کیسی ہونی چاہیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ سماجیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب میں کن پہلوؤں کا تنقیدی تجزیہ کیا جاتا ہے؟

2۔ نفسیاتی نقطہ نظر سے درسی کتاب میں کن پہلوؤں کا تقلیدی تجزیہ کیا جاتا ہے؟

3۔ درسی کتاب کا عمومی تنقیدی تجزیہ پیش کیجیے؟

6.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- ریاض احمد۔اردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے۔مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔(2003)
- زبیدہ حبیب۔تدریس اردو۔ادبستان پبلیکیشن، دہلی۔(2012)
- عمیر منظر۔اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔شپرا پبلیکیشن(2009)
- معین الدین۔اردو زبان کی تدریس۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔نئی دہلی(1983)
- انعام اللہ خاں شیروانی۔تدریس زبان اردو۔آف سیٹ آرٹ پرنٹس۔کلکتہ(1989)
- تلمیذ فاطمہ نقوی اور آفاق ندیم۔اردو زبان کی تدریس و فہم۔ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔

اکائی 7۔ درسی وتدریسی آلات - مفہوم، ضرورت واہمیت*

7.0 تمہید

7.1 مقاصد

7.2 درسی وتدریسی آلات کا مفہوم

7.3 درسی وتدریسی آلات کی ضرورت واہمیت

7.4 درسی وتدریسی آلات کی تیاری

7.5 درسی وتدریسی آلات کا استعمال

7.6 خلاصہ

7.7 اکتسابی نتائج

7.8 فرہنگ

7.9 نمونہ امتحانی سوالات

7.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

7.0 تمہید

کمرہ جماعت میں اکتساب کے عمل کو موثر بنانے کے لیے مختلف حکمت عملیاں اپنائی جاتی ہیں۔ بچے کن آلات میں زیادہ سیکھتے ہیں؟ اس پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور بہت کچھ بیان کیا جاتا رہا ہے۔ ان باتوں میں یہ بات سب سے زیادہ اہم ہے کہ بچوں میں اگر سیکھنے کو لے کر آمادگی ہو تو سیکھنے کا عمل موثر ہوتا ہے۔ اس لیے معلم کی سب سے پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی جماعت میں طلبہ کو سیکھنے کے لیے آمادہ کرے۔ تدریس کے عمل میں اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ طلبہ جو سیکھنے جارہے ہیں اس سے متعلق اپنی اصل زندگی میں انہوں نے بہت سارے تجربات کیے ہیں۔ طلبہ کو جب تک اپنی زندگی کی نمائندگی کا موقع نہیں ملتا وہ بات چیت میں یا پھر سیکھنے سکھانے کے عمل میں دلچسپی پیدا نہیں کرپاتے۔ کمرہ جماعت کو حقیقی زندگی سے کیسے جوڑا جائے اور طلبہ کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے کے عمل میں کیسے شریک کیا جائے یہ ایک معلم کے

* Dr. Ashraf Nawaz, Assistant Professor, Dept. of Education & Training, MANUU

لیے سب سے بڑااور اہم سوال ہونا چاہیے۔

7.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- درسی وتدریسی آلات کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- درسی وتدریسی آلات کی ضرورت کا اظہار کر سکیں۔
- درسی وتدریسی آلات کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- درسی وتدریسی آلات کی تیاری کے اہم نکات کو سمجھ سکیں۔
- درسی وتدریسی آلات کے استعمال میں اٹھائے جانے وآلے اقدامات کا جائزہ لے سکیں۔

7.2 درسی وتدریسی آلات کا مفہوم

درس وتدریس کے عمل میں امدادی اشیاء کا اہم کردار ہے۔تدریس کو موثر بنانے میں یہ امدادی اشیاءنہ صرف استاد کی مدد کرتی ہیں بلکہ طلبہ کے پڑھنے اور سیکھنے کے عمل کو آسان بناتی ہیں۔طلبہ کے اندر انفرادیت ہوتی ہے اور ان کا ایک سماجی ونفسیاتی پس منظر ہوتا ہے۔مختلف تحقیقات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ طلبہ کے سیکھنے کا عمل زیادہ موثر اس وقت ہوتا ہے جب وہ دلچسپی اور شراکت کے ساتھ اس عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ تجسس اور دلچسپی سیکھنے کے عمل میں طلبہ کو بہتر طریقے سے شامل ہونے میں مدد کرتے ہیں۔ طلبہ مرکوز تدریس کا یہ تقاضاہے کہ طلبہ کی نفسیات اوران کے سماجی پس منظر کو نظر میں رکھ کر تدریس کو ماڈیفائی کیا جائے۔اوران طریقوں اور اصولوں کو تدریس میں جگہ دی جائے جس سے طلبہ میں سیکھنے اور پڑھنے کے حوالے سے تجسس اور دلچسپی پیدا ہو۔

قومی درسیات کا خاکہ 2005 تدریسی آلات کے بارے بیان کرتا ہے کہ "تدریسی سامان اور دیگر مواد کے ساتھ ساتھ کتابیں، کھلونے اور کھیل بچوں کے لیے اسکول کو دلچسپ بنانے میں مدد کرتے ہیں۔"اس حوالے مزید گفتگو کرے ہوئے قومی درسیات کا خاکہ کہتا ہے کہ "تدریس میں سمعی وبصری مواد کے زیادہ سے زیادہ وسائل کا استعمال کرنا چاہیے، بشمول تصاویر، چارٹ اور نقشے، اور آثار قدیمہ اور مادی ثقافتوں کی نقلیں وغیرہ۔"

قومی درسیات کا خاکہ تدریسی آلات کے استعمال کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔اس کی روشنی میں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اسکول کے اندر ہونے والی سرگرمیوں میں یہ آلات ایک نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

اوپر کہی گئی باتوں کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ درسی وتدریسی آلات وہ آلات ہوتے ہیں جو تدریس کے عمل میں معاون ہوتے ہیں۔تدریس ایک منظم عمل ہے جس میں معلم اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات اٹھاتا ہے۔تدریسی آلات معلم کو اپنی تدریس کو بہتر کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔یہ آلات کتاب، تصاویر، چارٹ، نقشہ یا دیگر قسم کی حقیقی اشیا کے استعمال پر مبنی ہو سکتے ہیں۔ معلم ان

کا مناسب استعمال اپنی تدریس کو با معنی بنانے کے لیے کرتے ہیں۔

7.3 درسی و تدریسی آلات کی ضرورت و اہمیت

تدریسی آلات کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے قومی درسیات کا خاکہ 2005 کہتا ہے کہ "تدریسی آلات اور سرگرمیوں کی مدد سے طلبہ فعال طور پر نئے تصورات کو پرانے تصورات سے جوڑ کر اپنا علم تیار کرتے ہیں۔"

کوٹھاری کمیشن میں بھی تدریسی آلات کے استعمال کی اہمیت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ 'تدریسی معیار کے فروغ کے لیے ہر سکول کو تدریسی امدادی اشیاء کو فراہم کرنا ضروری ہے۔ یہ ملک میں تعلیمی انقلاب کا باعث بنے گا۔'

آیئے تدریسی آلات کی ضرورت و اہمیت کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں جو کہ درج ذیل ہے:

- **تدریس میں معاون:** درسی و تدریسی آلات کو تدریسی معاون اشیاء بھی کہتے ہیں۔ تدریس کے عمل میں معلم مختلف طریقے کا راستعمال کرتا ہے تاکہ اس کی تدریس موثر ہو۔ تدریسی آلات اس امر میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ استاد کے لیے اہم وسائل کے طور پر کام کرتے ہیں جن کی مدد سے استاد نہ صرف اپنی تدریس کو آسان اور جامع بناتا ہے بلکہ طلبہ کو منظم طریقے سے تدریس کے عمل میں شامل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ تدریسی اشیاء کی مدد سے معلم کم وقت میں طلبہ کی مختلف ضروریات کا احاطہ کرتے ہوئے مواد مضمون کو دلچسپ، موزوں اور جامع طریقے سے پیش کرتا ہے۔
- **آموزش کا محرکہ:** آموزش کے لیے محرکہ ضروری ہے۔ طلبہ کے اندر محرکہ تبھی پیدا ہوتا ہے جب طلبہ کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ طلبہ کے اندر جب تک کسی موضوع کو لے کر دلچسپی یا تجسس پیدا نہیں ہوتا تب تک ان کے اندر سیکھنے کی تحریک پیدا نہیں ہو پاتی۔ تدریسی آلات چونکہ ایک خاص طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں جس کے اندر مواد کو دلچسپ اور طلبہ کی حقیقی زندگی سے جڑی کوئی اشیاء کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے تو طلبہ اس میں دلچسپی دکھاتے ہیں۔ تدریسی آلات طلبہ کو موقع فراہم کرتے ہیں متحرک ہو کر جو کچھ بھی کمرہ جماعت میں سکھایا جارہا ہے اس میں شامل ہونے کا، نتیجتاً اُن کو اپنی سمجھ کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔
- **بہتر تفہیم میں مددگار:** تدریسی آلات کے ذریعے مشکل اور پیچیدہ تصورات کو آسان طریقے سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ دقیق و تجریدی خیال کو مادی صورت دے کر طلبہ کی سمجھ کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اکثر کمرہ جماعت میں مشکل تصورات کو طلبہ کے سامنے پیش کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر چھوٹی جماعت میں طلبہ کو مجرد خیالات کو سمجھانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور طلبہ اس میں دلچسپی بھی نہیں پیدا کر پاتے۔ ایسی صورتحال میں تدریسی آلات نہ صرف مواد کو آسان بناتے ہیں بلکہ پیچیدہ تصورات کو دلچسپ بنا کر طلبہ کی تفہیم کرانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
- **بہتر ترسیل کا ذریعہ:** ایک معیاری کمرہ جماعت کا تصور اساتذہ اور طلبہ کے درمایں معیاری بات چیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اکثر یہ بات محسوس کی جاتی ہے کہ طلبہ اور معلم کے بیچ جو رابطہ ہے اس کے درمیان کئی رکاوٹیں ہوتی ہیں۔ یہ رکاوٹیں اساتذہ کے ذریعے استعمال کی جا رہی تکنیک کے ناقص استعمال کے نتیجے میں بھی ہو سکتی ہیں یا طلبہ کی مختلف ضرورتوں کا احاطہ نہ کرنے کی صورت میں بھی ہو سکتی ہیں۔

اس لیے ایک معلم کو اپنے اور طلبہ کے بیچ بات چیت کو آسان اور با معنی بنانا ہو گا۔ تدریسی آلات اس امر میں بڑی مدد کرتے ہیں۔ ایک معلم مواد مضمون کو طلبہ تک پہنچانے کے لیے جس طرح سے بات چیت کرتا ہے اس کو آسان، دلچسپ اور موثر بنانے میں امدادی اشیاء ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ معلم امدادی اشیاء کے اندر ان چیزوں کو جگہ دیتا ہے جو طلبہ کی عملی زندگی سے جڑے ہوتے ہیں۔ معلم ان تصورات کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ طلبہ کی سمجھ اور زبان ان کے سیکھنے کے عمل میں رکاوٹ بن کر نہیں ابھرتی ہے۔

- **آموزشی مشغولیت میں اضافہ**: طلبہ اس کام میں اپنی مشغولیت زیادہ بڑھاتے ہیں جس میں انہیں لطف ملتا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ طلبہ جب کھیل رہے ہوتے ہیں تو وہ پوری طرح سے اس کھیل میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کا دل و دماغ پوری طرح سے اس کھیل سے جڑا ہوتا ہے اور وہ اس میں اپنی بھرپور شمولیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کیونکہ انہیں اس کھیل میں مزہ آتا ہے وہ اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ایک معیاری تدریسی آلہ اگر مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے تو وہ بھی طلبہ کو لطف دے گا اور اس سے طلبہ دلچسپی کا اظہار بھی کریں گے۔ نتیجتاً وہ سیکھنے کے عمل میں پوری طرح سے مشغول ہو جائیں گے۔ اور یہ بات اہم ہے کہ آموزش کے معیاری ہونے کے لیے اس کے عمل میں پوری طرح سے مشغول ہونا ضروری ہے۔
- **متنوع آموزشی انداز کا احاطہ**: طلباء کے سیکھنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔ تدریسی مواد کو ان مختلف طرزوں کا احاطہ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ طلبہ کے اندر انفرادیت ہوتی ہے اور وہ سیکھنے کے مختلف انداز کو اپناتے ہیں۔ اس لیے ایک معلم کے لیے یہ ایک چیلنجنگ کام ہوتا ہے کہ وہ سبھی طلبہ کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ یعنی وہ سبھی طلبہ کے سیکھنے کے مختلف انداز کو نظر میں رکھتے ہوئے تدریس کا عمل کر سکے۔ اس مشکل کام کو بھی تدریسی آلے کی مدد سے کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ تدریسی آلے کے اندر سمعی، بصری اور مختلف قسم کے سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں اس لیے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ موقع ملتا ہے اپنے طرز آموزش کا استعمال کرنے کا۔ اکثر کمرہ جماعت میں ایک ہی طرز عمل کے استعمال سے بہت سارے طلبہ سیکھنے کے عمل سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے تدریسی آلہ بڑی حد تک سبھی طلبہ کے سیکھنے کے انداز کا احاطہ کرتا ہے اور انہیں موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنے طریقے سے مواد کے ساتھ رابطہ قائم کر سکیں۔
- **آموزشی عمل میں دریافت کرنے کے مواقع**: تدریسی آلہ کی مدد سے طلبہ جب مواد کی سمجھ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ اپنے تجربات اور مشاہدات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ اپنی سمجھ تیار کرتے ہیں جو انہیں نئے تصورات و نئے نکات کو دریافت کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کے اندر مواد مضمون سے متعلق مزید معلومات کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ دیگر ذرائع کا استعمال اپنے آموزشی عمل میں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں اس بات کی سیکھ ملتی ہے کہ علم حاصل کرنے کے ذرائع وسیع ہیں اور ان کا استعمال اپنی سمجھ کو بڑھانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح وہ کمرہ جماعت کے باہر دیگر میدانوں سے اپنے علم میں اضافہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔
- **کر کے سیکھنے کے مواقع**: تدریسی مواد کے ذریعے فراہم کی جانے والی عملی اور حقیقی دنیا کی مثالیں طلباء کو 'کر کے سیکھنے' کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ حقیقی دنیا سے یہ تعلق تحریک اور تفہیم کو بڑھا سکتا ہے۔ طلبہ جو کچھ اپنی عملی دنیا میں دیکھتے ہیں یا تجربہ کرتے ہیں اس کو استعمال کر

کے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف ماہرین تعلیم نے اس بات کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کہ طلبہ جب کسی چیز کو کر کے سیکھتے ہیں تو وہ آموزش پائیدار ہوتی ہے۔ مثلاً ایک اہم مفکر جان ڈوی نے اس پر خاص توجہ دی ہے اور انہوں نے 'کر کے سیکھنے' کو آموزش کے عمل میں بنیاد کے طور پر لیا ہے۔

- **اساتذہ کے لیے سہولت کار:** آخر میں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ یہ تدریسی آلات اساتذہ کے لیے ایک سہولت کار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ استاد کو اپنی تدریس میں جامعیت، آسانی اور وقت کا صحیح استعمال کرنے میں یہ تدریسی آلات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تدریسی آلہ کے ذریعے معلم مواد مضمون کو اپنی گرفت میں رکھتا ہے اور ان کا استعمال ترتیب کے ساتھ منظم طریقے سے کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اکثر معلم کو اپنے مواد مضمون کو طے شدہ وقت پر بغیر بھٹکے ہوئے ختم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تدریسی آلات اساتذہ کو مواد مضمون کو مناسب وقت پر طے شدہ مقاصد کے حوالے سے طلبہ کے اندر اس سمجھ کو پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جس کے لیے انہوں نے تیاری کی تھی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ درسی و تدریس آلات کا مفہوم بیان کیجیے۔ 2۔ درسی و تدریسی آلات معلم کے لیے کیسے مددگار ثابت ہوتے ہیں؟

7.4 درسی و تدریسی آلات کی تیاری

تدریسی آلات کی تیاری ایک اہم امر ہے۔ تدریسی آلے کا معیاری استعمال اس کی معیاری تیاری پر منحصر ہے۔ آیئے تدریسی آلات کی تیاری کے اہم نکات پر غور و فکر کرتے ہیں:

- **مواد مضمون کے ساتھ مطابقت:** تدریسی معاون اشیاء کا انتخاب یا اس کی تیاری کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ مواد مضمون کے ساتھ ہم آہنگی رکھتا ہو۔ تدریسی اشیاء کا مواد مضمون کے مقاصد کے ساتھ مطابقت رکھنا ضروری ہے۔ اگر تدریسی اشیا مواد مضمون کی ضرورت کا احاطہ کرنے میں ناکام ہوتی ہے تو اس کے استعمال کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ اس لیے مواد مضمون پر غور و فکر کرنے کے بعد اس کی مناسبت سے تدریس آلے کا انتخاب یا اس کی تیاری کا عمل کرنا چاہیے۔
- **طلبا کے سماجی پس منظر سے مطابقت:** طلبہ کا اپنا سماجی و نفسیاتی پس منظر ہوتا ہے۔ طلبہ جس سماج میں رہتے ہیں، وہیں سے اپنی دنیا کی ایک سمجھ قائم کرتے ہیں۔ طلبہ اپنے سماج سے اقدار و زبان سیکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اس پاس ہونے والی حرکات کا اپنی زندگی میں تجربہ کرتے ہیں۔ تدریسی آلے کے اندر مواد کی تیاری کرتے وقت طلبہ کی زندگی اور ماحول سے جڑی ہوئی اشیاء اور تصورات کو تدریسی مواد کے اندر جگہ دینا ضروری ہے۔
- **سادہ اور سلیس:** تدریسی اشیاء میں سادگی ہونی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آسان بھی ہونا چاہیے۔ یہاں سادگی سے مراد تدریسی آلے

کے اندر کسی بھی ایسے مواد سے گریز کرنا ہے جو کہ طلبہ کو سمجھنے میں دشواری پیدا کریں یا طلبہ اس سے الجھاؤ کا شکار ہو جائیں۔اس لیے یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ تدریسی آلے کا مواد طلبہ کے معیار کے مطابق ہو اور ان کی عام سمجھ اور زندگی سے جڑا ہوا ہو۔

- **جامعیت**: تدریسی آلے کے اندر جامعیت سے مراد یہ ہے کہ مواد مضمون کے بڑے حصے کا احاطہ تدریسی آلے میں مختصر مواد کے استعمال کے ذریعے کیا جا سکے۔یعنی تدریسی آلے میں جو بھی مواد ہو گا اس سے زیادہ سے زیادہ سیکھنے کے مواقع میسّر ہوں اور طلبہ آسانی سے ایک پھیلی ہوئی معلومات اور سمجھ کو ایک جامع تدریسی آلے کی مدد سے آسانی سے حاصل کر سکیں۔
- **طلبا کی انفرادیت کا خیال**: تدریسی آلے کی تیاری 'طلبہ میں انفرادیت' کے اصول کو نظر میں رکھ کر کی جانی چاہیے۔طلبہ کے سیکھنے کی طرز میں فرق ہوتا ہے اور اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔تدریسی آلہ طلبہ کی ان متنوع ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہونا چاہیے جس سے کہ سبھی طلبہ کی سیکھنے کے عمل میں شمولیت ہو سکے۔طلبہ کے اندر مختلف صلاحیتیں ہوتی ہیں۔تدریسی آلہ کے اندر ایسے تمام مواقع ہونے چاہیے جس سے ہر طالب علم کو اس کی مدد سے سیکھنے میں آسانی ہو۔
- **طلبا کی زیادہ سے زیادہ شمولیت**: تدریسی آلے کے استعمال کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ کمرہ جماعت کے اندر سبھی طلبہ کو شامل کیا جا سکے۔عموماً درس و تدریس کے عمل میں سبھی طلبہ کی شمولیت کے لیے اساتذہ کو مختلف اقدامات اٹھانے پڑتے ہیں۔تدریسی آلے کی تیاری اس طرح سے کرنی چاہیے کہ اس کے ذریعے سیکھنے اور سکھانے کے عمل میں سبھی طلبہ کی شمولیت ہو سکے۔اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ تدریسی آلہ طلبہ کی متفرق ضرورتوں کو پورا کر سکے یعنی طلبہ کے مختلف سیاق و سباق جو ان کے اندر انفرادیت پیدا کرتے ہیں ان کی مختلف صلاحیتوں کا احاطہ کیا جا سکے۔
- **تکنیک کا مناسب انضمام**: تکنیک کے استعمال نے درس و تدریس کے عمل کو آسان بھی بنایا ہے اور موثر بھی۔تکنیک کا صحیح استعمال درس و تدریس کے معیاری ہونے کے امکانات بڑھا دیتا ہیں۔لیکن اکثر تکنیک کے استعمال کے نام پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مدرس تکنیک کو صرف آلے کے طور پر اپنی تدریس میں شامل کر دیتے ہیں۔جس سے سیکھنے سکھانے میں کچھ خاص مدد نہیں ملتی ہے۔تکنیک کا جب تک مناسب اور موضوع استعمال نہیں ہو گا وہ کارامد نہیں ہو گی۔تدریسی آلہ کی تیاری میں مختلف تکنیکوں کا استعمال مواد کو انٹریکٹو اور دلچسپ بنانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔
- **مل کر سیکھنے کے مواقع**: تدریسی آلے میں وہ تمام مواقع ہونے چاہیے جس سے طلبہ مل جل کر سیکھ سکیں۔طلبہ جب مل کر سیکھتے ہیں تو ان کی آموزش پائیدار ہوتی ہے۔تدریسی آلے کی تیاری کے وقت اس کے اندر اس طرح سے مواد کو تیار کیا جائے کہ طلبہ کو ایک دوسرے کی مدد اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر سیکھنے کا موقع مل سکے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ تدریس اشیا سادہ اور سلیس کیوں ہونے چاہیے؟ 2۔ درسی و تدریسی آلات کے اندر جامعیت سے کیا مراد ہے؟

7.5 درسی وتدریسی آلات کا استعمال

طلبہ میں تفہیم کے فروغ کے لیے اور درس وتدریس کے میدان میں تعلیمی تجربے کو بڑھانے کے لیے امدادی اشیاء کا موثر استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔ مواد مضمون سے مناسبت رکھتا ہوا تدریسی آلہ تیار کرنا جتنا ضروری ہے اتنا ہی ضروری ہے کہ اس کا موثر استعمال کیا جائے۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ معیاری تدریسی آلے کی تیاری اور اس کا معیاری استعمال دونوں معیاری تدریس کے لیے ناگزیر ہیں۔

آیئے تدریسی آلے کے موثر استعمال سے متعلق چند باتوں پر غور کرتے ہیں:

- **مواد مضمون کے مقاصد سے مطابقت**: تدریسی آلے کا مواد مواد مضمون کے مقاصد سے مناسبت رکھنا اشد ضروری ہے۔ مواد مضمون کی ضرورت کے مطابق اور اس کی تفہیم کو آسان اور دلچسپ بنانے کے لیے ہی تدریسی آلہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے مواد مضمون کے مقاصد سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔ اگر تدریسی آلہ اس حوالے سے مناسبت نہیں رکھتا ہے تو اس کے استعمال سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ بلکہ اس کے استعمال سے تدریس کا عمل اور بوجھل ہو جائے گا اور طلبہ دلچسپی لینے کے بجائے اکتاہٹ محسوس کریں گے۔
- **تدریسی آلے کا تعارف اور سیاق وسباق**: تدریسی آلے کو طلبہ کے سامنے پیش کرتے وقت ہنر بندی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ تدریسی آلے کے سیاق وسباق کو مواد مضمون سے جوڑ کر طلبہ کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے تدریس آلے کے تعارف کو موثر طریقے سے کیا جانا چاہیے۔
- **صاف ستھرا مواد**: تدریسی آلہ صاف ستھرا اور خوبصورت ہونا چاہیے۔ اگر چارٹ کو ہم تدریسی آلے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں تو اس کے اندر تصویریں یا نکات صاف اور خوبصورت انداز میں لکھے ہونے چاہیے۔ تاکہ طلبہ کو اس کو دیکھ کر اچھا محسوس ہو۔ صفائی اور خوبصورتی طلبہ کی توجہ کو اپنی طرف مرکوز کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ اسی طرح کوئی نمونہ یا ماڈل تیار کیا گیا ہو تو وہ عمدہ ہونا چاہیے ماڈل کے اندر کسی قسم کی خرابی یا کجی اس کی اہمیت کو کم کرسکتی ہے۔
- **صاف نظر آنے والا**: امدادی اشیاء کے استعمال میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کو پوری کمرہ جماعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کمرہ جماعت میں طلبہ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور سبھی تک تدریسی آلے کو پہنچانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سبھی کو وہ تدریسی آلہ دکھائی دے اور اس کے اندر کا مواد بھی پوری طرح سے نظر آئے۔ چارٹ کا استعمال کرتے ہوئے اکثر یہ غلطی کی جاتی ہے کہ اس کے اندر پیش کیے گئے نکات تصویریں یا الفاظ چھوٹے استعمال کر لیے جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں پیچھے بیٹھے طلبہ اس کو دیکھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ چارٹ ماڈل یا حقیقی اشیاء ایسے استعمال کی جائیں جس کو دیکھنے میں طلبہ کو کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔
- **مختلف رنگوں کا استعمال**: ہم یہ جانتے ہیں کہ چھوٹی جماعت کے بچے مختلف رنگوں کو پسند کرتے ہیں۔ امدادی اشیاء میں رنگوں کا مناسب استعمال اس کو دلچسپ بناتا ہے۔ چھوٹی جماعت کے طلبہ ایسی تدریسی اشیاء کو بڑے تجسس کے ساتھ دیکھتے ہیں اور اس سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات اہم ہے کہ امدادی اشیاء میں رنگوں کو غیر ضروری طور پر شامل نہ کیا جائے بلکہ مناسب طریقے سے ان کا استعمال

کرتے ہوئے اسے خوبصورت بنایا جا سکتا ہے۔

- **استعمال کا مناسب وقت:** امدادی اشیاء کا استعمال مناسب وقت پر کرنا ضروری ہے۔ایک باصلاحیت استاد اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ اسے کب امدادی اشیا استعمال کرنی ہے۔ کمرہ جماعت میں داخل ہوتے ہی امدادی اشیاء طلبہ کے سامنے پیش کر دینا یا دیوار پر لگا دینا مناسب نہیں ہے۔ تصور کی تفہیم کراتے وقت موضوع کی ضرورت کے مطابق جس وقت اشیاء کا استعمال کرنا ہے اسی وقت اشیاء کا استعمال کرنا چاہیے۔
- **غیر ضروری اشیا سے گریز:** درس وتدریس کو بہتر بنانے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ بہت ساری تدریسی اشیا کا استعمال کیا جائے۔ بڑی تعداد میں تدریسی اشیاء کے استعمال سے تدریس کا عمل دلچسپ اور موثر نہیں ہوگا۔اس لیے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ ضرورت سے زیادہ اشیاء کے استعمال سے گریز کیا جائے۔ مضمون کا جتنا تقاضا ہے اور طلبہ کی تفہیم کے لیے جس طرح کے اور جتنے تدریسی اشیاء کی ضرورت ہے اتنے ہی استعمال کیے جانے چاہیے۔
- **خطرے سے پاک:** کچھ مضامین ایسے ہیں جس میں حقیقی تدریسی اشیاء کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔ایسے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ امدادی اشیاء کے طور پر حقیقی وسائل کو اگر استعمال کیا جا رہا ہے تو اس میں ایسی اشیاء کو استعمال نہ کیا جائے جس سے طلبہ کو کسی قسم کی چوٹ یا جسمانی نقصان پہنچ جائے۔
- **ماحول دوست:** امدادی اشیاء کا استعمال کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ اشیاء کو تیار کرتے وقت ایسی چیزوں کا استعمال نہ کیا جائے جس سے ماحول کو نقصان پہنچتا ہو۔ مثلاً موجودہ وقت میں پالیتھینکے استعمال سے ماحول کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ایسے میں پالیتھین کے ذریعے مختلف نمونے اور ماڈل تیار کرنا ماحول کے لیے نقصاندہ ثابت ہوگا۔اس لیے ضروری ہے کہ کاغذ کی بنی ہوئی اشیا کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ یہ امدادی اشیاء سستی بھی ہوں گی اور اس سے ماحول کو نقصان بھی نہیں پہنچے گا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ کمرہ جماعت میں تدرسی آلے کا استعمال کرتے وقت آپ کن باتوں کا خیال رکھیں گے ؟ 2۔ ماحول دوست اور خطرے سے پاک آلے کی خوبیاں بیان کیجیے۔ __________ __________

7.6 خلاصہ

کمرہ جماعت کے اندر ہونے والی سر گرمیوں کے نتیجے میں طلبہ سیکھتے ہیں۔ کرہ جماعت ایک ایسی جگہ ہے جہاں معلم اور متعلم اکٹھا ہوتے ہیں اور ایک طے شدہ نصاب کی روشنی میں سیکھنے سکھانے کا عمل چلتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ درسی کتابوں کی مدد سے استاد مختلف موضوعات اور تصورات کو طلبہ کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس کے پیش کرنے کے انداز میں مختلف حکمت عملی اپنائی جاتی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ سماج کے اندر ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں سیکھنے سکھانے کے طور طریقوں کے اندر بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ خصوصاً تکنیکی ترقی کے بعد ہم اس

تبدیلی کو اور زیادہ محسوس کر سکتے ہیں۔ ان ساری باتوں کے تناظر میں تدریسی الات کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ معیاری آلات کی تیاری اور اس کے موثر استعمال کو یقینی بنانے کے لیے اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اسکولی سطح پر خصوصا تدریسی الات کا استعمال نہ صرف کرہ جماعت کے اندر ہونے والی سر گرمیوں کو با معنی بنائے گا بلکہ طلبہ اور اساتذہ ایک دوسرے کے ساتھ سیکھنے کے حوالے سے بہتر طریقے سے جڑنے کا موقع فراہم ہو گا۔

7.7 اکتسابی نتائج

- درسی وتدریسی آلات وہ آلات ہوتے ہیں جو تدریس کے عمل میں معاون ہوتے ہیں۔ یہ آلات کتاب، تصاویر، چارٹ، نقشہ یا دیگر قسم کی حقیقی اشیا کے استعمال پر مبنی ہو سکتے ہیں۔
- تدریسی آلات تدریس کے عمل میں معاون ہونے کے ساتھ ساتھ طلبہ کے اندر محرکہ، مشغولیت، بہتر تفہیم اور سیکھنے کے متنوع مواقع فراہم کرتے ہیں۔
- تدریسی آلات کی تیاری ایک اہم عمل ہے۔ تدریسی آلات تیار کرتے وقت مختلف نکات کو نظر میں رکھنا ضروری ہے۔
- تدریسی آلات کی تیاری کرتے وقت اس کی مواد مضمون کے مقاصد کے ساتھ مطابقت رکھنا ضروری ہے۔
- کمرہ جماعت میں تدریسی آلے کے استعمال کے لیے ضروری ہے کہ اسے مناسب وقت پر اور موثر انداز سے پیش کیا جائے۔

7.8 فرہنگ

اکتساب	:	سیکھنا، نفسیات میں محققین نے اکتساب کے مختلف نظریات پیش کیے ہیں۔
آثار قدیمہ :		پرانی عمارتیں (تہذیبی آثار)، جن کو دکھا کر طلبا کے علم میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
محرکہ	:	تحریک پیدا کرنے والا، (سیکھنے کے عمل میں ایسی اشیاء یا عمل جس سے سیکھنے کی تحریک پیدا ہو۔
دقیق	:	پیچیدہ
تجریدی	:	خیالی (Abstract Knowledge)

7.9 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ "تدریسی معیار کے فروغ کے لیے ہر سکول کو تدریسی امدادی اشیاء کو فراہم کرنا ضروری ہے' یہ بات کہاں کہی گئی ہے؟

(a) قومی درسیات کا خاکہ میں　　(b) کوٹھاری کمیشن میں

(c) تعلیمی پالیسی میں　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ کوٹھاری کمیشن کی سفارشات کب آئیں تھیں؟

(a) سن 1962 میں (b) سن 1966 میں

(c) سن 1952 میں (d) سن 1963 میں

3۔ تدریسی معاون اشیاء کا استعمال ضروری ہے کیوں کہ

(a) اس کی مدد سے تدریس موثر ہوتی ہے (b) صرف اسی کی مدد سے تدریس کی جاسکتی ہے

(c) کیونکہ تدریس کے لیے دوسرا کوئی سامان نہیں ہے۔ (d) ان کی درسی کتابیں میں معیاری نہیں ہوتیں

4۔ ایک معیاری تدریسی آلے کی خوبی ہے:

(a) ماحول دوست (b) صاف ستھرا مواد

(c) مواد مضمون سے مطابقت (d) یہ سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ زبان کے معلم کو تدریسی الات تیار کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے

2۔ کمرہ جماعت میں درسی وتدریسی الات استعمال کرنا کیوں ضروری ہے

3۔ تدریسی آلات کی مواد مضمون کے مقاصد سے مطابقت کیوں ہونا ضروری ہے

4۔ ایک معیاری تدریسی عالی کی چار اہم خصوصیات بیان کیجیے

5۔ درسی وتدریسی آلات کے استعمال سے طلبہ کے سیکھنے کے مواقع کیسے بڑھ جاتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ درسی وتدریسی آلات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اس کی ضرورت اہمیت پر مفصل نوٹ لکھیے

2۔ درسی وتدریسی آلات کی تیاری میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے مفصل بیان کیجیے۔

3۔ کمرہ جماعت میں تدریسی آلات کا موثر استعمال کیسے کیا جاسکتا ہے۔اپ بحیثیت زبان کے معلم کن باتوں کا خیال رکھیں گے وضاحت کیجیے۔

7.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- ریاض احمد۔اردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے۔مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔(2003)
- زبیدہ حبیب۔تدریس اردو۔ادبستان پبلیکیشن، دہلی۔(2012)
- عمیر منظر۔اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔شپرا پبلیکیشن (2009)
- معین الدین۔اردو زبان کی تدریس۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔نئی دہلی (1983)

- انعام اللہ خاں شیروانی۔تدریس زبان اردو۔آف سیٹ آرٹ پرنٹس۔کلکتہ(1989)
- تلمیذ فاطمہ نقوی اور آفاق ندیم۔اردو زبان کی تدریس و فہم۔ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔

اکائی 8۔تدریسی معاون اشیاء کے اقسام- سمعی، بصری، سمعی و بصری*

8.0 تمہید

8.1 مقاصد

8.2 تدریسی معاون اشیاء کے اقسام

8.3 سمعی آلات

8.4 بصری آلات

8.5 سمعی و بصری آلات

8.6 خلاصہ

8.7 اکتسابی نتائج

8.8 فرہنگ

8.9 نمونہ امتحانی سوالات

8.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

8.0 تمہید

درس وتدریس میں استعمال کی جانے والی اشیاء کا ارتقااور تبدیلی مختلف ادوار میں ہوتی رہی ہیں۔ یہ تبدیلیاں تعلیمی میدان میں تحقیق کے نتیجے میں ہوئی ہیں۔ جسے تدریسی نقطہ نظر اور تکنیک میں ہونے والی تبدیلی کے زیر اثر محسوس کیا جاسکتا ہے۔

انسانی سماج میں کاغذ کی ایجاد کے بعد کتابیں اور پرنٹنگ کی ایجاد کے بعد پرنٹ شدہ مواد کا چلن بڑھا اور اس کو اسکولوں اور کمرہ جماعت میں استعمال کیا جانے لگا۔ کمرہ جماعت کے اندر تحریری تختہ کا استعمال روایتی طور پر کیا جاتا رہا ہے۔ اس کے بعد دھیرے دھیرے رنگ بھری تصویریں وجود میں آئیں اور کمرہ جماعت کے اندر مختلف قسم کی اشیاء اور مواد کو مؤثر طریقے سے پیش کیا جانے لگا۔ بیسویں صدی میں انسانی سماج نے بڑی تبدیلی دیکھی۔ اس دور کے آخر تک آتے آتے ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ نے پوری دنیا کو بدل دیا۔

سماج میں ہونے والی ان تبدیلیوں سے اسکول اور کمرہ جماعت محروم نہیں رہ سکتے تھے۔ اس لیے درس وتدریس کے عمل میں اور کمرہ

* Dr. Ashraf Nawaz, Assistant Professor, Dept. of Education & Training, MANUU

جماعت کے اندر استعمال ہونے والے اشیاء نے بھی اپنا رنگ بدلا۔ اب کمرہ جماعت کے اندر ان تمام آلات کا استعمال ناگزیر ہو گیا ہے۔ اس یونٹ میں ہم درس وتدریس میں استعمال کی جانے والی مختلف اشیاء کا جائزہ لیں گے۔

8.1 مقاصد

اس اکائی کے مکمل ہونے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- تدریسی آلات کی اقسام بیان کر سکیں۔
- تدریسی آلات میں استعمال ہونے والے سمعی آلات کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- سمعی آلات کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- بصری آلات کی اقسام بیان کر سکیں۔
- سمیع وبصری آلات کی اقسام بیان کر سکیں۔
- مختلف تدریسی آلات کا کمرہ جماعت میں استعمال کر سکیں۔

8.2 تدریسی معاون اشیاء کے اقسام

درس وتدریس میں مختلف قسم کی معاون اشیاء کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور میں نئی تکنیکوں کے آنے کے بعد تدریس میں معاون اشیا کی اقسام میں اضافہ ہوا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں کمرہ جماعت کے اندر ڈیجیٹل بورڈ و دیگر جدید آلات استعمال ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن فطری طور پر ان آلات کو ہم تین اہم حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں جو درج ذیل ہیں :

- سمعی آلات
- بصری آلات
- سمعی وبصری آلات

اوپر دی ہوئی ان تینوں اقسام کے دائرے میں ہی دراصل سبھی تدریسی معاون اشیاء کو سمجھا جا سکتا ہے۔ آیئے اب ان سبھی اقسام پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں :

8.3 سمعی آلات

سمعی آلات وہ آلات ہوتے ہیں جن کا تعلق سننے سے ہوتا ہے۔ یعنی یہ وہ آلات ہوتے ہیں جس کی مدد سے طلبہ کو کسی مواد کو سنایا جاتا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ریڈیو کے ذریعے ایک وقت میں بہت ساری معلومات لوگوں تک پہنچائی جاتی تھیں۔ ٹیلی ویژن سبھی گھروں تک نہیں پہنچا تھا تب ریڈیو کا استعمال بڑے پیمانے پر ہوتا تھا۔ جس سے لوگ خبریں سنتے تھے یا پھر دیگر تفریحی پروگراموں کو سن کر لطف اندوز ہوتے

تھے۔اسی طرح تکنیک میں اضافے کے طور پر ٹیپ ریکارڈ وجود میں آئے اور بہت ساری باتوں کو مدوں کو ریکارڈ کر کے ٹیپ پر چلایا جا سکتا ہے۔ اس کی مدد سے بڑے پیمانے پر لوگوں تک ریکارڈ شدہ مواد پہنچتا رہا ہے۔ ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کا ذکر یہاں اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں ایک وقت میں بڑے پیمانے پر لوگوں تک بات کو یا تفریح کو پہنچانے کا کام کرتے رہیں۔ حالانکہ موجودہ وقت میں روز مرہ کی زندگی میں ان کا استعمال یا تو کم ہو گیا ہے یا پھر دوسرے طریقے سے کیا جانے لگا ہے۔ درس وتدریس کے عمل میں ان کا استعمال موثر طریقے سے اس جدید دور میں بھی کیا جا سکتا ہے اور مواد کی مناسبت سے طلبہ کے اندر آموزش کو بڑھاوا دیا جا سکتا ہے۔

ریڈو: جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ریڈیو سننے کا سب سے پرانا آلہ ہے۔اس پر مختلف قسم کے پروگرام نشر ہوتے رہے ہیں مثلا خبریں، نغمے، معلوماتی پروگرام، انٹرویو، وغیرہ۔اس کے ساتھ ساتھ ریڈیو پر تعلیمی پروگرام بھی نشر ہوتے رہے ہیں۔ یہ تعلیمی پروگرام شروعاتی معلومات کو عام لوگوں تک پہنچانے کا کام کرتے رہے ہیں۔اس کے علاوہ اسکولی سطح پر طلبہ کے لیے مختلف مضامین سے متعلق مواد کو آسان زبان میں پہنچایا جاتا رہا ہے۔ چونکہ موجودہ وقت میں تکنیک میں کافی اضافہ ہوا ہے اس لیے ریڈیو کا استعمال بھی اب کسی ایک آلے کے طور پر نہیں ہوتا بلکہ یہ سہولت مختلف آلات میں مہیا کرا دی گئی ہے۔ مثلا موبائل کے اندر اب ریڈیو کا آپشن موجود ہوتا ہے یا پھر دیگر جدید آلات میں ریڈیو کی سہولت مہیا ہوتی ہے۔ بہر حال موجودہ وقت میں بھی اساتذہ کو ریڈیو کا استعمال کرنا ضروری ہے۔اس کے موثر استعمال کے لیے معلم کو اپنے موضوع کی مناسبت سے پروگرام کا انتخاب کرنا چاہیے اور اس کو نشر کر کے طلبہ کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔اس کے بعد اس پر گفتگو اور بحث کے ذریعے طلبہ کی سمجھ کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

زبان کی تدریس میں ریڈیو ایک اہم آلہ کے طور پر کام کرتا ہے۔اس کے ذریعے پیش کردہ تعلیمی پروگرام اس طرح تیار کیے جاتے ہیں کہ اس میں زبان کی سلاست، روانی اور مواد کو منظم طریقے سے بیان کرنے کا ایک مثالی خاکہ ملتا ہے۔اس کے ذریعے طلبہ میں سننے کی صلاحیت اور سنے گئے مواد کی سمجھ کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔اس کے علاوہ طلبہ کے اندر مواد کو بہتر طریقے سے بیان کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ریڈیو پر نشر ہونے والے تعلیمی پروگرام، تفریحی پروگرام، خبریں، انٹرویو وغیرہ سے استفادہ لیا جا سکتا ہے۔

- **ریکارڈ شدہ مواد (ٹیپ ریکارڈ):** ٹیپ ریکارڈ ایک ایسا آلہ ہے جس میں مواد کو ریکارڈ کرنے کی سہولت ہوتی ہے اور اس کو حسب ضرورت کسی بھی جگہ اور وقت پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ریکارڈنگ کی سہولت نے علم دنیا کو بڑے پیمانے پر محفوظ کرنے کا کام کیا ہے۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کئی سالوں پرانے رکارڈ شدہ مواد کو بار بار ہم سن سکتے ہیں اور اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف ریکارڈ شدہ معلومات موجود ہیں۔ مثلا بڑی شخصیات کے انٹرویوز، معلوماتی مواد، تفریحی مواد، وغیرہ۔اس کے علاوہ معلم حسب ضرورت اپنے مضمون سے متعلق مواد کو خود ریکارڈ کر سکتا ہے۔اور اس کا استعمال کمرہ جماعت میں بہتر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔زبان کی تدریس میں ٹیپ ریکارڈ کا استعمال درج ذیل مختلف طرح سے کیا جا سکتا ہے۔
- **ریکارڈ شدہ لیکچر:** معلم اپنے لکچر کو جامع اور مختصر طریقے سے ریکارڈ کر سکتا ہے اور اس کو طلبہ کو سننے کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ طلبہ اپنی سہولت سے اس کو سن سکتے ہیں اور بار بار سن کر اس کے مواد کو سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ریکارڈ شدہ لیکچر میں سلاست اور روانی ہو اور ادائیگی بہترین ہو۔تاکہ زبان سے طلبہ لطف اندوز بھی ہو سکیں اور صحیح زبان کو سن کر وہ اپنی زبان کو سدھار

سکیں۔

- **تلفظ اور لغت کی مشق:** ابتدائی سطح پر اسکولوں میں زبان کی تدریس کا ایک اہم مقصد طلبہ کی زبان کو بہتر بنانا ہے۔ عموماً طلبہ اردو زبان کے تلفظ میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی لغت بھی کمزور ہوتی ہے۔ معلم ان دونوں صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے ریکارڈر کا موثر استعمال کر سکتا ہے۔ معلم خود اس طرح کے تعلیمی مواد کو ریکارڈ کر سکتا ہے جس میں تلفظ کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہو اور مختلف لفظوں اور اس کے معنی کو نظر میں رکھتے ہوئے پیش کیا گیا ہو۔ معلم غزل، نظم، ڈرامہ، کہانی و دیگر صنف سخن کو ریکارڈنگ کے ذریعے استعمال کر سکتا ہے۔

طلبہ کو خود تحریک دی جا سکتی ہے کہ وہ مختلف مواد کو ریکارڈ کریں اور خود جائزہ لیں کہ ان کے تلفظ میں کتنی بہتری ہوئی ہے اور زبان و بیان میں کتنا سدھار ہوا ہے۔ طلبہ کو یہ بھی تحریک دی جا سکتی ہے کہ وہ مختلف نظمیں و اشعار و دیگر بیانیہ کو ریکارڈ کریں اور اپنا جائزہ لیں۔

- **ریکارڈ شدہ انٹرویوز اور تعلیمی مواد:** کسی اہم موضوع پر ماہرین سے انٹرویو کو ریکارڈ کر کے کمرہ جماعت میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس پر بحث و مباحثہ کے ذریعے درس و تدریس کو موثر بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح طلبہ کو یہ موقع ملے گا کہ وہ ماہرین کی باتوں کو سنیں گے اور اس پر غور و فکر کریں گے۔ نتیجتاً ان کے اندر تجزیہ کی صلاحیت پیدا ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ موضوع سے متعلق ان کی سمجھ کا فروغ ہوگا۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے ریکارڈ شدہ تعلیمی مواد کو طلبہ کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ عمر کی مناسبت سے موضوع کا انتخاب اور اس سے متعلق ریکارڈ شدہ مواد کی پیشکش موثر طریقے سے کی جانی چاہیے۔ جس کے اندر زبانوں بیان کی سلاست کا خاص خیال رکھا گیا ہو۔ مواد میں جامعیت ہو اور غیر ضروری معلومات سے گریز کرنا مناسب ہوگا۔

زبان کی تدریس میں اساتذہ کہانی، شعر و شاعری، افسانہ، تحقیقی مضامین، سفر نامہ، وغیرہ جیسے موضوعات پر خود تعلیمی مواد ریکارڈ کر کے طلبہ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ مواد کو سنانے کے بعد اس کے مختلف پہلوؤں پر طلبہ سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔ چونکہ طلبہ ریکارڈ شدہ مواد کو دلچسپی کے ساتھ سنیں گے تو ان کی اندر سیکھنے کا جذبہ بھی زیادہ ہوگا۔ ریکارڈ شدہ مواد سننے کے بعد بات چیت یا بحث مباحثے کے مواقع دینا طلبہ کو شمولیت کا احساس دلاتے ہیں جو ان کے سیکھنے کے عمل میں مفید ثابت ہوگا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ سمعی آلات کسے کہتے ہیں؟

2۔ زبان کی تدریس میں ٹیپ رکارڈ کا استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے؟

8.4 بصری آلات

بصری آلات وہ آلات ہوتے ہیں جنہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ یعنی ان آلات کا استعمال کمرہ جماعت میں طلبہ کو دکھا کر کیا جاتا ہے۔ بصری

آلات طلبہ کی آموزش میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس کے استعمال کے ذریعے نہ صرف تدریس کو منظم کیا جاسکتا ہے بلکہ طلبہ کے دلچسپی کو بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔مشاہدہ کے ذریعے سیکھنے کا عمل فرد میں بچپن سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔بچے اپنے آس پاس کی چیزوں کو دیکھتے ہیں اوراس کی اپنی ایک سمجھ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔آموزش کا یہ فطری تقاضا ہے کہ طلبہ کو ایسے مواقع فراہم کیے جائیں کہ وہ مختلف چیزوں کو دیکھ کراوران پر بات چیت کر کے اپنی سمجھ کو بنا پائیں۔چونکہ بصری آلات کے ذریعے پیچیدہ تصورات کو آسان صورت میں دکھایا جاتا ہے،اس لیے طلبہ کو سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔آیئے ان بصری آلات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں:

- **تحریری تختہ:** : تحریری تختہ یعنی تختہ سیاہ جو کہ بعد میں چل کر سفید تختہ کے طور پر کمرہ جماعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔اوراب یہ مزید ترقی کر کے انٹریکٹو بورڈ کے طور پر جانا جاتا ہے۔حالانکہ تحریری تختہ کا استعمال کم نہیں کیا جاسکتا۔یہ کمرہ جماعت میں استعمال کیے جانے والا ایک روایتی آلہ ہے جس پر معلم مختلف قسم کی تحریریں طلبہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔اس کا موثر استعمال معلم کی تدریسی صلاحیت پر منحصر ہے۔یعنی معلم مختلف قسم کے مواد کو موثر اور منظم طریقے سے طلبہ کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔عموماً کمرہ جماعت میں معلم نوٹس، سوالات،اہم نکات، وغیرہ کو تختہ پر لکھتا ہے۔تحریری تختہ کے موثر استعمال کے لیے معلم مختلف تصورات کو ڈائیگرام،نشانیاں وتصویریں وغیرہ بنا کر سمجھا سکتا ہے۔اکثر معلم تحریری تختہ کا استعمال جس صلاحیت کے ساتھ کرنا چاہیے،ویسا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔بصری آلے کے طور پر تحریری تختہ کا استعمال ناگزیر ہے۔
- **چارٹ:** بصری تدریسی آلات میں چارٹ ایک اہم مقام رکھتا ہے۔چارٹ کا استعمال تقریباً سبھی مضامین میں موثر طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔اس کے ذریعے اعداد و شمار، تقابلی مواد، تاریخی واقعات، معتیات اور اس کے علاوہ مختلف تصاویر یا ڈائیگرام وغیرہ کو مضامین کی مناسبت سے تیار کیا جاسکتا ہے۔چارٹ کے استعمال کا دائرہ بہت وسیع ہے۔لیکن اس کے استعمال اور تیاری کے وقت موزونیت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔اگر مضمون اور عنوان کے مطابق چارٹ کے مواد کو تیار نہ کیا جائے گا تو یہ اپنے مقصد کو پورا کرنے میں قاصر ہوگا۔

زبان کی تدریس میں چارٹ کا استعمال درج ذیل طریقے سے کیا جاسکتا ہے:

1۔ زبان کی تدریس میں چارٹ کا موثر استعمال کیا جاسکتا ہے۔مثلاً لغت کو فروغ دینے کے لیے چارٹ پر لغت سے متعلق الفاظ کو مختلف کیٹگریز میں بانٹ کر طلبہ سے ان کی حقیقی زندگی سے جوڑ کر ان کی مشق کرائی جاسکتی ہے۔چارٹ پر پیش کردہ الفاظ کو وہ اپنی حقیقی زندگی سے جوڑ کر مختلف موضوعات کے تحت سمجھنے کی کوشش کریں گے اوران کی لغت میں اضافہ ہوگا۔

2۔ قواعد کی تدریس میں بھی چارٹ کا موثر استعمال کیا جاسکتا ہے۔قواعد کے مختلف پہلوؤں کو مواد مضمون کی مناسبت سے چارٹ پر پیش کیا جا سکتا ہے۔مثلاً متضاد الفاظ کی سمجھ کو بڑھاوا دینے کے لیے دو مختلف تصویروں کو جس میں متضاد الفاظ تلاش کرنے کے مواقع ہوں ان کو پیش کیا جاسکتا ہے۔طلبہ سے دونوں تصویروں کے درمیان فرق کو بحث میں لاتے ہوئے متضاد الفاظ کی سمجھ کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ قواعد کے مختلف اصولوں، جیسے فعل،صفت وغیرہ کو چارٹ کے ذریعے طلبہ کو شامل کرتے ہوئے سکھایا جاسکتا ہے.

3۔ چارٹ کے ذریعے بات چیت کے طریقوں اور زبان کے مناسب استعمال سے متعلق سمجھ اور صلاحیت کو طلبہ کے اندر پیدا کیا جاسکتا ہے۔

چارٹ کے اندر مختلف تصاویر اور مواد کو منظم کیا جاسکتا ہے جن کے ذریعے طلبہ کی زبان کو درست کیا جاسکتا ہے۔ مختلف تہذیب و ثقافت کو چارٹ کے ذریعے تصاویر و اشاروں کا استعمال کرتے ہوئے طلبہ کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔

- **حقیقی اشیاء:** درس و تدریس کے عمل میں تدریسی آلے کے طور پر حقیقی اشیاء وہ اشیاء ہو سکتی ہیں جو طلبہ اپنی روزانہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں یا اس کا استعمال ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ مضمون کی مناسبت سے ان اشیاء کا موثر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ عموماً ریاضی اور سائنس کے مضامین کو پڑھانے کے لیے ان اشیاء کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے اور وہاں ان کے استعمال کے مواقع بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ مثلاً ریاضی کی تدریس میں طلبہ کو اشیاء کی لمبائی چوڑائی کے تصور کو اگر سمجھانا ہو تو اس کے لیے حقیقی اشیاء جو طلبہ اپنی زندگی میں استعمال کرتے ہیں یا دیکھتے ہیں اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کتاب، کھیلنے کا کوئی سامان یا گھر کے اندر استعمال ہونے والی کوسی چیز کو تدریسی آلے کے طور پر لیا جاسکتا۔ ان کے درمیان آپس میں لمبائی اور چوڑائی کے فرق کو طلبہ حقیقی طور پر دیکھ اور استعمال کر کے سمجھ سکتے ہیں۔

زبان کی تدریس میں بھی حقیقی اشیاء کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ زبان کی تدریس کے لیے درس کتابوں کے اندر مختلف مواد کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جس میں اخلاقی مضامین اور سماجی زندگی سے جڑے ہوئے واقعات کے ساتھ ساتھ ادبی موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ ان موضوعات کی مناسبت سے حقیقی اشیاء کا انتخاب کیا جاسکتا ہے اور اس کی مدد سے طلبہ کو مضمون کی سمجھ اور زبان کی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

- **نمونے یا ماڈل:** نمونے اور ماڈل کا استعمال بھی عموماً سائنس، ریاضی و جغرافیہ وغیرہ جیسے مضامین میں زیادہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ مثلاً بائیولوجی کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی جسم کے مختلف اعضا کو سمجھنے کے لیے ان کے نمونے یا ماڈل تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ ماڈل انسان کے حقیقی اعضاء کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جس کو طلبہ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی نوعیت اور اس کی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً اگر انسانی دل کا ایک ماڈل طلبہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو اس ماڈل کے ذریعے دل کی ساخت اور اس کی فنکشننگ کو سمجھانے میں معلم کو بڑی آسانی ہوتی ہے، کیونکہ طلبہ اس ماڈل کو نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ اسے چھو کر بھی جائزہ لے سکتے ہیں۔

زبان کی تدریس میں نمونے یا ماڈل کا استعمال مشکل معلوم پڑتا ہے لیکن مناسب طریقے سے اور مواد مضمون کو نظر میں رکھتے ہوئے ماڈل تیار کیا جاسکتے ہیں۔ جن کو کمرہ جماعت میں طلبہ کے سامنے پیش کر کے بحث میں لایا جاسکتا ہے اور اس بحث کے نتیجے میں مواد مضمون کی سمجھ اور زبان کی صلاحیت میں فروغ دیا جاسکتا ہے۔

- **فلیش کارڈ:** فلیش کارڈ وہ کارڈ ہوتے ہیں جو جسامت میں چھوٹے ہوتے ہیں اور دفتی یا مضبوط کاغذ پر تیار کیے جاتے ہیں۔ فلش کارڈ کو ہاتھوں میں لیکر طلبہ کو دکھایا جاسکتا ہے۔ اس کے دونوں حصے استعمال کیے جاتے ہیں۔ عام طور پر ایک طرف معلومات مثلاً سوال لفظ یا تصویر وغیرہ اور دوسری طرف اس سے متعلق جواب یا دوسری معلومات ہوتی ہے۔ اس کے استعمال کے لیے ضروری ہے کہ ہم بہت سارے فلیش کارڈز بنائیں اور ان پر مختلف تصاویر یا الفاظ یا جملے وغیرہ پیش کریں۔ معلم جس تصور کو جماعت میں بحث میں لانا چاہتے ہیں یا جو سمجھ تیار کرنا چاہتے ہیں اس سے متعلق طلبہ کو فلیش کارڈز کے ذریعے شامل کیا جاسکتا ہے۔ عام طور پر فلیش کارڈ کا استعمال ریاضی سائنس سماجی علوم اور زبان وغیرہ سمیت مختلف مضامین کی تدریس میں کیا جاتا ہے۔

زبان کی تدریس میں **فلیش کارڈ** کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔اس کے استعمال کے ذریعے طلبہ کے اندر زبان سے **متعلق** بنیادی مہارتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ قواعد کے اصولوں اور زبانوں وادب سے **متعلق معلومات** کو فراہم کیا جاسکتا ہے۔ **فلیش** کارڈ کے ذریعے طلبہ کی مشغولیت کو کمرہ جماعت کے اندر بڑھایا جاسکتا ہے۔ طلبہ **فلیش** کارڈ کو دیکھ کر اپنی سمجھ اور صلاحیت کے مطابق مواد کے ساتھ ربط قائم کرتے ہیں اور جوابات کی صورت میں اظہار رائے کرتے ہیں اور مواد **مضمون** کے ساتھ جڑتے ہیں۔

- **پوسٹر:** چارٹ کی طرح پوسٹر بھی ایک اہم بصری امدادی شئے ہے۔ پوسٹر عموماً چارٹ سے جسامت کے اعتبار سے بڑے ہوتے ہیں۔اس کے اندر تصاویر کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے اور مواد کے دائرے کو وسعت دی جاتی ہے۔ پوسٹر کو زیادہ انٹریکٹو بنایا جاسکتا ہے۔ تصاویر اور مواد کو ایک خاص ترتیب میں پیش کر کے موضوع کو بحث میں لایا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں طلبہ بڑی حد تک شمولیت کا اظہار کرتے ہیں اور اور فنکارانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- **نقشہ:** نقشہ بھی درس وتدریس کے عمل میں استعمال کیا جانے والا ایک اہم آلہ ہے۔ جغرافیہ کے اندر نقشے کی بڑی اہمیت ہے۔ طلبہ کو نقشے کا استعمال جغرافیہ جیسے مضمون میں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس کی مدد سے وہ زمین کے جغرافیہ کو سمجھنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن نقشہ کا استعمال صرف جغرافیہ جیسے مضمون کو ہی سمجھنے کے لیے نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اس کا استعمال دیگر مضامین میں بھی موثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً تاریخ کو پڑھاتے وقت بھی نقشے کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ طلبہ کو مختلف ادوار میں ہونے والے واقعات اور تہذیبوں کا خاکہ نقشے کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہے اور طلبہ اس موضوع سے متعلق موثر طریقے سے اپنی سمجھ کو تیار کر سکتے ہیں۔

زبان و تہذیب کی سمجھ کو بڑھانے کے لیے ایک معلم نقشہ کا استعمال موثر طریقے سے کر سکتا ہے۔ زبان کی ابتداء اس کی ترقی اور مختلف علاقوں میں اس کی نوعیت کو نقشے کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہے۔ مختلف تہذیبوں میں زبان کی اہمیت علاقوں کے اعتبار سے نقشے پر ظاہر کی جاسکتی ہے۔اور طلباء کے ساتھ ایک تجزیاتی بحث کی جاسکتی ہے جس میں طلبہ دلچسپی کے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ بصری آلات کسے کہتے ہیں؟ 2۔ زبان کی تدریس میں آپ بصری آلات کا استعمال کیسے کریں گے؟ ____________________ ____________________

8.5 سمعی وبصری آلات

سمی وبصری آلات جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ وہ آلات ہوتے ہیں جس میں سمعی اور بصری دونوں آلات کی خوبیاں ہوتی ہیں۔ سمعی اور بصری دونوں عناصر کے یکجا ہونے کی وجہ سے یہ آلات طلبہ کو سیکھنے کے زیادہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔ان کے ذریعے طلبہ کی مشغولیت کو بڑھایا جاسکتا ہے اور تعلیمی مواد کو زیادہ متحرک، دلچسپ اور موثر بنایا جاسکتا ہے۔ ایئے ان آلات کو تفصیل کے ساتھ سمجھتے ہیں :

- **پاور پوائنٹ پریزنٹیشن:** جب سے تعلیمی اداروں میں کمپیوٹر کے استعمال کا چلن بڑھا ہے درس وتدریس کے عمل میں بھی اس نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ پاور پوائنٹ کمپیوٹر کے ذریعے استعمال کیا جانا والا ایک اہم سافٹ ویئر ہے جس میں مواد کو بہت ہی دلچسپ اور جامع طریقے سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ مواد مختلف سلائیڈز (جنہیں مختلف اوراق کی صورت میں سمجھا جاسکتا ہے) میں پیش کیا جاتا ہے۔اس کے اندر متن، تصاویر، آڈیو، ویڈیو، اینیمیشن جیسی مختلف چیزوں کو شامل کرنے کی سہولت ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں پریزنٹیشن دلچسپ، موثر اور طلبہ کی پوری توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

1۔ پاور پوائنٹ کی مدد سے اساتذہ مواد کو منظم طریقے سے ترتیب کے ساتھ مختلف سلائیڈز پر پیش کرتے ہیں جس سے مواد مضمون کی پیشکش میں ایک ربط ہوتا ہے اور ہر سلائیڈ اپنے آپ میں ایک مکمل اور جامع مواد پیش کرتی ہے۔ جس سے طلبہ کو مواد کے ساتھ جڑے رہنے میں آسانی ہوتی ہے۔ پاور پوائنٹ کے اندر تصاویر، گراف، چارٹ، ڈائیگرام وغیرہ کے انضمام سے طلبہ کو مواد مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

2۔ اساتذہ ہائپر لنکس، بٹن، اور نیویگیشن کی سہولت سے مواد کو انٹرایکٹو بنا سکتے ہیں۔اس سہولت کے نتیجے میں اساتذہ انٹرنیٹ پر موجود اہم مواد کو اسی وقت طلبہ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور مواد مضمون سے اس کا تعلق قائم کر کے اس پر بحث کی جاسکتی ہے۔

3۔ پاور پوائنٹ کے اندر آڈیو اور ویڈیو کو شامل کرنے کی سہولت سے تدریس کے عمل کو موثر بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔ مواد مضمون میں حسب ضرورت اڈیو کلپ یا ویڈیو کلپ چلا کر طلبہ کو حقیقی دنیا یا حقیقی واقعات جو کہ مواد مضمون کی ضرورت کے مطابق ہوں، پیش کر سکتا ہے۔

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کا استعمال بہت محتاط ہو کر کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے اندر سہولیات بہت زیادہ ہیں جس کو استعمال کرنے کے لیے مناسب طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ مواد کو بھر دینا، تصاویر، ویڈیو اور آڈیوز کو غیر ضروری طور پر استعمال کرنا تدریس کے عمل کو خراب کر سکتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ اس کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کیا جائے۔اور مواد مضمون کی مناسبت سے ہی سلائیڈز کے اندر چیزوں کو جگہ دی جائے۔

- **تعلیمی ویڈیو:** ویڈیوز کا موثر استعمال درس وتدریس کے عمل کو نہ صرف دلچسپ بناتا ہے بلکہ اس کے ذریعے طلبہ کے سیکھنے کا عمل بھی موثر ہوتا ہے۔ تعلیمی ویڈیوز کے ذریعے مختلف مضامین کے موضوعات کو طلبہ کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔ جس کی مدد سے پیچیدہ خیالات، عمل یا تصورات کو ٹھوس صورت میں سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ درس وتدریس کے عمل میں یہ ضروری نہیں ہے کہ لمبی اوقات والی ویڈیوز ہی پیش کی جائیں۔ ویڈیوز کی چھوٹی کلپ کا بھی استعمال تدریس میں کیا جاسکتا ہے جو موضوع سے متعلق حقیقی دنیا کو متعارف کرانے میں مدد کر سکتی ہوں۔

تعلیمی ویڈیوز جماعت کے مناسبت سے ہونی چاہیے۔اعلی جماعت میں ویڈیو لیکچر کا استعمال کیا جاسکتا ہے اور موضوع سے متعلق ایک مکمل معلومات پیش کی جاسکتی ہے۔ لیکن چھوٹی جماعت میں دلچسپ ویڈیوز کا استعمال کیا جانا ضروری ہے۔ جس میں مختلف واقعات، تصاویر اور اشیاء کو دکھایا گیا ہو۔ جس کی مدد سے کسی اہم تصور کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہو۔ تعلیمی ویڈیو کی صورت میں دستاویزی فلمیں، انٹرویوز،

خبریں، تعلیمی لکچر، سیر و تفریح، معلوماتی ویڈیو کلیپس کا استعمال کلاس روم میں موثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔

- **ٹیلی ویژن:** ٹیلی ویژن کی ایجاد کے بعد دنیا میں بڑی تبدیلی ہوئی۔ لوگوں تک دنیا کی خبریں اور گھر بیٹھے دنیا کا نظارہ دیکھنے کا موقع ملا۔ تفریح کی صورت میں فلمیں، گانے، ڈاکو منٹری، سیریل وغیرہ دیکھنے کا موقع ملا۔ آج کے دور میں ٹیلی ویژن کوئی نایاب چیز نہیں ہے۔ اور اس کی تکنیک میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ گھروں میں استعمال ہونے کے علاوہ اب ٹیلی ویژن کا استعمال مختلف جگہوں پر ہوتا ہے۔ اسکولوں کے اندر درس وتدریس کو معاونت دینے کے لیے بھی ٹیلی ویژن کا استعمال شروع ہوا ہے۔ حالانکہ آج بھی تمام اسکولوں میں ٹیلی ویژن مہیا نہیں ہو پایا ہے۔ لیکن جہاں بھی اس کی سہولت ہے اس کا استعمال درس وتدریس کو موثر بنانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی طرف سے باقاعدہ مختلف چینلز تیار کیے گئے ہیں جن کا مقصد ہی مختلف مضامین سے متعلق مواد کو طلبہ کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ان پروگراموں کو ٹیلی ویژن پر نشر کیا جاتا ہے۔

چونکہ ٹیلی ویژن پر مختلف قسم کے پروگرام نشر ہوتے ہیں اس لیے ان کا مؤثر انتخاب کر کے اپنے مضمون اور موضوع سے متعلق طلبہ کی سمجھ کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ زبان کی تدریس کے حوالے سے ٹیلی ویژن ایک اہم آلہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مختلف نغمے، شعر و شاعری، دستاویزی فلم، شعرا وادبا پر تیار کردہ ڈاکو منٹریز وغیرہ کو ٹی وی کے ذریعے طلبہ کو دکھایا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ پروگرام دلچسپ طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں اس لیے طلبہ اس میں اپنی شمولیت کا اظہار کرتے ہیں۔

- **فلم:** فلم مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ عموماً ان کا استعمال تفریح کے لیے ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ فلم سماج کا ائینہ ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ سماج کے مختلف موضوعات کا احاطہ کرتی ہے اس لیے فلموں کی بھی مختلف اقسام موجود میں ائی ہے۔ درس وتدریس کے عمل میں ڈاکو منٹری فلمیں معلوماتی فلمیں وغیرہ کا موثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ طلبہ چونکہ نفسیاتی طور پر فلموں میں دلچسپی لیتے ہیں اس لیے اس کا استعمال کے ذریعے طلبہ کی شرکت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

اردو زبان کی تدریس لیے بہت ساری ایسی فلمیں ہیں جن کا استعمال موثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ غالب، مجاز، مخدوم محی الدین وغیرہ شعرا وادبا پر فلموں کو تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ان کی زندگی اور شاعری کو بڑے دلچسپ طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ ان فلموں کو طلبہ کو دکھا کر شاعروں کے بارے میں اور ان کی شاعری کی سمجھ کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

- **کمپیوٹر:** موجودہ دور میں درس وتدریس کے عمل میں کمپیوٹر کا استعمال اب ناگزیر ہو گیا ہے۔ لوگوں کی زندگی میں انٹرنیٹ کا استعمال جب سے بڑھا ہے تب سے کمپیوٹر کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔ اس لیے درس وتدریس کے عمل میں کمپیوٹر کا استعمال لازمی ہو گیا ہے۔ انٹرنیٹ کی دنیا میں بہت ساری سہولیات مہیا ہیں۔ جو کہ مختلف سافٹ ویئر اور سائٹس کی صورت میں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ مختلف معلومات کو آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس کا درس وتدریس میں موثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- **پروجیکٹر:** پروجیکٹر ایک ایسا آلہ ہے جس کی مدد سے مواد مضمون کو بڑے پردے پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا صرف یہی کام ہے کہ وہ مواد مضمون کو کسی بڑے پردے یا دیوار پر پروجیکٹ کرے۔ کمپیوٹر کے ذریعے تیار کردہ کوئی بھی مواد پروجیکٹر کے سہارے سے بڑے پردے پر پیش کیا جاتا ہے اور طلبہ اس مواد مضمون کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کی مدد سے اکتساب کا عمل بہتر ہو سکتے ہیں۔

- **انٹر یکٹو بورڈ:** موجودہ وقت میں انٹریکٹو بورڈ کا چلن بڑھا ہے۔ حالانکہ اس کی سہولت سبھی اسکولوں میں نہیں ہے۔ یہ ایک مہنگا آلہ ہے۔ لیکن معلم کو اس کے استعمال کا بھی ہنر سیکھنا چاہیے۔ انٹریکٹو بورڈ ایک بڑے ٹیلی ویژن کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی سکرین پر ایک تکنیکی قلم کے ذریعے لکھا جا سکتا ہے۔ اسکرین پر ویڈیو اور اڈیو چلائے جا سکتے ہیں۔ مختلف تصویروں کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مختلف سافٹ ویئر کے ذریعے جدید طریقے سے درس وتدریس کے عمل کو کیا جا سکتا ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے بیشتر آلات کا استعمال انٹریکٹو بورڈ میں کیا جا سکتا ہے اس لیے یہ آلہ نہایت ہی مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ انٹریکٹو بورڈ پر فلمیں چلائی جا سکتی ہیں، سلائیڈ شوز پیش کیے جا سکتے ہیں فلیش کارڈز دکھائے جا سکتے ہیں اس پر لکھا جا سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ سمعی وبصری اشیا سے کیا مراد ہے؟ 2۔ زبان کی تدریس میں معاون سمعی وبصری اشیا کا موثر استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے؟ __________ __________

8.6 خلاصہ

تعلیمی میدان میں ہونے والی تبدیلیوں کو ہم ارتقاء ی عمل کے طور پر دیکھتے ہیں جو تکنیکی اختراعات، تعلیمی تحقیق اور سماجی تبدیلیوں سے متاثر ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے ہیں، ہم نئی تکنیک کو اپناتے ہیں اور اس سے بدلتے ہوئے زمانے کے ساتھ چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جدید دور میں استعمال ہونے والے آلات کا علم اور ہنر رکھنا ضروری ہے۔ یہ بات اہم ہے یہ آلات تدریس کے عمل میں موثر تبھی ہو سکتے ہیں جب معلم ان کا مناسب اور ہنر مندی کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ محض آلے کے استعمال سے تدریس موثر نہیں ہو سکتی ہے۔ تدریسی آلات مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں اس لیے درس وتدریس میں ان کا انتخاب کرتے وقت مواد مضمون کے مقاصد کو زیر نظر رکھنا ضروری ہے اس کے علاوہ طلبہ کی عمر اور مضمون کے تقاضے کا خیال رکھتے ہوئے ان کا استعمال کرنا چاہیے۔ چونکی تدریسی آلات کے ذریعے مواد مضمون کو طلبہ کے سامنے پیش کرنے کا اہم مقصد طلبہ کی سمجھ کو بڑھانا ہے اس لیے اس کا استعمال کرنے سے احتیاط برتنا ضروری ہے۔ نئی تکنیک کی ایجاد وقت کے ساتھ ساتھ ہوتی رہی ہے اس کے ذریعے مختلف قسم کے سمعی وبصری مواد کو طلبہ کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔

8.7 اکتسابی نتائج

- درس وتدریس میں مختلف قسم کی معاون اشیاء کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن فطری طور پر ان آلات کو ہم تین اہم حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں سمعی آلات، بصری آلات اور سمعی وبصری آلات۔

- سمعی آلات وہ آلات ہوتے ہیں جن کا تعلق سننے سے ہوتا ہے۔یعنی یہ وہ آلات ہوتے ہیں جس کی مدد سے طلبہ کو کسی مواد کو سنایا جاتا ہے۔
- زبان کی تدریس میں ریڈیو اور ٹیپ ریکاڑد ایک اہم آلے کے طور پر کام کرتے ہے۔اس کے ذریعے طلبہ میں سننے کی صلاحیت اور سنے گئے مواد کی سمجھ کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ ریڈیو پر نشر ہونے والے تعلیمی پروگرام، تفریحی پروگرام، خبریں، انٹرویو وغیرہ سے استفادہ لیا جا سکتا ہے۔اور ٹیپ رکارڈر کے ذریعے ریکارڈ شدہ انٹرویو اور تعلیمی مواد، ریکارڈ شدہ لکچر زبان کی تدریس کو موثر بنایا جا سکتا ہے۔
- بصری آلات وہ آلات ہوتے ہیں جنہیں دیکھا جا سکتا ہے۔یعنی ان آلات کا استعمال کمرہ جماعت میں طلبہ کو دکھا کر کیا جاتا ہے
- تحریری تختہ، چارٹ، حقیقی اشیاء، نمونے یا ماڈل، فلیش کارڈ، پوسٹر، نقشہ وغیرہ بصری آلات کے طور پر کمرہ جماعت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔
- سمی و بصری آلات جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ وہ آلات ہوتے ہیں جس میں سمعی اور بصری دونوں آلات کی خوبیاں ہوتی ہیں۔ سمعی اور بصری دونوں عناصر کے یکجا ہونے کی وجہ سے یہ آلات طلبہ کو سیکھنے کے زیادہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، تعلیمی ویڈیو، ٹیلی ویژن، فلم، کمپیوٹر، پروجیکٹر، انٹریکٹو بورڈ وغیرہ سمعی و بصری آلات کت طور پر کمرہ جماعت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

8.8 فرہنگ

ڈیجیٹل بورڈ	:	ایک ایسا تختہ جو کمپیوٹر کی بڑی اسکرین جیسا ہوتا ہے، جس مختلف قسم کے مواد پیش کیے جا سکتے ہیں، تصاویر، ویڈیو، آڈیو وغیرہ
ڈائیگرام	:	ایک قسم کا خاکہ یا آسان ڈرائنگ جس میں کسی چیز کی ظاہری شکل، ڈھانچہ یا کام دکھایا گیا ہو۔
نمونے یا ماڈل	:	کسی چیز یا شئے یا مجوزہ ڈھانچے کی تین جہتی نمائندگی، جس کا استعمال تدریس میں کیا جا سکے
فلیش کارڈ	:	ایک ایسا کارڈ جس کے دونوں طرف معلومات ہوں، جس کا مقصد یاد کرنے مدد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
پاور پوائنٹ	:	کمپیوٹر میں استعمال ہونے والا سافٹ ویئر جس کی مدد سے مختلف طریقوں سے معلومات فراہم کی جا سکتی ہے
انٹریکٹو بورڈ	:	اس کو سمارٹ بورڈ بھی کہا جاتا ہے، وائٹ بورڈ کی شکل میں ایک بڑا انٹرایکٹوڈ سپلے بورڈ ہوتا ہے۔ دور جدید کا ایک اہم آلا جس میں تمام سہولیات ہوتی ہیں

8.9 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ درج ذیل میں کون سا آلہ سمعی آلہ ہے؟

(a) چارٹ (b) فلیش کارڈ

(c) ٹیپ ریکارڈ (d) تحریری تخت

2۔ وہ کون سا آلہ ہے جس پر معلومات دونوں طرف لکھی ہوتی ہے؟

(a) چارٹ (b) فلیش کارڈ

(c) پوسٹر (d) تصاویر

3۔ تلفظ کی مشق کے لیے کس آلے کا استعمال موثر طریقے سے کیا جاسکتا ہے؟

(a) چارٹ کا (b) پوسٹر کا

(c) ریکارڈر کا (d) فلیش کارڈ کا

4۔ کس الے کے اندر ویڈیو اڈیو تصاویر اب تک ہی لکھنے کی بھی سہولت ہے:

(a) تحریری تختہ (b) پروجیکٹر

(c) انٹرایکٹو بورڈ (d) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ درسی و تسدریسی آلات کی اقسام بیان کیجیے۔

2۔ سمعی آلات سے کیا مراد ہے؟

3۔ بصری آلات سے کیا مراد ہے؟

4۔ سمعی اور بصری آلات کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

5۔ زبان کی تدریس میں پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کا استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ تدریس کے عمل میں سمعی و بصری آلات کے استعمال پر ایک مفصل نوٹ لکھیے۔

2۔ زبان کی تدریس میں کن تدریسی آلات کا استعمال موثر طریقے سے کیا جاسکتا ہے؟

3۔ سمعی آلات کے ذریعے زبان کی کن صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے؟

8.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- ریاض احمد۔اردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے۔مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔(2003)
- زبیدہ حبیب۔تدریس اردو۔ادبستان پبلیکیشن، دہلی۔(2012)
- عمیر منظر۔اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔شپرا پبلیکیشن(2009)
- معین الدین۔اردو زبان کی تدریس۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔نئی دہلی(1983)
- انعام اللہ خاں شیروانی۔تدریس زبان اردو۔آف سیٹ آرٹ پرنٹس۔کلکتہ(1989)

اکائی 9۔ نصاب: مفہوم، اجزا، عوامل اور اردو نصاب کی تدوین کے اصول*

9.0 تمہید
9.1 مقاصد
9.2 نصاب؛ مفہوم (محدود و وسیع) اور نصاب کے اجزا
9.2.1 نصاب کا مفہوم (نصاب کا روایتی و جدید مفہوم اور محدود و وسیع مفہوم)
9.2.2 نصاب کی تعریفیں
9.2.3 نصاب کی خصوصیات
9.2.4 نصاب کی فطرت
9.2.5 نصاب کی ضرورت اور اہمیت
9.2.6 نصاب کے اجزا
9.3 نصاب کو تعین کرنے والے عوامل
9.4 اردو نصاب کی تدوین کے اصول
9.4.1 نصاب کی تعمیر میں جدید رجحانات
9.5 خلاصہ
9.6 اکتسابی نتائج
9.7 فرہنگ
9.8 نمونہ امتحانی سوالات
9.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

9.0 تمہید

تعلیم کے پیچیدہ منظر نامے میں نصاب کا تصور بنیادی خاکہ کے طور پر کام کرتا ہے جو طلباء کے سیکھنے کے تجربات کو تشکیل دیتا ہے۔

* Dr. Aftab Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

اس اکائی میں نصاب کی کثیر جہتی نوعیت کو کھولنے کی ایک سعی کی گئی ہے اور نصاب کے بنیادی تصور و مفہوم، اجزا، عوامل اور رہنما اصولوں کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس اکائی کا مقصد جامع اور موثر تعلیمی ماحول کو فروغ دینے میں نصاب کی اہمیت کو روشن کرنا ہے۔ نصاب در حقیقت درسی کتابوں اور سبق کے منصوبوں کے محض مجموعہ سے کہیں زیادہ وسیع تصور ہے۔ یہ ایک متحرک اور ابھرتا ہوا تصور ہے جو تعلیمی تجربات کی مجموعی شکل کو اپنے اندر سمیٹتا ہے جس میں نہ صرف رسمی تعلیمی مواد بلکہ طریقے، سرگرمیاں اور تشخیصات بھی شامل ہیں جو اکتساب میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ نصاب کمرہ جماعت کی حدود سے باہر تک پھیلا ہوا ہے جو علم، ہنر، رویوں، اور اقدار کو متاثر کرتا ہے جنہیں طلباء اپنے تعلیمی سفر کے دوران حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نصاب کے تصور کی کھوج کرتے ہیں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ایک زندہ اور متحرک شئے ہے جو سماجی ضروریات، تکنیکی ترقی اور تدریسی اختراعات کے مطابق مسلسل ڈھال رہی ہے۔

اس اکائی میں نصاب کے لازمی اجزا کی وضاحت پیش کی گئی ہیں جیسے نصاب، نصابی کتب اور سبق کے منصوبوں سے لے کر ثقافتی تناظر، سماجی توقعات، اور غیر نصابی سرگرمیاں۔ مزید برآں، یہ اکائی نصاب کے اجزا کو تعلیمی اہداف کے ساتھ ترتیب دینے کی اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے تاکہ سیکھنے کے عمل میں ہم آہنگی اور مطابقت کو یقینی بنایا جاسکے۔ نصاب کی تدوین ایک متحرک عمل ہے جس کی تشکیل متعدد بااثر عوامل سے ہوتی ہے۔ اس باب میں سماجی و ثقافتی اثرات اور تعلیمی پالیسیوں سے لے کر ٹکنالوجی میں ترقی اور عالمی تناظر میں تبدیلیوں تک ان عوامل کو باریک بینی سے دریافت کیا گیا ہے۔ یہ سمجھنا کہ ان عوامل کا باہمی تعامل اساتذہ، پالیسی سازوں، اور نصاب تیار کرنے والوں کے لیے ذمہ دار اور مستقبل کے لیے نصاب بنانے کے لیے اہم ہے۔ اس کا مقصد نصاب کی تشکیل میں شامل چیلنجوں اور مواقع کے بارے میں بصیرت فراہم کرنا ہے جو ایک بدلتی ہوئی دنیا میں سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

تعلیم کے معمار کے طور پر ماہرین تعلیم اور نصاب کے معمار کو اصولوں کے ایک مجموعے سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے جو نصاب کی تخلیق اور اس کے نفاذ کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اس اکائی کا ایک حصہ ان رہنما اصولوں پر روشنی ڈالتا ہے جو سیکھنے والے پر مبنی نقطہ نظر، شمولیت، لچک، اور مطابقت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ نصاب کی تعمیر کو ان اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے سے ماہرین تعلیم ایسے ماحول کو فروغ دے سکتے ہیں جو تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں اور سیکھنے کے لیے زندگی بھر کی محبت کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ اکائی اساتذہ، پالیسی سازوں، اور محققین کے لیے ایک کمپاس کا کام کرتا ہے جو نصاب کی تعمیر کے پیچیدہ منظر نامے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ نصاب کو تشکیل دینے والے تصور، حصوں، عوامل اور اصولوں کو جامع طور پر دریافت کر کے ہم تعلیمی حصہ داروں کو متحرک اور موثر اکتساب کے تجربات تخلیق کرنے کے لیے بااختیار بنانا چاہتے ہیں۔

9.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- نصاب کے مفہوم (محدود و وسیع) اور نصاب کے اجزا سے واقف ہو سکیں۔
- نصاب کی تعریف، خصوصیات اور اس کی فطرت کو سمجھ سکیں۔

- نصاب کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کر سکیں۔
- نصاب کو تعین کرنے والے عوامل کو سمجھ سکیں۔
- اردو نصاب کی تدوین کے اصول سے واقف ہو سکیں۔
- نصاب کی تدوین کے جدید رجحانات کو جان سکیں۔

9.2 نصاب؛ مفہوم (محدود و وسیع) اور نصاب کے اجزا

ہم سب لفظ 'نصاب' سے واقف ہیں۔ یہ کنڈر گارٹن سے لے کر اعلیٰ سطح تک تعلیمی نظام کا ایک اہم جزو ہے۔ یہ پورے تعلیمی عمل کی جڑ ہے اور نصاب کے بغیر تعلیم کے حصہ دار افراد کوئی تعلیمی اہداف حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے سیکھنے والے کو تعلیمی نظام کے مقرر کردہ اہداف کے حصول کے لیے آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ اصطلاح 'نصاب' کو عام طور پر کسی خاص کورس/پروگرام میں مطالعہ کے لیے منظور شدہ مضامین کے گروپ کے طور پر سمجھا جاتا ہے لیکن نصاب کی سمجھ اس تنگ نظری تک محدود نہیں ہے۔

9.2.1 نصاب کا مفہوم (نصاب کا روایتی و جدید مفہوم اور محدود و وسیع مفہوم)

لغوی معنی کے لحاظ سے اصطلاح 'نصاب' ایک لاطینی لفظ 'currere' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے 'ریس کورس' (گھڑ دوڑ کا میدان) یا ایک 'رن وے' (جہاز کے دوڑنے کا راستہ) جس پر کوئی ہدف تک پہنچنے کے لیے دوڑ لگایا جاتا ہے۔ اس کے مطابق، نصاب ایک تدریسی اور تعلیمی پروگرام ہے جس پر عمل کر کے شاگرد اپنے مقاصد، نظریات اور زندگی کی تعلیمی خواہشات کو حاصل کرتے ہیں۔ نصاب کسی کورس کا ایک منصوبہ بند، منظم اور مرتب مجموعہ ہے جس میں وہ علم، ہنر اور رویے شامل ہیں جن کے سیکھنے کی طلباء سے توقع کی جاتی ہے۔ وہیلر (Wheeler) نے نصاب کو اسکول کی رہنمائی میں آموزگاروں کو پیش کردہ منصوبہ بند تجربات کے طور پر بیان کیا ہے۔ قومی درسیات کا خاکہ-2005 (National Curriculum Framework-2005) کے مطابق، "نصاب کو چاہیے بچوں کو ان کی آوازیں تلاش کرنے، ان کے تجسس کو پروان چڑھانے کے قابل بنائے تاکہ وہ متن کے علم کو دوبارہ پیش کرنے کی صلاحیت کے بجائے چیزیں کرے، سوالات پوچھے اور تحقیقات کو آگے بڑھائے، اپنے تجربات کو اسکول کے علم کے ساتھ بانٹے اور مربوط کرے۔" ثانوی تعلیم کمیشن (1952-1953) کی رپورٹ میں ذکر ہے؛ نصاب کا مطلب صرف وہ تعلیمی مضامین نہیں ہیں جو روایتی طور پر اسکول میں پڑھائے جاتے ہیں بلکہ اس میں وہ تجربات شامل ہیں جو کمرہ جماعت، لائبریری، لیبارٹری، ورکشاپ میں ہونے والی متعدد سرگرمیوں کے ذریعے شاگرد حاصل کرتے ہیں۔

نصاب تعلیم کا پروگرام ہے جو تعلیمی ارادوں کو متحرک اور زندہ رکھتا ہے۔ نصاب میں عقائد، اقدار، رویے، مہارت، علم اور وہ سب کچھ ہوتا ہے جو تعلیم سے متعلق ہے، اس طرح کہ کوئی خاص طور پر رسمی تعلیم کا نصاب کے بغیر تصور نہیں کر سکتا ہے۔ نصاب کے مفہوم کو درج ذیل نکات کی مدد سے واضح کیا جا سکتا ہے:

1۔ نصاب تجربہ ہے: ظاہر ہے کہ نصاب کا مقصد تعلیم یافتہ کو تجربہ فراہم کرنا ہے تاکہ وہ مکمل ترقی حاصل کر سکے۔

2۔ نصاب ایک ذریعہ یا آلہ ہے: معلم کا موازنہ ایک فنکار سے کیا جاتا ہے اور نصاب کا ان آلات یا اوزاروں میں سے ایک کے طور پر کیا جاتا ہے۔ تعلیم کو پہلے سے طے شدہ مقاصد کے مطابق تیار کرنے کے لیے نصاب کا استعمال کیا جاتا ہے۔

3۔ نصاب ماحول ہے: جدید دور میں، اس اصطلاح کی تشریح اس سے زیادہ آزادانہ معنوں میں کی جاتی ہے کیونکہ اس حقیقت پر کوئی سوال نہیں اٹھاتا کہ بچے کی تعلیم نہ صرف کتابوں سے متاثر ہوتی ہے بلکہ کھیل کے میدان، لائبریری، لیبارٹری، پڑھنے کے کمرے، غیر نصابی پروگرام، تعلیمی ماحول اور بہت سے دوسرے عوامل سے بھی۔

4۔ نصاب میں تمام سرگرمیاں شامل ہیں: اسکول اور تعلیمی ادارے میں فراہم کردہ تمام نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں نصاب کا حصہ ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں طلباء کی ہمہ جہت و ہمہ گیر ترقی کا باعث ہیں۔

نصاب کا روایتی مفہوم: ماضی میں نصاب کا دوسرا نام ''مطالعہ کا کورس'' تھا۔ اس اصطلاح کو صرف مختلف مضامین سے متعلق پروگرام سمجھا جاتا تھا۔ تاہم، اصطلاح 'نصاب' اور 'مطالعہ کا کورس' بعض اوقات قابل تبادلہ لیکن ایک بہت ہی محدود معنوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ در حقیقت یہ نقطہ نظر ایک جامد نظریہ تھا جس میں صرف درسی کتاب کے علم یا حقائق پر مبنی معلومات پر زور دیا گیا تھا۔ اس مفہوم کے اعتبار سے یہ درست تھا کہ تعلیم کا بنیادی مقصد سیکھنے والے کو مواد کو حفظ کرنے میں مدد کرنا ہے۔ مزید برآں، نصاب ایک محفوظ حقیقی علم کا ایک حصہ ہے جو استاد سے شاگردوں تک پہنچایا جاتا ہے اور حفظ، تلاوت اور مشقوں کے ذریعے ان میں مہارت حاصل کی جاتی ہے۔ روایتی نصاب موضوع پر مبنی تھا جبکہ جدید نصاب بچوں اور زندگی پر مرکوز یا طالب علم پر مرکوز ہے۔

نصاب کا جدید مفہوم: وقت گزرنے اور ذہن کی تقویت کے ساتھ نصاب کے روایتی تصور (جو دائرہ کار میں محدود تھا) کی جگہ ایک متحرک اور جدید تصور نے حاصل کر لیا ہے۔ لیکن نصاب کو اب ایک وسیع مجموعی اور جامع اصطلاح سمجھا جاتا ہے جس میں تمام نصابی اور ہم نصابی سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ ان تمام سیکھنے کی سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جن سے ہم مطالعہ کے دوران سامنے آتے ہیں یعنی کمرہ جماعت کے تجربات، لیبارٹری، لائبریری، کھیل کے میدان، اسکول کی عمارت، والدین اور سماج کے ساتھ مطالعاتی دوروں کی علمی انجمن۔ اب، یہ نصابی کتابوں سے اور کسی خاص طبقے کے لیے منتخب کردہ موضوع سے زیادہ وسیع ہے۔ جدید تعلیم دو متحرک عملوں کا مجموعہ ہے؛ ایک انفرادی ترقی کا عمل اور دوسرا سماجی بنانے کا عمل ہے جسے معاشی طور پر سماجی ماحول کے ساتھ مطابقت کہا جاتا ہے۔ مختصراً، نصاب ممکنہ تجربات کا ایک مجموعہ ہے جو تعلیمی اداروں میں طلباء کو متعلقہ معاشرے کی سوچ کے مطلوبہ نظم و ضبط کی وجہ سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا راستہ فراہم کرتا ہے جس پر چل کر طلباء معین منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ مزید برآں، نصاب کو سیکھنے کے مواقع فراہم کرنے والا ایک سلسلہ سمجھا جاتا ہے جس کی منصوبہ بندی استاد اور شاگرد دونوں مل کر کرتے ہیں۔

نصاب کا محدود مفہوم: اس کے محدود معنی میں نصاب کا مطلب ہے کہ منصوبہ تعلیم کے اغراض و مقاصد تک پہنچ جائے۔ یہ مطالعہ کے ایک بڑے شعبے میں چند مضامین کے مطالعہ پر مرکوز کمرہ جماعت کی سرگرمیوں تک محدود ہے۔ یہ کسی مضمون کو پڑھانے کے مقصد کو حاصل کرنے کا صرف ایک ذریعہ ہے۔ درج ذیل نکات سے نصاب کا محدود مفہوم واضح ہوتا ہے؛

- یہ کمرہ جماعت کی سر گرمی تک محدود ہے۔
- یہ تدریسی مضامین پر زور دیتا ہے۔
- یہ سرٹیفکیٹ اور ڈگری تیار کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔
- یہ صرف ذہنی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔
- اور یہ اساتذہ اور انتظامی کنٹرول کو بڑھاتا ہے۔

نصاب کا وسیع مفہوم:

اس کے وسیع تر معنوں میں، نصاب کا مطلب نہ صرف روایتی طور پر اسکولوں میں پڑھائے جانے والے تعلیمی مضامین کا مطالعہ ہے بلکہ اس میں تمام تجربات کا مجموعہ بھی شامل ہے جو ایک طالب علم کو اسکول کی تمام سر گرمیوں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

- اس میں متعدد سر گرمیوں کے ذریعے دیئے گئے تمام تجربات شامل ہیں۔
- نصابی اور ہم نصابی سر گرمیاں دونوں شامل ہیں۔
- یہ بچے کی شخصیت کی نشوونما کے لیے کام کرتا ہے۔
- اس کا زیادہ تخلیقی اور آگے کا نقطہ نظر ہے۔
- اور یہ بچوں پر مرکوز ہے۔

درس وتدریس اور اکتساب کا عمل خلا میں کام نہیں کرتا ہے۔ اسکول میں کچھ منصوبہ بند تجربات فراہم کیے جاتے ہوتے ہیں تاکہ کسی خاص ملک کی ضروریات کے مطابق زیادہ سے زیادہ انسانی ترقی ممکن ہو۔ نصاب پورے تعلیمی عمل کی جڑ ہے جس کے بغیر، کسی بھی تعلیمی کوشش کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کسی ملک کا اسکولی نصاب اس کے آئین کی طرح ملک کی اخلاقیات کا عکاس ہوتا ہے۔ چونکہ نصاب ہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے طالب علم کو تعلیم کے ذریعے متعین کردہ مقصد تک پہنچنے کے لیے آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ عام طور پر نصاب کی اصطلاح کو کسی خاص کورس میں مطالعہ کے لیے تجویز کردہ مضامین کے گروپ کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

اس طرح حالیہ برسوں میں نصاب کی اصطلاح کا مطلب اسکول کی ہدایت پر طالب علم کے لیے دستیاب تمام منصوبہ بند سر گرمیاں اور تجربات ہیں۔ نصاب متحرک ہے اور شاگرد اور معاشرے کی ضروریات کے مطابق بدلتا ہے۔ اسکول کی طرف سے طلباء کو پیش کیا جانے والا نصاب محض معلومات کے الگ الگ ٹکڑوں اور غیر متعلقہ تجربات کا مجموعہ نہیں ہونا چاہیے۔ نصاب کے عناصر کی عمودی اور افقی تنظیم ہونی چاہیے۔ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے استاد کو مناسب تدریسی طریقے اور طرز رسائی استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ تب ہی کر سکتا ہے جب وہ جانتا ہو کہ وہ کیا اور کس ترتیب سے کوششیں کر رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہا جائے کہ اسے نصاب کے ان پہلوؤں کا علم ہونا چاہیے جس میں مضامین، سر گرمیوں اور تجربات کو مناسب درجہ بندی کی شکل میں شامل کیا جائے۔ نصاب در حقیقت مکمل طور پر تعلیمی عمل کا تانا بانا ہے۔

9.2.2 نصاب کی تعریفیں

اس اصطلاح کی جدید تشریح بینٹ اور کرونبرگ (Bent and Kronenburg) نے واضح کی ہے، جو تجویز کرتے ہیں کہ نصاب مضامین کی ایک منظم شکل ہے، جو خاص طور پر بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ لہٰذا، نصاب میں وہ تجربات اور سرگرمیاں شامل ہیں جو طالب علم کو وہ علم اور ہنر فراہم کرتی ہیں جو اسے حقیقی زندگی کے مختلف حالات کا سامنا کرنے کے لیے درکار ہوں گی۔ ظاہر ہے، 'نصاب' کی اصطلاح کو کتابوں کی فہرست تک محدود نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ اس میں دیگر سرگرمیاں، اسکول کا ماحول اور بہت سے دوسرے عناصر شامل ہونے چاہئیں۔

بینٹ اور کرونبرگ کے الفاظ میں، "نصاب اپنے وسیع ترین معنوں میں اسکول کا مکمل ماحول شامل کرتا ہے جس میں اسکول میں طلباء کو پیش کیے گئے تمام کورسز، سرگرمیاں، پڑھنے اور انجمن شامل ہوتی ہے۔"

وائلز اور بونڈی (Wiles and Bondi): "نصاب سیکھنے کا ایک منصوبہ ہے جس کے تحت مقاصد طے کرتے ہیں کہ سیکھنا کیا ضروری ہے۔"

"وہیلر (Wheeler): "نصاب ایک منصوبہ بند تجربہ ہے جو اسکول کی رہنمائی میں سیکھنے والوں کو پیش کیا جاتا ہے۔"

اولیوا (Oliva) (1982) نے کہا کہ "نصاب ان تمام تجربات کے لیے ایک منصوبہ یا پروگرام ہے جس کا سامنا اسکول کی ہدایت کے تحت ہوتا ہے۔"

1۔ کارٹر وی گڈ (Carter V. Good): "نصاب اسکول کی نگرانی میں طے شدہ تعلیمی تجربات کا ایک مجموعہ ہے جو فرد کو بہترین ممکنہ تربیت اور تجربات فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے تاکہ وہ اس معاشرے کے لیے موزوں ہو جس کا وہ پین ہے اور اسے تجارت یا پیشے کے لیے اہل بناتا ہے۔"

2۔ کنین گھم (Cuningham)- "نصاب فنکار (استاد) کے ہاتھ میں ایک آلہ ہے جو اس کے اسٹوڈیو (اسکول) میں اس کے مواد (شاگردوں) کو اس کے خیالات (مقاصد و اہداف) کے مطابق تیار کرتا ہے"۔

3۔ مورے (Morroe) "نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہیں جو تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اسکول استعمال کرتی ہیں"۔

4۔ کراو اور کراو (Crow and Crow)- "نصاب میں سیکھنے والے کے وہ تمام تجربات شامل ہیں جو اسکول سے باہر ہیں جو ایک ایسے پروگرام میں شامل ہیں جو اس کی ترقی، جذباتی، سماجی، روحانی اور اخلاقی طور پر مدد کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں"۔

5۔ ٹی، پی، نن (T.P. Nunn)- "نصاب کو سرگرمیوں کی مختلف شکلوں کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جو انسانی روح کے عظیم اظہار ہیں اور جو وسیع دنیا کے لیے سب سے بڑی اور مستقل اہمیت ہیں"۔

6۔ فروبیل (Froebel)- "نصاب کو نسل انسانی کے علم اور تجربے کا مقصد پورے مظہر کے طور پر تصور کیا جانا چاہیے۔"

7۔ ٹیز اور ٹیز (1980) نے نصاب کی تعریف کچھ یوں کیا ہے کہ "نصاب ایک منصوبہ بند اور رہنما اکتسابی تجربات اور مطلوبہ آموزشی نتائج

ہیں جو اسکول کے زیر اہتمام طلباء کی ذاتی و سماجی قابلیت میں مسلسل اور مطلوبہ ترقی کے لیے علم اور تجربے کی منظم تعمیر نو کے ذریعے تیار کیے جاتے ہیں۔"

8۔اسمتھ، اسٹینلے اور شورز(Smith, Stanley and Shores)نے نصاب کی تعریف "اسکولوں میں بچوں اور نوجوانوں کو سوچنے اور عمل کرنے کے گروہی طریقوں سے نظم وضبط کے مقصد کے لیے ترتیب دیے گئے ممکنہ تجربات کی ایک ترتیب" کے طور پر کی۔

مذکورہ تعریفات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ نصاب، ایک کثیر جہتی تصور اور متنوع نقطہ نظر پر مشتمل ہوتا ہے۔ کچھ ماہرین اسے ایک منظم تعلیمی منصوبہ کے طور پر دیکھتے ہیں جس میں مضامین اور سرگرمیوں کا خاکہ موجود ہوں۔ دیگر حضرات اس کی متحرک نوعیت پر زور دیتے ہیں کہ یہ زندگی کے تجربات اور غیر رسمی اکتساب کو شامل ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے، نصاب ایک سماجی آلہ ہے جو اقدار اور مہارتوں کو تشکیل دیتا ہے۔ نصاب ایک متحرک اور ارتقاپذیر فریم ورک ہے جو اکتساب کی رہنمائی کرتا ہے اور رسمی اور غیر رسمی عناصر کو ملاتا ہے بالآخر، یہ متنوع تعریفیں اس خیال پر اکٹھی ہو جاتی ہیں کہ نصاب تعلیم کے لیے ایک جامع، موافقت پذیر روڈ میپ ہے جو تدریس، مواد اور سماجی سیاق و سباق کے پیچیدہ تعامل کی عکاسی کرتا ہے۔ مذکورہ بالا نصاب کی مختلف تعریفوں کی روشنی میں ان اصطلاحات کی تعریف پر پہنچنا ممکن ہے جس میں ان تعریفوں میں بیان کردہ تمام نکات شامل ہوں۔ مختصراً، نصاب تعلیم کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

9.2.3 نصاب کی خصوصیات

نصاب میں مختلف خصوصیات شامل ہیں جو تعلیم میں اس کی تاثیر اور موافقت میں معاون ہیں۔ اس کی ضروری تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مسلسل تجدید کاری:۔نصاب مسلسل تجدید کاری کے عمل میں رہتا ہے ایک دور سے دوسرے دور میں تبدیل ہوتا بلکہ موجودہ دور میں بھی مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ایک نصاب کے موثر ہونے کے لیے اس کی مسلسل نگرانی اور تشخیص بھی ہونی چاہیے۔ نصاب میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں اور خدمات کو جدید، متنوع اور متحرک سماج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تبدیلی کی جانی چاہیے۔

2۔ طلباء کی ضروریات:۔ایک اچھا نصاب طلباء اور مجموعی طور پر معاشرے کی ضروریات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ سیکھنے والے مختلف طاقتوں، چیلنجوں اور خواہشات کے ساتھ منفرد افراد ہوتے ہیں طلباء کی ضروریات پر مبنی نصاب ایک ذمہ دار اور جامع سیکھنے کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3۔ جمہوری اقدار:۔ معاشرے کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے ایک گروپ کی کوششوں سے ایک اچھا نصاب تیار کیا جاتا ہے جو سیکھنے والے اور مجموعی طور پر معاشرے کے مفادات، ضروریات اور وسائل کے بارے میں جانتے ہیں۔ نصاب بہت سے ذہنوں اور توانائیوں کی پیداوار ہوتا ہے۔

4۔ اہداف اور مقاصد: واضح طور پر بیان کردہ تعلیمی نتائج نصاب کی ترقی کی رہنمائی کرتے ہیں نیز ایک توجہ مرکوز اور بامقصد نقطہ نظر کو یقینی بناتے ہیں۔

5۔مواد: وہ موضوع، عنوانات اور ہنر جو طلباء سے آموزش اور حصول کی توقع کی جاتی ہے وہ نصاب کا ایک اہم اور منفرد خصوصیت ہے۔
6۔ترتیب اور پیش رفت: موضوعات کی منطقی ترتیب اور ترقی پسند ڈھانچہ پہلے سے علم کی بنیاد پر سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔
7۔تدریسی طریقے: متنوع تدریسی حکمت عملی اور تدریسی طریقے سیکھنے کے مختلف انداز کو ہم آہنگ بناتے ہیں نیز مشغولیت اور تفہیم کو بڑھاتے ہیں۔
8۔ تشخیص اور تعین قدر: طالب علم کی ترقی اور کامیابی کی پیائش کے لیے منظم تدریسی طریقے تدریسی مطابقت اور تعلیمی نتائج سے آگاہ کرتے ہیں۔
9۔لچک: ایک ذمہ دار نصاب طلباء اور معلمین کو معاشرے کی ابھرتی ہوئی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتا ہے، جو وقت کے ساتھ مطابقت کو یقینی بناتا ہے۔
10۔ ٹیکنالوجی کا انضمام: جدید آلات اور ٹیکنالوجیز کو شامل کرنا سیکھنے کے تجربات کو بڑھاتا ہے اور طلباء کو ٹیکنالوجی سے چلنے والی دنیا کے لیے تیار کرتا ہے۔
11۔ثقافتی مطابقت: متنوع ثقافتی نقطہ نظر کو پہچاننااور ان کو شامل کرنا جامعیت اور دنیا کے بارے میں زیادہ جامع تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔12۔ بین الضابطہ روابط: متعدد مضامین یا دو مضامین کو یکجا کرنے سے جامع اکتساب کو فروغ ملتا ہے اور طلباء کے اندر علم کے باہم مربوط ہونے کی فہم پیدا ہوتی ہے۔
12۔ زندگی کی مہارتیں: تعلیمی مواد کے علاوہ نصاب میں اکثر ضروری زندگی کی مہارتوں (مواصلاتی و سماجی) کی نشوونما شامل ہوتی ہے جیسے تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنا، اور بات چیت، فیصلہ سازی وغیرہ۔
13۔ بازرسائی وتاثراتی نظام: مسلسل بازرسائی وتاثرات نصاب کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ یہ سیکھنے والوں کی ضروریات کو موثر اور خاطر خواہ طریقے پورا کرے اور اس کے لیے ہمیشہ جوابدہ رہے۔
14۔سماج کی شرکت: نصاب کی ترقی وتدوین میں سماج اور شرکاء کو شامل کرنا اجتماعیت اور آپسی ہم آہنگی و مطابقت کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔

ایک اچھی طرح سے تیار وتدوین کیا گیا نصاب ان خصوصیات کو متوازن کرتا ہے تاکہ ایک مضبوط فریم ورک بنایا جاسکے جو موثر تدریسی اور بامعنی اکتسابی تجربات کی حمایت کرتا ہے۔

9.2.4 نصاب کی فطرت

نصاب میں منصوبہ بند تجربات، تدریسی مواد اور تشخیص کے طریقے شامل ہیں جو تدریس اور سیکھنے کے لیے ایک روڈمیپ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ متحرک اور ترقی پذیر نصاب سماجی تبدیلی، تکنیکی ترقی اور سیکھنے والوں کی ضروریات کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔اس کی فطرت رسمی مضامین اور وسیع تر تعلیمی ماحول دونوں پر محیط ہے جو سیکھنے والوں کی مجموعی ترقی پر زور دیتی ہے۔ نصاب تعلیمی عمل کی رہنمائی، علم کے

حصول کی تشکیل، مہارتوں کی نشوو نمااور تعلیمی فریم ورک کے اندر اقدار کی آبیاری کرتا ہے۔ درج ذیل نکات نصاب کی نوعیت و فطرت کو اجاگر کرتے ہیں:

1۔ یہ بالکل منظم ہے۔
2۔ یہ طلباء کو بڑھنے اور سیکھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔
3۔ یہ ترقی پسند ہے۔
4۔ یہ مربوط اور جامع ہے۔
5۔ یہ متنوع ہے۔
6۔ یہ متحرک ہے۔
7۔ یہ طلباء مرکوز ہے۔
8۔ یہ سیکھنے کے عمل کو خوشگوار بناتا ہے۔
9۔ یہ طلباء کی ضروریات کے مطابق ہوتا ہے۔
10۔ یہ ثقافتی اور تادیبی اقدار فراہم کرتا ہے۔
11۔ یہ معاشرے کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔
12۔ یہ نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہے۔
13۔ یہ فلسفیانہ نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔
14۔ یہ ایک پہلے سے منصوبہ بند سر گرمی ہے۔
15۔ یہ سیکھنے کے نتائج پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
16۔ یہ تدریسی حکمت عملیوں کو فروغ دیتا ہے جو سیکھنے کے تصورات کی عکاسی کرتی ہے۔

9.2.5 نصاب کی ضرورت اور اہمیت

انسان کے جسم میں موجود ریڑھ کی ہڈی کے مانند نصاب تعلیم میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور یہ مضامین کی درس وتدریس اور اکتساب کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔اس میں اکائی کے منصوبے، سبق کے منصوبے، تشخیصی تکنیک،تدریسی حکمت عملی اور تدریسی طریقے وغیرہ شامل ہیں اور اس طرح یہ تعلیمی پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے۔ درج ذیل نکات نصاب کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھنے میں ہماری مدد کریں گے:

1۔ ہمہ جہت شخصیت کی نشوونما کرنا: تعلیم کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد ایک طالب علم کی ہمہ جہت ترقی ہے۔ نصاب اس مقصد کے حصول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ نہ صرف طلباء کی علمی نشوونما پر بلکہ جسمانی، سماجی اور جذباتی نشوونما پر بھی توجہ مرکوز کرتا ہے۔

2۔ طلباء کے رویے میں تبدیلی لانا: نصاب بنیادی طور پر تمام تجربات (تعلیمی حکمت عملی، سر گرمیاں، تدریسی امداد وغیرہ) جو طلباء کو اسکول میں ملتی ہے کو شامل ہے۔ نصاب ان تجربات کو اندرونی اور بیرونی سر گرمیوں کے ذریعے فراہم کرتا ہے۔ ان تمام سر گرمیوں کا بنیادی مقصد طلبہ کے رویے میں ضروری ترمیم اور مثبت تبدیلی لانا ہے تاکہ وہ کی شخصیت کی تشکیل کے لیے دوسروں کے ساتھ باہمی تعلقات قائم کر سکے۔

3۔ اساتذہ کی مدد کرنا: نصاب اساتذہ کے لیے درج ذیل طریقوں سے مددگار ہے:

(الف) جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ سبق کی منصوبہ بندی تدریس کا ایک اہم حصہ ہے۔ لہذا، نصاب اساتذہ کو ان کے اسباق کی منصوبہ بندی کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ اساتذہ کو یہ جاننے میں بھی معاونت کرتا ہے کہ کیا پڑھانا ہے اور کیسے پڑھانا ہے۔

(ب) یہ اساتذہ کو تعین قدر اور تشخیص کے نئے طریقے آزمانے کی ترغیب دیتا ہے۔

(ج) یہ اکتسابی تجربات کے انتخاب اور تنظیم میں اساتذہ کی مدد کرتا ہے۔

(د) نصاب کی مدد سے اساتذہ آسانی سے طلباء کے سابقہ علم اور نئے علم کے درمیان رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

4۔ طلباء میں ہنر پیدا کرنا: ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کردہ نصاب طلباء کو تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کے فروغ میں مدد کرتا ہے جس کی انہیں اپنے کیریئر میں کامیابی کے لیے ضرورت ہے۔ نصاب سر گرمی پر مبنی اکتساب، انکوائری پر مبنی آموزش اور پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے کو فروغ دے کر ان مہارتوں کو پروان چڑھاتا ہے۔

5۔ طلباء کی ضروریات کو پورا کرنا: نصاب درج ذیل طریقوں سے طلباء کی ضروریات کو پورا کرتا ہے:

(الف) مختلف مواقع فراہم کرنا۔

(ب) ان کی دلچسپی اور سطح کے مطابق معیاری مواد فراہم کرنا۔

(ج) طلباء کے موجودہ علم کی حمایت کرنا۔

(د) مواد میں لچک اور مزید تنوع فراہم کرنا۔

9.2.6 نصاب کے اجزا

نصاب کے عناصر نصاب کی کامیابی کی ضمانت دیتے ہیں اور ضروری اجزا شامل ہیں جو تعلیمی تجربے کی تشکیل کرتے ہیں۔ اہداف اور مقاصد سیکھنے کے نتائج کو واضح کرتے ہیں جبکہ مواد موضوع کی وضاحت کرتا ہے۔ تدریسی طریقے متنوع تدریسی حکمت عملیوں کو شامل ہیں جو مشغولیت کو فروغ دیتے ہیں۔ تعین قدر اور تشخیص کے ذریعے طالب علم کی ترقی کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور تدریسی موافقت کو تشکیل دیتا ہے۔ مواد اور وسائل بشمول نصابی کتب اور ٹیکنالوجی سیکھنے میں معاونت کرتے ہیں۔ تعلیمی ماحول، جسمانی اور سماجی دونوں تعلیمی نتائج کو متاثر کرتا ہے۔ طلباء کی سر گرمیاں، خواہ نصابی ہوں یا غیر نصابی ان کی جامع و ہمہ جہت ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ موافقت اور نظر ثانی جاری مطابقت کو یقینی بناتے ہیں جبکہ باز رسائی و تاثرات کا میکانزم مسلسل بہتری کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

ٹائلر کے مطابق، تنظیم کے جامع نظریہ کے ایک حصے کے طور پر یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ نصاب کے کون سے عناصر تنظیمی عناصر کے طور پر تسلی بخش کام کریں گے۔ نصاب کے عناصر کی مناسب ہم آہنگی نصاب کی کامیابی کی ضمانت ہو گی۔ماہرین کے درمیان نصاب کے عناصر پر کوئی اتفاق رائے نہیں ہے، لیکن اس مسئلے کے بارے میں سب سے زیادہ چار مشترکہ نقطہ نظر ہیں: مقاصد، مواد یا موضوع، طریقے یا سیکھنے کے تجربات اور تشخیص۔ نصاب کے یہ چار بنیادی عناصر ضروری اور ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اہداف اور مقاصد کو "کیا کرنا ہے" کے طور پر آسان بنایا جا سکتا ہے۔ موضوع/مواد یہ ہے کہ "کون سا موضوع شامل کیا جائے"؛ سیکھنے کے تجربات یہ ہیں کہ "کون سی تدریسی حکمت عملی، وسائل اور سرگرمیاں استعمال کی جائیں گی"؛ جبکہ نصاب کی تشخیص یہ ہے کہ "نصاب کے نتائج کا اندازہ لگانے کے لیے کون سے طریقے اور آلات استعمال کیے جائیں گے"۔ نصاب کے مذکورہ عناصر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ نصاب کے مقاصد: نصاب کے اہداف اور مقاصد بتاتے ہیں کہ کس قسم کی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے اور مواد مضمون کیسا اور کس قدر ہو گا وغیرہ۔ نصاب میں مقاصد کے ساتھ وژن و مشن کا بھی ذکر ہوتا ہے اور مقاصد کی حصولیابی میں درجہ بندی بھی کی جاتی ہے کہ کس ترتیب میں اسے حاصل کرنا ہے۔ نصاب کا پہلا اور سب سے اہم جزء مقاصد ہیں کیونکہ منزل کے بغیر کامیاب سفر کی منصوبہ بندی کرنا مشکل ہے۔ اہداف کا اظہار اکثر قومی و ریاستی معیارات کے لحاظ سے کسی حد تک عام اصطلاحات میں کیا جاتا ہے، پھر مزید مخصوص اہداف میں اور پھر مزید مقاصد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ مقاصد مخصوص ہیں اور طرز عمل کے لحاظ سے لکھے گئے ہیں تا کہ آموزش کے ڈھانچے اور حالات کو تیار کیا جا سکے۔ بعض اوقات مقاصد کو علمی، جذباتی، اور حرکی کے طور پر ترتیب دیا جاتا ہے۔ نصاب کے مقاصد کی تشکیل کو متاثر کرنے والے چار اہم عوامل ہیں؛

(الف) معاشرہ

(ب) علم

(ج) سیکھنے والا (طالب علم)

(د) اکتسابی عمل

نصاب کے مقاصد کے انتخاب اور تشکیل کے دوران ان تمام عوامل پر غور کیا جانا چاہیے۔

2۔ مواد یا موضوع: نصاب کا دوسرا عنصر مواد یا موضوع ہے جو اسکول میں سیکھی جانی والی معلومات و تربیت کو شامل ہے۔ یہ ایک ایسا عنصر یا ذریعہ ہے جس کے ذریعے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔ مواد یا موضوع سے مراد وہ معلومات اور علم ہے جسے طالب علم کورس کے مکمل ہونے پر لے جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ نصاب کے مقاصد کو صحیح طریقے سے مکمل کرنے کے لیے سب سے اہم موضوع اور مواد کا انتخاب ہے۔ موضوع کے انتخاب کے وقت درج ذیل عوامل کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے؛

- دستیاب ذرائع اور وسائل
- معاشرے کا مطالبہ
- بین الاقوامی ضروریات

- طلباء کی علمی سطح اور عمر
- مواد کی تنظیم کے طریقے
- پیش کردہ کورسز کی تعداد
- تدریسی عملے کی مقدار اور اہلیت
- موضوع کی وسعت
- امتحان کا نظام
- معاشرے اور ثقافت کی قسم

مناسب مواد کو تیار کرنے کے لیے سیکھنے کے مواد کو ترتیب دینے میں، توازن، بیان، ترتیب، انضمام، اور موضوع کا تسلسل کا خیال لازمی ہے۔

3۔ اکتسابی تجربات (علم کی فراہمی کے طریقے): تیسرا عنصر اساتذہ کے ذریعے تدریس کے دوران اپنائے گئے تدریس کی حکمت عملی اور طریقے ہیں۔ یہ درس وتدریس کے طریقہ کار سے متعلق ہے جس میں ادارے کے اندر اور باہر دونوں طرح کے تدریسی اور اکتسابی تجربات، اکتسابی ماحول اور اساتذہ کے مواد کے ساتھ ساتھ طلباء کا مواد بھی شامل ہے۔ نصاب پر اپنے کلاسک متن میں، ٹائلر نے سیکھنے کے تجربات کی اصطلاح کی تعریف اس طرح کی:

"سیکھنے کا تجربہ" کی اصطلاح سے مراد مواد مضمون نہیں ہے جس کا کسی کورس مطالعہ اور تدریس ہوتی ہے اور نہ ہی استاد کی طرف سے انجام دی جانے والی سرگرمیاں ہیں۔ بلکہ اصطلاح "سیکھنے کے تجربے" سے مراد سیکھنے والے اور ماحول میں بیرونی حالات کے درمیان تعامل ہے جس پر وہ ردعمل ظاہر کر سکتا ہے۔ ٹائلر کا استدلال ہے کہ استاد کا مسئلہ سیکھنے کے تجربات کا انتخاب کرنا ہے جو سیکھنے کے عمل میں فعال شمولیت کو فروغ دیں گے تاکہ سیکھنے کے متوقع نتائج کو پورا کیا جا سکے۔ ٹائلر نے سیکھنے کے تجربات کے انتخاب میں پانچ عمومی اصول بیان کیے ہیں:

1۔ سیکھنے کا تجربہ طلباء کو مطلوبہ طرز عمل پر عمل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

2۔ سیکھنے کا تجربہ طلباء کو اطمینان بخشتا ہے۔ غیر اطمینان بخش تجربات ان کے اکتسابی عمل میں رکاوٹ ہیں۔

3۔ سیکھنے کا تجربہ طلباء کی ضروریات اور صلاحیتوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

4۔ سیکھنے کے متعدد تجربات ایک ہی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں، اسی لیے تجربات کا ایک وسیع دائرہ اکتساب کے لیے زیادہ موثر ہے۔

5۔ سیکھنے کے تجربے کو اکتساب کے متعدد نتائج حاصل کرنے چاہیے اور ایک سے زیادہ مقاصد کو پورا کرنا چاہیے۔

4۔ نصاب کی تشخیص: نصاب کی تشخیص سے مراد نصاب کو پرکھنے، جانچنے اور تعین قدر کا عمل ہے۔ تشخیص نصاب کے ڈیزائن بشمول مواد اور عمل، اس کا نفاذ یا نتائج پر توجہ مرکوز کر سکتا ہے۔ تشخیص سے نصاب کے معیار، پروگرام کی تاثیر، عمل اور مصنوعات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ نصاب کی تشخیص طالب علم کی تشخیص سے مختلف ہے۔ یہ ایک وسیع تر اصطلاح ہے جسے نصاب کی اہمیت اور تاثیر کے بارے میں فیصلہ کرنے

کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ نصاب کی تشخیص اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ کوئی یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ آیا اہداف اور مقاصد پورے ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں۔ یہ تدریس کی حکمت عملی اور دیگر اجزا کی تاثیر کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ تشخیص کی تشریح نصاب اور اس کے اجزا کے بارے میں رائے فراہم کرتی ہے۔ تشخیص کے مرحلے کی مدد سے ماہرین مطلوبہ تبدیلیاں لا کر نصاب میں ترمیم کر سکتے ہیں۔

نصاب کئی اہم عناصر پر مشتمل ہے جو اجتماعی طور پر تعلیمی تجربے کو تشکیل دیتے ہیں۔ کچھ ماہرین نصاب کے مذکورہ بالا اجزا کے علاوہ بھی بیان کرتے ہیں جس کی ایک مثال درج ذیل ہے:

1۔ فلسفہ اور مقاصد: بنیادی عقائد، اقدار، اور تعلیمی اہداف جو نصاب کے ڈیزائن اور نفاذ میں رہنمائی کرتے ہیں۔

2۔ اہداف اور مقاصد: واضح طور پر بیان کردہ بیانات جو اس بات کا خاکہ پیش کرتے ہیں کہ طلباء سے کورس یا پروگرام کے اختتام تک کیا حاصل کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

3۔ مواد: وہ موضوع، عنوانات، اور ہنر جو اس بات کا مرکز بناتے ہیں کہ طلباء کو کیا سیکھنا ہے۔

4۔ ہدایات کے طریقے: تدریسی نقطہ نظر، تدریسی حکمت عملی اور سیکھنے کی سہولت کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقے، جیسے لیکچرز، مباحثے، فعال جسمانی سرگرمیاں اور ٹیکنالوجی کا انضمام۔

5۔ تشخیص اور تعین قدر: طالب علم کی پیش رفت اور کامیابی کی پیمائش اور تعین کرنے کے عمل، بشمول امتحانات، پروجیکٹس اور تشخیص کے دیگر اقسام۔

6۔ مواد اور وسائل: تدریسی مواد، درسی کتابیں، ٹیکنالوجی اور دیگر وسائل جو تدریس اور سیکھنے میں مدد اور آسانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

7۔ سیکھنے کا ماحول: وہ جسمانی اور سماجی تناظر جس میں اکتساب واقع ہوتا ہے جیسے کمرہ جماعت کی ترتیب، اسکول کی ثقافت اور وسیع تر تعلیمی برادری۔

8۔ طلباء کی سرگرمیاں: نصابی، غیر نصابی یا ہم نصابی سرگرمیاں جو رسمی ہدایات کی تکمیل کرتی ہیں اور طلباء جامع ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

9۔ استاد کا کردار: وہ ذمہ داریاں، کردار اور طریقہ کار جو اساتذہ کی طرف سے سیکھنے کے عمل کی رہنمائی اور سہولت کاری میں اختیار کیے جاتے ہیں۔

10۔ سیکھنے کے نتائج کا اندازہ: اس بات کا منظم جائزہ کہ آیا طلباء نے سیکھنے کے مخصوص اہداف اور مقاصد حاصل کیے ہیں یا نہیں۔

11۔ بازرسائی و تاثراتی نظام: طلباء کو تعمیری آراء فراہم کرنے کے طریقے، انہیں ان کی طاقتوں اور بہتری کے شعبوں کو سمجھنے کے قابل بناتے ہیں۔

12۔ موافقت اور نظر ثانی: بازرسائی و تاثرات کے جواب میں نصاب کی تجدید کاری کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کے عمل، تعلیمی معیارات میں تبدیلی اور طالب علم کی ضروریات کو تیار کرنا۔

یہ عناصر آپس میں جڑے ہوئے ہیں اور ایک جامع اور موثر نصاب بنانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں جو طلباء کے لیے بامعنی و موثر

اکتسابی ماحول بنانے اور تعلیمی مقاصد کے حصول کو ممکن بناتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ نصاب کی مختلف تعریفوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی خصوصیات قلمبند کریں۔ 2۔ نصاب کی فطرت اور اجزا پر سیر حاصل بحث کریں۔ 3۔ نصاب کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کریں۔

9.3 نصاب کو تعین کرنے والے عوامل

کسی بھی سطح کے لیے نصاب کا تعین کے لیے بہت سے عوامل کار فرماں ہوتے ہیں۔ان عوامل کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ یہ نصاب کی ترقی کو سمت فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔درج ذیل کی تفصیلات ان عوامل کے مضمرات کو سمجھنے میں معاون ہوں گے :

1۔فلسفہ:اسمتھ،اسٹینلے اور شورز(Smith Stanley and Shores)نے زور دے کر کہا ہے کہ تعلیمی مقاصد کی تشکیل اور جواز پیش کرنے، علم کو منتخب کرنے اور منظم کرنے اور اکتسابی سرگرمیوں کی تشکیل کے لیے فلسفہ ضروری ہے۔مقاصد در حقیقت ان اقدار کے بیانات ہیں جو فلسفہ سے اخذ کیے گئے ہیں؛ مطلب کہ ان کے ذریعے عمل کی نمائندگی، فلسفیانہ انتخاب کی عکاسی اور حقائق، تصورات اور علم یا رویے کے اصولوں کا اظہار ہوتا ہے۔

اور نسٹین اور ہنکنز(Ornstein and Hunkins)کے مطابق، فلسفہ کا کام نصاب کی تدوین کے دوسرے افعال کے ساتھ ایک دوسرے پر منحصر فعل کے طور پر یا تو نصاب کی تدوین کی بنیاد یا نقطہ آغاز کے طور پر کام کرنا ہو سکتا ہے۔اس میں وجہ اور اثر کے تعلقات کو سمجھنا، کسی کے نقطہ نظر اور دوسروں کے نقطہ نظر پر سوال کرنا، کسی کے عقائد اور اقدار کو واضح کرنا اور فیصلے کرنے اور ان فیصلوں پر عمل کرنے کے لیے ایک فریم ورک تیار کرنا شامل ہے۔

مختلف ماہرین تعلیم نے فلسفے کو پہلے سے مختلف انداز میں نصاب سے منسلک کیا ہے۔وہ مکتب فکر جس سے جان ڈیوی کا تعلق ہے اس پر مطمئن ہے کہ "فلسفہ کو تعلیم کے عمومی نظریہ کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے،"اور فلسفہ "اسکولوں کے مقاصد اور طریقوں" کے لیے فریم ورک فراہم کرتا ہے۔دوسرے مکتبہ فکر کی مثال ٹائلر (1949) نے دی ہے جن کے مطابق، فلسفہ تعلیمی اہداف کو متاثر کرنے والے پانچ معیارات میں سے ایک ہے اور دوسرے معیارات جیسے آموزگاروں کا مطالعہ، عصری زندگی کا مطالعہ، مضامین کے ماہرین اور سیکھنے کی نفسیات وغیرہ کی تجویز۔

2۔نفسیات: نصاب کی تدوین اور اختیار کرتے وقت سیکھنے والوں کی نشوونما اور نشوونما سے متعلق مختلف عوامل، ان کی نفسیاتی ضروریات، دلچسپیوں اور مسائل کو ذہن میں رکھنا ہوتا ہے۔ترقی اور نشوونما کا ہر شعبہ (جیسے جسمانی نشوونما، جذباتی ترقی، سماجی ترقی، اور فکری یا علمی ترقی)

ممتاز خصوصیات سے نشان زد ہیں۔ان چار شعبوں کے درمیان باہمی تعلق کو ذیل کی تصویر میں دکھایا گیا ہے۔

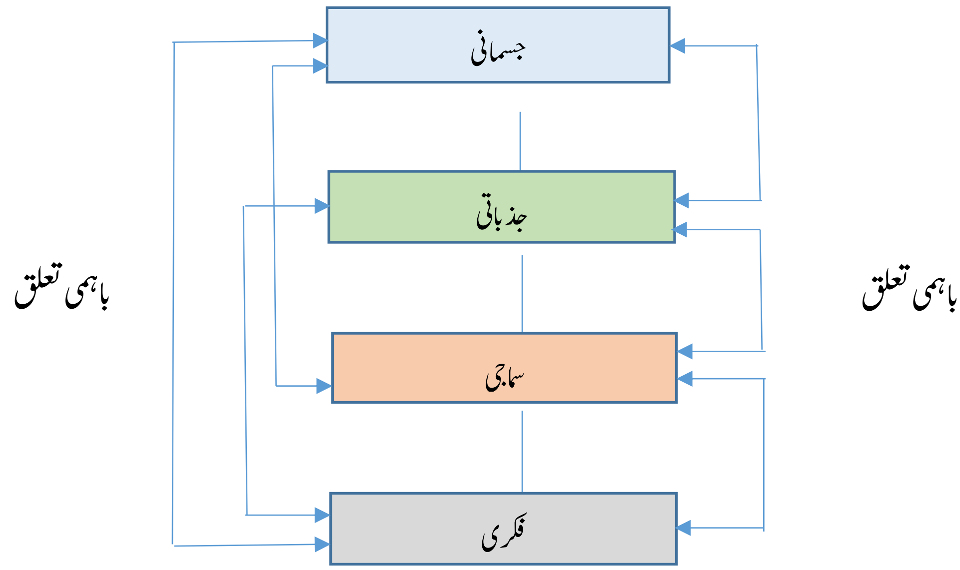

چار شعبوں کے درمیان تعلق اور ربط مذکورہ بالا تصویر سے یہ واضح ہے کہ آموزگاروں کے ارد گرد کا ماحول سیکھنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے اکتسابی تجربات میں تبدیلی وغیرہ دوسرے ایسے عوامل ہیں جو بچے کی سیکھنے کی تیاری کو متاثر کرتے ہیں۔تیاری کا اصول سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص کام یا اکائی کو سیکھنے کے لیے طلباء کو کم از کم پختگی کی سطح حاصل کرنی ہوگی۔اس کا مطلب ہے کہ سیکھنا بہت جلد، بہت زیادہ یا بہت تیز نہیں ہونا چاہیے۔تاہم، یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سیکھنے کی تیاری کا انحصار صرف بچے کی عمر اور پختگی پر نہیں ہوتا بلکہ سیکھنے کے تجربات،اسکول کے ماحول وغیرہ پر بھی ہوتا ہے۔اس لیے نصاب میں کیا پیش کرنا ہے اور کس کے لیے نصاب کی تدوین کرنی ہے وغیرہ کا فیصلہ ان تمام عوامل اور ان کے ایک دوسرے پر اثر کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہیے۔

3۔سماج: بچے کی تعلیم ایک سماجی ذمہ داری ہے اور یہ ہمیشہ سماجی حالات میں انجام پاتی ہے۔معاشرے میں سماجی قوتیں بھی تعلیم کے مقاصد کا تعین کرتی ہیں،اس لیے ضروری ہے کہ نصاب کی منصوبہ بندی کرتے وقت ہمیں ان سماجی قوتوں کا علم ہونا چاہیے جو معاشرے کے تعلیمی نظام پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ایسے کئی نظریات ہیں جن میں نصاب اور وسیع تر سماجی ماحول کے درمیان تعلق کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایپل(Apple) کا کام اس نظریہ کو اس ڈھانچے کے طور پر تجویز کرتا ہے جو بنیاد اور سپر اسٹرکچر کی سطحوں سے متعلق ہے۔نصاب کی تنظیم اور طرز عمل کو سمجھنے کے لیے،اس کی نظریاتی جڑ کی چھان بین ضروری ہے کہ نصاب میں دیا گیا کونسا علم صحیح شمار ہوتا ہے۔نظریہ سے مراد معاشرتی زندگی میں ایک غالب گروہ کے نظریات اور اقدار کی پیداوار اور معاشرے میں ان کی قانونی حیثیت اور فروغ کا عمل ہے۔یہ اس بارے میں ہے کہ کس طرح ایک غالب گروہ اپنے تصورات کو مرکزی دھارے کے رجحان میں ڈھالنے کے لیے طاقت کا استعمال کرتا ہے۔

ایک اچھا نصاب اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ معاشرے کے منفرد کردار اور سالمیت کو محفوظ رکھا جائے اور سماجی گروہوں کا معیار زندگی بھی بہتر ہو۔سماجی قوتیں اس بارے میں فیصلوں پر اثرانداز ہوتی ہیں کہ کیا پڑھایا جانا ہے اور اسے کیسے پڑھایا جانا ہے۔سماجی قوتیں اس کا فیصلہ بھی کرتی ہیں کہ معاشرے میں تبدیلیوں کی مطابقت کے لیے موجودہ نصاب میں کیا شامل کرنا ہے یا کیا ترمیم کرنا ہے۔سماجی قوتیں

علاقائی، قومی اور مقامی عوام سطحوں پر کام کرنے والی مختلف تنظیموں اور لوگوں کے گروہوں کے ذریعے نصاب پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتی ہیں۔ان قوتوں کو چار زمروں میں زیر بحث لایا گیا ہے: سرکاری قوتیں، نیم قانونی قوتیں، پیشہ ورانہ تنظیمیں اور سماج میں کام کرنے والے خصوصی دلچسپی والے گروپ۔

نصاب پر اثرانداز ہونے والی سماجی قوتیں

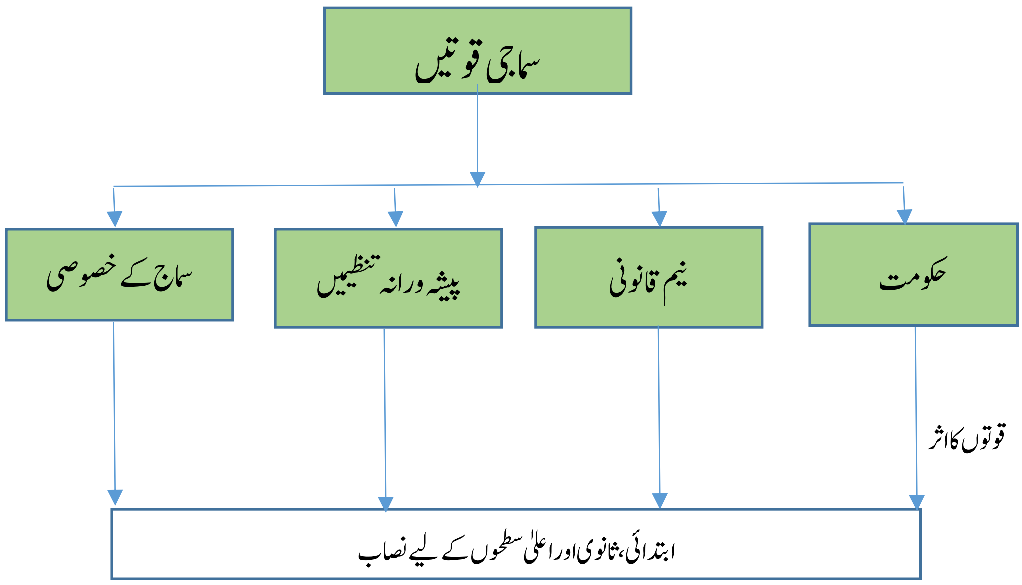

4۔معاش: معاشی افکار وتحفظات بنیادی طور پر نصاب کی عملیت سے متعلق ہیں۔نصاب کے نفاذ میں جسمانی سہولیات کی فراہمی،اکتسابی مواد کی ترقی اور غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی بحالی سمیت متعدد اقدامات شامل ہیں۔بلکہ ان تمام سرگرمیوں اور مراحل میں بار بار آنے والے معاشی اخراجات اہمیت کا حامل ہے۔یہ اخراجات حکومت، عوام اور دیگر ادارے برداشت کرتے ہیں اور منصوبہ ساز ہمیشہ اکتسابی مواقع فراہم کرنے کی لاگت وصرفہ کا تخمینہ کرتے ہیں۔تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے متبادل طریقوں کی قیمت وصرفہ بھی مختلف ہوتے ہیں۔

نصاب کے منصوبہ ساز کو یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ آیا اسکول کے آس پاس کی عوام اور سماج مجوزہ نصاب کے اخراجات برداشت کر سکے گا۔ریاست کے امداد کے باوجود تعلیم کی تمام سطحوں پر اس عوام وسماج کو بھی یقینی طور پر کچھ صرفہ برداشت کرنا ہو گا جو اپنے بچوں کو اسکول بھیجتے ہیں۔اگر معاشرے کی مالی حالت اتنی ٹھیک نہیں ہے کہ تعلیم کے اخراجات میں حصہ لے سکیں تو پھر یہ اپنے لوگوں کی خدمت کرنے کی حالت میں نہیں ہو گا۔

نصاب کے منصوبہ ساز اور مدون کو نصاب تجویز کرتے وقت چار قسم کے اخراجات کو ذہن میں رکھنا ہوتا ہے۔ان میں ابتدائی لاگت،دیکھ بھال کی لاگت،اضافی لاگت اور عملے کی لاگت شامل ہے۔مثال کے طور پر،اگر ٹائپنگ کا کوئی پیشہ ورانہ کورس کی تجویز کی جارہی ہے تو اس میں ٹائپنگ مشینوں کی خریداری کی ابتدائی لاگت، مشینوں کو عملی حالت میں برقرار رکھنے کی لاگت، کاغذ،کاربن ربن وغیرہ جیسے اضافی مواد کی قیمت اور ٹائپنگ میں ماہر استاد کے حصول وبحالی کی لاگت شامل ہو گی۔

5۔ماحولیات: ماحول میں ایک فرد، ایک ادارے یا معاشرے کے ارد گرد جسمانی اور سماجی حالات شامل ہیں۔ انسانوں کی بقا اور پائیدار ترقی کا انحصار ماحول پر ہے جو قدرتی بھی ہے اور انسان ساختہ بھی۔ انسانوں کی بقا اور پائیدار ترقی کا انحصار قدرتی وسائل اور ماحولیات کی سمجھدار اور منصوبہ بند ترقی اور استعمال پر ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی نے ہمیں ماحول پر کنٹرول حاصل کرنے اور ترقی کی بے مثال سطح تک پہنچنے میں مدد کی ہے۔ صنعت کاری، آٹومیشن، مواصلاتی انقلاب، شہری کاری وغیرہ نے انسانوں کے لیے بے شمار چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ مواصلاتی ٹیکنالوجی کے انقلاب نے عالمی برادری کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی نے صحت اور حفظان صحت کے حالات پر زبردست اثر ڈالا ہے اور بہت سی خطرناک بیماریوں پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ تاہم، سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی اور اس کے نتیجے میں ان کی معاشرے پر پڑنے والے اثرات نے بھی سنگین ماحولیاتی انحطاط، قدرتی وسائل کی کمی، کچی آبادیوں کی توسیع کا سبب بنی ہے۔ نئی بیماریوں کا پھیلنا، مسلح تنازعات میں اقوام کی طرف سے نئی ٹیکنالوجی کا غلط استعمال، وغیرہ۔ تعلیمی نظام اپنے نصاب کے ذریعے طالب علم کو انسانوں کی کامیابیوں سے متعارف کرانا چاہیے۔

لیکن ساتھ ہی ساتھ سیکھنے والے کو ان چیلنجوں سے بھی پوری طرح آگاہ ہونا چاہیے جن کا سامنا تیز رفتار ترقی کی وجہ سے کرنا پڑتا ہے۔ نصاب کے منصوبہ سازوں کو چاہیے کہ طلباء کو مناسب علم اور مہارتوں سے آراستہ کرنے کے طریقوں اور ذرائع پر غور کرنا چاہیے تاکہ وہ ماحول کے تقاضے کے مطابق وسائل کا انتخاب اور استعمال کر سکیں۔ اس تناظر میں نصاب کا سب سے اہم کام ماحولیات، انسانی بہبود اور ذاتی اخلاقیات کے لیے فکر پیدا کرنا ہے جو طالب علم کو اس قابل بنائے گا کہ وہ دستیاب وسائل کو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیے استعمال کر سکے۔ سائنس، سماجی علوم اور زبانوں کا نصاب ماحولیات اور بنی نوع انسان اور قوموں، برادریوں اور افراد کے پرامن بقائے باہمی کے بارے میں فکر مندانہ رویہ کو مؤثر طریقے سے ابھار سکتا ہے۔ نصاب کے منصوبہ ساز کو نصاب تیار کرتے وقت ان ابھرتی ہوئی ضروریات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

6۔ادارہ: ادارہ جاتی غور وخوض اور تحفظات کو خاص طور پر اس وقت مد نظر رکھا جاتا ہے جب نصاب کے منصوبہ ساز کو کسی خاص ادارے کے لیے نصاب تیار کرنے کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ خاص ادارہ جاتی مقاصد کے حصول کے لیے معاشرے کا ایک منفرد ذیلی نظام ہے۔ نصاب کے منصوبہ ساز کو ادارے کی نوعیت، خاص طور پر اس کے واضح مقاصد کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ ادارہ جاتی مقاصد کورس کے مقاصد اور مواد کی تنظیم وغیرہ کے لیے ایک مناسب طریقہ کار کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوں گے۔ مثال کے طور پر پیشہ ورانہ اور تکنیکی اسکولوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مخصوص ملازمتوں اور پیشے کے لیے طلبہ کو تربیت دیں۔ لہذا، پیشہ ورانہ پروگرام کے مقاصد کو وضع کرنے کے لیے ملازمت کے تجزیہ کی تکنیک کا استعمال کیا جائے گا اور یہ مناسب تدریسی مواد کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوں گے۔

تاہم، کام کے تجزیہ کی تکنیک انسانی مقاصد کے حامل ادارے کے لیے کام نہیں کرے گی۔ ایسے اداروں کے مقاصد کی تشکیل کے لیے، ایک اور تکنیک جو افراد کے لیے خود حقیقت سازی کے عمل سے زیادہ مطابقت رکھتی ہو کو استعمال کرنا پڑے گا اور اس پر مبنی نصابی مواد تیار کیا جائے گا۔ اسی طرح، کسی مخصوص ادارے کے لیے کورس کی منصوبہ بندی کرتے وقت اسکول کے حکام کا رویہ جاننا ہوگا، خاص طور پر ان لوگوں کا جو منصوبہ بندی اور انتظام میں شامل ہیں جیسے کہ نظم وضبط (مثال کے طور پر تجارتی تعلیم کی طرف مجموعی طور پر اور خاص طور پر کچھ

کاروباری مضامین کی طرف رویہ) کی طرف۔ ضروری سہولیات کی دستیابی، جیسے لائبریری، کسی خاص شعبے یا نظم وضبط میں نصاب کی منصوبہ بندی کے بارے میں فیصلے کرتے وقت ادارے میں سامان، عملہ، جگہ وغیرہ کو بھی مد نظر رکھا جانا چاہیے۔

7۔ ثقافت: سماجیات کے ماہرین کے اعتبار سے ثقافت ایک فطری اصطلاح ہے جس میں ہر وہ چیز شامل ہوتی ہے جو سیکھی جاتی ہے اور انسان کے ذریعے بنائی جاتی ہے۔ اسکول تعلیم کے رسمی ادارے ہیں جو خاص طور پر ثقافت کے تحفظ اور ترسیل کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ اسکول اس عمل اور اپنی اس ذمہ داری کو نصاب کے ذریعے انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ اس کے ذریعے فراہم کردہ سیکھنے کے تجربات کا مجموعہ ہے۔ تاہم، یہ دیکھا گیا ہے کہ معاشرہ اب یکساں ثقافت سے ہٹ کر تنوع اور تکثیریت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رجحان میں تبدیلی کو درج ذیل مظاہر سے منسوب کیا جا سکتا ہے: اقدار اور طرز زندگی میں تنوع (مختلف ہونا اب سماجی طور پر منظور شدہ خیال ہے)؛ نسلی تاریخ میں تجدید دلچسپی (لوگ ان کی اپنی تاریخ اور ذاتی ورثے میں ایک نئی دلچسپی پیدا ہوئی ہے): اور ٹیلی مواصلات میں ترقی (لوگوں کو دنیا کے دوسرے حصوں میں ثقافتوں کے ساتھ ان کے روابط کی یاد دلائی گئی ہے)۔

نصاب کی تدوین کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ثقافتی اقدار کو کس طرح پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اسکول کا نصاب کمرہ جماعت سے باہر علم کے غیر متنازعہ فنڈ کی نمائندگی کرتا ہے جو اس مخصوص اسکول کے تمام بچوں کے لیے اچھا ہے۔ کچھ اسکولوں نے اس چیز کو منتقل کرنے کی کوشش کی ہے جسے انہوں نے "ثقافت سے پاک علم، زبان، سائنس، ریاضی، فنون اور دستکاری، جسمانی تعلیم"، وغیرہ کے طور پر فرض کیا ہے، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ کسی کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سب کی ضرورت ہے۔

یہ بھی قبول کیا جاتا ہے کہ جو لوگ اس طرح کے نصابی سلوک کا جواب دینے میں ناکام رہتے ہیں، یا تو غریب گھریلو پس منظر کی وجہ سے یا دیگر سماجی واقتصادی وجوہات کی وجہ سے، انہیں ان کے ثقافتی نقصانات اور محرومیوں کو پورا کرنے کے لیے معاوضہ کے طور پر تعلیم دی جانی چاہیے۔

محنت کش طبقے کے بچوں کو ثقافتی طور پر محروم قرار دے کر سرپرستی کا رویہ اختیار کرنے کے بجائے اب یہ دلیل دی جاتی ہے کہ محرومی کا مطلب صرف معاشی تصور کے طور پر ہو سکتا ہے۔ معاشی طور پر محروم بچوں کی کمرہ جماعت کی ثقافت کی دولت اور توانائی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسکول اپنے نصاب کو دوبارہ ترتیب دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہندوستان میں، متنوع ثقافتی پس منظر والے بچے ایک ہی کمرہ جماعت میں پڑھتے ہیں اور ایک ہی نصاب کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف کھانے کی عادات رکھتے ہیں اور مختلف مذاہب پر عمل کرتے ہیں، لہذا، نصاب کے منصوبہ ساز کو ایک ایسا نصاب اخذ کرنا ہوگا جو علم، اقدار اور ہنر کے حصول کے ساتھ لوگوں کے مختلف طبقوں کی ضروریات اور دلچسپی کو پورا کرتا ہو۔ ایک کثیر جہتی معاشرے میں ایک مشترکہ ثقافت کو سب پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ایک ذیلی ثقافت یا کلچر اتنا ہی اچھا (یا اتنا ہی برا) ہے جتنا کہ دوسرے۔ لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ سماجی تبدیلیوں کا نصاب کی منصوبہ بندی پر اثر پڑتا ہے۔ جب تک ایک معاشرہ متحرک ہے تعلیم کے مقاصد پر بحث تبدیلیوں کو بڑھاوا دے گی جو کہ ایک صحت مند معاشرے کی علامت ہے۔

8۔ اساتذہ: تدریس کا عمل استاد کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے جو ایک مخصوص نصاب کے ذریعے اپنی درس وتدریس کی ذمہ داری ادا کرتا ہے جبکہ

وہ درس وتدریس کے نظام کا ایک لازمی حصہ ہے۔اس کے کاموں میں نصاب میں شامل مختلف سرگرمیوں اور تجربات میں تشریح، وضاحت، مظاہرہ اور رہنمائی شامل ہے۔۔ لہذا، جبکہ نصاب کی منصوبہ بندی کرنے والے افراد کو چاہیے کہ منصوبہ بندی کے وقت استاد سے متعلقہ عوامل پر بھی غور کرے۔ ہر نصاب کے لیے اساتذہ کے ایک مخصوص گروپ کی ضرورت ہوگی جو مناسب تعلیم، تربیت اور تجربے سے لیس ہو تاکہ نصاب کی کامیابی سے تعمیل کیا جا سکے اور اس کے (نصاب کے) مقاصد کو حاصل کرنے میں طلباء کی مدد کی جا سکے۔ نصاب میں شامل مواد اور سرگرمیوں کی قسم اور سطح اساتذہ کی قسم، ان کی تعلیم کی سطح، اور ان سے متوقع تدریسی رویے کا تعین کرے گی۔ اسی طرح، چاہے ہمیں جس قسم کے اساتذہ کی ضرورت ہے وہ آسانی سے دستیاب ہیں یا انہیں تیار کرنا ہے یا انہیں نصاب کے نفاذ کے لیے کام کرنے والے اساتذہ کے لیے ضروری تربیت فراہم کرنا ہے، وغیرہ، نصاب کی منصوبہ بندی کے فیصلوں کی بنیاد ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ، ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ کیا اساتذہ کی پیشگی خدمت کی تربیت ضروری ہے اور کس قسم کی تربیت فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ نصاب کا لین دین کر سکیں اور یہ بھی کہ انہیں تیار کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔ اہل اور قابل اساتذہ کی فراہمی، اس طرح، نصاب کی منصوبہ بندی میں غور کرنے کا ایک بنیادی عنصر ہے۔ اس لیے نصاب کے منصوبہ ساز کے ذریعے اساتذہ سے متعلقہ عوامل پر غور کرنا چاہیے۔

9.4 اردو نصاب کی تدوین کے اصول

نصاب کسی بھی ملک کے تعلیمی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ معیاری تعلیم کے حصول کے لیے ایک اچھا نصاب وضع کرنا سب سے اہم ہے۔ اگرچہ نصاب کی ترقی کے لیے کوئی صحیح یا غلط طریقہ نہیں ہے لیکن ایک متوازن نصاب ترتیب دینے کے لیے نصاب کی ترقی کے اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان اصولوں کے بغیر، نصاب کے ڈیزائن میں بچے کی متوازن نشو و نما کے لیے درکار اکتسابی تجربات کی کمی ہوگی۔ نصاب کی ترقی تعلیمی اداروں میں پیش کیے جانے والے پروگراموں یا کورسز کے لیے تدریسی سرگرمیوں کو ترتیب دینے، مقاصد کی ترتیب اور انتخاب، تشخیصی طریقوں کا انتخاب وغیرہ کا عمل ہے۔ اس کا مقصد طلباء کے لیے کمرہ جماعت سے باہر اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگیوں میں کامیاب ہونے کے لیے مطلوبہ مہارت اور علم حاصل کرنے کے لیے آموزش کا ایک موثر ماحول تیار کرنا ہے۔ نصاب کی ترقی کے عمل میں جمود کا شکار ہونے کے بجائے مسلسل بہتری شامل ہے نیز مطالبات اور ضروریات کی بنیاد پر مواد پر نظر ثانی اور تجدید کاری کی جاتی ہے۔ نصاب کے مواد کا تعین کچھ علمی اصولوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور وہ اصول ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

1۔ تعلیم کے مقاصد اور معروضیت: نصاب کی تدوین اور تجدید کاری میں تعلیم کے اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

2۔ بچوں پر مرکوز اصول: نصاب کو بچے کی اصل ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کے مطابق ترتیب دیا جانا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ نصاب بچوں پر مرکوز ہونا چاہیے۔

3۔ شہری اور سماجی ضروریات کے اصول: انسان ایک سماجی وجود کی حیثیت سے معاشرے میں رہتا ہے۔ بچے کی نشو و نما معاشرے میں ہوتی ہے۔ جدید تعلیم کا مقصد بچے کی انفرادیت کی نشو و نما کے ساتھ ساتھ معاشرے کی ترقی بھی ہے۔

4۔ تحفظ کا اصول: انسان نے بہتر موافقت کے لیے تجربات کو بہت احتیاط سے محفوظ کیا ہے۔ تعلیم کو انسانیت کے ثقافتی ورثے کا مستحق بنانے

کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔اسکول اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرتا ہے-ماضی کے تجربات کا تحفظ اور تجربات کی ترسیل بہت اہم ہے۔

5۔ تخلیق کے اصول: تعلیم نہ صرف انسانیت کے ماضی کے تجربات کو محفوظ رکھتی ہے بلکہ فرد کو اس کی پیدائشی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں بھی مدد کرتی ہے۔

6۔ آگے دیکھنے کا اصول: تعلیم کو بچے کو مستقبل کی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ لہٰذا، نصاب کی تدوین میں ہمیں بچے کی مستقبل کی ضروریات کے ساتھ ساتھ معاشرے کی ضروریات کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔

7۔ زندگی گزارنے کے لیے تیاری کا اصول: بچوں کو اپنے ارد گرد کے ماحول کی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں جاننا چاہیے کہ یہ سرگرمیاں کس طرح لوگوں کو خوراک، رہائش، لباس، تفریح، صحت اور تعلیم جیسی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل بنا رہی ہیں۔

8۔ انضمام اور ارتباط کا اصول: مضامین کو منطقی اور نفسیاتی طور پر بچے کی ترقی پذیر دلچسپیوں کے مطابق ترتیب دیا جانا چاہیے۔

9۔ سیکھنے کی صلاحیت کا اصول: ہر چیز کو سیکھنا چاہیے۔ کوئی چیز نہ صرف سیکھنے کے قابل ہونی چاہیے بلکہ اس کی افادیت بھی ہونی چاہیے۔

10۔ انفرادی فرق کا اصول: نصاب کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ ہر فرد کو اپنے اظہار اور ترقی کا موقع مل سکے۔ نصاب انفرادی فرق کی نفسیات پر مبنی ہونا چاہیے جو جدید جمہوری معاشرے کے مسائل حل کر سکے اور تقاضوں کو پورا کر سکے۔

11۔ سماجی مطابقت اور افادیت کا اصول: مضامین کا تعین ان کی تادیبی اقدار کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان کی داخلی اقدار، سماجی مناسبت اور افادیت کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔

12۔ فرصت کے استعمال کا اصول: تفریح سے استفادہ کرنے کے لیے اسکول کے پروگرام میں مختلف قسم کے مضامین جیسے کھیل کود، فنون لطیفہ، جمالیاتی اقدار کے مضامین متعارف کرائے جائیں۔

13۔ تنوع اور لچک کا اصول: نصاب میں ایسی سرگرمیاں اور تجربات شامل ہونے چاہیے جن سے اس کی معمول کی نشوونما میں آسانی ہو۔ لڑکیوں کا نصاب قدرتی طور پر لڑکوں سے مختلف ہونا چاہیے کیونکہ لڑکوں اور لڑکیوں کی مختلف ضروریات اور رویے ہوتے ہیں۔

14۔ وقت کا اصول: نصاب میں ہر مضمون کی نسبتی اہمیت اور وقعت کو نظام الاوقات میں دستیاب وقت کی روشنی میں پرکھنا اور اس کا تعین کرنا ہوگا جسے اسکول کے پروگرام کا آئینہ سمجھا جاتا ہے۔

ہر پیشہ اپنے سے جڑے افراد کی طرف سے کچھ مخصوص مہارتوں اور قابلیت کا مطالبہ کرتا ہے۔ تدریس بھی ایک پیشہ ہے چنانچہ اساتذہ کو کچھ ایسی مہارتیں اور قابلیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے جو طلباء کے اکتساب پر اثر انداز ہو سکیں اور انہیں زندگی میں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد کریں۔ نصاب کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ استاد بچوں کی ہمہ جہت ترقی کر سکے۔

9.4.1 نصاب کی تعمیر میں جدید رجحانات

1- ڈیجیٹل تنوع: ڈیجیٹل تنوع معلوماتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (ICT) پر زور دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، Khan academy.org

اچھی ویڈیوز، لیکچرز اور بہت کچھ فراہم کرتا ہے جو سیکھنے کو بامعنی، آسان اور موثر بناتا ہے۔ Curricki merlot, K2-12 Hippocamus یہ سب تعلیمی وسائل فراہم کرتے ہیں جنھیں طلباء استعمال کر سکتے ہیں، تعمیر نو میں ترمیم کر سکتے ہیں اور اسی طرح کے دیگر تعلیمی واکتسابی کام کر سکتے ہیں۔

2- ضرورت پر مبنی نصاب: ضرورت پر مبنی نصاب موجودہ نظام تعلیم کی اولین ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے بہت سی یونیورسٹیاں اس مقصد کے لیے ضرورت پر مبنی مختصر مدتی پروگرام تیار کر رہی ہیں۔ جیسے ممبئی یونیورسٹی نے پاور پوائنٹ میں سرٹیفکیٹ کورس، ٹیلی میں سرٹیفکیٹ کورس، مارکیٹنگ میں سرٹیفکیٹ کورس جیسے کورسز متعارف کرائے ہیں اور YCMOU نے ممبئی ڈباوالا کے لیے انگریزی مواصلاتی مہارت کا پروگرام متعارف کرایا ہے۔

3۔ کریڈٹ پر مبنی نظام کے ساتھ شرحی نصاب: شرحی (ماڈیولر) نصاب طلباء کو اکتساب کی حقیقی آزادی فراہم کرتا ہے۔ خاص طور پر آزاد اکتسابی نظام (open learning system) میں پہلے تو اس کا طریقہ اپنایا گیا لیکن اب روایتی یونیورسٹیوں کی اکثریت بھی اس کے نظام کو قبول کر رہی ہے۔ یہ جدید نصاب میں ایک حقیقی ابھرتا ہوا رجحان ہے۔

4- آن لائن کورسز: ضرورت پر مبنی اور انتخاب پر مبنی نصاب آن لائن بھی دستیاب ہیں جیسے course era.com نے بہت سے مفید ضرورت پر مبنی کورسز مفت میں متعارف کرائے ہیں۔ حکومت بھی اس کے لیے پہل کرتی ہے مثلاً حکومت ہند کی طرف سے معلومات کے حق کے سرٹیفکیٹ کورس (Right to Information certificate course) کو ہندوستانی عوام کے لیے متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ کورس مفت اور آن لائن ہے۔

5۔ اکیسویں صدی کی مہارتیں: مختلف کورسز کے تمام نصاب کو 21 ویں صدی کی مہارتوں پر توجہ مرکوز کرنا چاہیے۔ تعاون، تنقیدی سوچ، موثر مواصلات، متعدد کاموں کے سبب تناؤ کا انتظام اور ہمدردی جیسی مہارتیں تمام افراد کے لیے ضروری ہیں۔

6- بین الاقوامی تفہیم: عالمگیریت نے دنیا کو عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہمیں دنیا کو ایک خاندان سمجھنا چاہیے اور اس کے لیے نصاب کے ذریعے بین الاقوامی تفہیم کو ابھارنا چاہیے۔

7۔ تعمیریت: تعمیریت پر مبنی طرز رسائی کا خیال ہے کہ سیکھنے والے کو اپنے علم کی تعمیر کی آزادی دی جانی چاہیے۔ چمچ کے ذریعے کھانا کھلانے سے گریز کرنا چاہیے۔ اگر سیکھنے والا علم کی تعمیر میں پوری طرح سرگرم ہے تو سیکھنے کا عمل انتہائی موثر ہوگا۔ تمام نصاب میں تعمیری حکمت عملیوں کو اہم مقام دیا جانا چاہیے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ نصاب کو تعین کرنے والے عوامل کی وضاحت کریں۔
2۔ اردو نصاب کی تدوین کے اصول تفصیل سے بتائیں۔
3۔ نصاب کی تعمیر میں جدید رجحانات پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

9.5 خلاصہ

نصاب تعلیم کے خاص کورس یا پروگرام کے حصے کے طور پر طلباء کو فراہم کردہ تعلیمی تجربات کا مجموعہ ہے۔ نصاب فطرتاً بہت وسیع ہے۔ نصابی کتب اور نصابی خاکہ (syllabus) جیسے عناصر اس کا حصہ یا اجزا ہیں۔ نصاب میں نصابی، ہم نصابی اور غیر نصابی تمام سرگرمیاں اور مطالعہ کے مختلف پروگراموں سے وابستہ تجربات جس میں اندرون خانہ و بیرون خانہ دونوں سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ متعلقہ مضامین میں تعلیم کے مقاصد اور مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ مذکورہ تعریفات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ نصاب، ایک کثیر جہتی تصور اور متنوع نقطہ نظر پر مشتمل ہوتا ہے۔ کچھ ماہرین اسے ایک منظم تعلیمی منصوبہ کے طور پر دیکھتے ہیں جس میں مضامین اور سرگرمیوں کا خاکہ موجود ہوں۔ دیگر حضرات اس کی متحرک نوعیت پر زور دیتے ہیں کہ یہ زندگی کے تجربات اور غیر رسمی اکتساب کو شامل ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے، نصاب ایک سماجی آلہ ہے جو اقدار اور مہارتوں کو تشکیل دیتا ہے۔

نصاب تعلیمی نظام کی ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتا ہے، جس میں متنوع خصوصیات، نوعیت، اجزا اور ضروری ضروریات شامل ہیں۔ نصاب کی خصوصیات میں تعلیمی اہداف کو بدلنے کے لیے اس کی لچک، سماجی ضروریات سے مطابقت، اور مختلف مضامین اور مہارتوں کا متوازن انضمام شامل ہے۔ نصاب کی نوعیت اس کی فلسفیانہ بنیادوں، تعلیمی نظریات، اور ثقافتی تناظر کی عکاسی کرتی ہے، جو مجموعی سیکھنے کے تجربے کو تشکیل دیتی ہے۔ اہداف، مواد، طریقے، اور تشخیصی حکمت عملی جیسے اجزا ایک جامع اور موثر تدریسی منصوبے کو یقینی بناتے ہوئے، نصاب کے بنیادی حصے بناتے ہیں۔ ایک نصاب کی ضروریات کثیر جہتی ہیں، جو سیکھنے والوں کے فکری، سماجی، جذباتی اور عملی پہلوؤں کو حل کرتی ہیں، جبکہ تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کے تقاضوں پر بھی غور کرتی ہیں۔ ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا نصاب تعلیمی مقاصد کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، سیکھنے کے متنوع انداز کو پورا کرتا ہے، تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے، اور زندگی بھر سیکھنے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے، اس طرح افراد اور معاشرے کے مستقبل کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نصاب ایک بنیادی ذریعہ ہے جو اسکول کے اہداف و مقاصد کے حصول کو ممکن بناتا ہے۔ تعلیم نصاب کی منصوبہ بندی کی مشق میں کئی پہلوؤں سے رہنمائی کرتی ہے۔ ان میں سب سے اہم نظم و ضبط کی نوعیت، بچے کی نشوونما، ملک کا سماجی و اقتصادی پس منظر، معاشرہ یا اسکول، ادارہ جاتی ماحول اور اساتذہ ہیں۔ نصاب کے منصوبہ ساز کو پہلے اس نظم و ضبط کی ساخت اور نوعیت کو جاننے کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لیے نصاب کی منصوبہ بندی اور تدوین کی جاتی ہے۔ تعلیمی نصاب طلباء کے ایک مخصوص گروپ کے لیے ہے۔ لہٰذا ان کی جسمانی، جذباتی، سماجی اور فکری نشوونما کے لحاظ سے ان کی نشوونما اور نشوونما کو نصاب کے منصوبہ ساز کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ اسے نمو اور نشوونما کے مختلف مراحل کے تعلیمی مضمرات سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ چونکہ تعلیم ایک سماجی کام ہے اس لیے نصاب کی منصوبہ بندی پر سماجی قوتوں کا اثر ہوتا ہے۔ حکومتی اور نیم قانونی ایجنسیوں، پیشہ ورانہ تنظیموں اور معاشرے میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے جماعتوں کی طرف سے سماجی دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ آپ نے اس اکائی میں تعلیم حاصل کی ہے کہ ہر نصاب میں اس کے نفاذ کے لیے معاشی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس بات کا پتہ لگانا ہوگا کہ آیا ریاست، عوام اور ادارہ وضع کردہ یا تیار شدہ نصاب کے صرفہ و خرچ کو برداشت کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ نصاب کو ماحولیات اور بنی نوع

انسان کے تئیں طلباء کے موافق رویہ کو فروغ دینے میں بھی مدد ملنی چاہیے اور خاندان، برادری، ملک اور دنیا میں پر امن بقائے باہمی کا احساس پیدا کرنا چاہیے۔

اردو نصاب کی ترقی کے اصول زبان سیکھنے والوں کے لیے ایک مضبوط تعلیمی ڈھانچہ کی تشکیل میں لازمی ہیں۔ سیکھنے والے پر مرکوز نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے، یہ اصول واضح اہداف، ثقافتی طور پر متعلقہ مواد، اور تدریسی حکمت عملیوں کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں جو سیکھنے کے متنوع انداز و طریقے کو موافق بناتے ہیں۔ حقیقی دنیا کی ایپلی کیشنز کو شامل کرنا، لسانی مہارت کو فروغ دینا اور طلباء کی ابھرتی ہوئی ضروریات پر غور کرنا ضروری اصول ہیں۔ مسلسل تشخیص، بازرسائی و تاثراتی میکانزم اور موافقت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ نصاب متحرک اور جوابدہ رہے۔ بالآخر، اردو نصاب کی ترقی کے اصول اردو زبان سے منسلک افراد کے لیے ایک جامع، موثر، اور ثقافتی طور پر افزودہ سیکھنے کے تجربے کی تخلیق میں رہنمائی کرتے ہیں۔

9.6 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں ہم نے سیکھا کہ :

- نصاب کیا ہے اور اس کے اجزاء کون سے ہیں۔
- نصاب کی تعریفیں اور خصوصیات۔
- نصاب کی اہمیت اور ضرورت۔
- نصاب کی تدوین اور منصوبہ بندی کے اصول۔
- نصاب میں شمولیت، لچک اور طلباء مرکوز نقطہ نظر کی اہمیت۔

9.7 فرہنگ

نصاب: اسکول، کالج یا یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے تمام مضامین، مطالعہ کے ایک خاص کورس کے مشمولات۔

اکتساب: کچھ سیکھنے کا عمل، نئی تفہیم، علم، طرز عمل، مہارت، اقدار، رویوں اور ترجیحات کو حاصل کرنے کا عمل۔

تدوین: کسی بھی اہم متن کو مصنف کی منشا اور مقصود کے مطابق تحقیق و تخریج، تحشیہ، تعلیق اور مقدمہ سے مزین کر کے منظر عام پر لانا۔

عوامل: فیصلے، صورتحال وغیرہ کو متاثر کرنے والا، کچھ ہونے کا سبب بننے والا۔

رجحان: کسی نئی یا مختلف چیز کی طرف تبدیلی یا ترقی، ایک عمومی سمت جس میں کوئی صورت حال بدل رہی ہے یا ترقی کر رہی ہے۔

اصول: ایک بنیادی عمومی قانون، دستور یا خیال، ایک جامع اور بنیادی قانون، نظریہ، یا مفروضہ۔

فطرت: کسی مضمون کی بنیادی خوبی یا کردار، چیزوں کا جوہر۔

تحفظات: کسی چیز کے فیصلہ میں ایک حقیقت یا مقصد کو مد نظر رکھنا، ایک طویل مدت کے لیے محتاط سوچ۔

سماجی مطابقت: معاشرے پر اثرانداز ہونے والے یا فلاح و بہبود کے لیے اہم چیزیں، مسائل یا موضوعات۔

ثقافتی تنوع: اس بات کو بہتر جاننا کہ معاشرہ مختلف مفادات، ہنر، ہنر اور ضروریات کے ساتھ بہت سے مختلف گروہوں پر مشتمل ہے۔

9.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ نصاب کا دوسرا نام ''مطالعہ کا کورس'' تھا۔ نصاب کے کس مفہوم تحت آتا ہے؟

(الف) محدود مفہوم (ب) وسیع مفہوم

(ج) جدید مفہوم (د) روایتی مفہوم

2۔ نصاب کا جدید مفہوم درج ذیل میں کس کے زیادہ قریب ہے؟

(الف) محدود مفہوم (ب) وسیع مفہوم

(ج) جدید مفہوم (د) روایتی مفہوم

3۔ نصاب مضامین کی ایک منظم شکل ہے، جو خاص طور پر بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے" کس کا قول ہے؟

(الف) بینٹ اور کرونبرگ (ب) وائلز اور بونڈی

(ج) کارٹروی گڈ (د) کراو اور کراو

4۔ "نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہیں جو تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اسکول استعمال کرتی ہیں"۔ مذکورہ بالا نصاب کی تعریف کس نے کی؟

(الف) فروبیل (ب) وائلز اور بونڈی

(ج) مورے (د) کراو اور کراو

5۔ "نصاب فنکار (استاد) کے ہاتھ میں ایک آلہ ہے جو اس کے اسٹوڈیو (اسکول) میں اس کے مواد (شاگردوں) کو اس کے خیالات (مقاصد اور مقاصد) کے مطابق تیار کرتا ہے"۔ مذکورہ بالا نصاب کی تعریف کس کی ہے؟

(الف) کننگھم (ب) وائلز اور بونڈی

(ج) ٹی، پی، نن (د) کراو اور کراو

6۔ درج ذیل میں کون نصاب کی خصوصیات میں سے نہیں ہے؟

(الف) انتظامی لچک (ب) منطقی ترتیب

(ج) ضروریات پر مبنی (د) معلم مرکوز

7۔ درج ذیل میں کس سے نصاب کی ضرورت اور اہمیت واضح نہیں ہوتی ہے؟

(الف)ہمہ جہت شخصیت کی نشوونما کرنا　　(ب)نصاب سیکھنے کا ایک منصوبہ ہے

(ج)اساتذہ کے لیے مددگار　　(د)طلباء میں ہنر پیدا کرنا

8۔ درج ذیل میں سے کون نصاب کا ایک جزء ہے۔

(الف)معلم　　(ب)اسکول

(ج)نصاب کی تشخیص　　(د)طلباء

9۔ درج ذیل میں کون نصاب کو تعین کرنے والے عوامل میں سے نہیں ہے ؟

(الف)نفسیاتی تحفظات　　(ب)معاشی تحفظات

(ج)ماحولیاتی تحفظات　　(د)انفرادی تحفظات

10۔ درج ذیل میں کون اردو نصاب کی تدوین کے اصول میں سے نہیں ہے ؟

(الف)نظام کی تکمیل کا اصول　　(ب)فرصت کے استعمال کا اصول

(ج)انضمام اور ارتباط کا اصول　　(د)شہری اور سماجی ضروریات کے اصول

مختصر جواب کے حامل سوالات

1۔ نصاب کے مفہوم (محدود و وسیع) کے مابین فرق بیان کیجیے۔

2۔ نصاب کے روایتی اور جدید مفہوم کی مختصر تفصیل مطلوب ہے۔

3۔اور نصاب کے کم از کم 5 اجزا کی وضاحت کیجیے۔

4۔ نصاب کی چند تعریفیں بیان کیجیے۔

5۔ نصاب کی خصوصیات کو سمجھایے۔

6۔ نصاب کی فطرت کو واضح کیجیے۔

7۔ نصاب کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

8۔ نصاب کو تعین کرنے والے عوامل کو بیان کیجیے۔

9۔اردو نصاب کی تدوین کے کم از کم 3 اصولوں پر روشنی ڈالیے۔

10۔ نصاب کی تدوین کے جدید رجحانات کو بیان کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات

1۔ نصاب کے محدود و وسیع مفہوم کے مابین فرق کرتے ہوئے وضاحت کیجیے۔

2۔نصاب کے روایتی اور جدید مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے دونوں کے مابین فرق کی تشریح مطلوب ہے۔

3۔نصاب کے اجزا پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے سیر حاصل بحث کیجیے۔

4۔نصاب کی کم از کم 3 تعریفیں بیان کرتے ہوئے ان کے مابین فرق کو واضح کریں۔

5۔نصاب کی خصوصیات پر تفصیلی بحث مطلوب ہے۔

6۔نصاب کی تشریح کرتے ہوئے اس کی فطرت کو واضح کیجیے۔

7۔نصاب کی ضرورت اور اہمیت تفصیل سے پر روشنی ڈالیے۔

8۔نصاب کو تعین کرنے والے کم از کم 5-7 عوامل کی تفصیل مطلوب ہے۔

9۔اردو نصاب کی تدوین کے کم از کم 5-7 اصولوں کو بالتفصیل بیان کیجیے۔

10۔نصاب کی تدوین کے جدید رجحانات کی تشریح کیجیے۔

معروضی جواب کے حامل سوالات کے کلیدی جوابات

1۔(د)روایتی مفہوم	2۔(ب)وسیع مفہوم	3۔ (الف) بینٹ اور کرونبرگ	4۔(ج)مورے	5۔(الف) للنگھم
6۔((د)معلم مرکوز	7۔ (ب) نصاب سیکھنے کا ایک منصوبہ ہے	8۔ (ج) نصاب کی تشخیص	9۔(د)انفرادی تحفظات	10۔ (الف) نظام کی تکمیل کا اصول

9.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1۔ ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی وڈاکٹر آفاق ندیم خان۔اردو زبان کی تدریس و فہم۔ایجوکیشن بک ہاوس، علی گڑھ یوپی-2018

2۔ سید اصغر حسین و سید جلیل الدین۔طریقہ تدریس اردو۔دکن ٹریڈرس ایجوکیشنل پبلیشرز، حیدر آباد-2016

3۔ ڈاکٹر ریاض احمد۔اردو تدریس جدید طریقے اور تقاضے۔مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئ دہلی۔2013

4۔ نجم السحر صابرہ سعید۔تدریس اردو۔پریمئر پبلشنگ ہاوس، حیدر آباد-2006

5۔ محی الدین قادری زور۔تدریس اردو۔یونیک بک میدیا، شری نگر-2006

6۔ محی الدین بچھ۔جدید تدریس اردو۔گلشن پبلیکشنز، شری نگر۔1998

7۔ عمیر منظر-اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔شپرا پبلی کیشن، دہلی۔2009

8۔ Aggrawal, J.C., & Gupta, S. (2005). Curriculum Development. New Delhi: Shipra Publisher.

9۔ Alaxander, W.M., & Saylor, J.G. (1966). Curriculum Planning for modern

schools. New York: Hol Rinhart and Winston Inc.

10-Balrara, M. (1999). Principles of Curriculum Development. New Delhi: Kanishka Publishers.

11-Candra, A. (1977). Curriculum Development and Evaluation in education. New Delhi: Sterlin Publisher.

12-Darji, D.R., & Lulla, B.P. (1967). Curriculum Development in secondary schools of Baroda. Baroda Sadhana Press.

13-Hassrin, M.(2004). Curriculum Planning for elementary education. New Delhi: Anmol Publishers.

14-Jhompson, K., and White, J.C. (1975). Curriculum Development. London: Pitman Publisher House.

15-Khan M.I. and Nigam, B.K. (2007). Curriculum reform change and continuity. New Delhi; Kanishka Publication-

16-Kelly, A.V. (1989): The Curriculum: Theory and Practice, London; Paul Champman Publishing.

17-Kumari, S., and Srivastava, D.S. (2005). Curriculum and Instruction. New Delhi: Shipra Publishers

18-Macdonald, B., & Walker, R.(1976). Changing the Curriculum. Britain: Pitman Press.

19-Mamidi, M.R. and Ravishankar, S. (1984). Curriculum Development and Educational Technology, New Delhi: Sterling Publications.

20-Musgrave, P.W.(1974). Contemporary studies in the Curriculum. Australia: Angus and Roberston Publishers.

21-Nigam, B.K., & Khan, I.M. (1993). Evaluation and research in Curriculum Construction. New Delhi: Kanishka Publishers.

22-Panday, M. (2007). Principles of Curriculum Development. New Delhi;

Rajat Publications

23- Satyanarayan, P.V. (2004). Curriculum development and management. New Delhi: DPH.

24- Saylor, J. Galen and Alexander, William M (1966): Curriculum Planning for Modern Schools. Winston, Inc., NewYork

25- Sharma, R. (2002). Modern methods of Curriculum Organisation. Jaipur: Book Enclave.

26- Sharma, S.R. (1999). Issues in Curriculum Administration. New Delhi: Pearl Publishing House

27- Sockett, H. (1976). Designing the Curriculum. Britain: Pitman Press.

28- Srivastava, H.S. (2006). Curriculum and methods of teaching. New Delhi: Shipra Publishers

29- Tata, H. (1962). Curriculum development theory & practice. New York: Harcourt, Brace & World Inc.

30- Yadav, Y.P. (2006). Fundamentals of Curriculum design. New Delhi: Shri Sai Printographers.

اکائی 10۔ ہم نصابی سر گرمیاں؛ مفہوم، ضرورت، اقسام اور اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیاں*

10.0 تمہید

10.1 مقاصد

10.2 ہم نصابی سر گرمیوں کا مفہوم

10.2.1 ہم نصابی سر گرمیوں کے مقاصد

10.2.2 ہم نصابی سر گرمیوں کے اصول

10.2.3 نصابی سر گرمیوں کے انعقاد کے اصول

10.3 ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت

10.4 ہم نصابی سر گرمیوں کے اقسام

10.5 اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیاں

10.6 خلاصہ

10.7 اکتسابی نتائج

10.8 فرہنگ

10.9 نمونہ امتحانی سوالات

10.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

10.0 تمہید

تعلیم صرف حصول معلومات نہیں ہے بلکہ طالب علم کی جسمانی، فکری، جذباتی، روحانی، سماجی اور اخلاقی ترقی کو یقینی بنانے یعنی فرد کی ہمہ جہت ترقی کا عمل ہے۔ مذکورہ مقاصد کے حصول کے لیے تعلیمی اداروں میں متذکرہ اصولوں پر مبنی ہم نصابی سر گرمیاں مؤثر طریقے سے نافذ کی جاتی ہیں۔ ہمہ گیر ترقی کے لیے H3 (Head, hand and heart) (سر، ہاتھ اور دل) کی ترقی کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ

* Dr. Aftab Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

"ہمہ جہتی" کی طرف لے جاتاہے اوراس کے لیے ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت ہے۔ تعلیم کا مقصد بچے کی ہمہ جہت ترقی کرنا ہے۔ تمام تجربات چاہے منصوبہ بند ہوں یا غیر منصوبہ بند اسکول کی طرف سے سر گرمیاں بچوں کی نشوونما کے لیے منعقد کی جاتی ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیاں جیسے بحث، ڈرامہ، موسیقی، کھیل وغیرہ بھی قدیم تعلیمی نظام کا حصہ رہی تھیں لیکن اب تمام ماہرین تعلیم کی رائے ہے کہ ہم نصابی سر گرمیاں ضروری ہیں کیونکہ اسکول کی تعلیم سے ان سر گرمیوں کے بغیر بچے کی ہمہ جہت نشوونما نہیں ہوسکتی۔ کمرہ جماعت کی آموزش بنیادی طور پر علمی و فکری نشوونماپر مرکوز ہوتی ہے جہاں متاثر کن، سماجی، روحانی، جذباتی پہلوؤں پر مناسب توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ لیکن ہم نصابی سر گرمیوں کے ذریعے بچے کے ان پہلوؤں کو بھی پروان چڑھایا جاتاہے۔

ہم نصابی سر گرمیاں ایک بہترین اور جامع تعلیمی تجربے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ سر گرمیاں، جو رسمی نصاب کے ساتھ ساتھ منعقد کی جاتی ہیں۔ وہ طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں، قائدانہ صلاحیتوں، اجتماعی کام اور ذاتی ترقی کو فروغ دے کر ان کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک زبان جو ہم نصابی سر گرمیوں کے دائرے میں نمایاں ہے وہ اردو ہے ایک بھرپور اور اظہار خیال کرنے والی زبان جس کی گہری ثقافتی اور تاریخی اہمیت ہے۔ ہم نصابی سر گرمیاں وہ تجربات ہیں جو اسکولوں اور کالجوں میں فراہم کی جانے والی رسمی تعلیم کی تکمیل اور اضافہ کرتے ہیں۔ رسمی نصاب کے برعکس، جو کہ تعلیمی مضامین پر توجہ مرکوز کرتا ہے، ہم نصابی سر گرمیاں مہارتوں، رویوں، اور اقدار کی نشوونماپر توجہ دیتی ہیں جو طالب علم کی مجموعی ترقی کے لیے یکساں طور پر اہم ہیں۔ یہ سر گرمیاں مختلف شکلیں لے سکتی ہیں، جن میں کھیل، فنون لطیفہ، موسیقی، ڈرامہ، مباحثہ، اور زبان پر مبنی کوششیں شامل ہیں۔

ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت اس بات کو تسلیم کرنے سے پیدا ہوتی ہے کہ تعلیم نصابی کتب اور امتحانات سے آگے بڑھی ہوئی ہے۔ یہ سر گرمیاں طلباء کو ان کی دلچسپیوں کو تلاش کرنے، ان کی صلاحیتوں کو دریافت کرنے، اور زندگی کی ضروری مہارتوں کو تیار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں جن کو اکیلے ماہرین تعلیم کے ذریعے پروان نہیں چڑھایا جاسکتا۔ ہم نصابی مصروفیت ایک متوازن طرز زندگی کو فروغ دیتی ہے، طلباء کو تعلیمی حصول اور غیر نصابی دلچسپیوں کے درمیان ہم آہنگ توازن قائم کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ ہم نصابی سر گرمیاں متنوع ہیں، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کی ایک وسیع دائرہ کو پورا کرتی ہیں۔ انہیں کھیلوں اور جسمانی سر گرمیوں، ثقافتی اور فنکارانہ سر گرمیوں، قیادت اور کمیونٹی سروس کے اقدامات، اور زبان پر مبنی کوششوں میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہر زمرہ طالب علموں کو ان کی ذاتی، سماجی اور تعلیمی ترقی میں حصہ ڈالتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور ترقی دینے کے منفرد مواقع فراہم کرتا ہے۔

ہم نصابی سر گرمیوں کے تناظر میں اردو زبان کی ترقی کو فروغ دینا بہت زیادہ ثقافتی اور تعلیمی اہمیت رکھتا ہے۔ اردو اپنے بھرپور لسانی ورثے کے ساتھ طلباء کو جنوبی ایشیا کی فنی اور ادبی روایات سے جڑنے کے لیے ایک منفرد پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔ اردو زبان کلب، شاعری، نظم خوانی، مباحثے، اور ادبی میلے، مکالمہ، مناظرہ، بچوں کی اسمبلی جیسی سر گرمیاں نہ صرف زبان کے تحفظ میں بلکہ طلباء میں ثقافتی فخر اور شناخت کے احساس کو ابھارنے میں بھی معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیاں اپنی مختلف پیشکش کے ساتھ طلباء کی مجموعی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ اردو زبان کی ترقی کے مخصوص تناظر میں زبان پر مرکوز سر گرمیوں کو ہم نصابی منظر نامے میں ضم کرنا اردو سے وابستہ لسانی اور ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ہم نصابی مشغولیت کی اہمیت اور اردو کی منفرد شراکت کو تسلیم کرتے

ہوئے تعلیمی ادارے ایک ایسا ماحول پیدا کر سکتے ہیں جو علمی علم اور زندگی کی قیمتی صلاحیتوں سے لیس اچھے افراد کی پرورش کرے۔

10.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- ہم نصابی سر گرمیوں کے تصور کی وضاحت کر سکیں۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت اور اہمیت پر تبادلہ خیال کر سکیں۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کے مقاصد سے واقف ہو سکیں۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کی مختلف اقسام کو سمجھ سکیں۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کے اصولوں سے واقف ہو سکیں۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کو منظم کرنے کے اصولوں کو جان سکیں۔
- اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیوں سے واقف ہو سکیں۔

10.2 ہم نصابی سر گرمیوں کا مفہوم

ہم نصابی سر گرمیاں کسی کے تعلیمی کیریئر میں ان طریقوں سے کردار ادا کرتی ہیں جن کا تجربہ صرف زبان کے کمرہ جماعت میں نہیں کیا جا سکتا۔ غیر نصابی سر گرمیاں ایسی سر گرمیاں ہیں جو کسی تعلیمی نصاب کا حصہ نہیں ہیں لیکن ایک تعلیمی ادارے کی طرف سے پیش کیے جاتے ہیں۔ زیادہ تر تعلیمی ادارے میں طلباء تعلیمی کام کی مشکلات سے بچنے کے لیے بہت سی غیر نصابی سر گرمیوں کی دستیابی کی توقع کر سکتے ہیں۔ غیر نصابی سر گرمیوں کی کچھ مثالوں میں کھیل اور طالب علم کی حکومت اور قیادت وغیرہ شامل ہیں۔ اگرچہ اکثر غیر نصابی سر گرمیاں اور ہم نصابی سر گرمیاں ایک دوسرے کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں، ہم نصابی سر گرمیوں کی تعریف ایسی سر گرمیوں کے طور پر کی جاتی ہے جو کمرہ جماعت و تعلیمی پروگرام کے نصاب کا حصہ ہوتی ہیں جیسے سائنس میلے، نظم خوانی، غزل گوئی، مکالمہ، مناظرہ و مباحثہ وغیرہ۔ یہ سر گرمیاں طلباء کے لیے ایک طریقہ کے طور پر کام کرتی ہیں کہ وہ کمرہ جماعت میں جو کچھ سیکھ رہے ہیں اسے حقیقی دنیا کے تناظر میں تجربہ کریں۔

جدید نظام تعلیم اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ بچہ تعلیمی ادارے یعنی اسکول یا کالج میں ہمہ گیر اور ہم آہنگ نشو و نما کے لیے آتا ہے۔ تعلیم کا مقصد بچے کی مجموعی شخصیت کی نشو و نما ہے اور اسی غرض سے اسکول یا کالج ہم نصابی سر گرمیاں فراہم کرتا ہے۔ ہم نصابی سر گرمیاں وہ سر گرمیاں ہیں جو تعلیمی مطالعات کے ساتھ سر انجام دی جاتی ہیں۔ عام طور پر ہم نصابی سر گرمیاں عام کمرہ جماعت سے باہر کی جاتی ہیں لیکن وہ تعلیمی نصاب کی تکمیل کرتی ہیں اور کر کے سیکھنے میں مدد کرتی ہیں۔ یہ سر گرمیاں طلباء کو مسئلہ حل کرنے، استدلال، تنقیدی سوچ، مواصلات اور باہمی تعاون کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیوں میں شرکت سے طلباء کی جذباتی نشو و نما، سماجی

مہارت کی نشو و نمااور مجموعی شخصیت کی نشو و نما میں مدد ملتی ہے۔ ہم نصابی سر گرمیاں طلباء کی ہمہ گیر ترقی میں مدد کرتی ہیں اور کامیاب اور خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے اہم مہارتوں اور صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔اس لیے اسکول اور کالج کی تعلیم کے دوران ہم نصابی سر گرمیوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

ایک موثر استاد بہت سے کردار اور افعال انجام دیتا ہے جو سیکھنے والوں کی مجموعی ترقی کو فروغ دینے میں بہت ضروری ہیں جن میں سے ایک ہم نصابی سر گرمیوں کی تنظیم ہے۔ یہ سر گرمیاں قدیم زمانے سے بھی اسکولوں میں موجود رہی ہیں کیونکہ ہمہ گیر ترقی جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی ثقافتی، روحانی کے حصول کے لیے ضروری ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیوں کو تعلیمی نصاب کے ساتھ ڈیزائن اور متوازن بنایا گیا ہے تاکہ ہر طالب علم کو مضامین سے آگے سیکھنے کا موقع ملے۔ ہم نصابی سر گرمیوں کا مقصد طلباء میں سماجی مہارت، فکری مہارت، اخلاقی اقدار، شخصیت کی ترقی اور فروغ ہے۔ ہم نصابی سر گرمیاں ذہن اور شخصیت کے مختلف شعبوں کی نشو و نما میں سہولت فراہم کرتی ہیں جیسے فکری ترقی، جذباتی ترقی، سماجی ترقی، اخلاقی ترقی اور جمالیاتی ترقی۔ تخلیقی صلاحیت، جوش و خروش، اور پر جوش، مثبت سوچ، شخصیت کی نشو و نما کے کچھ پہلو اور غیر نصابی سر گرمیوں کے نتائج ہیں۔

ہم نصابی سر گرمیوں کی تعریف کمرہ جماعت میں سیکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر سر گرمیوں کو مضبوط کرنے کے لیے کی جانے والی سر گرمیوں کے طور پر کی جا سکتی ہے یا بچے کی شخصیت کی نشو و نما کے لیے کمرہ جماعت کے اندر اور باہر دونوں۔ نیز ہم نصابی سر گرمیوں کی تعریف ان سر گرمیوں کے طور پر کی جاتی ہے جو نصابی سر گرمیوں کی تکمیل کے قابل بناتی ہیں۔ یہ طلباء کی شخصیت کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ کمرہ جماعت کی تعلیم کو مضبوط بنانے کے لیے تعلیمی اداروں کا ایک بہت اہم حصہ اور لازمی جزء ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیاں اسکول کے درس و تدریس کے اوقات کے بعد یا اس کے ساتھ منعقد کی جاتی ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیاں بچے کی ثقافتی، سماجی، جمالیاتی نشو و نما کو پورا کرنے کے لیے ایک وسیع افق رکھتی ہیں۔

10.2.1 ہم نصابی سر گرمیوں کے مقاصد

جب اسکول یا کالج کی سطح پر مختلف قسم کی ہم نصابی سر گرمیاں شامل کی جاتی ہیں تو ان کا بنیادی مقصد طالب علم کی ہمہ جہت ترقی و فروغ ہوتا ہے۔ درج ذیل نکات ہم نصابی سر گرمیوں کے بنیادی مقاصد کو واضح کرتے ہیں:

- جسمانی سر گرمیاں طلباء کو جسمانی قابلیت کی اہمیت کو سمجھنے اور انہیں توانائی بخشنے میں مدد دینے میں ایک لازمی کردار ادا کرتی ہیں۔
- طلباء کو ٹیم ورک کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔
- بچوں کو ان کی سماجی اور مواصلاتی مہارتوں کو پیش کرنے سے لے کر قیادت اور فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو اپنانے تک متنوع مہارتوں کو اپنانے کا بھر پور مواقع فراہم کرنا۔
- سیکھنے کے لیے حوصلہ افزائی کی سہولت کے لیے صحت مند مسابقت کے جذبے کو فروغ دینے میں ان کی مدد کرنا۔
- طلباء کو منصوبہ بندی، انتظام، تعاون اور ہم آہنگی کے لوازمات کے بارے میں سکھانا۔

- نفسیاتی، اخلاقی، شہری، سماجی، تادیبی، ثقافتی اور تفریحی اقدار کو فروغ دینا۔
- مختلف قسم کی ہم نصابی سرگرمیوں میں شامل ہو کر اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور سوچنے کی صلاحیتوں کو بڑھانا۔
- جمہوریت میں فعال زندگی کے لیے تیاری کرنا۔
- خود کو ہدایت دینا۔
- گروپ کے حوصلے کو فروغ دینا۔
- سماجی تعاون سکھانا۔
- مخصوص خصوصیات پیدا کرنا جیسے قیادت، دیانتداری، کھیل کود، اور باہمی احترام وغیرہ۔

10.2.2 ہم نصابی سرگرمیوں کے اصول

- اسکول اور کالج کا ایک تعمیری پروگرام ہونا چاہیے۔
- یہ سرگرمیاں اسکول اور کالج کے وقت کے دوران طے کی جانی چاہیے۔
- سرگرمیوں کو باقاعدہ پروگرام کا حصہ سمجھا جانا چاہیے۔
- سرگرمیوں کے مقاصد میں دوسروں کے ساتھ صحت مند، بامعنی تعلقات استوار کرنا اہم ہونا چاہیے۔
- مختلف مہارتیں جیسے کہ موثر مواصلت، تنقیدی سوچ، انضمام، اور علم کا اطلاق سرگرمیوں میں توجہ کا مرکز ہونا چاہیے۔
- سرگرمیوں کے ذریعے متنوع، ثقافتی، سماجی، ماحولیاتی اور ذاتی ماحول میں اقدار اور اخلاقیات کا احساس پیدا ہونا چاہیے۔

10.2.3 نصابی سرگرمیوں کے انعقاد کے اصول

کسی بھی سرگرمی کی تنظیم کو واضح منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ عمل کا منصوبہ پہلے کے انفرادی تجربات یا اس میں شامل شرکاء کے وضع کردہ اصولوں اور ہدایتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نصابی سرگرمیوں کو منظم کرنے کی کوششوں کو عمومی رہنما اصولوں پر مبنی ہونے چاہیے جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

- سب سے اہم اصول تعلیمی پروگرام کے ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں کی مطابقت ہے۔ سرگرمی کو نصاب کے ساتھ مربوط اور موافق ہونا چاہیے۔ ہم نصابی سرگرمیاں محض تفریح کے لیے نہیں ہیں بلکہ تعلیم کے وسیع اہداف و مقاصد کے حصول اور نصابی سرگرمیوں کی تکمیل کے لیے ہونے چاہیے۔
- کسی بھی ہم نصابی سرگرمی کی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے معلم کو طلباء کی دلچسپیوں اور ضروریات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ مختلف نوعیت کی سرگرمیوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کی منصوبہ بندی کی جانی چاہیے تاکہ طلبہ کی کثیر تعداد کی مختلف ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔
- مثالی جمہوری ماحول کو یقینی بنایا جائے تاکہ ہر طالب علم کو بلا خوف وخطر شرکت کرنے کا موقع ملے۔

- ہم نصابی سر گرمیوں کی باقاعدہ وقت کے وقفوں کے ساتھ منصوبہ بندی کی جانی چاہیے تاکہ کمرہ جماعت کے اندر اور کمرہ جماعت سے باہر کی سر گرمیوں کے درمیان توازن قائم رہے۔ آپ کو اسکول کے نظام الاوقات میں ہم نصابی سر گرمیوں کے باقاعدہ جگہ کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔
- منصوبہ بند سر گرمیوں میں علم کی تعمیر کی گنجائش ہونی چاہیے۔ کسی بھی ہم نصابی سر گرمی کی منصوبہ بندی کرتے وقت آپ کو تعلیم کے اعلیٰ سطح کے مقاصد کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ چونکہ کمرہ جماعت کی تدریس استاد کو اعلیٰ ترتیب کے ساتھ سوچنے کی مہارت کے لیے کوشش کرنے کے لیے کافی وقت اور گنجائش نہیں دیتی ہے تو یہ ہم نصابی سر گرمیوں کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔
- معلم کو اسکول کے اوقات میں ہم نصابی سر گرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ طلبہ کی زیادہ سے زیادہ شرکت ممکن ہو سکے۔ نیز کسی بھی سر گرمی میں شرکت کے حوالے سے کم سے کم پابندیاں عائد کی جانی چاہیے۔ تمام دلچسپی رکھنے والے طلباء کو اس حد تک حصہ لینے کی اجازت دی جانی چاہیے جس میں وہ حصہ لینے، کامیابی حاصل کرنے اور اطمینان حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کی تنظیم کو آپس میں یکساں طور پر تقسیم کیا جانا چاہیے۔
- تعلیمی اداروں کے مختلف ممبران اپنی دلچسپی اور اہلیت کے مطابق سر گرمیوں کو انجام دیں۔ اگر کسی کو موسیقی میں دلچسپی ہے تو اسے موسیقی اور ڈانس کلبوں کی دیکھ بھال کرنی چاہیے جبکہ کھیلوں میں دلچسپی رکھنے والے ساتھی کو کھیل کی ذمہ داری سپرد کی جانی چاہیے۔
- طلباء کو تمام مراحل (منصوبہ بندی، ڈیزائننگ اور نفاذ) میں ہم نصابی سر گرمیوں کے فعال رکن بھی ہونا چاہیے۔ استاد کو آہستہ آہستہ مشیر اور رہنما کا کردار ادا کرنا چاہیے اور طلباء کو قیادت اور انتظامی صلاحیتیں پیدا کرنے دینا چاہیے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ طلبہ کی شرکت زیادہ سے زیادہ ہو۔
- حصہ لینے والے طلباء کو سازوسامان کے ساتھ مشق کرنے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔ ہم نصابی سر گرمیوں کو منظم کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے کے انتظامات اور ہنگامی حالات کے لیے ضروری سامان کا ہر وقت انتظام ہونا چاہیے۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کے لیے بجٹ کی فراہمی ہونی چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو اخراجات کو کم کیا جائے۔ ہر ہم نصابی سر گرمی سے پہلے، طلباء سے مالی تعاون کرنے کے لیے نہیں کہا جانا چاہیے۔
- ملٹی میڈیا کے استعمال سے ہر پروگرام کا ریکارڈ برقرار رکھا جائے۔ تحریری رپورٹس کو آڈیو اور وڈیو ریکارڈ کے ذریعے ضم کیا جانا چاہیے۔ اسکول میں منعقد کی جانے والی ہم نصابی سر گرمیوں کی تفصیلات کے ساتھ ایک رجسٹر بھی رکھنا چاہیے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ ہم نصابی سر گرمیوں کے مقاصد قلمبند کرتے ہوئے اس کا مفہوم واضح کریں۔ 2۔ ہم نصابی سر گرمیوں کے اصول نیز اس کے انعقاد کے وصول بیان کریں۔

10.3 ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت

موجودہ دور کی تعلیم نظام میں ہم نصابی سر گرمیاں ناگزیر ہیں اگرچہ وہ بنیادی نصاب کا حصہ نہیں ہیں پھر بھی یہ چھوٹے بچوں کو ان کی زندگی کو ڈھالنے کی صلاحیت فراہم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ طلباء کی فکری نشوونما کا زیادہ تر حصہ، بہت حد تک، کمرہ جماعت میں ہی ہوتا ہے لیکن ان کی شخصیت کے دیگر مختلف پہلوؤں جیسے جذباتی نشوونما اور سماجی مہارت کی نشوونما بڑی حد تک ہم نصابی سر گرمیوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ ہم نصابی سر گرمیوں کے کلیدی کردار اور اہمیت سے ہمہ گیر ترقی یعنی فکری جسمانی، جذباتی اور سماجی ترقی میں انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تصورات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تعلیم اور سیکھنے کو کمرہ جماعت کی چہار دیواری کو عبور کرنا چاہیے اور تعلیم و اکتساب کا بنیادی مقصد جامع ترقی کو فروغ دینا ہونا چاہیے۔ ہم نصابی سر گرمیاں طلباء کی مجموعی ترقی میں مدد کرتی ہیں اور زندگی میں کامیاب اور خوش رہنے کے لیے اہم مہارتوں اور صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔ لہذا، ہم نصابی سر گرمیوں کی اہمیت کو ہمہ گیر ترقی کو فروغ دینے میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور یہ اسکول اور کالج کی تعلیم کے دوران بہت زیادہ ہے۔ ہم نصابی سر گرمیوں کے ذریعے درج ذیل ہنر کی نشوونما ہوتی ہے:

1۔ تنقیدی سوچ؛ تصورات، نظریات، مسائل اور مسائل کا جائزہ لینا۔

2۔ مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں؛ مختلف تصورات، حل وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے مسائل کو حل کرنا۔

3۔ مواصلات کی مہارتیں؛ اظہار کی طاقت، دوسروں کو سننے، عوامی تقریر کرنے کی طاقت۔

4۔ مسائل حل کرنے کی مہارتیں؛ مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف تصورات کا استعمال۔

5۔ قائدانہ صلاحیتیں؛ اقدامات اور ذمہ داریاں لینا، اچھے مقصد کے لیے کام کرنے میں دوسروں کو متاثر کرنا، جوابدہی کرنا۔

6۔ تخلیقی سوچ؛ مسئلے کو حل کرنے کے نئے طریقے سوچنا، نئے خیالات کے بارے میں سوچنا۔

7۔ سماجی مہارتیں؛ ٹیم ورک، تعاون، تعمیر، دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات۔

8۔ جذباتی مہارتیں؛ اپنی طاقتوں کو سمجھنا، کمزوریاں، جذبات پر قابو پانا، دوسروں کے لیے ہمدردی۔

9۔ تفریحی اقدار: تفریح اور تفریح کی قدر کو سمجھنا، تفریحی سر گرمیوں میں حصہ لینا۔

10۔ سماجی اقدار؛ افراد کے درمیان اختلافات کا احترام کرنا، دوسروں کی اقدار اور ثقافت کا احترام کرنا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ ہم نصابی سر گرمیوں کی اہمیت و ضرورت کی وضاحت مطلوب ہے۔

10.4 ہم نصابی سر گرمیوں کے اقسام

(الف) ہم نصابی سر گرمیاں مختلف ہیں اور مختلف لوگوں ان سر گرمیوں کی مختلف فہرست بناتے ہیں اور متعدد درجہ بندی کے تحت رکھتے ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیوں کی ایک زمرہ بندی درج ذیل ہے:

1۔ ادبی علمی سر گرمیاں: تمام سر گرمیاں جن میں حرکی مہارتیں یا جسمانی حرکات کا مضبوط استعمال شامل ہے اس زمرے میں آتے ہیں۔ اندرون خانہ وبیرون خانہ کھیل، اسکاؤٹنگ، این سی سی وغیرہ بھی اس زمرے کا حصہ ہیں۔

2۔ جسمانی سر گرمیاں: یہ سر گرمیاں کمرہ جماعت کی سر گرمیوں کے ساتھ دیگر مشترکہ سر گرمیوں کے مقابلے میں زیادہ واضح ارتباط کی عکاسی کرتی ہیں۔ مناظرے، مباحثے، کلب، اسکول میگزین، کہانی لکھنا، شاعری، کوئز وغیرہ کو اس زمرے کے تحت شامل کئے گئے ہیں۔

3۔ ثقافتی سر گرمیاں: یہ سر گرمیاں خطے اور ملک کے ماحول کی عکاسی کرتی ہیں۔ موسیقی (آواز اور ساز)، رقص، مصوری، ڈرامہ، لوک رقص اور مجسمہ سازی وغیرہ ثقافتی سر گرمیوں کے تحت آتے ہیں۔ اس سے بچوں کو اپنی ثقافت اور تہذیب و تمدن سے واقف ہونے میں مدد ملتی ہے اور وہ دیگر ثقافتوں کی تعریف بھی کرتے ہیں۔

4۔ شہری تربیتی سر گرمیاں: جیسا کہ ہم معاشرے میں رہتے ہیں وہاں کچھ اصول وضوابط ہیں جن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ شہری پہلو بچوں کی نشوونما کا ایک اہم پہلو ہے۔ اسکول کونسل، اسکول بنک، کینٹین، اسکول پنچایت، اسمبلی، بناوٹی پارلیمنٹ وغیرہ کا مقصد طلباء میں شہری خوبیوں کو ابھارنا ہے۔

5۔ سماجی بہبود کی سر گرمیاں: سر گرمیوں کا مقصد سماجی باہمی تعلقات کو فروغ دینا ہے جیسے این سی سی (NCC)، تہوار، میلے، سوشل اسٹڈی سر کل، جونیئر ریڈ کراس وغیرہ۔

6۔ تفریحی سر گرمیاں؛ فرصت کا وقت صرف گزارنے کے لیے نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کا استعمال ان سر گرمیوں کے لیے کیا جانا چاہیے جن میں دلچسپی ہو۔ ایک فرد میں توانائی کی بحالی کے لیے سر گرمیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ہم قیادت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

7۔ گھومنے پھرنے کی سر گرمیاں؛ گھومنے پھرنے کی سر گرمیاں زندگی کی حقیقی صورتحال کا تجربہ فراہم کرتی ہیں جیسے پکنک عجائب گھر، چڑیا گھر اور نمائش کا دورہ۔

(ب) ہم نصابی سر گرمیوں کو محرکات یا مہارت کے لحاظ سے مختلف زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ درج ذیل میں ہم نصابی سر گرمیوں کی کچھ اقسام ہیں جو اسکول یا کالج کے نصاب میں اپنی جگہ پاتے ہیں:

جسمانی نشوونما کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں: جسمانی نشوونما ان سر گرمیوں پر مشتمل ہوتی ہے جو عموماً کھیلوں سے متعلق ہوتی ہیں اور ان میں جسمانی اور بیرونی مشقیں شامل ہوتی ہیں جو اس بات کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کرتی ہیں کہ طلباء کھیلوں یا دیگر جسمانی سر گرمیوں میں سر گرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ یہاں ہم نصابی سر گرمیوں کی اقسام کی فہرست ہے جو جسمانی نشوونما کا حصہ ہیں:

- کھیل
- جسمانی تعلیم
- این سی سی
- یوگا
- ایروبکس
- زومبا
- رقص
- این سی سی

جسمانی سر گرمیوں میں مہارت حاصل کرنے والے طلباء کو مختلف اسکالرشپ پروگرام بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ ہندوستان کے اندر اور باہر کئی کالجوں کے پاس ان طلباء کو داخلہ دینے کے لیے الگ الگ کھیلوں کا کوٹہ ہے جنھوں نے ان جسمانی سرگرمیوں میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

حرکی مہارتوں کی ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں: اس زمرے کے تحت آنے والی سر گرمیاں عام طور پر مختلف سر گرمیوں کے دوران آپ کے دماغ کے کام کرنے کے طریقے کا تجزیہ کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ ان سر گرمیوں کے لیے ذہن کے تخلیقی جھکاؤ کے ساتھ ارتکاز اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان سر گرمیوں کے پیچھے خیال دماغ کو آرام دینا اور نفسیاتی نشو ونما کے ساتھ ساتھ فرد کی ارتکاز کی مہارت کو بہتر بنانا ہے۔ اس زمرے کے تحت سر گرمیاں درج ذیل ہیں:

- بُنائی
- باغبانی
- بک بائنڈنگ
- ٹیلرنگ
- پینٹنگ
- سلائی

تعلیم سے متعلق ہم نصابی سر گرمیاں: جس طرح کھیل یا رقص کسی کے لیے مشغلہ ہو سکتا ہے اسی طرح طلباء کی ایک جماعت بھی ہے جو واقعی حصول علم کے عمل سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ذیل میں وہ چیزیں ہیں جن کا وہ اپنے اسکول یا کالج میں حصہ بن سکتے ہیں:

- بک کلب (کتابوں کا گروپ)
- نمائشوں کا انعقاد
- شاعری
- بحثیں
- کہانی لکھنا
- چارٹس کی تیاری
- اسکول میگزین کے لیے لکھنا

ثقافتی ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں: طلباء کو رقص کے مقابلوں یا موسیقی کے شوز وغیرہ کے مانند ہم نصابی سر گرمیاں اکثر اسکولوں اور کالجوں میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس طرح کی ثقافتی سر گرمیوں میں حصہ لے کر طلباء اپنے اندر کے فنکارانہ صلاحیتوں کو ظاہر کر سکتے ہیں، خواہ وہ ڈانس کرنے و ناچنے یا فیشن شوز کے ذریعے ہو۔ ثقافتی ترقی کی چند نمایاں سر گرمیوں درج ذیل ہیں:

- لوک فن
- رقص
- موسیقی
- فینسی ڈریس مقابلے
- تھیٹر
- سالانہ دن کے پروگرام
- مصوری (ڈرائنگ اور پینٹنگ)
- ڈرامہ

فکری ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں: جیسا کہ نام سے ہی پتہ چلتا ہے، فکری نشو ونما کسی فرد کی استدلال، سوچ، تعلق اور فیصلہ کرنے کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے۔ ایسی قسم کی سر گرمیاں اپنے ادر گرد ہو رہے چیزوں کی عملی سمجھ پیدا کرنے، تجربہ حاصل کرنے اور خود

چیزوں کو سمجھنے کے لیے اہم ہیں۔اس زمرے میں شامل اہم سر گرمیاں درج ذیل ہیں:

- سیمینار
- مضمون لکھنا
- کوئز مقابلہ
- بحث ومباحثہ کرنا
- مضمون لکھنا
- نظمیں
- کہانی لکھنا
- بک کلب (کتابوں کا گروپ)

معاشرتی ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں: یہ سر گرمیاں فرد کی سماجی اور ثقافتی ترقی پر مرکوز ہوتی ہیں۔ فرد کئی سماجی اور ثقافتی حالات سے گزرتا ہے جہاں اس سے ایک خاص طریقے سے کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ یہ سر گرمیاں فرد کی سماجی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہیں۔ سماجی ترقی کے زمرے میں آنے والی سر گرمیاں درج ذیل ہیں:

- سماجی کام
- رضاکارانہ
- اسکاؤٹنگ
- تہواروں کا انعقاد
- مقابلوں کا انعقاد

تفریح سے متعلق ہم نصابی سر گرمیاں: بہت سی ایسی ہم نصابی سر گرمیاں ہیں جن کو طلباء بطور تفریح انجام دیتے ہیں لیکن ثانوی طور پر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ تفریحی زمرے میں آنے والی سر گرمیاں درج ذیل ہیں:

- فلم دیکھنا
- ٹیلی ویژن دیکھنا
- پکنک
- تعلیمی دورے
- میوزیم کے دورے
- صنعتی دورے

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ ہم نصابی سر گرمیوں کے اقسام پر روشنی ڈالیں۔

10.5 اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیاں

مختلف قسم کی ہم نصابی سر گرمیاں ہیں جن کا مقصد سیکھنے والوں کو ترقی دینا ہے۔ زبان میں مہارت. کچھ اہم ہم نصابی سر گرمیاں ذیل میں درج کی گئی ہیں:

- نظم خوانی وغزل گوئی (منظوم کلام پڑھنا، گانا گانا)
- گفتگو و بات چیت (مانوس اور غیر مانوس موضوعات پر)
- کہانی سنانا
- مکالمہ
- تصویر کی ے تنظیم و تشکیل
- لفظ بنانا
- معلوم (اشیاء، مقامات اور واقعات) کی وضاحت
- مناظرہ اور مباحثہ

- اداکاری
- شاعروں کا دربار
- بچوں کی اسمبلی

تاہم، مندرجہ بالا فہرست مکمل نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ معلم اپنے تجربہ بنیاد پر کچھ دوسری سرگرمیاں استعمال کرسکتے ہیں۔ مندرجہ بالا سرگرمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ نظم خوانی و غزل گوئی: سننے اور بولنے کی مہارت کی ترقی میں نظمیں و غزلیں وغیرہ اہم کردار ادا کرسکتی ہیں (خاص طور پر ابتدائی مرحلے میں)۔ اس سرگرمی کی اہمیت یہ ہے کہ سیکھنے والے آسانی سے نظموں یا غزلوں یا گانوں کو اپنی یادداشت میں محفوظ کرسکتے ہیں۔ نوجوان سیکھنے والوں کو نظمیں وغیرہ حفظ کرنے کے لیے کسی اضافی کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ ان کو سیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نظموں کو کئی بار سننے اور سنانے سے وہ سیکھنے والوں کے ذہن میں مستحضر بھی ہوجاتے ہیں۔ اس طرح کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے ابتدائی مرحلے میں سیکھنے والوں کو کتابوں اور رسائل سے مواد جمع کرنے کی ضرورت ہوگی اور اس طرح انہیں خود اکتسابی کا ہنر بھی سیکھنے کا موقع ملے گا۔

اس سرگرمی کو ایک اجتماعی سرگرمی کے ساتھ ساتھ انفرادی بنیادوں پر بھی منظم کیا جاسکتا ہے۔ اجتماعی سرگرمیاں سیکھنے والوں کو آپس میں صحت مند مقابلہ پیدا کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ کلاس کو دو یا زیادہ جماعتوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ گروپوں کو اس طرح بنایا جائے کہ وہ تمام علم اور قابلیت کے نقطہ نظر سے تقریباً اور ممکنہ طور پر برابر ہوں۔ پھر تمام جماعتوں کو اس طرح بٹھایا جائے کہ ہر گروپ کے ممبر ایک ساتھ بیٹھیں۔ آپ اس قسم کے مقابلے کو لفظ سازی، اعلانیہ، بیانیہ اور مباحثہ وغیرہ کے لیے بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ ایسی تمام سرگرمیاں سننے کی صلاحیتوں کی نشوونما میں معاون ثابت ہوں گی۔

2۔ گفتگو (مانوس و معلوم موضوعات): موضوعات جیسے گھر کے اعمال و سرگرمیاں، اسکول میں ہونے والے واقعات، پڑوس میں ہونے والے واقعات، قومی دنوں کی تقریبات، میلوں، تہواروں، پکنک، تعلیمی سیر و تفریح، فیلڈ ٹرپ، بس اور ٹرین کے سفر، قدرتی مناظر کی تفصیل وغیرہ کو گفتگو کی سرگرمی کے انعقاد کے لیے منتخب کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ سرگرمیاں انفرادی بنیادوں پر یا اجتماعی بنیادوں پر منظم کیا جاسکتا ہے۔

3۔ کہانی سنانا: ہم سب جانتے ہیں کہ بچوں کو کہانیوں کا بہت شوق ہوتا ہے۔ وہ انہیں سننا پسند کرتے ہیں ساتھ ہی کہانیاں بنا اور بتانا بھی پسند کرتے ہیں۔ پوری جماعت کو پانچ یا چھ بچوں کے گروپوں میں تقسیم کرکے انہیں باہر جاکر پتھر، کنکر، پتے، لکڑی کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے، ٹہنیاں اور شاخیں وغیرہ جمع کرنے کے لیے کہا جاسکتا ہے۔ جمع کرنے کے بعد انھیں اسکول میں کسی جگہ اپنے اپنے گروپ کے ساتھ بیٹھنے اور انہوں نے جو اشیاء اکٹھی کی ہیں ان کا رنگ، سائز اور شکل وغیرہ کے بارے میں آپس میں بات کرنے کو کہا جاسکتا ہے۔

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد گروپس کو کمرہ جماعت میں واپس آنے کو کہا جاتا ہے۔ اب ہر جماعت کو ان چیزوں کے بارے میں ایک کہانی تیار کرنے کی ضرورت ہے جو انہوں نے جمع کی ہیں۔ یہ سرگرمی سیکھنے والوں کے لیے مشکل لگ سکتی ہے لیکن اس کا مقصد ایسی کہانی کی توقع نہیں ہے جو ادبی تقاضوں کو پورا کرتی ہو بلکہ اس کا مقصد صرف بچوں کو آزادانہ طور پر سوچنے کا موقع دینا ہے۔

4۔ مکالمہ: معلم چند دلچسپ مکالمے منتخب کرسکتا ہے یا لکھ سکتا ہے اور اپنے طلباء سے انہیں مناسب ترمیم اور عمل کے ساتھ پڑھنے کو کہہ سکتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے طلباء کو مختلف افراد (جن سے وہ بازار، سڑک پر یا اپنے گھر کے اندر ملتا ہے) کے ساتھ بات چیت کرنے کی صلاحیت

پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔اس طرح انہیں سماجی اظہار کے فن کی مشق کرنے کا موقع ملے گا۔

5۔ تصویر کی ترکیب: نوجوان طلباء تصاویر کو پسند کرتے ہیں جو بڑی اور رنگین ہوتی ہیں اور جس میں کافی تفصیلات اور اعمال ہوتے ہیں۔ نیز اس طرح کی تصویریں بچوں کے لیے دلکش ہوتی ہیں اور ان کے تخیل کو وسعت دیتی ہیں۔ بچوں کو ایسی تصویریں پسند ہیں جو کسی ایسی کہانی کی عکاسی کرتی ہیں جو وہ جانتے ہیں یا ایسی کہانیاں جنہیں وہ خود بنا سکتے ہیں۔ وہ تصویریں جو کہانیوں کی تجویز کرتی ہیں ان کے تخیل کو فروغ دینے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں اور انہیں زبان سیکھنے میں سیکھنے والوں کی مدد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ تصویری کہانیاں زبان میں تقریری اور تحریری دونوں طرح سے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ تصویروں کے ذریعے تقریری انشاء کے لیے کلاس کو چار یا پانچ گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ معلم گروپ میں سے ہر ایک کو ایک تصویر دے سکتا ہے اور ان سے اس کا بغور جائزہ لینے کو کہہ سکتا ہے۔ طلباء کو تصویر دینے سے پہلے معلم کو تصویر کا مطالعہ کرنا چاہیے اور ہر گروپ کے لیے اس پر چار سے پانچ سوالات تیار کرنا چاہیے۔

6۔ الفاظ بنانا: لفظ سازی کی بہت سی سرگرمیاں ہیں جو ابتدائی مرحلے میں ہر سطح پر منعقد کی جا سکتی ہیں۔ایسی ہی ایک قسم کی سرگرمی جو ابتدائی مرحلے میں کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے؛ بچوں کو دائرے میں بٹھادیں۔ بچے سے کوئی بھی لفظ کہنے کو کہیں، مثال کے طور پر 'طلب'۔ پھر اس کے قریب بیٹھا بچہ کوئی ایسا لفظ کہتا ہے جو 'طلب' کی ہم آواز ہے جیسے 'کرب' یا 'سبب' اور اسی طرح اگر کوئی خاص بچہ ہم صوت لفظ بنانے میں ناکام رہتا ہے تو اس کے ساتھ والے بچے سے پوچھا جانا چاہیے۔ شروع میں بچے بغیر کسی معنی کے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ انہیں ایسے الفاظ استعمال کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے جو معنی خیز ہوں۔

بعد میں، بچوں کو صرف ایک حرف دیا جا سکتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ ان اشیا کے نام بتائیں جو اس حرف سے شروع ہوں مثال کے طور پر "پ" سے وہ پیالہ، پالک، پانی، پہاڑ، پتے اور پینسل وغیرہ جیسے الفاظ بنا سکتے ہیں۔ انتاکشری (Antakshari) کا کھیل پہلے بولے گئے لفظ کے آخری حرف کے ساتھ نیا لفظ) بھی اس سلسلے میں مفید ہو سکتا ہے۔ ایک بچہ ایک لفظ کہہ کر کھیل شروع کرتا ہے، مثال کے طور پر 'گیند'۔ پھر اس کے پاس بیٹھے بچے کو لفظ 'گیند' کے آخری حرف 'د' سے ایک لفظ بنانا ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے 'دوات'۔ اب اگلا بچہ 'ت' (لفظ 'دوات' کا آخری حرف) کے ساتھ ایک لفظ بناتا ہے اور اگلا 'تابوت' کہتا ہے اور یوں کھیل چلتا رہتا ہے۔ مذکورہ سرگرمی طلباء کو متعدد گروپ میں تقسیم کرکے اجتماعی طور پر بھی منعقد کی جا سکتی ہے۔ اس طرح معلم اپنے طلباء کی ذخیرہ الفاظ کو تیار کرنے کے لیے دیگر دلچسپ سرگرمیوں کے بارے میں بھی سوچ سکتا ہے۔

7۔ معلوم (اشیاء، مقامات اور واقعات) کی وضاحت: معلوم اشیاء کی تفصیل پر ایک سرگرمی کرنے کے لیے معلم طلباء سے ان چیزوں کے نام لینے کے لیے کہہ سکتا ہے جو ان سے واقف ہیں۔ معلم کو تختہ سیاہ پر تمام نام لکھنے چاہیے تاکہ ضرورت پڑنے پر آسانی سے حوالہ دے سکے۔ اب جماعت کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروپ سے ایک طالب علم دوسرے گروپ سے اشیاء کے بارے میں پوچھتا ہے۔ سوال پوچھتے وقت طالب علم اس چیز کی شکل، رنگ، حجم، مقدار وغیرہ بیان کرتا ہے لیکن اس کا نام نہیں بتاتا۔ دوسرے گروپ سے ایک طالب علم تختہ سیاہ پر جاتا ہے اور اس چیز کے نام کے لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تمام طلباء اب اس لفظ کو اپنی مشق کی کتابوں میں نقل کرتے ہیں۔ اس طرح یہ سرگرمی اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ آپ زبان کی تمام مہارتوں جیسے سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی ترقی پر لکھے گئے آخری لفظ

تک نہ پہنچ جائیں۔

8۔ مناظرہ اور مباحثہ: مناظرہ بنیادی طور پر ایک سر گرمی ہے، جو تقریر یا تکلم میں مشق فراہم کرتی ہے لیکن مناظرہ کے لیے کچھ مواد تیار کرنا سیکھنے والوں کو پڑھنے اور لکھنے کا بھی موقع فراہم کرتا ہے اور سامعین کے سامنے اس کی پیش کش بولنے کی مہارتوں کی نشوونما کا باعث بنتی ہے۔ مناظرہ و مباحثہ کے لیے آسان اور مانوس موضوعات کا انتخاب کریں اور شاگردوں سے ایک منٹ کے لیے ان پر بات کرنے کو کہیں۔ یہ سر گرمی افراد کے لیے بھی کی منعقد کی جاسکتی ہے اور جماعتوں کے لیے بھی۔ ابتدائی درجات میں سہل موضوعات جیسے کہ گھر کے کام کی افادیت، اسکولی وضع قطع کی ضرورت، یا ٹیلی ویژن دیکھنا مفید ہے وغیرہ پر مناظرے و مباحثے منعقد کیے جاسکتے ہیں۔

9۔ اداکاری: فطرتاً بچوں کو اداکاری کا بہت شوق ہوتا ہے۔ مختلف شکلوں جیسے نقالی، مونو اداکاری، ناٹک کے تحت مختلف سر گرمیوں کو انجاما دیا جاسکتا ہے۔

(الف) نقالی و مونو اداکاری: پہلی اور دوسری جماعت کے بچوں سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ کچھ جانوروں، پرندوں، بس، ٹرین وغیرہ سے پیدا ہونے والی آوازوں کی نقل کریں۔ 'اندازہ لگانے کے طریقہ (guess what' method) یہ کرایا جاسکتا ہے۔ مونو اداکاری میں کچھ بچے اپنی کاپی میں لکھنا، کپڑے دھونا، کنویں سے پانی لانا، پھول جمع کرنا وغیرہ سر گرمیوں کو سرانجام دے سکتے ہیں اور دوسرے طلباء سے کہا جائے کہ وہ اس عمل کا نام بتائیں۔

(ب) کسی ڈرامے میں اداکاری کرنا: یہ سر گرمی کلاس تیسری سے پانچوی جماعت کے بچوں کے لیے زیادہ موزوں ہو سکتی ہے۔ ان بچوں کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو معلم کی رہنمائی میں ایک ڈرامہ پیش کرنا چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر بچے کو کوئی نہ کوئی کردار ادا کرنا ہے۔ اس سر گرمی کو انجام دینے سے پہلے معلم کو چاہیے کہ بچوں بقدر ضرورت مشق لازمی کرائے جس سے وہ پر اعتماد محسوس کریں گے۔ آپ اس طرح کی ڈرامائی سر گرمی کو سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

10۔ شاعروں کا دربار: اس سر گرمی میں طلباء مختلف شاعروں کے کردار ادا کرتے ہیں جو وہ لباس پہنتے ہیں جو وہ پہنتے تھے اور اپنی نظمیں سناتے ہیں۔ اس سر گرمی کی تشخیص انفرادی کارکردگی یا اس گروپ کی کارکردگی جس سے فرد کا تعلق ہے یا دونوں سطح پر کی جاسکتی ہے۔ ڈراموں کی طرح، اس سر گرمی کے ذریعے بھی طلباء کے سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے مواقع ملتے ہیں۔

11۔ بچوں کی اسمبلی (بال سبھا): بچوں کی اسمبلی ایک ایسی مجلس ہے جو مختلف طلباء کی صلاحیت اور سطح کے مطابق مختلف سر گرمیوں کو انجام دینے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ تہواروں، اہم مقامی تقریبات اور قومی دن کی تقریبات کے ساتھ ساتھ ہمارے عظیم رہنماؤں کی سالگرہ منانے کا اہتمام جیسی سر گرمیاں بچوں کی اسمبلی میں پیش کیے جاسکتے ہیں۔ ایک اور بہت مفید سر گرمی جو بچوں کی اسمبلی کے ذریعے کی جاسکتی ہے وہ آج کی تازہ خبریں پڑھنا ہے۔ خبروں کو جمع کرنا، اس کا انتخاب اور پیش کرنا اور اس طرح زبان کی چاروں بنیادی مہارتوں - سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی ترقی میں مدد کرتا ہے۔

12۔ بزم ادب وانجمن: تعلیمی اداروں میں زبان و بیان کے فروغ کے لیے انجمن و بزم ادب کے نام سے چند طلباء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ اس کمیٹی کا مقصد ہفتہ واری یا ماہانہ ادبی محفلیں و مجالس قائم کرنا تاکہ اس کے ممبران اپنے ادبی تخلیقات (مضامین،

افسانے، نظمیں، غزلیں، کہانیاں وغیرہ) کو دیگر ممبران کے روبرو اظہار کر سکے نیز اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے کسی معینہ یا عدم معینہ موضوع پر اپنی رائے کا ظاہر کرتے ہوئے اپنی مافی الضمیر کی بخوبی ادائیگی کر سکے۔ عموماً ہفتہ میں ایک دن تقریری پروگرام منعقد کراتا ہے جس میں چند منتخب ممبران اپنی تقریری تخلیقات پیش کرتا ہے اور اس طرح بولنے کی صلاحیت طلباء میں فروغ پاتا ہے۔

13۔ مشاعرہ: اردو زبان کے تمام تر سرگرمیوں میں سب سے زیادہ عوام و خواص یہاں تک کہ غیر اردو حلقہ میں مقبول و معروف مشاعرہ ہے۔ مشاعرہ اندرون خانہ و بیرون خانہ دونوں طریقے سے لیکن اسٹیج پر منعقد کیا جاتا ہے جس میں مختلف علاقوں سے شعراء حضرات تشریف لاتے ہیں اپنے منظوم کلام پیش کرتے ہیں۔ مشاعرہ عام طور پر رات میں منعقد ہوتا ہے اور اس میں عوام و خواص سب شریک ہو کر منظوم کلام سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس سے لوگوں میں ادبی ذوق اور اردو زبان سے شوق پیدا ہوتا ہے نیز اشعار کی فہم پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے عوام کے ساتھ طلباء میں تخیلات کی وسعت اور زبان و ادب کی آموزش تیزی سے فروغ پاتا ہے۔

14۔ بلیٹن بورڈ: بلیٹن بورڈ ہمارے تعلیمی ماحول میں اردو زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ نمایاں طور پر اردو الفاظ، محاورات، اور ادبی اقتباسات کی ہفتہ وار نمائشیں ہیں جو طلباء کو اپنی زبان کی مہارت کو بڑھانے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ بورڈ نہ صرف ایک معلوماتی نمائش کے طور پر کام کرتا ہے بلکہ ثقافتی اظہار کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر بھی کام کرتا ہے جو قابل ذکر ادبی شخصیات، شاعری اور نثر کے ذریعے اردو کے بھرپور ورثے کا جشن مناتا ہے۔ تفاعلی عناصر جیسے زبان کے کھیل اور مشترکہ تحریر طلباء کی فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور بلیٹن بورڈ کو زبان کی نشوونما کے لیے ایک متحرک آلہ کے طور پر ثابت کرتے ہیں۔ مواد کو مسلسل تجدید کاری سے، بلیٹن بورڈ ایک مسلسل ترقی پذیر وسیلہ بن جاتا ہے جو طلباء کو اپنے اسکول میں اردو زبان کے جاری ارتقاء کے ساتھ مشغول ہونے اور اس میں حصہ داری کی ترغیب دیتا ہے۔

15۔ اسکول اور کلاس میگزین: اسکول اور کلاس میگزین تعلیمی تناظر میں اردو زبان کی ترقی اور ترویج میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ اشاعتیں طلبہ کی لسانی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے اور اردو میں تخلیقی اظہار کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک طاقتور ذریعہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ شاعری، مضامین، مختصر کہانیوں اور مضامین کے ذریعے طلباء کو اپنی زبان کی مہارتوں کو نکھارنے اور اپنے نقطہ نظر کا اشتراک کرنے کا موقع ملتا ہے اور اپنے اردو ورثے پر فخر کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ مزید برآں، یہ قومی، سماجی اور ثقافتی بیداری کے احساس کو فروغ دیتا ہے جو کہ طلباء کے متنوع لسانی پس منظر کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان رسالوں کو باقاعدگی سے شائع کر کے اسکول اپنے طلبہ کے درمیان اردو زبان اور ادب کی مسلسل ترقی اور تعریف میں فعال طور پر حصہ ڈالتا ہے جس سے ان کی لسانی صلاحیتوں اور ثقافتی تفہیم پر دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے۔

یہ بات آسانی سے کہی جا سکتی ہے کہ بچوں کی اسمبلی ایک ایسی جگہ ہے جس سے مذکورہ تمام ہم نصابی سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے بہت مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بحث کے ذریعے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کس طرح کچھ ہم نصابی سرگرمیاں طلباء میں اردو زبان کی مہارت کی نشوونما کے لیے مفید طریقے سے منظم کی جا سکتی ہیں۔ تاہم، اس اکائی میں ذکر کردہ سرگرمیوں کے علاوہ بھی دیگر سرگرمیاں اس زبان کی ترقی و فروغ کے لیے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اپنے تجربے کی بنیاد پر معلم خود اس طرح کی بہت سی سرگرمیاں تیار کر سکتے ہیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں کی نوعیت اور ان کے انعقاد کے طریقے کے بارے میں مذکورہ بالا بحث سے مدد لی جا سکتی

ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیوں پر سیر حاصل بحث کریں۔ ____ ____

10.6 خلاصہ

ہم نصابی سر گرمیوں کی تعریف کمرہ جماعت میں سیکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر سر گرمیوں کو مضبوط کرنے کے لیے کی جانے والی سر گرمیوں کے طور پر کی جاسکتی ہے یا بچے کی شخصیت کی نشو و نما کے لیے کمرہ جماعت کے اندر اور باہر دونوں۔ نیز ہم نصابی سر گرمیوں کی تعریف ان سر گرمیوں کے طور پر کی جاتی ہے جو نصابی سر گرمیوں کی تکمیل کے قابل بناتی ہیں۔ یہ طلباء کی شخصیت کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ کمرہ جماعت کی تعلیم کو مضبوط بنانے کے لیے تعلیمی اداروں کا ایک بہت اہم حصہ اور لازمی جزء ہیں۔ اس اکائی میں ہم نصابی سر گرمیوں کو مختلف زمروں میں تقسیم کرتے ہوئے پیش کئے گئے ہیں جیسے جسمانی نشو و نما کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں؛ حرکی مہارتوں کی ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں؛ تعلیم سے متعلق ہم نصابی سر گرمیاں؛ ثقافتی ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں؛ فکری ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں ؛معاشرتی ترقی کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں؛ تفریح سے متعلق ہم نصابی سر گرمیاں وغیرہ۔

اس اکائی میں آپ نے ہم نصابی سر گرمیوں کے بارے میں تعلیم حاصل کی اور اب تمام ماہرین تعلیم کی رائے ہ اسکول کی تعلیم کے لیے ہم نصابی سر گرمیاں ضروری ہیں جن سر گرمیوں کے بغیر بچے کی ہمہ گیر ترقی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ ہم نصابی سر گرمیوں کے ذریعے طلباء کے تمام پہلوؤں کو تیار کیا جاتا ہے اس طرح تعلیم کو ایک جامع تجربہ بناتا ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ ہم نصابی سر گرمیاں آج اسکول کے پروگرام کے لازمی حصے کے طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیاں بچوں کی ہمہ جہت ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اسکولی نصاب کے حیثیت کے باوجود بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیوں کی تنظیم کو ان عمومی رہنما اصولوں پر عمل کرنا چاہیے جن پر اس اکائی میں بحث کی گئی ہے۔ قابل غور یہ کہ ایک استاد اسکولوں میں سر گرمیوں کو منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے چاہے وہ نصابی ہو یا ہم نصابی۔ ایک استاد کو نہ صرف ایک استاد کے طور پر بلکہ منصوبہ ساز، اختراع کار، منتظم، مینیجر، مشیر، محرک، ریکارڈ رکھنے والا، فیصلہ ساز، خبر رساں اور رابطہ کار کے طور پر بھی کام کرنا ہوتا ہے۔ ایک استاد کو کسی بھی ہم نصابی سر گرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے طلباء کی عمر اور قابلیت کی سطح کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ مالی وسائل، جگہ اور وقت کا دورانیہ بھی ہم نصابی سر گرمیوں کو منظم کرنے میں اہم عوامل ہیں۔ ہم نصابی سر گرمیوں کو منظم کرنے میں بہت سی مشکلات ہیں جیسے تعلیمی کام پر بنیادی ڈھانچے کی کمی؛ غلط وقت کا تعین؛ مالی رکاوٹوں؛ تربیت یافتہ اہلکاروں کی کمی؛ اساتذہ اور طلباء پر کام کا زیادہ بوجھ؛ تشخیص میں ناکافی نمائندگی؛ اور انفرادی اختلافات کو تسلیم نہ کرنا۔

اس اکائی میں ہم نصابی سر گرمیوں کے بحث سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیمی نظام میں ان سر گرمیوں کی شمولیت کس قدر اہمیت کا حامل

اور ضروری ہے۔ ہم نصابی سر گرمیوں کی مختلف اقسام جیسے ادبی علمی سر گرمیاں؛ جسمانی سر گرمیاں؛ ثقافتی سر گرمیاں؛ شہری تربیتی سر گرمیاں؛ سماجی بہبود کی سر گرمیاں؛ اور تفریحی سر گرمیاں وغیرہ کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ سر گرمیاں طلباء کی جامع ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں اور تعلیمی دائرے سے باہر کی مہارتوں کو فروغ دیتی ہیں۔ مزید برآں، اس اکائی میں ایسی ہم نصابی سر گرمیاں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو اردو زبان کی مہارتوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں جیسے غزل گوئی، نعت خوانی، کہانی سنانے، مکالمے، تصویر سازی، تفصیل، اعلان، مباحث، شاعری دربار اور بچوں کی اسمبلی وغیرہ۔ اس طرح کی سر گرمیوں کو مربوط کرنے سے نہ صرف زبان کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ثقافتی تفہیم اور تعریف کو بھی فروغ ملتا ہے۔ چونکہ اساتذہ ہم نصابی مشغولیت کے کثیر جہتی فوائد کو تسلیم کرتے ہیں، ان سر گرمیوں کو وسیع تر تعلیمی فریم ورک میں ترجیح اور انضمام کرنا لازمی ہو جاتا ہے جس سے لسانی مہارت والے اچھے افراد کی تخلیق ہوتی ہے۔

10.7 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں ہم نے سیکھا:

- ہم نصابی سر گرمیوں کی حقیقت وماہیت۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت اور اہمیت۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کے مقاصد۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کی مختلف اقسام۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کے اصول۔
- ہم نصابی سر گرمیوں کو منظم کرنے کے اصول۔
- اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیاں۔

10.8 فرہنگ

نصابی سر گرمیاں: تعلیمی سر گرمیاں جو عام طور پر کمرہ جماعت کی دیواروں کے اندر ہوتی ہیں اور اسکول کے نصاب کا حصہ ہوتی ہیں۔

ہم نصابی سر گرمیاں: سر گرمیاں اور پروگرام جو روایتی کمرہ جماعت سے باہر ہوتے ہیں لیکن کسی نہ کسی طریقے سے کمرہ جماعت کے نصاب سے تعلیمی آموزش کی تکمیل کرتے ہیں۔

غیر نصابی سر گرمیاں: باقاعدہ اسکول یا تعلیمی فرائض کے علاوہ سر گرمیاں، کوئی بھی سر گرمی جس کا شمار تعلیمی کریڈٹ میں نہیں ہوتا ہے۔

سماجی مہارتیں: وہ مہارتیں جو دوسروں کے ساتھ بات چیت اور مواصلات کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔

جذباتی مہارتیں: جذبات کو پہچاننے، اظہار کرنے اور ان کو منظم کرنے کی صلاحیت۔

سماجی اقدار: سماج ایک گروپ کو عزیز مشترکہ عقائد اور اصول۔
جمہوریت: جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں طاقت عوام کو سونپی جاتی ہے اور ان کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔
این سی سی(NCC): نیشنل کیڈٹ کور(NCC) ہندوستانی مسلح افواج کا یوتھ ونگ ہے۔
یوگا: یوگا بنیادی طور پر ایک انتہائی لطیف سائنس پر مبنی ایک روحانی نظم ہے، جو دماغ اور جسم کے درمیان ہم آہنگی لانے پر مرکوز ہے۔ یہ صحت مند زندگی گزارنے کا ایک فن اور سائنس ہے۔
ایروبکس: ایروبکس جسمانی ورزش کی ایک شکل ہے جس میں کھینچنے اور طاقت کی تربیت کے معمولات ہیں جس کا مقصد فٹنس کے تمام عناصر کو بہتر بنانا ہے۔
سیمینار: کسی خاص موضوع پر تربیت، بحث، یا مطالعہ کے لیے استاد یا ماہر کے ساتھ لوگوں کے ایک گروپ کی مجلس۔
پکنک: ایک کھانا جو آپ باہر کھانے کے لیے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں یا باہر بنا کر کھاتے ہیں۔
مناظرہ: استدلال سے دوسرے کی بات کو رد کرتے ہوئے اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کا عمل۔
مباحثہ: اپنی سوچ اور نظریہ دوسروں تک پہنچانے کے لیے اور ان کو قائل کرنے کے لیے تکرار کرنا یا سوال و جواب کرنا۔
بک کلب: ایک تنظیم جو منتخب شدہ کتابیں اراکین یا سبسکرائبرز کو عام طور پر کم قیمتوں پر فروخت کرتی ہے۔
اسکاؤٹنگ: اپنی مطلوبہ چیز یا معلومات کے حصول کے لیے مختلف جگہوں پر جانا۔

10.9 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جواب کے حامل سوالات

1۔ ہم نصابی سرگرمیوں سے متعلق درج ذیل میں کونسا بیان درست نہیں ہے؟

(الف) تعلیمی مطالعات کے ساتھ سرانجام دی جاتی ہیں (ب) ہمہ گیر اور ہم آہنگ نشوونما کے لیے لازم ہیں

(ج) ہم نصابی سرگرمیاں عام طور پر کمرہ جماعت سے باہر کی جاتی ہیں (د) موجودہ دور میں ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت کم ہو رہی ہے

2۔ کیا تنقیدی سوچ ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں نشوونما پاتی ہے؟

(الف) ہاں (ب) نہیں (ج) نہیں کہا جا سکتا ہے (د) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ سماجی اقدار کا مطلب۔۔۔۔ نہیں ہے؟

(الف) افراد کے درمیان اختلافات کا احترام کرنا (ب) دوسروں کی اقدار کا احترام کرنا

(ج) دوسرے کی ثقافت کو اپنا لینا (د) دوسروں کی عزت کرنا

4۔ درج ذیل سے کون ہم نصابی سرگرمیوں کا مقصد نہیں ہے؟

(الف) سماجی تعاون سکھانا (ب) سماجی تانا بانا اور ہم آہنگی قائم رکھنا

(ج)جمہوریت میں فعال زندگی کے لیے تیاری کرنا (د)نفسیاتی،اخلاقی،شہری، سماجی،تادیبی،ثقافتی اور تفریحی اقدار کو فروغ دینا

5۔ہم نصابی سرگرمیوں کو اسکول اور کالج کا ایک تعمیری پروگرام ہونا چاہیے کی بابت درج ذیل سے کونسی بات صحیح ہے؟

(الف)اصول ہے (ب)مقصد ہے (ج)قسم ہے (د)خصوصیت ہے

6۔درج ذیل میں سے کون جسمانی نشوونما کی سرگرمی نہیں ہے؟

(الف)این سی سی (ب)یوگا (ج)ایروبکس (د)شاعری

7۔درج ذیل میں سے کون فکری ترقی کی سرگرمی نہیں ہے؟

(الف)سیمینار (ب)مضمون لکھنا (ج)ڈرامہ (د)بحث ومباحثہ کرنا

8۔درج ذیل میں سے کون تفریح سے متعلق ہم نصابی سرگرمی ہے؟

(الف)سماجی کام (ب)فلم دیکھنا (ج)نظم خوانی (د)موسیقی

9۔بچوں کی اسمبلی(بال سبھا)کا تعلق درج ذیل میں سے کس سے ہے؟

(الف)حرکی مہارتوں کی ترقی کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں (ب)تعلیم سے متعلق ہم نصابی سرگرمیاں

(ج)معاشرتی ترقی کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں (د)اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیاں

10۔درج ذیل میں کون اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمی نہیں ہے؟

(الف)مکالمہ (ب)مناظرہ (ج)مجادلہ (د)مباحثہ

مختصر جواب کے حامل سوالات

1۔ہم نصابی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے مفہوم واضح کیجیے۔

2۔ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کی وضاحت قلمبند کیجیے۔

3۔ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے نشوونما پانے والے کم از کم چار ہنر بیان کیجیے۔

4۔ہم نصابی سرگرمیوں کے مقاصد کو مختصراً بیان کیجیے۔

5۔ہم نصابی سرگرمیوں کو منظم کرنے سے متعلق دو یا تین اصولوں پر روشنی ڈالیے۔

6۔جسمانی سرگرمیاں اور ثقافتی سرگرمیاں کو قلمبن کرتے ہوئے دونوں کے مابین فرق واضح کریں۔

7۔تفریحی سرگرمیوں کی تشریح مع مثال کریں۔

8۔اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیوں میں کسی تین کو مختصراً بیان کریں۔

9۔اردو زبان کے فروغ میں نظم خوانی وغزل گوئی کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

10۔اردو زبان کے فروغ میں الفاظ بنانے کے عمل کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات

1۔ہم نصابی سر گرمیوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے مفہوم کو واضح کریں۔

2۔ہم نصابی سر گرمیوں کی ضرورت اور اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

3۔ہم نصابی سر گرمیوں کے مقاصد پر سیر حاصل بحث کیجیے۔

4۔ہم نصابی سر گرمیوں کے اقسام (الف) سے کم از کم پانچ اقسام کی وضاحت کیجیے۔

5۔ہم نصابی سر گرمیوں کے اقسام (ب) سے کم از کم پانچ اقسام مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

6۔ہم نصابی سر گرمیوں کے اصول پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

7۔ہم نصابی سر گرمیوں کو منظم کرنے کے کم از کم چھ اصولوں پر روشنی ڈالیے۔

8۔اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیوں میں سے کم از کم سات کو قلمبند کیجیے۔

9۔اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیوں میں سے اداکاری کے کردار کی تشریح کیجیے۔

معروضی سوالات کے کلیدی جوابات

1۔(د) موجودہ دور میں ہم نصابی سر گرمیوں کی اہمیت کم ہو رہی ہے	2۔(الف) ہاں
3۔(ج) دوسرے کی ثقافت کو اپنا لینا	4۔(ب) سماجی تانا بانا اور ہم آہنگی قائم رکھنا
5۔(الف) اصول ہے	6۔(د) شاعری
7۔(ج) ڈرامہ	8۔(ب) فلم دیکھنا
9۔(د) اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سر گرمیاں	10۔(ج) مجادلہ

10.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1. ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی و ڈاکٹر آفاق ندیم خان۔اردو زبان کی تدریس و فہم۔ایجوکیشن بک ہاوس، علی گڑھ یوپی-2018
2. سید اصغر حسین و سید جلیل الدین۔طریقہ تدریس اردو۔دکن تریدرس ایجوکیشنل پبلیشرز، حیدر آباد-2016
3. ڈاکٹر ریاض احمد۔اردو تدریس جدید طریقے اور تقاضے۔مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی۔2013
4. نجم السحر صابرہ سعید۔تدریس اردو۔پریمئر پبلشنگ ہاوس، حیدر آباد-2006
5. محی الدین قادری زور۔تدریس اردو۔یونیک بک میڈیا، شری نگر-2006
6. ریاض احمد۔اردو تدریس (جدید طریقے اور تقاضے)۔مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی-2013

7. محی الدین بچھ۔ جدید تدریس اردو۔ گلشن پبلیکشنز، شری نگر۔1998
8. عمیر منظر-اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔ شپرا پبلی کیشن، دہلی۔2009
9. Sharma. R.A., Chaturvedi, K.V.Singh, Curriculum Instructions & evaluation (2015). Lall book Depot, Meerut, (U.P.).
10. John, Dewey (1996). The Child and the Curriculum: the School and Society, Phoenix, USA.
11. Murunalini, T. (2007), Curriculum Development, Neelkamal Publications
12. Pvt. Ltd., Hyderabad.
13. Rao, Vinay (2007) Curriculum Development, Authorspress, Global Network Publications, New Delhi.
14. Bhalla, Navneet (1999) Curriculum Development, Pearl Publishing House, Daryaganj, New Delhi.
15. Mrunalini, T. (2007) Curriculum Development, Neel Kamal Publications Pvt. Ltd., Sultan Bazar, Hyderabad
16. Moosa, M.M. and Shazia, R. (2007) Curriculum Development and Instructions, Jardan Bork House-Lahore.

اکائی 11۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور اہم کتب خانے وادارے؛ غالب اکیڈمی (دہلی) اور سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد)*

11.0 تمہید

11.1 مقاصد

11.2 قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

11.2.1 قیام و پس منظر

11.2.2 وژن و مشن

11.2.3 مقاصد

11.2.4 تنظیمی ڈھانچہ

11.2.4.1 کونسل

11.2.4.2 منتظمہ/عاملہ بورڈ

11.2.4.3 مالیاتی (فنانس) کمیٹی

11.2.4.4 اعمال و سرگرمیاں

11.3 اہم کتب خانے وادارے

11.3.1 غالب اکیڈمی (دہلی)

11.3.1.1 قیام و پس منظر

11.3.1.2 اغراض و مقاصد

11.3.1.3 افعال/سرگرمیاں

11.3.2 سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد)

11.3.2.1 ویژن و مشن

11.3.2.2 میوزیم

* Dr. Aftab Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

11.3.2.3 اشاعتیں

11.3.2.4 سالار جنگ میوزیم کے ذریعہ کاروبار کی تفصیلات

11.4 خلاصہ

11.5 اکتسابی نتائج

11.6 فرہنگ

11.7 نمونہ امتحانی سوالات

11.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

11.0 تمہید

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے جہاں آئینی طور پر منظور شدہ بیس سے زیادہ قومی زبانوں میں سرکاری نشرواشاعت، سماجی تعامل اور تعلیم نیز امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ مذکورہ تمام زبانوں کے ساتھ دیگر متعدد ایسی زبانیں ہیں جن کی ترقی و ترویج کے لیے مختلف ادارے سرگرم عمل ہیں۔ اردو زبان کے فروغ و ترقی کے لیے سرگرم عمل اداروں میں قومی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے علاوہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی قابل ذکر ہے۔ یہ ادارہ سابقہ تقریباً چار دہائیوں سے اردو زبان کے فروغ کے لیے مختلف جہتوں میں سرگرم عمل ہے ۔مثال کے طور پر ملک میں اردو زبان کے فروغ کے لیے حکومت ہند اور ملک کے ریاستی حکومتوں کو مفید اور ضروری مشورے دینا، اردو زبان کے فروغ کے لیے ملک میں ہموار فضا قائم کرنا، اردو زبان میں سائنس، ٹکنالوجی، سماجی علوم، قانون، طب، زراعت، تجارت اور دیگر موجودہ دور کے علوم کی کتابیں تیار کرنا و شائع کرنا، دیگر غیر سرکاری اداروں کی مدد کرنا، اردو زبان کے فروغ میں سرگرداں افراد اور ماہرین کی حوصلہ افزائی اور مالی تعاون، دیگر زبان کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرانا اور اصطلاحات سازی کرنا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے علاوہ ملک میں متعدد کتب خانے و ادارے ہیں جو قومی سطح پر اردو زبان کے فروغ کے کوشاں ہیں۔ ان اداروں میں غالب اکیڈمی (دہلی) اور سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کی خدمات اور کارنامے قابل ستائش ہیں اور ان کی بابت معلومات ہر اردو جاننے والے کے لیے لازم ہے۔ بیسویں صدی کی ساتویں دہائی میں ہندوستان کے ایک عظیم شاعر کی شاعری و ادب کو دوام بخشنے اور اردو ادب میں انکی خدمات کو یادرکھنے کی غرض سے حکیم عبدالحمید نے غالب اکیڈمی کے نام ایک سوسائٹی قائم کی اور پھر غالب کے مزار کے پاس زمین خرید کر عمارت بنوائی۔ اس اکیڈمی کی افتتاح اس وقت کے صدر مملکت مرحوم جناب ذاکر حسین صاحب کے ہاتھوں 22 فروری 1969 میں کی گئی۔ اکیڈمی میں ایک میوزیم، ایک تحقیقی لائبریری، ایک آرٹ گیلری اور اڈیٹوریم ہے اور اس اکیڈمی میں غالب اور اس دور کے ادب اور جھلکیاں نیز مشہور فنکاروں کی مصوری موجود ہیں۔ ملک میں بھائی چارہ کے فروغ کے لیے اکیڈمی اردو زبان کی ترقی کی غرض سے اپنی بھرپور کوشش کررہی ہے۔

سالار جنگ ثالث نے اپنی وزارت عظمیٰ کے عہدے سے سبکدوش ہو کر اپنی پوری زندگی فن و ادب کے خزانے اور دنیا بھر کے قدیم

ومعروف اشیاء کو جمع کرنے میں وقف کر دیا۔ لیکن آزادی کے بعد 1951 میں ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ان کی جمع کردہ اشیاء کے ساتھ انکے محل 'دیوان دیوڑی' کو میوزیم کے طور پر عوام کے لیے کھولنے کا اعلان کر دیا۔ بعد میں حکومت ہند نے ان کے خاندان کے افراد کی رضامندی سے میوزیم کو باضابطہ طور پر ایک سمجھوتہ کے تحت اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس میوزیم کو سائنسی تحقیق اور ثقافتی امور کی وزارت، حکومت ہند کے زیر انتظام کیا گیا۔ آخر کار، 1961 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ ایک کے ذریعے سالار جنگ میوزیم اور اس کی لائبریری کو "قومی اہمیت کا ادارہ" قرار دیا گیا۔ پھر چند سالوں بعد میوزیم کو اس کی موجودہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا جس کا افتتاح 1968 میں ہندوستان کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین نے کیا۔ انتظامیہ کو ایک خود مختار بورڈ میں منتقل کر دیا گیا جس کے چیئر مین آندھرا پردیش کے گورنر تھے لیکن ریاست کی تقسیم کے بعد تلنگانہ کے گورنر اس کے چیئر مین ہیں۔

11.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے قیام و پس منظر، وژن و مشن اور مقاصد سے واقف ہو سکے۔
- قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے تنظیمی ڈھانچہ کو سمجھ سکے۔
- ہندوستان میں اردو زبان کے فروغ میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے کردار کو جان سکے۔
- قومی سطح پر اردو زبان کے فروغ میں معاون کتب خانے و ادارے کو سمجھ سکے۔
- غالب اکیڈمی (دہلی) کے قیام، خدمات اور کارنامے آشنا ہو سکے۔
- غالب اکیڈمی (دہلی) کے اغراض و مقاصد اور افعال / سر گرمیوں سے سمجھ سکے۔
- سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) کے قیام، ویژن و مشن سے واقف ہو سکے۔
- سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) کی اشاعتیں اور میوزیم کے اعمال و سر گرمیوں کی تفصیلات جان سکے۔

11.2 قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے جہاں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں اور آئین ہند سے منظور شدہ 22 قومی زبانیں ہیں جو ملک کی کسی نہ کسی ریاست میں سرکاری زبان کا درجہ رکھتی ہیں۔ مذکورہ تمام 22 آئینی زبانوں کی ترویج و اشاعت کی ذمہ داری حکومت ہند کے ذمہ آتی ہے اور اس کے لیے حکومت ہند نے متعدد قومی ادارے قائم کیے جن میں اردو زبان کے فروغ و ترقی کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا قیام عمل میں آیا۔ کونسل کو ملک بھر میں اردو تنظیموں کے مابین ربط قائم رکھنے کا کردار دیا گیا ہے تاکہ ملک کے تمام اردو بولنے والے علاقوں میں حکومت کی پالیسیوں کی تعمیل ممکن بنایا جا سکے۔ سابقہ کچھ سالوں سے یہ کونسل ہندوستان میں اردو زبان اور اردو ذریعہ تعلیم کے فروغ کے لیے ایک مؤثر رابطہ کاری کے نظام کے طور پر ابھرا ہے۔ اردو زبان و ادب کی ترقی و فروغ کے ساتھ ساتھ اس کونسل کو عربی اور

فارسی زبانوں (جنہوں نے ہندوستان کی جامع ثقافت کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا) کے فروغ کی اضافی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے۔

11.2.1 قیام وپس منظر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا قیام یکم اپریل 1996 میں ملک میں اردو زبان کے فروغ، ترقی اور ترویج واشاعت کی غرض سے ہوا جس کا مرکزی دفتر دہلی میں واقع ہے۔ اردو زبان کے فروغ کے لیے کوشاں یہ ملک کا ایک واحد ایسا خود مختار ادارہ ہے جو بلاواسطہ ملک کی مرکزی حکومت کے وزارت تعلیم کے ثانوی و اعلی تعلیم کے شعبے تحت کام کرتی ہے اور جس کا چیرمین وزیر تعلیم ہوتا ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں تعلیم کے ساتھ ساتھ زبانوں کے فروغ و ترقی کے لیے بھی گراں قدر کوششیں کی گئیں جن کی مثال راشٹریہ ہندی بھاشا سنستھان جو ہندی زبان کی ترویج واشاعت و ترقی کے لیے کام کرتی ہے اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ہے جو بالخصوص اردو زبان کے فروغ و ترقی سر گرم عمل ہے۔

تاریخ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ آزادی کے بعد اردو ترقی کے لیے 1969 میں اردو بورڈ کا قیام عمل میں آیا جس کا نائب چیرمین پروفیسر محمد مجیب بنائے گئے پھر اسی دور کے وزیر اعظم محترمہ اندرا گاندھی نے ملک میں اردو زبان اور اس کے فروغ میں کونسل برائے فروغ اردو زبان کے لیے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے آئی گجرال صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی کی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کی مختلف سفارشات میں سے ایک سفارش اردو زبان کے فروغ کے لیے قومی سطح ایک ادارہ کے قیام کے لیے تھی۔ اس کے نتیجے میں 16 جون 1973 میں "ترقی اردو بیورو" کا قیام عمل میں آیا جس کو موجودہ کونسل کی ابتدائی شکل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ 1975 میں اس بیورو کو حکومت کے ماتحت لایا گیا اور پھر جب اندر کمار گجرال وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے تو انہوں نے اسے ایک نوڈل ایجنسی کا درجہ دیا گیا اور اس کا نام قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان رکھا گیا۔ یہ ادارہ وزرات تعلیم، حکومت ہند کے زیر نگرانی 1996 ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے اردو کے فروغ و ترقی کے لیے ہندوستان میں سر گرم عمل ہے۔

11.2.2 وژن و مشن

- اردو، عربی اور فارسی زبانوں کا فروغ، ترقی اور ترویج اشاعت کرنا۔
- اردو، عربی اور فارسی زبانوں میں سائنسی اور تکنیکی ترقی کے ساتھ ساتھ جدید علوم کے تناظر میں تیار کردہ نظریات کے علم کو دستیاب کرنے کے لیے اقدامات کرنا۔
- حکومت ہند کو اردو، عربی اور فارسی زبانوں سے متعلق مسائل اور تعلیم پر اثر انداز ہونے کی بابت ضروری مشورے دینا۔
- اردو، عربی اور فارسی زبانوں کی ترویج کے لیے دیگر منصوبے شروع کرنا جو کونسل کے لیے موزوں و مناسب سمجھا جائے۔

11.2.3 مقاصد

- اردو زبان کی ترقی و فروغ کے لیے مرکزی و ریاستی حکومتوں کو مفید اور ضروری مشورے دینا۔

- اردو زبان کی ترویج واشاعت کے لیے ریاستی حکومتوں اور اداروں کے مابین رابطہ کرنا۔
- ملک کے مختلف ریاستی اکیڈمیوں کی کارکردگیوں کے مابین ربط و موافقت قائم کرنا نیز مالی تعاون فراہم کرنا۔
- اردو کی ترقی کی غرض سے رسائل و جرائد کی اشاعت کرنا اور اس کے لیے دیگر اداروں کی امداد کرنا۔
- کتابیں شائع کرنا اور اس کے لیے مالی تعاون دینا نیز مطبوعہ کتابوں کی فروخت و نمائش کے لیے ملک کے مختلف علاقوں اور بیرون ملک کتابی میلہ کا انتظامات کرنا۔
- اردو کے فروغ و ترقی کے لیے کام کر رہے غیر سرکاری اداروں کو مالی تعاون فراہم کرنا۔
- اردو کے فروغ کے لیے افراد، اداروں یا تنظیموں سے خریداری کرنا اور ان سے چندہ، عطیہ، تحفے، آلہ جات اور وصیت میں دی گئی چیزوں کو وصول کرنا۔
- اردو زبان میں سائنس، ٹکنالوجی، سماجی علوم، قانون، طب، زراعت، تجارت اور دیگر موجودہ دور کے جدید علوم کی کتابیں تیار کرنا و شائع کرنا۔
- ادب اطفال، درسی کتابیں، حوالہ جاتی کتابیں، انسائیکلوپیڈیا اور لغات وغیرہ شائع کرنا۔
- جدید علوم سے متعلق اصطلاحات کو جمع کرنا اور اصطلاحات سازی کرنا تاکہ اردو زبان میں ذخیرہ الفاظ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکے۔
- جدید دور کے تکنیکی و ترقی یافتہ سماج کے تقاضوں پورا کرنے کے لیے اردو زبان میں کمپیوٹر کی تعلیم و تربیت فراہم کرنا تاکہ تکنیکی میدان میں اردو ترقی و فروغ کو ممکن بنایا جا سکے۔
- انگریزی، ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانوں کے ذریعے اردو زبان کی تعلیم و تربیت کے لیے منصوبہ بندی کرنا اور پروجیکٹ تیار کرنا نیز اسے عملی جامہ پہنانا۔
- اردو زبان کے معاون زبانوں جیسے فارسی اور عربی وغیرہ کے فروغ و ترقی کے کتابوں کی اشاعت اور موزوں سرگرمیوں کے لیے مالی تعاون فراہم کرنا۔

11.2.4 تنظیمی ڈھانچہ

دیگر اداروں کی طرح اس کونسل کی بھی ایک تنظیمی ڈھانچہ تشکیل دی گئی ہے جس کے تحت یہ کونسل اپنی سرگرمیاں سرانجام دیتا ہے۔ تین سالوں کی مدت کے لیے حکومت ہند کی وزارت تعلیم اس ادارہ کے لیے کونسل، بورڈ اور کمیٹی تشکیل دیتی ہے۔ حکومت ہند نے 5 دسمبر 2018 کو تین سال کی مدت کے لیے یا آرڈر F.No.1-18/2017-L.III مورخہ 05.12.2018 کے ذریعے اگلے احکامات تک کونسل کی تشکیل نو کی جس کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ 4 دسمبر 2021 اور میمورنڈم آف ایسوسی ایشن (ایم او اے) پیرا 3.1 کے مطابق نیا آئین دوبارہ زیر غور ہے۔ وزارت کی تشکیل حسب ذیل ہے:

11.2.4.1 کونسل

1۔ایک چیئر مین اور ایک نائب چیئر مین جو حکومت ہند کے ذریعے نامزد کیا جائے گا۔

2۔ تین ممبران پارلیمنٹ (دو لوک سبھا سے اور ایک راجیہ سبھا سے)۔

3۔ ملک کے اہم اردو رضاکارانہ تنظیموں سے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار افراد ترجیحی طور پر مختلف زونوں کے نمائندے کے طور پر حکومت ہند کی طرف سے نامزد کیا جائے گا۔

4۔اردو زبان وادب کے شعبے میں چھ اردو کے محققین وماہرین کو حکومت ہند کی طرف سے نامزد کیا جائے گا۔

5۔اردو زبان کی ترویج وترقی میں دلچسپی رکھنے والے چھ ممتاز عوامی افراد کو حکومت ہند کی طرف سے نامزد کیا جائے گا۔

6۔کمشنر برائے لسانی اقلیت یا اس کا نمائندہ۔

7۔ حکومت ہند کے دو نمائندے، وزارت تعلیم، محکمہ اعلیٰ تعلیم جن میں سے ایک اس کے داخلی مالیاتی ڈویژن سے ہوگا۔

8۔چار ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں سے ہر ایک کا ایک نمائندہ جس میں کافی اردو بولنے والی آبادی ہو۔

9۔چیئر مین، کمیشن برائے سائنسی اور تکنیکی اصطلاحات، نئی دہلی۔

10۔ڈائریکٹر، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز، میسور۔

11۔ڈائریکٹر، سنٹرل ہندی ڈائریکٹوریٹ، نئی دہلی۔

12۔ڈائریکٹر، کیندریہ ہندی سنستھان، آگرہ۔

13۔ڈائریکٹر، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ۔

14۔یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا نامزد۔

15۔انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز کا نامزد۔

16۔وزارت قانون کا نمائندہ۔

17۔چیئر مین، نیشنل بک ٹرسٹ۔

18۔چیئر مین، ساہتیہ اکیڈمی۔

19۔ڈائرکٹر جنرل، دوردرشن۔

11.2.4.2 منتظمہ/عاملہ بورڈ

1)چیئر مین- کونسل کا چیئر مین۔

2)کونسل کا نائب چیئر مین منتظمہ/عاملہ بورڈ کا سابق نائب چیئر مین ہوگا۔

3)وزارت تعلیم، حکومت ہند کے دو نمائندے (جو کونسل کے لیے ہیں)۔

4)3.1(v) (iv) (iii)میں سے ہر ایک رکن حکومت کی طرف سے نامزد کیا جائے گا۔

5)3.1(viii) میں سے ریاستوں کے دو نمائندے جنہیں حکومت ہند کے ذریعے نامزد کیا جائے گا۔

6) ڈائریکٹر۔

11.2.4.3 مالیاتی (فنانس) کمیٹی

کونسل کا منتظمہ /عاملہ بورڈ پانچ افراد پر مشتمل ایک مالیاتی کمیٹی مقرر کرے گا۔ جن میں سے تین ارکان کونسل کے ارکان اور مالیاتی مشیر اور ارکان میں سے ہوں گے۔ مالیاتی کمیٹی کے چیئر مین کا تقرر منتظمہ /عاملہ بورڈ کرے گا۔

11.2.4.4 اعمال و سرگرمیاں

اردو، عربی و فارسی زبانوں کی ترقی و ترویج و اشاعت کے لیے اپنے تمام اعمال و سرگرمیاں کونسل اپنے ڈائریکٹر کے زیر نگرانی سرانجام دیتا ہے۔ ڈائریکٹر کونسل کی سرگرمیوں کا اصل ذمہ دار اور سربراہ ہوتا ہے جو تمام سرگرمیاں اپنے معاونین جیسے کہ پرنسپل پبلی کیشن آفیسر (پی پی او)، معاون ڈائریکٹر (تعلیمات)، معاون ڈائریکٹر (انتظامی امور) اور اکیڈمک اینڈ گرانٹ ان ایڈ اور ریسرچ آفیسر کی مدد سے انجام دیتے ہیں۔ کونسل کی سرگرمیاں متعدد محکمہ / سیکشن میں تقسیم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تعلیمی سیکشن: اردو زبان میں علمی اور معیاری کتابیں فراہم کرنا، اردو زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ذو لسانی اور سہ لسانی اردو لغات، فرہنگ اور انسائیکلوپیڈیا تیار کرنا، اردو زبان و ادب اور لسانیات پر کتابیں، اصلی اور تخلیقی تحریروں کی اشاعت، اہم کتابوں کے ترجمے کرنا، نادر اور کلاسیکی کتابوں کی دوبارہ اشاعت اور طلبا، اساتذہ اور عام قارئین کے لیے ان کی علمی ضرورت کے مطابق نصابی کتابیں مرتب کرنا کونسل کی اشاعتی اسکیم کے بنیادی مقاصد میں شامل ہیں۔ تعلیمی سیکشن میں درج بالا مقاصد کے حصول کے لیے درج ذیل پینل تشکیل دیئے گئے ہیں۔۔ یونانی میڈیسن پینل، سوشل سائنس پینل نیچرل سائنس پینل، لسانیات پینل، لٹریچر پینل، تخلیقی تحریر پینل، مذہب اور ثقافت پینل۔، عربی پینل، اردو ادب کی تاریخ کا پینل، فارسی پینل۔، لیگل اسٹڈیز پینل اور دوبارہ اشاعت کا پینل۔

2۔ انتظامیہ اور اکاؤنٹس سیکشن: یہ محکمہ اپنے ذیلی سیکشن کے ذریعے کونسل کے تمام انتظامی امور جیسے سالانہ حساب اور آمد و خرچ کی تفصیل، میڈیکل، ٹی اے وغیرہ کی ادائیگی، وزارتی مراسلات، پارلیامنٹ میں اٹھنے والے سوال، آر ٹی آئی وغیرہ اور انتظامی معاملات سے متعلق جوابات، مستقل ملازمین کی تنخواہ، اسٹور، اسٹیشنری، آفس کے فرنیچر وغیرہ کی فراہمی، مختلف آلات، اے سی، ٹیلی فون، کمپیوٹر وغیرہ کے لیے AMC کی نگرانی، مختلف میٹنگوں، سیمیناروں اور کانفرنسوں کے دوران گاڑیوں اور کھانے ناشتے کا انتظام وغیرہ کو انجام دیتا ہے۔

3۔ بک پروموشن سیکشن: بک پروموشن کے شعبہ کے ذمہ کتابوں کی فروخت اور کتاب میلوں میں شرکت کرکے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی کتابوں کو فروغ دینے کی ذمہ داری ہے۔ پروڈکشن کے شعبہ کے ذریعے شائع شدہ کتابیں بنڈلوں میں براہ راست پریس سے موصول ہوتی ہیں۔ ان کتابوں کی آرڈر کے مطابق گنتی کرکے انھیں الماریوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ کتابیں ضرورت کے مطابق سیلس کاؤنٹر پر بھیجی جاتی ہیں۔

4۔ سیکشن برائے فاصلاتی تعلیم: کونسل اس سیکشن کے ماتحت چند کورسز فاصلاتی تعلیمی پروگرام کے طور پر مہیا کراتی ہے جیسے:

1۔ اردو زبان میں ایک سالہ ڈپلوما کورس

2۔ دوسالہ ڈپلوما کورس ان فنکشنل عربک

3۔ فارسی زبان میں سرٹیفکیٹ کورس

4۔ عربی زبان میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس

5۔ ادارتی سیکشن: قومی کونسل سے شائع ہونے والی چار اہم میگزین یعنی ماہنامہ اردو دنیا، بچوں کی دنیا، ماہنامہ خواتین دنیا اور سہ ماہی فکر و تحقیق سے متعلق مختلف ذمہ داریاں شعبہ ادارت کے پاس ہے۔ اس کے علاوہ قومی اردو کونسل کے ذریعے مختلف اوقات میں منعقدہ مختلف پروگراموں کے کوریج کے لیے میڈیا کے اہلکاروں سے رابطہ کا کام اور پریس ریلیز، ویڈیو اور فوٹو گرافی کے کام بھی شعبۂ ادارت کے ذریعے انجام دیئے جاتے ہیں۔

6۔ گرانٹ ان ایڈ سیکشن: اس سیکشن کے تحت اردو زبان کے فروغ اور ترویج واشاعت کے لیے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے اور عمل درج ذیل اسکیموں جیسے سمینار، کانفرنس، ورک شاپ، مشاعرہ کے لیے مالی تعاون کی اسکیم، مخطوطات، مسودے کے لیے مالی تعاون کی اسکیم، پراجیکٹ کے لیے مالی تعاون کی اسکیم، کتابوں، جرائد، رسائل کی بڑی تعداد میں خریداری کی اسکیم کے ذریعے کام کرتا ہے۔

7۔ پروڈکشن سیکشن: کونسل کا شعبہ پروڈکشن سیکشن اردو، فارسی اور عربی ادب اور کلاسیکی ادب کو فروغ دینے کے لیے نصابی کتابیں، دیگر موضوعات پر کتابیں اور رسائل کی اشاعت کے لیے ذمہ دار ہے۔ کونسل اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے کہ ''سائنسی اور تکنیکی ترقی کا علم نیز جدید منظر نامہ پر ابھرتے ہوئے افکار کو اردو زبان میں دستیاب کرنے کا اقدام کرنے کے لیے'' سماج کے سبھی پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی کتابوں کی اشاعت میں مصروف ہے۔ متعلقہ شعبہ سے فارورڈنگ فارم کے ساتھ اشاعت کی درخواست موصول ہوتی ہے۔ پرنٹنگ، ڈیزائننگ، اسکیننگ، پلیٹ میکنگ، نگیٹیو میکنک وغیرہ کی قیمت کا حساب کرنے کے بعد کتاب کی قیمت متعین کی جاتی ہے۔ بچوں کے ادب کے لیے قیمت خرچ ہونے والی رقم کے برابر ہی رکھی جاتی ہے جب کہ دیگر مطبوعات کے لیے قیمت خرچ ہونے والی رقم کے دگنا مقرر کی جاتی ہے۔

8۔ سیکشن برائے تکنیکی تعلیم: ٹکنالوجی اور کمپیوٹر کے اس عہد میں اردو بولنے والی آبادی کو ملازمت کے حصول کا اہل بنانے والی تکنیکی ورک فورس (کاردستہ) میں تبدیل کرنا قومی اردو کونسل کے اہم اقدامات میں سے ایک ہے۔ یہ نہ صرف اردو بولنے والے افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے بلکہ ملک میں کمپیوٹر کا علم رکھنے والے افراد کی شرح میں اضافہ کا سبب بھی ہے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے پورے ملک میں ''ڈپلوما ان کمپیوٹر اپلیکیشنس، بزنس اکاؤنٹنگ اینڈ ملٹی لنگوئل ڈی ٹی پی'' کے نام سے ایک سالہ ڈپلوما کورس بھی شروع کیا ہے۔ انفارمیشن ٹکنالوجی کو زبان تک منتقل کرنے کے لیے اور اردو بولنے والے لڑکے اور لڑکیوں کو ہندوستان کے تکنیکی کاردستہ (ورک فورس) کا حصہ بنا کر قابل ملازمت بنانے کے لیے قومی اردو کونسل نے پورے ملک میں ''کمپیوٹر اپلی کیشنس، بزنس اکاؤنٹنگ اینڈ ملٹی لنگوئل ڈی ٹی پی سینٹرس (CABA-MDTP) قائم کیا ہے۔ فی الحال ملک کی 25 ریاستوں کے 242 اضلاع میں CABA-MDTP کے 530 مراکز کام کر رہے ہیں جس میں بشمول 83962 لڑکیوں کے طلبا نے داخلہ لیا ہے۔ ابھی تک 198929 طلبا کو ''کمپیوٹر اپلی کیشنس، بزنس اکاؤنٹنگ اینڈ ملٹی لنگوئل ڈی ٹی پی'' میں ڈپلوما کا سرٹیفکیٹ تفویض کیا جا چکا ہے۔

9۔ سیکشن برائے پیشہ ورانہ تعلیم: پیپر میشی سرٹیفیکیٹ کورس چھ مہینے کا ایک سرٹیفیکیٹ کورس ہے، جو جموں اور کشمیر میں کشمیر یونیورسٹی کے اشتراک سے پائلٹ پروجکٹ کی شکل میں تین الگ الگ مقامات پر چلایا جارہا ہے۔ اب، این سی پی یو ایل نے سال 2000 سے نصاب چلانے کے لیے سی ڈی آئی (CDI) سری نگر کے ساتھ ایک قرار کیا ہے۔ پہلا بیچ اکتوبر 2021 میں شروع ہوا ہے۔ یہ نصاب اردو میں تیار کیا گیا ہے تاکہ روایتی فن آرائش پیپر میشی کی تشہیر اردو کے ذریعے کی جاسکے اور محبان اردو کی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ این سی پی یو ایل کشمیر یونیورسٹی کے ذریعے سے اس فن کے فروغ کے لیے ٹریننگ سینٹر کو قائم کرنے اور چلانے کے لیے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ اس نصاب کے ذریعے 5 الگ الگ جماعتوں کے ذریعے 600 لوگوں کو ٹریننگ دی گئی ہے۔ اس کورس کا مقصد آرٹ اور دستکاری کے ذریعے اردو زبان کو فروغ دینا ہے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔

10۔ لسانی ٹیکنالوجی و ویب سائٹ سیکشن: کونسل کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اردو زبان کی ترقی کے مدّ نظر کمپیوٹرائزیشن کو فروغ اور ترقی دے تاکہ ترقی یافتہ ٹیکنالوجیکل تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔ وقت کی ضرورت کے مدِّ نظر کونسل اردو زبان کو جدید ترین ٹکنالوجی سے جوڑنے کے لیے تکنیکی امداد بہم پہنچانے میں بھی سرگرم ہے۔ ای۔ کتاب کا فروغ جس میں اینڈرائیڈ، آئی او ایس اور اردو ای۔ کتب خانہ ویب سائٹ Urdu e-library website شامل ہیں، ان کے قائم کرنے کا مقصد بھی اسی ہدف کو حاصل کرنا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں
1۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے قیام و پس منظر پر روشنی ڈالیے۔ 2۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے کے تنظیمی ڈھانچہ کی تفصیل قلمبند کیجیے۔ 3۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اعمال و سرگرمیاں کی وضاحت کیجیے۔ ____________________ ____________________

11.3 اہم کتب خانے و ادارے

اردو اپنی تاریخی اہمیت اور ادبی گہرائی کے ساتھ ہندوستان کے لسانی ورثے میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ملک میں بے شمار لائبریریاں، ادارے اور تنظیمیں اردو زبان کے فروغ اور تحفظ کے لیے وقف ہیں جو اس کی ترقی کو فروغ دینے اور اس کی مسلسل مطابقت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ہندوستان کی کئی ریاستوں نے زبان کے علاقائی فروغ پر توجہ دینے کے لیے اردو اکیڈمیاں قائم کی ہیں۔ دہلی اردو اکیڈمی، یوپی اردو اکیڈمی، بہار اردو اکیڈمی، مغربی بنگال اردو اکیڈمی، تلنگانہ اردو اکیڈمی، آندھرا اردو اکیڈمی، مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی اور اسی طرح کے ادارے عوام کو شامل کرنے اور اردو زبان اور ثقافت کی گہری سمجھ کو فروغ دینے کے لیے سرگرمی سے تقریبات، سیمینارز اور ورکشاپس کا اہتمام کرتے ہیں۔ دہلی میں واقع اردو گھر اردو بولنے والے لوگوں کے لیے ثقافتی اور تعلیمی مرکز کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ تنظیم مختلف قسم کی سرگرمیاں منعقد کرتی ہے، جن میں ورکشاپس، سیمینارز اور ثقافتی تقریبات شامل ہیں تاکہ شائقین اور نوجوان

نسل میں اردو زبان وادب کو فروغ دیا جاسکے۔ 1903 میں قائم ہونے والی انجمن ترقی اردو (ہند) ایک قابل احترام ادارہ ہے جو اردو زبان و ادب کی ترقی اور ترویج کے لیے کام کر رہا ہے۔ یہ ادبی تقریبات کے انعقاد، اردو تعلیم کو فروغ دینے اور اردو بولنے والوں میں فخر اور شناخت کے احساس کو فروغ دینے میں سر گرم عمل ہے۔

ہندوستان میں اردو زبان کے فروغ کے لیے کام کرنے والی لائبریریاں، ادارے اور تنظیمیں اجتماعی طور پر ایک مضبوط نیٹ ورک تشکیل دیتی ہیں جو اردو میں شامل لسانی اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے پر عزم ہیں۔ تعلیمی اقدامات، ادبی تقریبات اور تحقیقی کوششوں کے ذریعے، یہ ادارے ایک ایسی قوم میں اردو کی ترقی اور جاندار ہونے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جو اپنے لسانی تنوع کا جشن مناتی ہے۔ جب وہ اپنی قابل ستائش کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں کہ ہندوستان میں اردو زبان اور ادب نسل در نسل پروان چڑھنے اور گونجنے کے لیے تیار ہے۔ قومی سطح پر اردو کے فروغ کے لیے قائم کردہ اہم اداروں میں ایک اہم ادارہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اس کے بر خلاف، غالب اکیڈمی (دہلی) جس کا قیام ایک خاص شاعر کی یاد اور ان کی ادبی خدمات کو دوام بخشنے کے لیے عمل میں آیا ہے جو ایک الگ خصوصیت کا حامل ہے۔ ایک مختلف نوعیت کی لائبریری جو اردو زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہے وہ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) ہے۔

11.3.1 غالب اکیڈمی (دہلی)

دہلی میں اردو زبان وادب کی ترقی، فروغ اور ترویج واشاعت کی غرض سے قائم کردہ دیگر متعدد ادارے ہیں جیسے دہلی اردو اکیڈمی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور ساہتیہ اکیڈمی وغیرہ ہیں۔ ان میں ایک اہم ادارہ جو خصوصی طور پر کسی شاعر کی ادبی خدمات کو محفوظ رکھنے نیز اس شاعر کی یاد میں قائم کیا گیا ہے جو غالب اکیڈمی کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ یہ اکیڈمی مرزا اسداللہ خان غالب کے نام سے موسوم ہے جو اردو زبان کا ایک ایسا شاعر تھا اور وہ اردو ادب کی دنیا میں کسی قسم کی تعارف کا بالکل محتاج نہیں ہے۔ مرزا اسداللہ خاں غالب کی پیدائش 27 دسمبر 1797 کو اکبر آباد میں ہوئی لیکن پھر دہلی آکر قیام پذیر ہو گئے اور بالآخر ان کی وفات 15 فروری 1869 کو دہلی میں ہوئی۔ انہوں نے 11 سال کی عمر سے ہی فارسی اور اردو زبان میں شاعری شروع کر دی تھی۔ اردو و فارسی زبان میں شاعری کے ساتھ وہ اردو نثر میں خطوط نویسی کی بے مثال انداز تحریر کے لیے مشہور ہیں۔

اردو زبان وادب مین غالب کی ایک الگ شناخت اور عظمت اس لیے ہے کہ انہوں اردو شاعری کو فکر دیا اور زندگی کے مسائل پر لانے کی ایک اہم کوشش کیا۔ یہ ان اولین شعراء میں ایک ایک ہیں جنہوں نے محض حسن و عشق کو اپنی اپنی شاعری کا موضوع نہیں بنایا بلکہ زندگی کے انفرادی و سماجی مسائل کو اس میں جگہ دیا۔ اس طرح غالب کی شاعری فکری فن نے ایک بے مثال حسن عطا کیا جو عوام میں بہت مقبول ہوا۔ غالب گرچہ فلسفہ کے کسی اسکول سے جڑے نہیں تھے لیکن ان شاعری حکمت و بصیرت سے بھرپور اور غور فکر پر مبنی ہے۔ نیز شوخی و ظرافت ان کے مزاج میں ہونے کی وجہ سے حالی نے انہیں حیوان ظریف کہا ہے۔ ان کی پر لطف گفتگو اور دلچسپ چٹکلے اور غیر رسمی طرز تحریر نے ادباء کو اپنا مرید بنالیا ہے۔ ان کی شاعری کی مذکورہ خصوصیات اور نثری طرز تحریر ان کو حیات جاویداں بخشنے کے لیے کافی ہیں۔

اکیڈمی میں غالب اور ان کی حیات وزندگی کے سفر پر مبنی ایک میوزیم، ریسرچ لائبریری اور آرٹ گیلری، ریسرچ سیکشن، پبلی کیشن بک سینٹر (سیلز کاؤنٹر) اور آڈیٹوریم ہیں اور ایک کمپیوٹرائزڈ خطاطی کا تربیتی مرکز قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (حکومت ہند) کے تعاون سے اس اکیڈمی کے ماتحت سر گرم عمل ہے۔ اکیڈمی کی لائبریری غالب اور ان کے ہم عمر اور ہم پلہ ادباء وشعراء کی بابت تحقیق میں اس دور کے محققین اور یہاں تک کہ غیر ملکی ماہرین لسانیات و محققین کو مستفید ہونے کی سہولیات فراہم کرتی ہے۔ اس کا میوزیم غالب کے دور کی کچھ یادوں اور جھلکوں کو دوبارہ حاصل کرنے والی نمائشوں اور اشیاء سے بھرا ہوا ہے۔ اکیڈمی کے پاس ماہرین کی ایک جماعت ہے جو معیاری تحقیقی کام کو مختلف زبانوں میں شائع کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ غالب اکیڈمی کی اشاعتوں کو علم وادب اور تحقیق میں اضافہ سمجھا جاتا ہے اور اس نے زبردست پذیرائی حاصل کی ہے۔ یہ اکیڈمی اب تک اکتیس (31) کتابیں شائع کر چکی ہے۔

اکیڈمی میں ایک آرٹ گیلری ہے جس میں ملک کے نامور فنکاروں کی پینٹنگز (تصویریں وغیرہ) ہیں۔ اکیڈمی کا آڈیٹوریم تعلیم اور ادبی ترقی کے لیے ایک فورم کے طور پر کام کر رہا ہے۔ ممتاز محققین اور معروف شخصیات اکیڈمی کا دورہ کرتے ہیں اور غالب اور ان کے دور کے شعراء و ادباء یا ادب کے کسی اور موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔ اکیڈمی کا دورہ ہزاروں ہندوستانی کے ساتھ ساتھ غیر ملکی محققین، ادیبوں، شاعروں اور ماہرین تعلیم نے کیا جنھوں نے اس کی سرگرمیوں اور کام کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ ہندوستانی اور غیر ملکی محققین نے اکیڈمی میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور اس میں کتابوں کا وسیع اور بھرپور ذخیرہ تلاش کیا ہے جو کہ کہیں دستیاب نہیں ہے۔ قومی یکجہتی اور بھائی چارے کو مضبوط بنانے کے مقصد کے ساتھ تعمیری خطوط پر ہندوستان کے آئین کے ذریعے تسلیم شدہ زبانوں میں سے ایک اردو کی ترقی کے لیے اکیڈمی اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔ اکیڈمی اردو کے مشہور شاعروں جیسے غالب اور اقبال وغیرہ پر کئی ادبی اور ثقافتی پروگرام منعقد کرتی ہے۔ یہ سیمینارز، ورکشاپس، نمائش اور ادبی ملاقاتیں وغیرہ کا بھی اہتمام کرتی ہے۔

11.3.1.1 قیام وپس منظر

بیسویں صدی کا وسط تھا کہ جب ہندوستان کے عظیم شاعر مرزا اسداللہ خان غالب کی یاد کو زندہ رکھنے کے لیے حکیم عبدالحمید مرحوم نے غالب اکیڈمی کے نام سے ایک سوسائٹی بنائی جس میں کرنل بشیر حسین زیدی، ڈاکٹر یوسف حسین خان اور دیگر اردو کے محبین جیسے قاضی عبدالودود، ملک رام، کنور مہندر سنگھ بیدی، خواجہ احمد فاروقی، پرتھوی چند، گوپی ناتھ امان، خواجہ غلام السیدن، محمد مجیب، ہمایوں کبیر، تارکیشوری سنہا اور وی کے کرشنا مینن وغیرہ شامل ہوئے۔ غالب اکیڈمی، رجسٹرڈ سوسائٹی (رجسٹریشن نمبر 3888 آف 1968-69) قومی اہمیت کا ایک تعلیمی اور ثقافتی ادارہ ہے۔ اس اکیڈمی کا صدر دفتر ہمدرد منزل لال کنواں میں تھا لیکن حکیم عبدالحمید جو اس اکیڈمی کے بانی صدر ہیں انہوں نے اس اکیڈمی کے لیے غالب کے مزار کے متصل دو پلاٹ خریدا، عمارت بنوائی اور نظام الدین میں واقع اس کی موجودہ عمارت کا افتتاح 22 فروری 1969 کو ہندوستان کے صدر مرحوم ڈاکٹر ذاکر حسین نے کیا تھا۔ یہ مرزا اسداللہ خاں غالب کی یاد میں قائم کیا گیا ہے جن کی شاعری اور نثر کے اعلیٰ فن میں نمایاں مقام و مرتبہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر ہمارے پاس فخر کرنے کی ہر وجہ موجود ہے۔

44 سال کی مختصر مدت میں، اکیڈمی نے بڑی تعداد میں مقبو کتابوں کی اشاعت، ماہرین تعلیم، ماہرین لسانیات اور ادباء وشعراء کی فہرستوں سے پہچان حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، جن میں سے کم از کم 18 اس کے اعزازی اراکین ہیں۔ اکیڈمی میں ایک آرٹ

گیلری ہے جس میں ملک کے نامور فنکاروں کی تصویریں ہیں۔ اکیڈمی کا آڈیٹوریم تعلیم اور ادبی ترقی کے لیے ایک فورم کے طور پر کام کر رہا ہے۔ ممتاز اسکالرز اور معروف شخصیات اکیڈمی کا دورہ کرتے ہیں اور غالب اور ان کی عمر یا ادب کے کسی اور موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔ اکیڈمی کا دورہ ہزاروں ہندوستانی کے ساتھ ساتھ غیر ملکی اسکالرز، ادیبوں، شاعروں اور ماہرین تعلیم نے کیا، جنھوں نے اس کی سرگرمیوں اور کام کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ ہندوستانی اور غیر ملکی اسکالرز نے اکیڈمی میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور اس میں کتابوں کا وسیع اور بھرپور ذخیرہ تلاش کیا ہے جو کہ کہیں دستیاب نہیں ہے۔ قومی یکجہتی اور بھائی چارے کو مضبوط بنانے کے مقصد کے ساتھ تعمیری خطوط پر ہندوستان کے آئین کے ذریعے تسلیم شدہ زبانوں میں سے ایک اردو کی ترقی کے لیے اکیڈمی اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔ اکیڈمی اردو کے مشہور شاعروں جیسے غالب اور اقبال وغیرہ پر کئی ادبی اور ثقافتی پروگرام منعقد کرتی ہے۔ یہ سیمینارز، ورکشاپس، نمائش اور ادبی ملاقاتیں وغیرہ کا بھی اہتمام کرتی ہے۔

11.3.1.2 اغراض ومقاصد

- اہداف اور مقاصد مرزا اسداللہ خاں غالب کی یاد کو ہندوستان اور بیرون ملک زندہ کرنا۔
- غالب اور ان کی حیات پر تحقیق کرنا۔
- غالب کے مطالعہ کے لیے مشرقی زبانوں کی تعلیم کا بندوبست کرنا۔
- متعلقہ سرگرمیاں انجام دینے والی سوسائٹیوں، تنظیموں یا اداروں کے ساتھ تعاون کرنا۔

11.3.1.3 افعال/سرگرمیاں

- تحقیق کے لیے سہولیات کے ساتھ لائبریری قائم کرنا۔
- غالب میوزیم قائم کرنا۔
- غالب اور ان کی حیات سے متعلق ماخذ مواد کو جمع کرنا یا حاصل کرنا اور محفوظ کرنا۔
- ہندوستان اور دیگر جگہوں پر غالب کی زندگی اور کام سے متعلق ادب یعنی غالب کی ملکیت والی کتابیں اور ایسی چیزیں جو ان کی تھیں یا کسی بھی طرح سے ان سے متعلق ہوں کو اکٹھا کرنے یا حاصل کرنا۔
- غالب کے مطالعہ کے لیے مشرقی زبانوں کی تعلیم کے لیے اسکول اور کلاسز کا قیام۔
- کتابیں، مونوگراف، تحقیقی مقالے، پمفلٹ وغیرہ شائع کرنا، مخطوطات میں ترمیم کرنا اور غالب اور ان کی حیات وخدمات سے متعلق رسالے نکالنا۔
- غالب اور ان کی حیات وخدمات کے بارے میں علم کو پھیلانا اور مطالعاتی کورسز، کانفرنسز، سمپوزیم، سیمینارز، لیکچرز، مذاکرے، تحقیق، مشاعرے، نمائشیں، اسٹیج شوز، میوزیکل سوائرز اور دستاویزی فلموں کا اہتمام کر کے ان کی یاد کو برقرار رکھنا۔
- اس طرح کے دیگر تمام جائز سرگرمیاں، اعمال یا چیزیں کرنا جنہیں سوسائٹی اتفاقیہ اور سوسائٹی کے کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے سازگار سمجھے۔

1۔آڈیٹوریم: غالب اکیڈمی کا آڈیٹوریم 200 نشستوں پر مشتمل ہے۔ یہ آڈیٹوریم دہلی کی ادبی، علمی اور ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز ہے، جہاں ہر

وقت سیمینار، سمپوزیااور مشاعرے ہوتے ہیں۔ ممتاز علماء کرام اور معروف شخصیات اکادمی تشریف لاتے ہیں اور غالب پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

2۔ کورسز: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی مالی تعاون سے غالب اکیڈمی دو کورسز فراہم کرتی ہے؛

i۔ اردو زبان میں ایک سالہ ڈپلوما کورس

ii۔ عربی زبان میں ایک سالہ سرٹیفیکٹ کورس

3۔ جہاں غالب: غالب اکیڈمی نے اپنا ایک ادبی ششماہی جریدہ ''جہانِ غالب'' شروع کیا۔ اسی کے دو شمارے ماہ جون اور دسمبر میں شائع ہوتے ہیں جن شماروں میں نامور سکالرز کے تحقیقی مقالات شامل کئے جاتے ہیں۔

4۔ لائبریری: اکیڈمی کی عمارت کی دوسری منزل پر 1969 میں ایک لائبریری قائم کی گئی۔ اس لائبریری میں غالب اور ان کی حیات وخدمات کے بارے میں مواد حاصل کر کے رکھا گیا ہے۔ اس میں دس ہزار کتابوں کا مجموعہ ہے جن میں زیادہ تر غالب اور ان کی حیات وخدمات سے متعلق ہیں اور غالب پر مقالے اخبارات اور جرائد میں شائع ہوئے ہیں جو دو سو سے زائد فائلوں پر مشتمل ہیں۔ اس لائبریری میں ملک بھر سے بڑی تعداد میں اخبارات اور رسائل آتے ہیں۔

5۔ میوزیم: غالب اکیڈمی کے احاطے میں غالب میوزیم قائم کیا گیا۔ یہ میوزیم غالب کے زمانے کی جھلکیاں پیش کرتا ہے۔ غالب کی رہائش گاہوں کی تصاویر میوزیم کی توجہ کا مرکز ہیں۔ اس میں شاعر کے پسندیدہ کھانے اور لباس غالب کے مجسمے اور ان کی محبت دیکھنے والوں کو مسحور کرتی ہے۔ اس میوزیم میں رکھے سکے، مہریں، ڈاک ٹکٹ اور لکھاوٹ کے نمونے غالب پر تحقیق کرنے والوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ غالب کے اشعار پر معروف مصور ایم ایف حسین، ستیٹ جگولر، انیس فاروقی اور دیگر کی پینٹنگ قابل دید ہے۔ آنجہانی برجیندر سیال کے چٹان کے ٹکڑے منفرد ہیں اور انہیں دیکھنے کے لیے روزانہ ہندوستان اور بیرون ملک سے سینکڑوں لوگ آتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس اکیڈمی کے قیام کا مقصد مرزا اسد اللہ خان غالب کی حیات و خدمات کو دنیا کے سامنے لانا اور اندرون و بیرون ملک میں ان ادبی مہارتوں اور بے مثال طرز تحریر کو واضح کرنا۔ اس اکیڈمی کا ایک اہم کام عمومی طور پر اردو زبان وادب اور خصوصی طور پر غالب سے متعلق تحقیق میں محققین کی مدد کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا تا کہ ان شاعری ونثری تحریر کی مزید خصوصیات اور نکات دنیا کے سامنے آسکے اور آگے آنے والی نسلیں ان سے مستفید ہو سکے۔ اس اکیڈمی کے بالکل متصل دائیں جانب مرزا غالب کا مزار ہے اور قرب وجوار میں ہی حضرت نظام الدین اولیا اور امیر خسرو کی بھی درگاہیں ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check your Progress)
1۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے قیام اور خدمات کی تفصیل بیان کریں۔ 2۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی سرگرمیوں کی وضاحت کریں۔ __________ __________

11.3.2 سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد)

ہندوستان کا ایک عظیم الشان میوزیم لائبریری، سالار جنگ میوزیم سال 1951 میں قائم کیا گیا تھا اور یہ ملک کی ریاست تلنگانہ کے حیدر آباد میں دریائے موسی کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ سالار جنگ خاندان نے اس میوزیم میں موجود تمام نایاب آرٹ اشیاء کو دنیا بھر سے جمع کر کے اکٹھا کیا ہے۔ یہ خاندان دکن کی تاریخ کے سب سے نامور خاندانوں میں سے ایک ہے جن میں سے پانچ حیدر آباد دکن کے سابقہ نظام حکومت میں وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ نواب میر یوسف علی خان جو سالار جنگ III کے نام سے مشہور ہیں، کو نواب میر عثمان علی خان نظام VII نے 1912 میں وزیر اعظم مقرر کیا تھا۔ سالار جنگ III نے نومبر 1914 میں دیوان یا وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑ دیا اور اپنی زندگی فن و ادب کے خزانوں کو مالا مال کرنے میں وقف کر دی۔ فن سے ان کی پر جوش محبت کی خبر دور دور تک پھیل گئی اور ان کے آبائی محل دیوان دیوڑی میں ہمیشہ کے لیے دنیا کے کونے کونے سے سامان بیچنے والوں کا ہجوم رہا۔ اس کے بیرون ملک کارندے و نمائندے بھی تھے جنہوں نے اسے قدیم چیزوں کے معروف ڈیلروں سے کیٹلاگ اور فہرستیں بھیجیں۔ اس نے اپنی خریداریوں کو صرف ان ذرائع تک محدود نہیں رکھا بلکہ یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے بیرون ملک دوروں کے دوران ذاتی طور پر خریداری بھی کی۔

وہ نہ صرف نوادرات، فن اور نایاب مخطوطات کے عظیم جمع کرنے والے تھے بلکہ انہوں نے شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں کی سرپرستی بھی کی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ بہت سی کتابوں کی اشاعت کا ذمہ ان کے اپنے خاندان کے افراد پر تھا۔ یہ سلسلہ چالیس سال تک جاری رہا یہاں تک کہ 2 مارچ 1949 کو ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ نواب مرحوم کے خاندان کے افراد ہی تھے جنہوں نے قوم کو شاندار مجموعہ تحفے میں دینے کے لیے اکٹھے کیے کیونکہ اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی تھی۔ ایک میوزیم کی شکل میں اس مجموعہ کو 16 دسمبر 1951 کو دیوان دیوڑی میں، آنجہانی سالار جنگ کے گھر کا اعلان کیا گیا تھا اور اسے ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے عوام کے لیے کھول دیا تھا۔ بعد میں حکومت ہند نے خاندان کے افراد کی رضامندی سے میوزیم کو باضابطہ طور پر ایک معاہدہ اور سمجھوتہ کے ذریعے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس میوزیم کو سائنسی تحقیق اور ثقافتی امور کی وزارت، حکومت ہند کے زیر انتظام کیا گیا۔ آخر کار، 1961 میں، ایک "پارلیمنٹ کے ایکٹ" کے ذریعے سالار جنگ میوزیم اور اس کی لائبریری کو "قومی اہمیت کا ادارہ" قرار دیا گیا۔ میوزیم کو اس کی موجودہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا تھا جس کا افتتاح 1968 میں ہندوستان کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین نے کیا تھا۔ انتظامیہ کو ایک خود مختار بورڈ میں منتقل کر دیا گیا تھا جس کے چیئرمین آندھرا پردیش کے گورنر تھے۔ ریاست کی تقسیم کے بعد تلنگانہ کے گورنر اس کے چیئرمین ہیں۔

11.3.2.1 ویژن و مشن

ویژن: ہندوستان اور حیدر آباد کے زائرین اور شہریوں کے لیے ایک منفرد تجربہ کے ساتھ دنیا کے بہترین آرٹ میوزیم میں سے ایک ہونا۔

مشن: سالار جنگ III کے مجموعوں کے تحفظ اور پیشکش کے ذریعے فنون لطیفہ کی تعریف میں عالمی سامعین کو مؤثر طریقے سے شامل کرنا۔ اپنی نمائشوں، پروگراموں، اشاعتوں، میڈیا اور دیگر متعلقہ سرگرمیوں کے ذریعے، میوزیم ایک یادگار تجربہ تخلیق کرتے ہوئے، ہندوستان اور دنیا کے دیگر حصوں کے امیر ثقافتی ورثے کے بارے میں لوگوں کو ترغیب اور تعلیم دینے کی کوشش کرتا ہے۔

11.3.2.2 میوزیم

میوزیم میں 39 گیلریاں ہیں جو دو منزلوں پر اور تین عمارتوں میں پھیلی ہوئی ہیں یعنی مرکزی بلاک، مشرقی بلاک (میر لائق علی خان بھون) اور مغربی بلاک (میر تراب علی خان بھون)۔ مرکزی بلاک جس میں 26 گیلریاں ہیں (نچلی منزل 13 گیلریاں، پہلی منزل 13 گیلریاں)، مغربی بلاک 7 گیلریوں کے ساتھ اور مشرقی بلاک 6 گیلریوں کے ساتھ میوزیم میں بہت سے مطابقت و موافقت بنانے کے لیے محکمے (کوآرڈینیٹنگ سیکشنز) ہیں جیسے ایجوکیشن ونگ، کیمیکل کنزرویشن لیبارٹری، فوٹو سیکشن، ڈسپلے سیکشن، استقبالیہ اور سیلز کاؤنٹر۔ میوزیم کا تحفظ اور دیکھ بھال سنٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس (CISF) کررتی ہے۔

11.3.2.3 اشاعتیں

میوزیم محققین اور تحقیق کے طلباء نیز دلچسپی رکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے میوزیم کے کچھ اہم مجموعوں پر کیٹلاگ شائع کررہاہے۔ محققین کی سہولت کے لیے اب تک یہ فارسی، عربی اور اردو مخطوطات، خصوصی مونو گرافس کے علاوہ 'ایس جے ایم دوسالانہ ریسرچ جرنل' کے کیٹلاگ کے ساتھ سامنے آیاہے۔ میوزیم کی اشاعتیں بشمول مقبول کتابچے اور مجموعہ کے تصویری پوسٹ کارڈز مرکزی بلاک کے نچلی منزل پر واقع HHEC سوونیئر شاپ پر فروخت کیے جاتے ہیں۔

11.3.2.4 سالار جنگ میوزیم کے ذریعہ کاروبار کی تفصیلات

- نمائشوں، پروگراموں، اشاعتوں اور دیگر متعلقہ سرگرمیوں کے ذریعے سالار جنگ III کے فنون لطیفہ کے مجموعہ کی تعریف میں عالمی سامعین کو مؤثر طریقے سے شامل کرنا۔
- لوگوں کو ہندوستان اور دنیا کے دیگر حصوں کے بھرپور ثقافتی ورثے کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے ایک یادگار تجربہ تخلیق کرتے ہوئے محققین کے لیے اس کو ایک مرکز بنانا۔
- مختلف تفریحی پروگراموں اور مقابلوں کے ذریعے بچوں میں میوزیم کی اہمیت کے بارے میں واقفیت پیدا کرنا۔
- اس کے بچے کے سیکشن کے ذریعے بچوں کو تفریح فراہم کرنا۔

1۔زائرین کی تفصیلات

- قومی اور بین الاقوامی زائرین۔
- لائبریری کی کتابوں، مخطوطات کا حوالہ دینے کے لیے ریسرچ اسکالرز۔

2۔ہر شہری گروپ کو الگ سے فراہم کردہ خدمات کا بیان

- میوزیم میں مرکزی داخلی دروازے پر استقبالیہ کاؤنٹر ہے۔تینوں عمارتوں میں پھیلی گیلریوں کے لے آؤٹ پلان کو دکھانے والا ایک ڈسپلے بورڈ۔
- ہر منزل کے داخلی دروازے پر فرش میں واقع گیلریوں کا تفصیلی منصوبہ رکھا گیاہے۔
- میوزیم کی فاؤنڈرز گیلری کے داخلی دروازے پر 55" مانیٹر کے ساتھ "میوزیم انفارمیشن سسٹم" زائرین کے فائدے کے لیے رکھا گیا

ہے۔

- زائرین کی رہنمائی کے لیے ایک ہیلپ شیٹ "سالار جنگ میوزیم کے ذریعے سفر" سیلز کاؤنٹر میں فروخت کے لیے دستیاب ہے۔
- ہر کوریڈور میں گیلری نمبر کی تصویر کے ساتھ گیلری نمبر کی تفصیلات ظاہر کرنے والے سائن بورڈز دستیاب ہیں۔
- معلوماتی اور پرکشش رنگین ٹکٹ میوزیم کے مختصر اور خاکے کے ساتھ متعارف کرائے گئے ہیں۔
- متعلقہ تصاویر کے ساتھ گیلریوں میں دکھائے گئے اہم اشیاء پر وضاحتی پرچے۔

3۔زائرین کے لیے دستیاب سہولیات

- 200 نشستوں کی گنجائش والا آڈیٹوریم اور 100 نشستوں کی گنجائش والا ایک لیکچر ہال۔
- تینوں عمارتوں میں عارضی نمائشی ہال ہیں۔ میوزیم میں اہم مقامات پر 17 واٹر کولروں سے پینے کا صاف پانی دستیاب ہے۔
- ہر منزل پر بیت الخلاء دستیاب ہیں۔ مناسب جگہوں پر پینے کے پانی اور بیت الخلاء کے لیے اشارے فراہم کیے گئے ہیں۔
- میوزیم میں مرکزی عمارت میں تلنگانہ ٹورازم ڈپارٹمنٹ کے زیر انتظام ایک مکمل کیفے ٹیریا ہے اور ویسٹرن بلاک میں سیاحوں کے لیے چھوٹی کافی شاپ ہے۔
- پی پی پی موڈ پر ہینڈی کرافٹس اینڈ ہینڈ لومز ایکسپورٹ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (HHEC)، نئی دہلی کے زیر انتظام ایک سووینئر شاپ مرکزی عمارت کے نچلی منزل میں ہے۔
- تجارتی سامان پیشہ ور افراد کے ذریعے اشیاء فروخت کے لیے دستیاب ہیں۔
- وہیل کرسیاں ان زائرین کے لیے دستیاب ہیں جو جسمانی طور پر ناساز گار حالت میں ہوں یا معذور ہوں اور ایسے زائرین کے لیے خصوصی طور پر تیار کیے گئے بیت الخلاء دستیاب ہیں۔
- زائرین کے لیے ان کے سامان کو محفوظ رکھنے کے لیے رقم کی ادائیگی کی بنیاد پر کلوک روم کی سہولت دستیاب ہے۔

4۔ محققین کے لیے سہولیات: عجائب گھر میں مختلف مضامین پر مشتمل مطبوعہ کتب اور فارسی، عربی اور اردو زبانوں میں ہزاروں مخطوطات کا ایک بھرپور ذخیرہ موجود ہے۔ محققین کو استقبالیہ کاؤنٹر سے پاس حاصل کر کے درخواست پر لائبریری استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

5۔شکایات کے ازالے کے طریقہ کار کی تفصیلات: زائرین سے موصول ہونے والی شکایات کے ازالے کے لیے یا میوزیم کے داخلی دروازے پر رکھے گئے شکایتی رجسٹر / تجاویز کی کتاب میں درج کرنے کے لیے ایک افسر کو عوامی شکایات کے افسر کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ شکایت کے ازالے کے لیے فوری کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر اس پر کوئی کارروائی کی جاتی ہے شکایت کنندہ کو جوابات بھیجے جاتے ہیں۔

6۔زائرین سے توقع: اسی طرح، شکایت یا تجاویز کی کتاب میں درج تجاویز کو جس قدر اور جہاں بھی ضروری یا ممکن ہو تعمیل کرنے کے لیے مناسب سطح پر جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر کو واضح کریں۔

2۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) کے اعمال و سر گرمیوں کی تفصیلات مطلوب ہیں۔

11.4 خلاصہ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (NCPUL)، دہلی میں غالب اکیڈمی، اور حیدر آباد میں سالار جنگ میوزیم اردو زبان کے فروغ اور تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جو ہندوستان کے کثیر لسانی اور ثقافتی ورثے تحفظ کے لیے اہم ہے۔ مذکورہ ادارے اور ملک کے دیگر اداروں میں سے ہر ایک اپنی منفرد توجہ اور نقطہ نظر کے ساتھ اجتماعی طور پر ایک ایسے ماحول کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں جہاں اردو زبان پروان چڑھتی ہے اور ترقی کرتی ہے۔ یہ کونسل 1996 میں قائم ہوا اور حکومت ہند کی وزارت تعلیم کے تحت اردو زبان کے فروغ کے لیے ایک مرکزی ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔ کونسل نے مختلف پروگراموں اور اقدامات کو ڈیزائن اور نافذ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس کا مقصد بیداری پھیلانا اور اردو کے استعمال کو بڑھانا ہے۔ ورکشاپس، سیمینارز اور کانفرنسوں کے انعقاد کے ذریعے، کونسل ملک میں اردو کی حیثیت کو بلند کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال اور غور وخوض کرنے کے لیے علماء، اساتذہ اور پر جوش افراد کے ساتھ سر گرم عمل ہے۔

دہلی میں غالب اکیڈمی اردو کے سب سے مشہور شاعر مرزا غالب کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ اکادمی نہ صرف غالب کی ادبی میراث کو محفوظ رکھتی ہے بلکہ ایک ثقافتی مرکز کے طور پر بھی کام کرتی ہے جو اردو ادب اور شاعری سے متعلق تحقیق، اشاعت اور تعلیمی سر گرمیوں کو فروغ دیتی ہے۔ غالب کی تخلیقات کے ارد گرد تقریبات، نمائشیں اور سیمینار منعقد کر کے، اکادمی اردو ادب کی روح کو زندہ رکھتی ہے اور وسیع تر سامعین تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ حیدر آباد میں سالار جنگ میوزیم، جہاں بنیادی طور پر آرٹ اور نمونے کے وسیع ذخیرے کے لیے جانا جاتا ہے، اپنے متنوع ثقافتی پروگراموں کے ذریعے اردو کو فروغ دینے میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میوزیم ایسے پروگراموں کی میزبانی کرتا ہے جو اردو کی لسانی اور ادبی خوبیوں کو ظاہر کرتے ہیں اور وسیع تر ثقافتی منظر نامے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اردو کو اپنی رسائی کی سر گرمیوں میں ضم کر کے میوزیم فن، تاریخ اور زبان کو یکجا کرنے کا ایک پلیٹ فارم بنتا ہے جس سے زائرین کے لیے ایک جامع تجربہ ممکن ہوتا ہے۔

ان اداروں کی مشترکہ کاوشیں اردو زبان کے فروغ کے لیے ایک جامع انداز فکر کی عکاسی کرتی ہیں۔ وہ نہ صرف لسانی پہلوؤں پر توجہ دیتے ہیں بلکہ ثقافتی، تاریخی اور فنکارانہ جہتوں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو اردو کو ہندوستان کی شناخت کا ایک منفرد اور اٹوٹ حصہ بناتے ہیں۔ کونسل کے ذریعے شروع کیے گئے پروگرام، غالب اکیڈمی کا ادبی مرکز اور سالار جنگ میوزیم میں ثقافتی انضمام نے مجموعی طور پر اردو کے جامع فروغ میں اہم کردار نبھایا ہے۔ اپنی انفرادی کوششوں کے علاوہ، یہ ادارے اکثر مختلف پروجیکٹ پر ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں اور آپس

میں ایسے ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں جو ان کے اثرات کو بڑھاتے ہیں۔ مشترکہ منصوبے جیسے قومی اردو کتاب میلوں کا انعقاد، تعلیمی اداروں میں اردو کو فروغ دینا اور ترجمے کے منصوبوں میں سہولت فراہم کرنا، متنوع آبادیوں میں اردو زبان کی پرورش اور اسے برقرار رکھنے کے لیے اجتماعی عزم کو ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم ان کی قابل تحسین کوششوں کے باوجود اردو کے فروغ میں چیلنجز بدستور موجود ہیں۔ زبان سماجی اور اقتصادی عوامل سے گہرا تعلق رکھتی ہے اور اردو کو فروغ دینے کی کوششوں میں رسائی، تعلیم اور علاقائی تغیرات جیسے مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔ حکومت، نجی تنظیموں اور سول سوسائٹی کی طرف سے مسلسل تعاون ان چیلنجوں پر قابو پانے اور ہندوستان میں اردو کی مسلسل ترقی اور فروغ کو یقینی بنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔

11.5 اکتسابی نتائج

اس اکائی میں ہم نے سیکھا:

- قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے قیام و پس منظر اور مقاصد۔
- قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے تنظیمی ڈھانچہ۔
- قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اعمال و سرگرمیاں۔
- غالب اکیڈمی (دہلی) کا قیام اور اس کی خدمات۔
- غالب اکیڈمی (دہلی) کے مقاصد اور سرگرمیاں۔
- سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کے قیام و پس منظر۔
- سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کے اعمال و سرگرمیاں۔

11.6 فرہنگ

وژن و مشن: نظریہ اور مقصد؛ کسی ادارہ کا وژن اس بات کی تفصیلات دیتا ہے کہ تنظیم کہاں جانا چاہتی ہے۔ مشن ادارہ کی سرگرمیاں، اس کے مقاصد، اور یہ ان مقاصد تک کیسے پہنچے گا اس کی وضاحت کرتا ہے۔

کونسل: کسی خاص تنظیم کو چلانے کے لیے منتخب کردہ لوگوں کی ایک جماعت۔

منتظمہ/عاملہ بورڈ: ماہرین کی ایک جماعت جو تکنیکی منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے۔

مالیاتی (فنانس) کمیٹی: مالی معاملات پر غور کرنے کے لیے مقرر کردہ ایک کمیٹی۔

فاصلاتی تعلیم: ایسی تعلیم جس میں طلباء کی جسمانی موجودگی ہمیشہ لازم نہ ہوں۔

گرانٹ ان ایڈ: کسی خاص پروجیکٹ کے لیے مرکزی/ریاستی حکومت سے آنے والی رقم ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم: کسی خاص پیشہ (کریر) کے لیے پر دی جانے والی لازم تعلیم و تربیت۔

آرٹ گیلری: آرٹ گیلری ایک کمرہ یا عمارت ہے جس میں بصری آرٹ دکھایا جاتا ہے۔

میوزیم: ایک عمارت جہاں قیمتی اور دلچسپ اشیاء کا ذخیرہ رکھا جاتا ہے اور عوام کو دکھایا جاتا ہے۔

آڈیٹوریم: ایسا بڑا کمرہ تھیٹر، کنسرٹ ہال وغیرہ جہاں سامعین بیٹھ کر پروگرام سنتے اور دیکھتے ہیں۔

11.7 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کب قائم ہوا؟

(الف)1986 (ب)1996 (ج)2001 (د)2010

2۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان حکومت ہند کے کس وزارت کے تحت کام کرتا ہے؟

(الف)وزارت ثقافت (ب)وزارت خارجہ (ج)وزارت داخلہ (د)وزارت تعلیم

3۔ اردو زبان کو فروغ دینے میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اہم کاموں میں سے ایک کیا ہے؟

(الف)زبان کے فروغ کے پروگراموں کو ڈیزائن اور نافذ کرنا (ب)ثقافتی میلوں کا انعقاد

(ج)طبّی تحقیق کرنا (د)قدیم نوادرات کا تحفظ

4۔ اردو کے استعمال کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے کن گروپوں کے ساتھ سرگرم عمل ہے؟

(الف)ماہرین ماحولیات (ب)سیاست دان (ج)علماء، اساتذہ اور پرجوش افراد (د)سائنس داں

5۔ دہلی میں غالب اکیڈمی کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(الف)سائنسی تحقیق (ب)اردو ادب اور شاعری کا فروغ (ج)زرعی ترقی (د)خلائی تحقیق

6۔ غالب اکیڈمی کس کی ادبی میراث کو محفوظ کرنا چاہتی ہے؟

(الف)فیض احمد فیض (ب)علامہ اقبال (ج)ساحر لدھیانوی (د)مرزا غالب

7۔ غالب اکیڈمی اردو ادب کی روح کو زندہ رکھنے کے لیے کس قسم کی تقریبات کا انعقاد کرتی ہے؟

(الف)ادبی سیمینار، نمائشیں اور تقریبات (ب)سائنسی تحقیق (ج)کھیلوں کے ٹورنامنٹ (د)کھانا پکانے کے مقابلے

8۔ سالار جنگ میوزیم اپنے فن کے ذخیرے کے علاوہ اور کیا کام کرتا ہے؟

(الف)سائنسی تحقیق (ب)جنگلی حیات کا تحفظ (ج)اردو زبان کا فروغ (د)کھیلوں کی ترقی

9۔ حیدرآباد میں سالار جنگ میوزیم ثقافتی اداروں میں منفرد کیا ہے؟

(الف)جدید آرٹ پر خصوصی توجہ (ب)خلائی تحقیق پر زور

(ج)ثقافتی پروگراموں میں اردو کا انضمام (د)عوامی تقریبات پر سخت پابندی

10۔ سالار جنگ میوزیم ثقافتی منظر نامے میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟

(الف) آرٹ، تاریخ اور زبان کو یکجا کرنے کا پلیٹ فارم (ب) ایک آرٹ فارم کا فروغ

(ج) عوام کے ساتھ محدود مصروفیت (د) علاقائی ثقافت پر خصوصی توجہ

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ویژن و مشن کو واضح کریں۔

2۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے کم از کم پانچ مقاصد کو بیان کیجیے۔

3۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے منتظمہ /عاملہ بورڈ پر مختصر روشنی ڈالیے۔

4۔ سیکشن برائے فاصلاتی تعلیم کے ذریعے فراہم کردہ کورسز کو قلمبند کیجیے۔

5۔ سیکشن برائے تکنیکی تعلیم یا سیکشن برائے پیشہ ورانہ تعلیم کی تشریح مطلوب ہے۔

6۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے قیام اور پس منظر کو اختصار سے بیان کریں۔

7۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے مقاصد کی وضاحت کریں۔

8۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے چند اہم سرگرمیوں کو قلمبند کریں۔

9۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کے قیام و پس منظر پر روشنی ڈالیں۔

10۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کے چند اہم اعمال و سرگرمیوں کو بیان کریں۔

11۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کے ویژن و مشن کو واضح کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے قیام و پس منظر پر روشنی ڈالیے۔

2۔ ہندوستان میں اردو زبان کے فروغ و ترقی میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے کردار پر سیر حاصل بحث کیجیے۔

3۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے کے تنظیمی ڈھانچہ کی تفصیل قلمبند کیجیے۔

4۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اعمال و سرگرمیاں کی وضاحت کیجیے۔

5۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے قیام اور خدمات کی تفصیل بیان کریں۔

6۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اردو زبان کے فروغ و ترقی میں اس کے کردار کی وضاحت کریں۔

7۔ غالب اکیڈمی (دہلی) کے سرگرمیوں کو بالتفصیل قلمبند کریں۔

8۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدرآباد) کے قیام و پس منظر کو واضح کریں۔

9۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) کے اعمال و سرگرمیوں کی تفصیلات مطلوب ہیں۔

10۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری (حیدر آباد) کے ویژن و مشن کی وضاحت کرتے ہوئے اردو زبان کے فروغ و ترقی میں اس کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

معروضی سوالات کے کلیدی جوابات

1۔(ب)1996

2۔(د)وزارت تعلیم

3۔(الف)زبان کے فروغ کے پروگراموں کو ڈیزائن اور نافذ کرنا

4۔(ج)علماء، معلمین اور پرجوش افراد

5۔(ب)اردو ادب اور شاعری کا فروغ

6۔(د)مرزا غالب

7۔(الف)ادبی سیمینار، نمائشیں اور تقریبات

8۔(ج)اردو زبان کا فروغ

9۔(ج)ثقافتی پروگراموں میں اردو کا انضمام

10۔(الف)آرٹ، تاریخ اور زبان کو یکجا کرنے کا پلیٹ فارم

11.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1۔ ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی و ڈاکٹر آفاق ندیم خان۔ اردو زبان کی تدریس و فہم، ایجوکیشن بک ہاوس، علی گڑھ یوپی-2018

2۔ نجم السحر، صابرہ سعید۔ تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاوس، حیدر آباد-2006

3۔ عمیر منظر-اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار۔ شپرا پبلی کیشن، دہلی۔2009

4۔ سید اصغر حسین و سید جلیل الدین۔ طریقہ تدریس اردو۔ دکن ٹریڈرس ایجوکیشنل پبلیشرز، حیدر آباد-2016

5۔ محی الدین قادری زور۔ تدریس اردو۔ یونیک بک میڈیا، شری نگر-2006

6۔ ریاض احمد۔ اردو تدریس (جدید طریقے اور تقاضے)۔ مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی-2013

7. https://www.salarjungmuseum.in/index.html

8. https://ghalibacademy.com

اکائی 12۔ادارہ ادبیات، دارالترجمہ اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد*

12.0 تمہید

12.1 مقاصد

12.2 ادارہ ادبیات (حیدر آباد)

12.3 دارالترجمہ (حیدر آباد)

12.4 مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد

12.5 خلاصہ

12.6 اکتسابی نتائج

12.7 فرہنگ

12.8 نمونہ امتحانی سوالات

12.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

12.0 تمہید

حیدر آباد ہندوستان کا ایک شہر ہے جو اپنے بھرپور ثقافتی ورثے اور تاریخی اہمیت کے لیے مشہور و معروف ہے اور اردو زبان و ادب کے فروغ اور تحفظ کے لیے وقف اداروں کے لیے ایک مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔ان اداروں میں سے ادارہ ادبیات حیدر آباد، دارالترجمہ حیدر آباد اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) نے لسانی اور ادبی فضیلت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ادارہ ادبیات حیدر آباد ایک قابل احترام تنظیم ہے جو اردو وادب اور ثقافت کو فروغ دینے میں ایک عرصے سے سب سے آگے ہے۔ادبی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور اردو زبان کے تعلق سے منائے جانے والے تقریبات کے انعقاد کے عزم کے ساتھ، ادارہ ادبیات حیدر آباد کے ادبی منظر نامے کا ایک ناگزیر حصہ بن گیا ہے۔یہ ادارہ حیدر آباد کے علاوہ سابقہ ریاست حیدر آباد کے دیگر اضلاع میں اردو زبان وادب کے فروغ کا کام کرتا تھا اور اس کی ریاست کے اضلاع میں بھی شاخیں تھی۔ادارۂ ادبیات اردو کا قیام 1920ء میں ہوا اور یہ ایک طرح کی ادبی تحریک تھی جس کے روح رواں اور بانی مشہور محقق ڈاکٹر محی الدین قادری زور تھے۔اردو زبان وادب کی توسیع اور حفاظت، اردو کو مختلف علوم وفنون سے روشناس کرانا،

* Dr. Aftab Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

سرزمین دکن میں اردو زبان وادب کا صحیح ذوق پیدا کرنا، تاریخ دکن کی خدمت اور ملک کے تاریخی اور ادبی آثار کی حفاظت اور تصنیف وتالیف میں رہبری اور مدد جیسے عوامل وسرگرمیاں اس ادارہ کے مقاصد میں شامل تھے۔

دوسری طرف دارالترجمہ حیدرآباد ترجمے کے فن پر توجہ مرکوز کرتا ہے، زبانوں کے درمیان خلیج کو ختم کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اردو ادب کی باریکیوں اور خوبصورتی کی وسیع تر سامعین تک رسائی حاصل ہو۔ حکومت عثمانیہ نظام حیدرآباد کے علمی وادبی کارنامے قابل تقلید اور اہم ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ گواہ ہے کہ ملک میں علم وادب اور اردو زبان کے فروغ میں نظام حیدرآباد نے بے حد اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس طرح نظام حیدرآباد نے اپنی علم پروری اور فیاضی سے اردو ذریعہ تعلیم کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرتے ہوئے 1917ء میں عثمانیہ یونیورسٹی کی سنگ بنیاد رکھا جو 1924ء میں یونیورسٹی بن کر تیار ہوگئی۔ اس یونیورسٹی کو قائم کرنے کا ایک اہم مقصد یہ تھا کہ اردو زبان کو یونیورسٹی کے لیے ذریعہء تعلیم بنایا جائے اور یونیورسٹی میں نہ صرف فنون بلکہ سائنس، کامرس، انجینیرنگ، طب اور قانون کی تعلیم بھی اردو کے ذریعہ دی جائے۔ اردو ذریعہ تعلیم کے مقصد کے حصول کے لیے اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس ہوئی کہ علوم وفنون کی ایسی کتابیں اردو میں تیار کی جائیں جو طلبا کو پڑھائی جاسکیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یونیورسٹی کے قیام کے چند ماہ بعد اگشت 1917 میں "دارالترجمہ عثمانیہ" (شعبہ تالیف و ترجمہ) قائم کیا گیا اور اس کے تحت مختلف مضامین اور کتابیں ترجمہ کی گئی۔ جامعہ کی نصابی مجلس اپنی ضروریات کی کتابوں کا انتخاب کرتی اور دارلترجمہ کو بھیجتی تھیں۔ اس طرح اردو زبان وادب کے فروغ میں درالترجمہ عثمانیہ کی علمی، ادبی اور تالیفی خدمات بے حد اہمیت کی حامل ہیں۔

حیدرآباد میں واقع اور پورے ہندوستان میں پھیلا ہوئی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) ہندوستان کا ایک مرکزی تعلیمی ادارہ ہے جو اردو زبان وادب کی ترویج وترقی میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ یونیورسٹی 1998 میں قائم کی گئی اور اس کا نام ملک کے ایک عظیم شخصیت، مولانا ابوالکلام آزاد کے نام پر رکھا گیا ہے جو ایک ممتاز مجاہد آزادی اور ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم ہیں۔ یونیورسٹی مختلف شعبوں میں انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ اور تحقیقی پروگراموں کی ایک وسیع فہرست پیش کرتی ہے جس میں ذریعہ تعلیم کے طور پر اردو پر خصوصی زور دیا جاتا ہے۔ اردو میں معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے یونیورسٹی کا عزم لسانی تنوع کے لیے اس کے جامع نقطہ نظر کے ساتھ اسے سیکھنے اور تحقیق کا ایک اہم مرکز بناتا ہے۔ یونیورسٹی کے اقدامات علمی سرگرمیوں کے ساتھ ہندوستان میں اردو زبان اور ثقافت کی مجموعی افزودگی اور تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

12.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- ادارہ ادبیات (حیدرآباد) کے قیام وپس منظر اور مقاصد سے واقف ہو سکیں۔
- ادارہ ادبیات (حیدرآباد) کی تصنیفی وتالیفی خدمات اور شعبہ جات کی بابت معلومات حاصل کر سکیں۔
- ادارہ ادبیات (حیدرآباد) کی امدادی ذرائع، ایوان اردو کی تعمیر اور موقف کو سمجھ سکیں۔

- دارالترجمہ (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر اور مقاصد کو جان سکیں۔
- دارالترجمہ (حیدر آباد) کی تخلیقی واشاعتی خدمات اور کمیٹیوں سے باخبر ہو سکیں۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد سے آشنا ہو سکے۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے قیام، وژن، مشن اور اہداف سے واقف ہو سکے۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تعلیمات، نظم و نسق، نئے اقدامات اور انفرادیت کو سمجھ سکیں۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کامیابیاں، ارتقائی اقدامات، اسکول، شعبہ جات، سٹلائٹ کیمپس اور ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم کو جان سکیں۔

12.2 ادارہ ادبیات (حیدر آباد)

حیدر آباد، تاریخ اور ثقافت سے خوب تر شہر اپنے متحرک منظر نامے میں اردو کے فروغ اور تحفظ کا ثبوت ہے۔ اپنی تاریخی اہمیت کے لیے مشہور حیدر آباد اردو ادب اور فنون کا ایک مرکز رہا ہے جہاں نظم گوئی، غزل خوانی، مشاعروں اور ادبی اجتماعات کی بھرپور روایت ہے۔ نظام حکومت کے ساتھ شہر کا عوام اور انتظامیہ نے مرکزی طور پر اردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حیدر آباد کے متعدد تعلیمی ادارے اردو میں کورسز اور پروگرام پیش کرتے ہیں اور اس زبان کے مسلسل ترقی کو یقینی بناتے ہوئے اردو کے شائقین کی نئی نسل کو فروغ دیتے ہیں۔ میڈیا مراکز، ثقافتی تقریبات اور حکومتی اقدامات اردو کے فروغ میں مزید تعاون حیدر آباد کو ایک متحرک مرکز بناتا ہے جہاں زبان پروان چڑھتی ہے، ترقی کرتی ہے اور شہر کی ثقافتی شناخت کا ایک لازمی حصہ بنی ہوئی ہے۔

یہ ادارہ ہر سال فروری/مارچ میں یوم قلی قطب شاہ کی تقریب مناتے ہوئے مختلف ادبی محفلوں اور نشستوں جیسے مشاعرہ، ڈرامہ، غزل گوئی وغیرہ کا انعقاد کرتا ہے۔ اس ادارہ میں ایک شعبہ ہے شعبہ امتحانات جس کے تحت مختلف کورسز جیسے اردو دانی، زبان دانی، عالم، فاضل، خوش نویسی اور خطاطی کے امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں۔ حکومت آندھرا پردیش نے اردو فاضل کو انٹر میڈیٹ (اعلیٰ ثانوی) کے مماثل قرار دیتے ہوئے بی اے میں داخلہ کے قابل تسلیم کیا ہے۔ یہ ادارہ ریاست کے اضلاع میں حرفت پر مبنی و ملازمت کے ضامن متعدد کورسز جیسے کمپیوٹر، گرافکس ڈیزائننگ، کیلی گرافی اور فنکشنل عربی۔

قیام و پس منظر: ادارۂ ادبیات اردو 1931ء میں میر حمایت علی خان اعظم جاہ بہادر کی سرپرستی میں قائم ہوا جس میں سید محی الدین قادری زور اور جامعہ عثمانیہ کے دیگر اہل علم حضرات جیسے مولوی عبدالمجید صدیقی، مولوی عبدالقادر سروری، مولوی عبدالقادر صدیقی، مولوی نصیر الدین ہاشمی، اور بابائے اردو مولوی عبدالحق وغیرہ کی کوششیں و کاوشیں قابل ستائش ہیں۔ دارالترجمہ اور عثمانیہ یونیورسٹی سے مختلف اس ادارہ کے مقاصد میں دکن میں اردو زبان و ادب کی توسیع و حفاظت اور اس علاقے کے نوجوانوں میں ادبی ذوق پیدا کرنا اور عوام میں اردو کے تئیں دلچسپی پیدا کرنا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس ادارہ کے لیے بیگم ڈاکٹر محی الدین قادری نے حیدر آباد کے پنجہ گٹہ علاقے میں زمین فراہم کی جس پر عمارت کی بنیاد 16 نومبر 1955ء میں اس وقت وزیر اعلیٰ، آندھرا پردیش کے ہاتھوں رکھی گئی۔ خواجہ حسن نظامی نے اس تعمیر شدہ عمارت کا نام

'ایوان اردو' رکھا اور اس کے پہلے صدر مہدی یار جنگ بنائے گئے۔ اس ادارہ کی پہلی تصنیف میر حسن اور میر مخدوم محی الدین کی تحریر کردہ ناول 'ہوش کے ناخن' ہے۔ اس ادارے میں 30ہزار سے زائد مخطوطات کے نایاب وقدیم نسخے، 40ہزار مطبوعہ کتابیں اور اس کے علاوہ نقشے و تصاویر کا ذخیرہ موجود ہے۔ 'سب رس' اس ادارے کا سب پہلے شائع ہونے والا رسالہ ہے جس کی ابتداء 1938ء میں ہوئی۔

ادارے کے مقاصد

1۔ اردو زبان کی ترقی وفروغ

2۔ اردو کے تہذیبی وادبی ورثہ کا تحفظ

3۔ نوجوانوں میں اردو کے تئیں دلچسپی، رغبت اور شوق وزوق پیدا کرنا

4۔ نوجوانوں میں اردو کی تعلیم کو عام کرنا

5۔ اردو ادیبوں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرنا

6۔ اردو کتب خانوں کا قیام

7۔ دکنی ادب وثقافت کا تحفظ

8۔ دکنی نوادرات ومخطوطات کا تحفظ

تصنیفی وتالیفی خدمات: یہ ادارہ حیدرآباد شہر کے علاوہ سابقہ ریاست حیدرآباد کے دیگر اضلاع میں اردو زبان وادب کے فروغ کا کام کرتا تھا اور اس کی ریاست کے اضلاع میں بھی شاخیں تھی۔ یہ ایک طرح کی ادبی تحریک تھی جس کے روح رواں اور بانی مشہور محقق ڈاکٹر محی الدین قادری زور تھے، اردو زبان وادب کی توسیع اور حفاظت، اردو کو مختلف علوم وفنون سے روشناس کرانا، سرزمین دکن میں اردو زبان وادب کا صحیح ذوق پیدا کرنا، تاریخ دکن کی خدمت اور ملک کے تاریخی اور ادبی آثار کی حفاظت اور تصنیف وتالیف میں رہبری اور مدد جیسے عوامل اس ادارہ کے مقاصد میں شامل تھے، جو اب تک بحسن خوبی انجام پائے۔ ادارہ ادبیات اردو آج کے دور میں بھی اپنی مطبوعات اور رسائل کے لیے شہرت رکھتا ہے۔ رسالہ ''سب رس'' اسی دارے کی دین ہے۔ اس کے علاوہ ادارہ ادبیات اردو کے امتحانات اردو ماہر، اردو عالم، اردو فاضل حیدرآباد و سکندرآباد، اضلاع وبیرون ریاست تلنگانہ کے تمام مراکز پر ایک ساتھ منعقد کرتے آرہا ہے۔ یہ امتحانات دونوں ریاستوں تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے مختلف تعلیمی اداروں میں کئی مساوی قابلیتوں کے برابر تصور کیے جاتے ہیں۔ اس دارے کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد کی اب بیشتر اردو کتابیں ریختہ ڈیجیٹل لائبریری کا حصہ ہیں، جن میں ''آب حیات'' از محمد حسین آزاد، ''ابن بطوطہ کا سفر نامہ ہندوستان'' از اقبال احمد، ''ابن رشد'' از محمد یونس انصاری، ''ابتدائی اردو'' کی تمام جلدیں از عبدالرحمن بارکر، ''آئین قیصری'' از محمد ذکاءاللہ، ''ابوالکلام کے افسانے''، ''آتش گل'' از جگر مرادآبادی، ''آثار الصنادید'' از سرسید، ''احسن التواریخ'' از منشی رام سہائے تمنا، ''اقبال کامل'' از عبدالسلام ندوی، ''آخری تحفہ'' از پریم چند، ''اردو دب کی تاریخ'' از نسیم قریشی، ''اردو کی پہلی کتاب'' تمام حصے از محمد حسین آزاد، ''اردوئے معلی'' از مرزا غالب، ''اسباب بغاوت ہند'' از سرسید، ''افادات سلیم'' از وحید الدین سلیم، جیسے اردو ادب کے شاہکار جبکہ رسائل میں ''ادب لطیف، ''ادبی دنیا، ''اردو سائیکولوجی، ''ارم، ''افادہ، حیدرآباد، ''افکار، بھوپال، ''البیان، امرتسر، وغیرہ جیسے

بیشتر شمارے یہاں موجود ہیں، ادارہ ادبیات اردو، حیدر آباد کے ذخیرے سے آپ گھر بیٹھے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ادارے کے شعبہ جات: نظام کے دور میں ادارے کے حسب ذیل شعبے میں فعال تھے:

- تعلیم بالغان
- اشاعت کُتُب
- کتب خانہ
- تحفظ علمی وادبی آثار
- میوزیم
- شعبہ نسواں
- تیاری اردو انسائیکلوپیڈیا
- ماہنامے کی اشاعت
- دفتری شعبہ

امداد: اس ادارے کو ابتدا میں 3,500 روپیے سالانہ کی سرکاری امداد دی جاتی تھی۔ پھر اس کے بانی ڈاکٹر محی الدین قادری زور کی حکومت سے نمائندگی کی وجہ سے 1944ء سے یہ امداد بڑھاکر 12,000 روپیے سالانہ کر دی گئی۔ حالانکہ سرکاری امداد اس کی ضروریات کی تکمیل کا ایک اہم ذریعہ تھا، تاہم دیگر ذرائع سے بھی مالی ضروریات کی تکمیل ہوتی تھی۔

اضافی امداد کے ساتھ نئی شرائط اور ادارے کا نیا کردار: ادارے کی اعلیٰ ترین مجلس میں بالالتزام جامعہ عثمانیہ کا ایک نمائندہ، سرکار کا ایک فرد اور ناظم تعلیمات بحیثیت رکن رہے گا۔ ادارے کے کتب خانے اور علمی ذخیرے محققین علم وادب کے لیے کھلے رہیں گے۔ ادارے پر لازم تھا کہ اضافی رقم کا نصف حصہ عمارتی فنڈ کے لیے مختص کیا جائے۔

ایوان اردو کی تعمیر: 1944ء سے 1948ء کے بیچ ہر سال پانچ ہزار روپیے سالانہ محفوظ کیے جاتے رہے۔ حیدر آباد کے سوماجی گوڑہ علاقے پر جہاں آج ایوان اردو کی عمارت کھڑی ہے وہ ڈاکٹر محی الدین زور کی اہلیہ کا عطیہ تھی۔ مگر ہر سال جمع پیسوں اور کچھ دیگر وسائل سے یہ عمارت مکمل ہوئی۔ عمارت کا افتتاح زور نے 22 مارچ 1960ء کو کیا تھا۔

ادارے کا موجودہ موقف: ادارہ ادبیات اردو آج کے دور میں بھی اپنی مطبوعات اور رسائل کے لیے شہرت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ادارہ ادبیات اردو کے امتحانات اردو ماہر، اردو عالم، اردو فاضل حیدر آباد و سکندر آباد، اضلاع وبیرون ریاست تلنگانہ کے تمام مراکز پر ایک ساتھ منعقد کرتے آرہا ہے۔ یہ امتحانات دونوں ریاستوں تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے مختلف تعلیمی اداروں میں کئی مساوی قابلیتوں کے برابر تصور کیے جاتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر اور مقاصد پر سیر حاصل بحث کیجیے۔

2۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی تصنیفی و تالیفی خدمات اور شعبہ جات کو بالتفصیل قلمبند کیجیے۔

3۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی امدادی ذرائع، ایوان اردو کی تعمیر اور موقف کی تشریح مطلوب ہے۔

12.3 دارالترجمہ (حیدر آباد)

اردو زبان و ادب سے حیدر آباد شہر اور دکن کا بہت گہرا تعلق ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ اس زبان کے فروغ و ترقی میں اس شہر کا کردار اہم اور قابل ذکر ہے۔ جب بھی حیدر آباد اور اس کے عظیم شخصیات نے اردو کے فروغ کے لیے کچھ اہم تعلیمی کام کرنے کا ارادہ کیا ہے تو پھر اس نتیجے میں کسی نہ کسی ایک اہم ادارے کا وجود عمل میں آیا ہے۔ جس کی ایک مثال دارالترجمہ کا قیام ہے کیونکہ جب اس شہر کے مشاہیر علماء نے محسوس کیا کہ جدید علوم و فنون کی تعلیم اردو زبان میں دی جانی چاہیے اور اس بات کو اہمیت دیتے ہوئے میر عثمان علی خان تک پہنچایا گیا۔ کیونکہ علم وادب کے فروغ میں نظام حیدر آباد کی خدمات بے مثال اور لاجواب ہے۔ یہی سبب رہا کہ 1917ء میں عثمانیہ یونورسٹی کی سنگ بنیاد رکھی گئی اور 7 سات کی کثیر محنت و مشقت کے بعد 1924ء میں یونیورسٹی معرض وجود میں آئی۔ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانا اس یونیورسٹی کا اصل مقصد تھا جس کی تکمیل کے لیے اس قسم کے ادارے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی تاکہ جدید علوم و فنون کی کتابیں ترجمہ کرایا جاسکے۔ اس طرح یہ ادارہ جامعہ عثمانیہ کے لیے ایک اہمیت کا حامل اور حیدر آباد کے لیے اردو زبان و ادب کے فروغ کا ایک اہم حصہ بن گیا۔

قیام و پس منظر: نواب میر عثمان حیدر آباد کی علمی و ثقافتی ترقی کے خواہاں تھے چنانچہ انہوں نے 22 ستمبر 1918ء کو ایک فرمان جاری کیا کہ "ایک شعبہ تالیف و تراجم قائم کیا جائے جو مغربی زبانوں کے اعلیٰ درجے کی تصانیف کا اردو زبان میں ترجمہ کرے اور ضروری مباحث پر عمدہ تالیفات کا اہتمام کرے۔" یہ وہ دور تھا جب ملک میں اور خصوصاً حیدر آباد میں جدید علوم و فنوں کی کتابیں اردو زبان میں موجود نہیں تھیں اور عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا۔ یونیورسٹی کے ذریعے تعلیم اردو ہونے کی وجہ سے اس کے قیام کے وقت بھی کم از کم کچھ اردو کتابوں کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس کے لیے پہلے سے کتابوں کی تیاری و انتظام کرنا تھا۔ دارالترجمہ کے قیام کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جدید علوم و فنون کی کتابیں پہلے سے اردو زبان میں ترجہ کرا لیے جائیں تاکہ یونیورسٹی کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

قیام کے مقاصد: مولوی عبدالحق صاحب اپنی کتاب 'مقدمات عبدالحق' میں دارالترجمہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اس سر رشتہ کا کام صرف یہی نہ ہوگا (اگرچہ کہ یہ اس کا فرض اولین ہے) کہ وہ نصاب تعلیم کی کتابیں تیار کرے بلکہ اس کے علاوہ ہر علم پر متعدد اور کثرت سے کتابیں تالیف و ترجمہ کروائے تاکہ لوگوں میں علم و شوق بڑھے، ملک میں روشنی پھیلے، خیالات و قلوب پر اثر پیدا ہو، جہالت کا استحصال

ہو۔"

رفاقت علی شاہد اپنی کتاب 'تحقیقی شناس' میں دارالترجمہ کے مقاصد کو بیان کرتے ہیں:

1۔ مغربی زبانوں میں موجود علوم وفنون کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا تاکہ اردو زبان میں علوم وفنون کی تدریس کے نصابی کتب کی ضرورت پوری ہو سکے۔

2۔اردو میں ترجمہ کرائی جانے والی کتب کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

3۔ مغربی زبانوں میں علوم وفنون کی بلند پایہ کتابوں کا ترجمہ محض اس لیے نہیں کرایا جائے کہ نصابی ضروریات پوری ہو سکیں بلکہ ان کتب کے اردو ترجموں سے اردو ادب میں جدید علوم کی کتب کا اضافہ کرنا بھی مقصود تھا۔

4۔زبان وبیان کے اعتبار سے علوم جدید کی کتب کو ادبی معیار کے عین مطابق پیش کرنا تاکہ اردو زبان کی ہمہ گیریت اور اہمیت واضح ہو سکے۔

تخلیقی واشاعتی خدمات: دارالترجمہ کی اصل تخلیقی واشاعتی سفر 35 سال جاری رہا جو 1917ء میں شروع ہو کر 1951ء میں اختتام پذیر ہوا۔ اسی مختصر سے عرصے میں اس ادارے کے ماتحت ایک کثیر تعداد میں کتابوں کا ترجمہ ہو کر شائع کیا گیا۔مذکورہ کتابیں موضوع کے اعتبار سے اہم ہونے کے ساتھ ان کتابوں کے مترجمین و مولفین بھی اس دور کے بڑے اردو داں علماء و ادیب تھے۔ان لوگوں نے ترجمہ کرتے ہوئے سادگی، روانی اور ادبی زبان کا استعمال کر کے ان کتابوں کو ادبی رنگ دیا ہے اور کسی حد تک اردو زبان وادب کی کتابوں کی ضرورت پوری ہو گئی تھی۔دارالترجمہ 1950ء تک اپنے سرگرمیوں میں مشغول رہا اور حیدرآباد میں پولیس مشن کے بعد نظام حکومت کی عمل داری ختم کر دی گئی اور ریاست حیدرآباد اور جامعہ عثمانیہ کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔اس کے بعد جامعہ عثمانیہ کا انتظام حکومت ہند کے سپرد ہو گیا لیکن اس سانحہ نے اردو زبان کی ترقی وفروغ میں رکاوٹ ثابت ہوا اور جامعہ عثمانیہ میں اردو کی جگہ انگریزی کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت دے دی گئی۔ڈاکٹر محمد مجیب کی کتاب "تاریخ تمدن ہند" دارالترجمہ سے شائع ہونے والی آخری کتاب 1951ء میں منظر عام پر آئی اور اس طرح دارالترجمہ کی 35 سالہ تخلیقی واشاعتی سفر کا خاتمہ ہوا۔امیر جامعہ (وائس چانسلر) ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کے فوری وفات کے بعد معاون امیر جامعہ (پرو وائس چانسلر) کے ہاتھوں 1918ء میں عثمانیہ یونیورسٹی کا افتتاح ہوا۔اردو میں کتابوں کے تراجم کی کوشش پہلے سے ہی کی جارہی تھی اس لیے افتتاح کے دوسرے دن سے باقاعدہ تعلیم کی شروعات ہو گئی۔

اس ادارے نے اپنے ابتدائی مرحلے میں ابتدائی، ثانوی جماعتوں کے لیے کتابوں کا ترجمہ کیا لیکن عثمانیہ یونیورسٹی کے قیام کے بعد انٹرمیڈیٹ (آرٹس، سائنس و کامرس)، بی اے، بی ایس و بی کام، ایم اے، ایم ایس سی، ایم کام، قانون، سماجیات، طب یونانی، ادویات، انجینئرنگ (میکانیکل، سیول والیکٹریکل وغیرہ) اور ریاضی وگیرہ کی کتابوں کے ترجمہ کی ذمہ داری بھی بخوبی سرانجام دیا۔اس ادارے نے منجملہ 465 کتابوں کا ترجمہ کیا اور 1917ء سے لیکر 1948 تک اپنی تالیف وتصنیف کی عظیم الشان خدمت کی روایات جاری رکھا۔ 1950ء میں اردو طبقہ اور اس کے محبین کے لیے ایک مکروہ اور ناقابل برداشت سانحہ ہوا وہ یہ کہ عثمانیہ یونیورسٹی کی ذریعہ تعلیم کو اردو سے انگریزی کر دیا گیا اور اس طرح دارالترجمہ (شعبہ تالیف وترجمہ) کی اہمیت اور وجود دونوں ختم ہو گئے۔

علم طب کے شعبہ میں دارالترجمہ کی خدمات قابل ذکر ہے کیونکہ 1925ء سے اس شعبے کی کتابوں کا ترجمہ شروع کیا گیا۔اس شعبے

میں چند کتابوں کے منظر عام پر آنے کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی میں طبیہ کالج قائم ہوا اور اس بابت مجیب الاسلام لکھتے ہیں کہ "دارالترجمہ میں طب اور میڈیسن کے مترجمین ڈاکٹر محمد عثمان، ڈاکٹر غلام دستگیر، ڈاکٹری مفتی شاہ نواز، ڈاکٹر محمد مشرف الحق، ڈاکٹر فضل کریم، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن، ڈاکٹر مختار حسین، ڈاکٹر حیدر علی، ڈاکٹر حسن علی خان، ڈاکٹر حامد حسن، ڈاکٹر خورشید حسن اور علامہ حکیم کبیر الدین نے جن موضوعات کے ترجمے کیے ان کی تعداد پینتالیس (45) ہے۔ ان میں سے چونیتس (34) تراجم شائع ہوئے دو کتابیں تالیف کی گئیں جن میں سے ایک کتاب مصطلحات کی بھی شامل ہے۔ یہ دونوں تالیف شائع ہوئیں۔ اس طرح چھتیس (36) تراجم و تالیفات شائع ہوئے۔ ان تمام تراجم میں امراض ان کی پیدائش، ان کا بڑھنا، ان کی مختلف صورتیں ان کی نوعیت، ان کی تشخیص، امراض کی روک تھام اور ان کے علاج وغیرہ سے متعلق تمام باتوں کو واضح طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ "اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں علم طب کی تعلیم میں اس ادارہ کا کردار بہت اہم ہے۔

تحقیقی خدمات: تحقیقی خدمات سے مراد اس ادارے کی اصطلاحات کے سلسلے میں کی گئی کاوشیں ہیں جو مجلس وضع اصطلاحات کی مرہون منت ہیں۔ اردو تحقیق سے متعلق چند قابل ذکر کتابیں درج ذیل ہیں:

1۔ مجموعہ اصطلاحات تدریسیات

2۔ اصطلاحات ریاضیات

3۔ اصطلاحات علم ہیت

4۔ مصطلحات طب

5۔ فرہنگ اصطلاحات کیمیا

6۔ فرہنگ اصطلاحات طبیعیات

7۔ نثری اصطلاحیں

اس کے علاوہ چند اہم کتابیں:

1۔ امپیرل گزیٹیر آف انڈیا (شمالی اور جنوبی ہند کے ہندو خاندان)

2۔ تاریخ فرشتہ (چار جلدیں)

3۔ سیاسی تاریخ ہند

4۔ تاریخ دکن

ادارے کی کمیٹیاں: جدید علوم و فنون کی کتابوں کے ترجمے اور اصطلاح سازی کی بابت درست فیصلے کی غرض سے دارالترجمہ میں متعدد کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھی جن کی تفصیل درج زیل ہے:

1۔ ارکان دارالترجمہ: مولوی عبدالحق (ناظم) غلام محمد خان، عبداللہ عمادی، مولوی سید علی رضا، مولوی عبدالحلیم شرر، نصیر الدین ہاشمی، قاضی محمد حسین، چوہدری برکت علی، محمد سعید الدین، مولوی سید ہاشمی فرید آبادی، نعمت اللہ خان، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولوی محمد الیاس برنی، مولوی ظفر علی خان، قاضی تلمیذ حسین اس کمیٹی کے ممبران تھے جن کی ذمہ داری ترجمے کے معیار کو درست بنانا اور قائم و دائم رکھنا۔ مولوی

عبدالحق (ناظم) جب یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں بحیثیت پروفیسر مقرر ہوئے تو پھر مولانا عنایت اللہ دہلوی کو 1927ء میں بحیثیت ناظم اس ادارہ کی ذمہ سونپی گئی اور ایک ماہر مترجم کی بھی تقرری ہوئی۔

2۔ مستقل ارکان مجلس وضع اصطلاحات: مولوی عبدالحق (بہ اعتبار عہدہ ناظم دارالترجمہ) مولوی عبدالوحید، مولوی مہدی خان کوکب، مولوی حمیدالدین، مولوی علی حیدر طباطبائی (صدر یار جنگ) اپنے عہد کے ممتاز عالم اور ماہر زبان ہونے کی وجہ سے اس کمیٹی میں شامل کئے گئے تھے تاکہ اردو زبان میں مناسب اصطلاحات وضع کئے جاسکیں۔

3۔ مجلس اہل علم: اصطلاحات سازی میں خان محمد افضل خان، پروفیسر عبدالواسع، پروفیسر عبدالرحمٰن، مرزا محمد ہادی رسوا، مولانا سلیمان ندوی اور سر سید راس مسعود سے مشورے اور ان کے علم سے استفادہ کے لیے اس کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔

4۔ مجلس انتخاب نصاب: تمام زبان اور مضمون کے ماہرین کو اس کمیٹی رکھا گیا تاکہ تمام علوم وفنون کی معیاری و مستند کتابوں کو درجات اور کورسز کے اعتبار سے ترجمہ کے لیے منتخب کیا جاسکے۔

5۔ مجلس نظر ثانی: اس کمیٹی کی ذمہ تمام ترجمہ شدہ کتابوں اور وضع کردہ اصطلاحات کی نظر ثانی کرے اور اس کمیٹی کے ذمہ دار حاجی صفی الدین کو بنایا گیا تھا۔

6۔ ناظر امور مذہبی: اس کمیٹی کی ذمہ داری تھی کہ مذہبی نقطہ نظر سے ترجمہ شدہ کتابوں کا جائزہ لے اور اس کا ناظر علی حیدر طباطبائی تھے۔

7۔ مشیر ادب: علی حیدر طباطبائی مشیر ادب اور ناظر امور مذہبی دونوں ذمہ داریاں ابتداء سے ہی نبھارہے تھے لیکن ملازمت سے سبکدوشی کے بعد مشیر ادب کے عہدہ پر جوش ملیح آبادی کی تقرری ہوئی جو پہلے اس ادارہ میں مترجم انگریزی ادب کی حیثیت سے کام کررہے تھے اور ناظر امور مذہبی کی حیثیت سے مولانا عبداللہ العمادی کی تقرری ہوئی۔

دارالترجمہ کی بے مثال ترجمہ وتالیفی خدمات کی بدولت اردو زبان وادب کو خاطر خواہ عروض ملا اور یہ زبان تمام جدید علوم وفنون کے لیے ذریعہ تعلیم کے قابل بنی نیز اس اس اداہ کی وجہ سے سائنس و ٹکنالوجی کے میدانوں میں تعلیم کے راہ ہموار ہوا۔ منجملہ اس ادارے کا قیام اردو زبان کی تاریخ میں ایک روشن مینار ہے اور اس نے اپنے مختصر عرصے میں اردو زبان کی بے انتہا خدمت کی ہے۔ اس ادارے کے خدمات آج بھی قابل ستائش ہیں اور اس نے اردو زبان کی ترقی وفروغ کے لیے نئے امکانات کا پیش خیمہ پیش کیا ہے۔ اردو ترجمہ کے میدان میں اس ادارے نے جو خدمات انجام دی ہے وہ صرف لائق تحسین ہی نہیں بلکہ بے مثال بھی ہے لیکن اس زبان کی بدنصیبی اور محرومی کہ اس ادارے کی تمام کتابیں شائع نہ ہوسکیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ دارالترجمہ (حیدرآباد) کے قیام وپس منظر اور مقاصد کو وضاحت سے بیان کیجیے۔

2۔ دارالترجمہ (حیدرآباد) کی تخلیقی واشاعتی خدمات کی تشریح کرتے ہوئے اس کی کمیٹیوں پر روشنی ڈالیے۔

12.4 مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی(MANUU)ایک مرکزی یونیورسٹی ہے ۔ یہ پارلیمنٹ کے ایک قانون کے ذریعے جنوری 1998 میں کل ہند دائرہ کار کے ساتھ قائم کی گئی۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا صدر دفتر اور مرکزی کیمپس گچی باولی حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہ کیمپس 200 ایکڑ کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ملک کے دور دراز علاقوں میں بسنے والے تعلیم سے محروم اور اردو ذریعۂ تعلیم کی پہلی نسل کے طالب علموں کے لیے روایتی و فاصلاتی طرز کے پروگراموں کے ذریعے اعلیٰ تعلیمی خدمات فراہم کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ 1998 میں یونیورسٹی نے فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں سے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا اور 2004 میں اس نے اردو میڈیم کے ریگولر وروایتی پروگراموں سے اپنی تعلیمی و تحقیقی بنیادوں کو مستحکم کیا۔

یہ جامعہ ایک بلند پایہ عالم، دانشور، بہترین ادیب، ایک بے مثال مقرر، عظیم مجاہد آزادی، آزاد ہندوستان کے تعلیمی نظام کے منصوبہ ساز اور ملک میں جدید اور سائنسی تعلیمی اداروں کے بانی، مولانا ابوالکلام آزاد کے نام پر قائم کی گئی ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اس وقت موجودہ شعبوں اور مراکز کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اصلاحی اقدامات کے ذریعے ان افراد کو تعلیم سے بہرہ ور کرنے کی کوشش میں مصروف ہے جو اب تک اس سے محروم تھے۔ اس کے علاوہ وہ بالعموم ملک کی نوجوان نسل اور بالخصوص اردو بولنے والے طبقے کی بڑھتی ہوئی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے بھی کوشاں ہے۔ یونیورسٹی نے تعلیم، تحقیق، نظم و نسق کے تمام محاذوں پر متعین وِژن، مشن اور مقاصد کے ساتھ قابل ذکر پیش رفت کی ہے۔

وِژن: شمولیتی پالیسی پر کاربند رہتے ہوئے اردو کے ذریعے معیاری تعلیم تک رسائی فراہم کرنا۔

مشن: سماجی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی طور پر سماج کے پچھڑے طبقات کو بااختیار بنانا تاکہ انہیں مرکزی دھارے میں شامل کیا جاسکے اور اس طرح ملک کی سماجی و معاشی ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنا۔

مانو ایکٹ 1996 (نمبر 2 آف 1997) سیکشن 4 کے تحت یونیورسٹی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- اردو زبان کا فروغ اور اس کی ترقی
- اردو ذریعۂ تعلیم سے تکنیکی و پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کی فراہمی
- روایتی تدریس اور فاصلاتی نظام تعلیم کے توسط سے اردو میڈیم میں اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے خواہش مندوں کے لیے رسائی کے وسیع مواقع کی فراہمی
- تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ

دیگر اہداف

- باہمی تعامل اور اختراعی تدریس واکتساب پر خصوصی توجہ کے ساتھ ساتھ سماجی رابطے کے ذریعے طلبا کو اردو زبان میں تعلیم کا بہترین تجربہ فراہم کرانا۔

- تعلیمی و تحقیقی نتائج اور رسائی کے اقدامات میں عالمی سطح کی بہترین روایات اور معیار کی پابندی کرنا۔
- قومی و بین الاقوامی بازاروں میں اہل و قابل افراد کی بڑھتی ہوئی ضرورت کی تکمیل کے لیے طلبا کی استعداد میں اضافہ کرنا۔
- مسلسل تعلیم، اسپانسر کردہ تحقیق اور مشاورت کے ذریعے داخلی آمدنی اور وصولیابی میں توسیع واضافہ کرنا۔
- ملکی معیشت کی ترقی میں حصہ ادا کرنے والی اہل افرادی قوت کی تیاری کے ذریعے لاکھوں غریب افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانا۔
- وسائل کا مؤثر اور بھرپور استعمال کرنا اور عمل پر مبنی متعین اقدامات کے ذریعے یونیورسٹی کو ایک اسمارٹ، ڈیجیٹل اور صاف ستھرے کیمپس میں تبدیل کرنا۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایکٹ میں شامل آرڈیننس کے مطابق ذریعہ تدریس وامتحانات ذریعہ تعلیم اردو ہوگا۔
- تمام امتحانات کے سوالیہ پرچے اور ان کے جوابات اردو زبان ہی میں دیے جائیں گے البتہ تمام زبانوں کے امتحانات کے سوالیہ پرچے اور ان کے جوابات متعلقہ زبان ہی میں دیے جائیں گے۔
- ضابطہ پر مبنی مالیت کی فراہمی کے لیے یو جی سی نے کارکردگی کے جو معیار متعین کیے ہیں، یونیورسٹی ان کی تکمیل کررہی ہے جن کا اظہار تعلیم، تحقیق اور نظم و نسق کے کاموں کے حوالے سے یونیورسٹیوں کی ہمہ جہتی ترقی اور پیش رفت کو ظاہر کرنے والے تعین قدر وپیمائش اشاریوں سے ہوتا ہے۔

تعلیمات: اپنے مختلف شعبہ جات کے تحت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کل 84 پروگرام اور کورسز (25 پی ایچ ڈی؛ 21 پوسٹ گریجویشن؛ 10 گریجویشن؛ 05 پی جی ڈپلوما اور 05 ڈپلوما اور 2 سرٹی فیکیٹ کورسز) فراہم ہیں۔ ان کے علاوہ پالی ٹکنک کے ذریعے (08 ڈپلوما) اور آئی ٹی آئی کے ذریعے (08 سرٹی فیکیٹ ٹریڈس) کے کورسز فراہم ہیں۔ مزید یہ کہ یونیورسٹی انتخاب پر مبنی کریڈٹ سسٹم کے ذریعے بازار کی ضرورتوں کے مطابق، لچک دار تعلیمی فریم ورک کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی اختراعی اور مناسب حال معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

نظم و نسق: یونیورسٹی میں شفافیت اور جواب دہی کے لیے پہلے سے قائم تنظیمی ڈھانچوں کے ساتھ مؤثر نظم و نسق کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ یونیورسٹی اپنے داخلی دفتری عمل کو درست رکھنے کے لیے معروضہ نظم وضبط (ای- گورننس) کی جانب پیش رفت کررہی ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی وزارت فروغ انسانی وسائل کے مشن پر مبنی ہدایات کا حصہ ہے۔ جیسے سوچھ بھارت ابھیان؛ سوچھ بھارت۔ سوستھ بھارت؛ سوچھتا پکھواڑہ؛ ایک بھارت- شریشٹھ بھارت؛ بیٹی بچاؤ- بیٹی پڑھاؤ؛ وِدیا ساکشرتا ابھیان اور پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ NKN-NME-ICT کے ڈیجیٹل انڈیا پروجیکٹ میں بھی یونیورسٹی شریک ہے جس میں کیمپس رابطہ، یو جی سی انفلب نیٹ، این ڈی ایل کلسٹر، سوایم اور بھارت وانی وغیرہ شامل ہیں۔

نئے اقدامات

- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے دینی مدارس کے طلبا کو تعلیم کے مرکزی دھارے میں شمولیت کا موقع فراہم کرنے اور داخلے کے مجموعی تناسب میں اضافے کے لیے ایک برج کورس کا آغاز کیا ہے۔

- یونیورسٹی نے تمام تعلیمی پروگراموں کے لیے انتخاب پر مبنی کریڈٹ سسٹم (CBCS)اور کورس کی قدر وقیمت میں اضافے کے لیے نان۔سی جی پی اے کریڈٹ کورس کے طور پر MOOCsکا نفاذ کیا ہے۔
- قومی و بین الاقوامی اداروں کے ساتھ اسٹریٹجک نیٹ ورک شراکت داری کے لیے 14 یادداشتِ مفاہمت (MoUs)ترتیب دی گئیں تاکہ شراکت کے ذریعے تعلیمی، تحقیقی اور تربیتی سرگرمیوں میں وسعت دی جاسکے۔
- یونیورسٹی کے مختلف وابستگان کی توقعات کی تکمیل اور انہیں متوازن شکل دینے کے لیے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات۔
- مختلف اصلاحی اقدامات کے ذریعے طلبا کی ہمہ جہت ترقی پر توجہ ۔
- مائنر ریسرچ اور انوویشن پروجکٹس(Minor research and Innovation projects)کے لیے مالیت کی فراہمی کے ذریعے اساتذہ کا تعاون۔
- اردو زبان میں سلطان قلی قطب شاہ کی خدمات کی یاد میں 'قلی قطب شاہ یادگاری خطبہ' کا اہتمام۔
- منصوبہ بندی اور ترقی کا ایک صیغہ قائم کیا گیا ہے تاکہ مستقبل کے لیے یونیورسٹی کے وِژن، مشن اور مقاصد سے ہم آہنگ حکمت عملی اور منصوبۂ عمل تیار کیا جائے اور پلان اسکیموں کے لیے ایک نوڈل ایجنسی کی حیثیت سے اور مختلف تعلیمی و انتظامی اکائیوں کے ساتھ باہمی تعاون سے کام کیا جاسکے۔
- داخلی معیار ضمانت سیل(IQAC)، مانو نے یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات، نظامتوں، مراکز، ٹیچر ایجوکیشن کالجز، بیرونی کیمپس، پالی ٹکنکس، صنعتی تربیتی اداروں(ITIs) ،ماڈل اسکولوں اور انتظامی، تعلیمی و ترقیاتی صیغوں سے داخلی معیار ضمانت سیل کے کوآرڈی نیٹرس کا تقرر کرکے حصول معیار کی حکمت عملیوں کے نفاذ کی نگرانی کا ایک نظام شروع کیا ہے۔
- داخلی معیار ضمانت سیل(IQAC)نے طلبا کا ایک آن لائین بازرسائی (فیڈ بیک) تیار کیا ہے جو مانو کے ہر رجسٹرڈ طالب کے علم کے UMSiپر سمسٹر امتحان سے قبل دستیاب رہے گا۔ بازرسائی (فیڈ بیک کا یہ نظام مانو کے انفارمیشن ٹکنالوجی مرکز کی مدد سے دسمبر 2018 کے سمسٹر امتحانات سے نافذ کیا گیا تاکہ اس کے ذریعے مانو میں تدریس، اکتساب اور تعین قدر کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔
- داخلی معیار ضمانت سیل(IQAC)کی پہل کے نتیجے میں یہاں ڈین تحقیق و مشاورت اور ڈین بین الاقوامی طلبا کے دفاتر قائم کیے گئے تاکہ تحقیق کو فروغ دیا جائے اور مانو کو بین الاقوامی طلبا کے لیے بھی پرکشش بنایا جاسکے۔

انفرادیت: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی(مانو)ملک کی بہترین یونیورسٹیوں میں شامل ہے جہاں عمومی، تکنیکی، پیشہ ورانہ اور پیشہ جاتی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔یونیورسٹی کو نیشنل اسسمنٹ اینڈ اکریڈیٹیشن کونسل (NAAC)نے 2022 میں "A+" گریڈ عطا کیا ہے۔اس کے علاوہ یونیورسٹی اس حیثیت سے بھی منفرد ہے کہ یہاں ابتدائی سے لے کر ڈاکٹریٹ تک تعلیم کی تمام سطحوں پر اردو میڈیم سے تعلیم دی جاتی ہے۔یونیورسٹی ملک میں اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک پسندیدہ منزل بن چکی ہے۔اس نے سماج کے سب سے زیادہ ضرورت مند طبقات کو اپنی طرف متوجہ کیا اور انہیں اعلیٰ تعلیم کے مرکزی دھارے میں شامل کیا ہے۔اعلیٰ تعلیم کی ڈگریاں عطا کرنے والے 800 اداروں کے جائزے کی بنیاد پر یونیورسٹی کو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف رینکنگ فریم ورک - NIRF 2017 کے تحت 101-150 کے زمرے میں شامل کیا

گیا ہے۔اس کے علاوہ ڈی ایس ٹی کی شائع شدہ رپورٹ کے مطابق مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کو سرکاری مالی تعاون یافتہ یونیورسٹیوں میں پبلی کیشنز کے لحاظ سے 24ویں اور حوالوں کے لحاظ سے 30ویں مقام پر رکھا گیا ہے۔

اس وقت ملک کی 11 ریاستوں میں یونیورسٹی کے 18 سٹلائٹ اور آف کیمپسز قائم ہیں۔اور تقریباً 6000 طلبا روایتی طرز تعلیم کے مختلف پروگراموں کے ذریعے حصولِ تعلیم میں مصروف ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم کی جانب سے فاصلاتی طرز کے مختلف پروگرام فراہم کیے جاتے ہیں جو اس کے 9 علاقائی مراکز، 5 ذیلی علاقائی مراکز اور تقریباً 158 مطالعاتی مراکز کے ذریعے 1.5 لاکھ سے زائد طلبا تک مختلف کورسز ان کے گھروں تک پہنچانے کی کوشش میں مصروف ہے۔یونیورسٹی کے تعلیمی کیمپس ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں جیسے 4 صنعتی تربیتی ادارے(ITIs) بالترتیب حیدرآباد(تلنگانہ)، بنگلور(کرناٹک)، دربھنگہ(بہار) اور کٹک(اوڈیشہ) میں؛ 5 پالیٹیکنک کالج حیدرآباد(تلنگانہ)، بنگلور(کرناٹک)، دربھنگہ(بہار)، کٹک(اوڈیشہ) اور کڑپہ(آندھرا پردیش) میں قائم ہیں۔ یہ ادارے یونیورسٹی کے ایک اہم مقصد یعنی اردو ذریعہ تعلیم سے تکنیکی و پیشہ ورانہ مضامین کی تعلیم کی فراہمی کی تکمیل کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ یونیورسٹی نے سری نگر(جموں و کشمیر)، دربھنگہ(بہار)، بھوپال(مدھیہ پردیش)، آسنسول(مغربی بنگال)، سنبھل(اترپردیش)، اورنگ آباد(مہاراشٹرا)، نوح(میوات، ہریانہ) اور بیدر(کرناٹک) میں تعلیم اساتذہ کے آٹھ کالج بھی قائم کیے ہیں۔ جہاں مختلف تربیتی پروگراموں کے ذریعے اساتذہ کی شخصی و ذہنی ارتقا کا کام انجام دیا جاتا ہے۔یونیورسٹی کا ایک سٹلائٹ کیمپس لکھنؤ(اترپردیش) میں قائم ہے جہاں گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور تحقیق کے پروگرام فراہم ہیں۔ یونیورسٹی نے ایک اہم مقصد یعنی خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے بڈگام(جموں و کشمیر) میں آرٹس و سائنس کالج برائے خواتین بھی قائم کیا ہے۔اردو کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے اپنے مشن کی تکمیل اور نئی نسل میں اردو کے لیے شوق پیدا کرنے کے لیے یونیورسٹی نے حیدرآباد، دربھنگہ اور نوح میں تین ماڈل اسکول بھی قائم کیے ہیں تاکہ اردو میڈیم میں معیاری اسکولی تعلیم فراہم کی جا سکے۔

یونیورسٹی میں کئی تعلیمی امدادی مراکز بھی قائم ہیں جیسے مرکز برائے فروغ انسانی وسائل (HRDC) ، مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ (IMC) ، انفارمیشن ٹکنالوجی مرکز (CIT) ، نظامت برائے ترجمہ و اشاعت (DTP)، نظامت داخلہ اور ضمانتِ معیار کا داخلی سیل (IQAC) وغیرہ، جو یونیورسٹی کی قدر و قیمت میں اضافہ کرتے ہیں۔

اردو ذریعہ تعلیم سے تدریس، تحقیق اور تخلیق کے لیے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کوششوں نے اسے ایک ایسی رجحان ساز اور رہنما یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا ہے جو ہندوستانی زبانوں کے تمام اداروں کو روشنی فراہم کر رہی ہے تاکہ وہ بھی اپنی زبانوں میں سائنس و ٹکنالوجی کی تعلیم فراہم کرنے کی اپنی اہلیت کا استعمال کریں۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے پاس ترقی، توسیع اور اپنی سرگرمیوں کو بڑھانے کا واضح تصور موجود ہے جو ملک کے ابھرتے ہوئے معاشی ماحول سے مطابقت رکھتا ہے اور سرگرمیوں میں بے تحاشہ اضافہ کی وجہ سے درکار افرادی قوت میں کمی کو پورا بھی کر سکتا ہے۔ یہ تصور معیاری تعلیم، تحقیق کے فروغ، داخلی وسائل کی تخلیق، بنیادی ڈھانچے کی تیاری، طلبا مرکوز اقدامات، ای گورننس اقدامات، توسیعی اقدامات وغیرہ کے حوالے سے یوجی سی کے منصوبے اور وزارت فروغ انسانی وسائل کی ہدایات کے مطابق ہے۔یونیورسٹی قومی ایجنڈہ برائے رسائی، مساوات اور معیار پر بھی کاربند ہے۔یونیورسٹی میں اس بات کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے کہ یہاں سے فارغ ہونے والے تمام طلبا انگریزی

زبان اور انفارمیشن ٹکنالوجی میں بھی ضروری مہارت حاصل کریں۔اس سے اردو زبان بھی مستحکم ہوگی اور اردو بولنے والے لوگ ملک کے دیگر طلبا کے ساتھ عمودی اور افقی دونوں سطحوں پر مسابقت کر سکیں گے۔

کامیابیاں

- رسائی: مجموعی داخلہ تناسب میں بتدریج اضافہ برقرار رکھنا تاکہ اس کے ذریعے پیشہ ورانہ طور پر مسابقت کرنے والی اور سماجی طور پر حساس افرادی قوت تیار کی جائے۔
- مساوات: یونیورسٹی میں شمولیاتی پالیسیاں جاری ہیں اور اعلیٰ تعلیم کے مستحق اور خواہش مند تمام لوگوں کے لیے موزوں ترین ماحول میں توسیع اور بااختیار بننے کے مواقع فراہم کیے جارہے ہیں تاکہ وہ زندگی اور اس کے اقدار سے ہم آہنگ ہو سکیں اور پورے اعتماد کے ساتھ ہر قسم کی سماجی مشکلات کا سامنا کر سکیں۔
- معیار: بنیادی ڈھانچے اور سہولتوں میں قابل ذکر اضافے کے ساتھ ساتھ طالب علم-استاد کے تناسب کو کم سے کم کرنے کے لیے معیاری اساتذہ جیسے ایڈ جنکٹ/وزیٹنگ/گیسٹ اساتذہ میں بھی اضافہ۔
- بہترین روایات: تعاون و مدد کے مختلف نظاموں اور ارتقائی اقدامات کے ذریعے طلبا کو بااختیار بنانا؛
- تعاون کے نظام: ہوسٹل کی سہولت، تعلیمی وظائف، خواتین، خصوصی اہلیت کے حامل افراد کے لیے عمر میں رعایت وغیرہ۔

ارتقائی اقدامات: سیول سروس امتحانات کوچنگ اکیڈمی (CSECA) اور مساوی مواقع سیل (EOC) کے تحت انتہائی عصری انتظامات کے ساتھ کوچنگ کی سہولت، تعیناتی و تربیت سیل کے زیر اہتمام شخصیت کا ارتقا، ورکشاپس کے علاوہ لینگویج و کمپیوٹر لیب کے ذریعے مہارتوں کا فروغ، مشاورت اور تربیتی نظام کے ذریعے اعتماد میں اضافہ، کھیل کود، تفریحی و ثقافتی سرگرمیوں اور این ایس ایس کے ذریعے صلاحیتوں کی بہتر نشوونما۔

اسکول(Schools)

- اسکول برائے آرٹس و سماجی علوم
- اسکول برائے کامرس و کاروباری انتظامیہ
- اسکول برائے تعلیم و تربیت
- اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات
- اسکول برائے صحافت و ترسیل عامہ
- اسکول برائے سائنس
- اسکول برائے ٹکنالوجی

شعبہ جات(Departments)

شعبہ عربی	شعبہ مینجمنٹ و کامرس	شعبہ ترجمہ
شعبہ کمپیوٹر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی	شعبہ ترسیل عامہ وصحافت	شعبہ اردو
شعبۂ معاشیات	شعبہ ریاضی	شعبہ تعلیم نسواں
شعبہ تعلیم وتربیت	شعبہ فارسی	نباتیات سیکشن
شعبہ انگریزی	شعبہ سیاسیات	کیمیا سیکشن
شعبہ ہندی	شعبہ پبلک ایڈمنسٹریشن	طبیعات سیکشن
شعبہ تاریخ	شعبہ سوشیل ورک	حیوانیات سیکشن
شعبہ اسلامک اسٹڈیز	شعبہ سماجیات	

سی ٹی ای/پوانکلنک/آف کیمپس/آئی ٹی آئی(CTE/Poytechnic/Offcampus/ITIs)

کالج آف ٹیچر ایجوکیشن آسنسول	کالج آف ٹیچر ایجوکیشن سمبھل	پولی ٹیکنک دربھنگہ
کالج آف ٹیچر ایجوکیشن اورنگ آباد	کالج آف ٹیچر ایجوکیشن سری نگر	پولی ٹیکنک حیدرآباد
کالج آف ٹیچر ایجوکیشن بھوپال	سٹلائٹ کیمپس لکھنؤ	پولی ٹیکنک کڈپا
کالج آف ٹیچر ایجوکیشن بیدر	سٹلائٹ کیمپس بڈگام	آئی ٹی آئی حیدرآباد
کالج آف ٹیچر ایجوکیشن دربھنگہ	پولی ٹیکنک بنگلورو	آئی ٹی آئی دربھنگہ
کالج آف ٹیچر ایجوکیشن نوح	پولی ٹیکنک کٹک	آئی ٹی آئی بنگلور

نظامت اور مراکز(Centres /Directorates /Research)

تحقیق وترقی سیل	مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت	اردو مرکز برائے فروغِ علوم
تحقیق اور مشاورت	مرکز مطالعاتِ نسواں	مرکز برائے مطالعاتِ سماجی علیحدگی واشتمالی پالیسی
مرکز برائے انفارمیشن ٹکنالوجی	داخلی معیار ضمانت سیل	ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن
یوجی سی مرکز برائے فروغِ انسانی وسائل	مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ	ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز
مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم	ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن	جسمانی تعلیم کے نظامت

سٹلائٹ کیمپس لکھنؤ

یونیورسٹی نے 2009 میں لکھنؤ میں ایک سٹلائٹ کیمپس قائم کیا تاکہ وہاں زبانوں کے اعلیٰ تعلیمی پروگرام فراہم کیے جائیں۔ اس

کیمپس میں متعلقہ شعبوں کے ذریعے چار زبانوں یعنی اردو، انگریزی، فارسی اور عربی کے پوسٹ گریجویٹ اور تحقیقی پروگرام فراہم ہیں۔ تعلیمی سال 2018 سے بیچلر آف آرٹس کا پروگرام بھی شروع کیا گیا۔ کیمپس تدریس و تحقیق کی سہولتوں سے اچھی طرح لیس ہے۔ تعلیم و تدریس کے علاوہ کیمپس میں زائد نصابی سرگرمیاں، توسیعی خطبات، سمینار، اور دیگر مہارتوں کی تربیت وغیرہ بھی بھرپور انداز سے انجام پاتی ہیں۔

سٹلائٹ کیمپس بڈگام

مانو یو آرٹس اینڈ سائنس کالج برائے خواتین، کو 2015 میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ یونیورسٹی کے خواتین کو بااختیار بنانے کے بنیادی مقاصد میں سے ایک کی تکمیل میں قائم کیا گیا تھا۔ کالج برائے یو جی کورسز کے لیے داخلہ کی گنجائش 150 ہے۔ کالج میں متعدد یونیورسٹیوں کی ایک تجربہ کار فیکلٹی ہے: جامعہ کشمیر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی، مولانا آزاد قومی اردو یونیورسٹی، اندراگاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی. یہ کالج پہلا خواتین ادارہ ہے، جو ریاست آزاد جموں و کشمیر میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ذریعے قائم کیا گیا ہے جو اردو میڈیم کے ذریعے مختلف کورسز پیش کرتا ہے۔ یہ کالج اس وقت مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ، بھگت برزاللہ سری نگر کے احاطے میں چل رہا ہے، جو مرکزی مقام ہے جو بڈگام اور سری نگر کے جڑواں اضلاع کے لیے آسانی سے جانچا جا سکتا ہے۔ یہ کالج ریلوے اسٹیشن نوگام کے قریب بھی ہے جیسا کہ وادی کشمیر کے دیگر اضلاع میں بھی قابل تشخیص ہے۔ کالج میں کافی رہائش اور بہت بڑا کھیل کا میدان ہے۔

ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم

یونیورسٹی نے اپنے قیام کے سال سے ہی فاصلاتی طرز کے پروگرام شروع کیے ہیں۔ ڈی ڈی ای نے ملک بھر میں 9 علاقائی مراکز (دہلی، پٹنہ، بنگلور، بھوپال، دربھنگہ، سری نگر، کولکتہ، ممبئی، رانچی) اور 6 ذیلی علاقائی مراکز (حیدرآباد، جموں، امراوتی، لکھنؤ، نوح اور وارانسی) قائم کیے ہیں۔ طلباء کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرنے کے لیے۔ RCs/SRCs طلباء کو معاون خدمات کے ساتھ سہولت فراہم کرتے ہیں۔ مطالعاتی مراکز کا انتظام اور داخلہ کے عمل اس وقت ان RCs/SRCs کے دائرہ کار میں 143 لرنرز سپورٹ سینٹرز (LSCs) اور 20 پروگرام سینٹرز ہیں۔ DDE SAMARTH ERP کے ذریعے آن لائن داخلہ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

یہ طلباء کو آڈیو وژول مواد کے لنکس اور پرنٹ شدہ سیلف لرننگ میٹریل (SLM) بھی فراہم کرتا ہے۔ یونیورسٹی نے آڈیو ویژول تعلیمی پروگراموں کی تیاری کے لیے انسٹرکشنل میڈیا سینٹر قائم کیا ہے۔ میڈیا سنٹر کی طرف سے بڑی تعداد میں سمعی و بصری تعلیمی پروگرام تیار کیے گئے ہیں۔ یہ پروگرام یوٹیوب (https://www.youtube.com/c/imcmanuu) پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ڈی ڈی ای 6 پی جی پروگرام پیش کرتا ہے (اردو، ہندی، عربی، انگریزی، تاریخ اور اسلامیات میں ایم اے)، 4 یو جی پروگرام (بی اے، بی کام، بی ایس سی اور بی ایڈ)؛ 2 ڈپلومہ پروگرام (جرنلزم اور ماس کمیونیکیشن میں ڈپلومہ اور ٹیچ انگلش میں ڈپلومہ)؛ اور 2 سرٹیفکیٹ پروگرام (انگریزی اور فنکشنل انگلش کے ذریعے اردو میں مہارت)۔ یونیورسٹی کی طرف سے دیے گئے گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور ڈپلومہ سرٹیفکیٹس تسلیم شدہ یونیورسٹیوں کے سرٹیفکیٹس کے برابر ہیں۔ دن بہ دن طلباء کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ اس طرح، ڈی ڈی ای ناقابل رسائی لوگوں تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔

وژن (اولین مقصد): ایک بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ کھلا اور فاصلاتی تعلیم کا مرکز ہونا جو فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کے ذریعے اردو

بولنے والوں کو بااختیار بنانے میں مصروف ہے۔

مشن:

- ODL کے ذریعے اردو بولنے والی آبادی تک تعلیم اور تربیتی پروگراموں تک رسائی کو بڑھانا، خاص طور پر "محروم افراد" تک رسائی
- ODL کے ذریعے خواتین کی تعلیم اور تربیت پر توجہ مرکوز کرنا
- مسلسل پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیت تک زیادہ رسائی اور زندگی بھر سیکھنے کے مزید مواقع فراہم کرنا
- سیکھنے کے عمل کو تقویت دینے کے لیے ODL ٹیکنالوجیز کے استعمال کی صلاحیت پیدا کرنا
- سسٹم کی نشوونما کے لیے ODL میں تحقیقی مطالعہ کرنا

مقاصد:

- 2020NEP فریم ورک کے اندر ODL کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرنا
- سیکھنے میں لچک کے لیے مناسب کوششیں کرنا
- ٹارگٹ گروپ کو معیاری اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانا
- ذاتی طور پر اور آن لائن کونسلنگ اور رابطہ کلاسوں کے ساتھ ملاوٹ شدہ سیکھنے کو فعال کرنے کے لیے
- اعلیٰ تعلیم میں عمودی اور افقی نقل و حرکت کو آسان بنانے کے لیے غیر روایتی اردو سیکھنے والوں کو باقاعدہ تعلیمی نظام میں ضم کرنا
- سماجی تقاضوں کے علاوہ مارکیٹ کی ضروریات، فرقوں اور رجحانات کی بنیاد پر مجموعی اندراج کے تناسب (GER) کو بڑھانا

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں

1۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے قیام، وژن، مشن اور اہداف کی وضاحت کیجیئے۔

2۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تعلیمات، نظم ونسق، نئے اقدامات اور انفرادیت کی تفصیل قلمبند کیجیے۔

3۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کامیابیاں، ارتقائی اقدامات، اسکول، شعبہ جات، سٹلائٹ کیمپسز اور ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم پر روشنی ڈالیے۔

12.5 خلاصہ

اس اکائی میں آپ نے ملک کے تین اہم اداروں کی بابت معلومات حاصل کیا جو تمام ادارے ملک کے ایک خاص شہر حیدرآباد میں واقع ہیں۔ لیکن قابل تعریف بات یہ ہے کہ خصوصی طور پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی صرف تعلیمی خدمات ہی نہیں بلکہ حقیقی وجود بھی ملک تمام حصوں میں پایا جاتا ہے اور پورا ملک اسے فیضیاب ہو رہا ہے۔ ادارۂ ادبیات اردو 1931ء میں میر حمایت علی خان اعظم جاہ بہادر

کی سرپرستی میں قائم ہوااور اس ادارہ کے مقاصد میں دکن میں اردو زبان وادب کی توسیع و حفاظت نیز اس علاقے کے نوجوانوں میں ادبی ذوق پیدا کرنا اور وعوام میں اردو کے تیئں دلچسپی پیدا کرنا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ حیدرآباد کے پنجہ گٹہ علاقے میں اس ادارہ کے لیے بیگم ڈاکٹر محی الدین قادری کی فراہم کردہ زمین پر عمارت کی بنیاد 16 نومبر 1955ء میں رکھی گئی جو آج بھی موجود ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے اس تعمیر شدہ عمارت کا نام 'ایوان اردو' رکھا اور اس کے پہلے صدر مہدی یار جنگ بنائے گئے۔ اس ادارہ کی پہلی تصنیف میر حسن اور میر مخدوم محی الدین کی تحریر کردہ ناول 'ہوش کے ناخن' ہے۔ اس ادارے میں 30 ہزار سے زائد مخطوطات کے نایاب وقدیم نسخے، 40 ہزار مطبوعہ کتابیں اور اس کے علاوہ نقشے و تصاویر کا ذخیرہ موجود ہے۔ 'سب رس' اس ادارے کا سب پہلے شائع ہونے والا رسالہ ہے جس کی ابتداء 1938ء میں ہوئی۔

نواب میر عثمان حیدرآباد کی علمی و ثقافتی ترقی کے خواہاں تھے چنانچہ انہوں نے 22 ستمبر 1918ء کو ایک فرمان جاری کیا کہ "ایک شعبہ تالیف وتراجم قائم کیا جائے جو مغربی زبانوں سے اعلیٰ درجے کی تصانیف کا ترجمہ کرے اور ضروری مباحث پر عمدہ تالیفات کا اہتمام کرے۔" یہ وہ دور تھا جب ملک میں اور خصوصاً حیدرآباد میں جدید علوم وفنوں کی کتابیں اردو زبان میں موجود نہیں تھیں اور عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا۔ یونیورسٹی کے ذریعے تعلیم اردو ہونے کی وجہ سے اس کے قیام کے وقت بھی کم از کم کچھ اردو کتابوں کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس کے لیے پہلے کتابیں تیاری بھی ضروری تھی۔ دارالترجمہ کے قیام ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ جدید علوم وفنون کی کتابیں پہلے سے اردو زبان میں ترجمہ کرالیے جائیں تاکہ یونیورسٹی کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ دارالترجمہ کی اصل تخلیقی واشاعتی زندگی 35 سال رہی جو 1917ء میں شروع ہوکر 1951ء میں اختتام پذیر ہوا۔ اسی مختصر سے عرصے میں اس ادارے کے ماتحت ایک کثیر تعداد یعنی تقریباً 465 کتابوں کا ترجمہ کیا گیا اور 1917ء سے لیکر 1948 تک مدت تک اپنی تالیف وتصنیف کی عظیم الشان خدمت کی روایات جاری رکھا۔

یہ جامعہ ایک بلند پایہ عالم، دانشور، بہترین ادیب ،ایک بے مثال مقرر، عظیم مجاہد آزادی، آزاد ہندوستان کے تعلیمی نظام کے منصوبہ ساز اور ملک میں جدید اور سائنسی تعلیمی اداروں کے بانی، مولانا ابوالکلام آزاد کے نام پر قائم کی گئی ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) ایک مرکزی یونیورسٹی ہے۔ یہ پارلیمنٹ کے ایک قانون کے ذریعے جنوری 1998 میں کل ہند دائرہ کار کے ساتھ قائم کی گئی۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا صدر دفتر اور مرکزی کیمپس گچی باولی حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہ کیمپس 200 ایکڑ کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ملک کے دور دراز علاقوں میں بسنے والے تعلیم سے محروم اور اردو ذریعۂ تعلیم کی پہلی نسل کے طالب علموں کے لیے روایتی وفاصلاتی طرز کے پروگراموں کے ذریعے اعلیٰ تعلیمی خدمات فراہم کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے۔
1998 میں یونیورسٹی نے فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں سے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا اور 2004 میں اس نے اردو میڈیم کے ریگولر پروگراموں سے اپنی تعلیمی و تحقیقی بنیادوں کو مستحکم کیا۔ ریگولر طرزِ تعلیم کے تحت مختلف تعلیمی پروگراموں کے لیے سات (7) مطالعاتی اسکول ، بیس (20) شعبہ جات اور (15) مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ ان شعبہ جات کے تحت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کل 84 پروگرام اور کورسز (25 پی ایچ ڈی؛ 21 پوسٹ گریجویشن؛ 10 گریجویشن؛ 05 پی جی ڈپلوما اور 05 ڈپلوما اور 2 سرٹی فیکیٹ کورسز) فراہم ہیں۔ ان کے علاوہ پالی ٹکنک کے ذریعے (08 ڈپلوما) اور آئی ٹی آئی کے ذریعے (08 سرٹی فیکیٹ ٹریڈس) کے کورسز فراہم ہیں۔ مزید یہ کہ یونیورسٹی انتخاب پر مبنی کریڈٹ سسٹم کے ذریعے بازار کی ضرورتوں کے مطابق، لچک دار تعلیمی فریم ورک کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی

اختراعی اور مناسب حال معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

12.6 اکتسابی نتائج

- ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کا قیام اور اس کا پس منظر۔
- ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی تصنیفی و تالیفی خدمات اور شعبہ جات۔
- ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی امدادی ذرائع، ایوان اردو کی تعمیر اور موقف۔
- دارالترجمہ (حیدر آباد) کا قیام، پس منظر اور اس کے مقاصد۔
- دارالترجمہ (حیدر آباد) کی تخلیقی و اشاعتی خدمات اور اس کی کمیٹیاں۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے قیام، وژن، مشن اور اہداف ۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تعلیمات، نظم و نسق، نئے اقدامات اور انفرادیت۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کامیابیاں، ارتقائی اقدامات، اسکول اور شعبہ جات۔
- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے سٹلائٹ کیمپسز اور ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم کا قیام و خدمات۔

12.7 فرہنگ

تصنیف: طبیعت سے کوئی مضمون یا کتاب لکھنا، کسی موضوع پر علاحدہ علاحدہ ابواب میں کتاب تیار کرنا۔

تالیف: مختلف ادیبوں یا شاعروں کی تحریروں کو کسی خاص موضوع یا ترتیب کے لحاظ سے جمع کر کے کتابی شکل دینا۔

شعبہ: شاخ، جزو، حصّہ، ٹکڑا۔ کسی ادارے کا کوئی حصہ یا ذیلی دفتر، محکمہ

تعلیم بالغان: ایک ایسا تدریسی طریقہ کار، جس کے تحت ان بالغ افراد کو بنیادی تعلیم دی جاتی ہے جس سے وہ پڑھنے اور لکھنے کے قابل ہو سکیں۔

کتب خانہ: کتاب گھر، کتابوں کی دوکان، لائبریری، بک ڈپو

انسائیکلوپیڈیا: دائرۃ المعارف، قاموس العلوم، وہ کتاب جس میں علوم و فنون کے متعلق معلومات درج ہوں

موقف: کھڑے ہونے کی جگہ، مقام، نقطۂ نظر، زاویۂ نگاہ، انداز فکر

تقرر: قیام، تعین، مقرر کرنا، ملازم ہونا

مستند: سند دینے والا، معتبر قرار دینے والا، سند، معتب، صدقہ

ناظر: دیکھ بھال کرنے والا، کار گزار، وکیل، متصدی، مراقب

اشاعت: شائع کرنا، پھیلانا، شہرت دینا

12.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ادارۂ ادبیات اردو کب قائم ہوا؟

(الف)1931 (ب)1919 (ج)1921 (د)1955

2۔حیدر آباد کے پنجگٹہ علاقے میں بیگم ڈاکٹر محی الدین قادری کی فراہم کردہ زمین پر عمارت کی بنیاد کب رکھی گئی تھی؟

(الف)16نومبر 1975ء (ب)16جنوری1955ء (ج)16نومبر 1955ء (د)16نومبر 1950ء

3۔ادارۂ ادبیات اردو کتنی مطبوعہ کتابیں ہیں؟

(الف)30ہزار کتابیں (ب)40ہزار کتابیں (ج)25ہزار کتابیں (د)20ہزار کتابیں

4۔درج ذیل میں سے کونسی ادارۂ ادبیات اردو کا فعال شعبہ نہیں تھا؟

(الف)اشاعت کُتب (ب)شعبہ نسواں (ج)دفتری شعبہ (د)سائنس کا شعبہ

5۔عثمانیہ یونورسٹی کی سنگ بنیاد رکھی گئی؟

(الف)1924ء (ب)1917ء (ج)1919ء (د)1918ء

6۔دارالترجمہ (حیدر آباد) کب قائم ہوا؟

(الف)(د)22دسمبر 1918ء(ب)22ستمبر 1919ء (ج)12ستمبر 1918ء (د)22ستمبر 1918ء

7۔دارالترجمہ کی اصل تخلیقی واشاعتی زندگی کب اختتام پذیر ہوا؟

(الف)1951ء (ب)1961ء (ج)1981ء (د)1945ء

8۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی(MANUU)ایک مرکزی یونیورسٹی ہے جس کا قیام۔۔۔۔۔۔ عمل میں آیا۔

(الف)جنوری1998ء (ب)جون1998ء (ج)جون2004ء (د)جنوری2006ء

9۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اردو میڈیم کے ریگولر پروگراموں سے اپنی تعلیمی و تحقیقی بنیادوں کو مستحکم کیا؟

(الف)1998ء (ب)2006ء (ج)2010ء (د)2004ء

10۔ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم کے۔۔۔۔۔علاقائی مراکز اور۔۔۔۔۔۔ذیلی علاقائی مراکز ہیں؟

(الف)6اور 9 (ب)9اور 5 (ج)9اور 6 (د)9اور 8

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر پر مختصر روشنی ڈالیے۔

2۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کے مقاصد کی وجاحت کیجیے۔

3۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی تصنیفی و تالیفی خدمات بیان کیجیے۔

4۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی امدادی ذرائع اور موقف کو واضح کیجیے۔

5۔دارالترجمہ (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر کو قلمبند کیجیے۔

6۔دارالترجمہ (حیدر آباد) کے مقاصد کو بیان کیجیے۔

7۔دارالترجمہ (حیدر آباد) کی تخلیقی واشاعتی خدمات پر مختصر بحث کیجیے۔

8۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے قیام، وژن، مشن اور اہداف کو مختصراً بیان کیجیے۔

9۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تعلیمات، نظم و نسق، نئے اقدامات بیان کیجیے۔

10۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کامیابیاں، ارتقائی اقدامات بیان کیجیے۔

11۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم پر روشنی ڈالیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر اور مقاصد کی وضاحت مطلوب ہے۔

2۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی تصنیفی و تالیفی خدمات اور شعبہ جات پر روشنی ڈالیے۔

3۔ادارہ ادبیات (حیدر آباد) کی امدادی ذرائع، ایوان اردو کی تعمیر اور موقف کی تشریح کیجیے۔

4۔دارالترجمہ (حیدر آباد) کے قیام و پس منظر اور مقاصد کی تفصیل قلمبند کیجیے۔

5۔دارالترجمہ (حیدر آباد) کی تخلیقی واشاعتی خدمات اور کمیٹیوں پر سیر حاصل بحث کیجیے۔

6۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے قیام، وژن، مشن اور اہداف سے پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

7۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے تعلیمات، نظم و نسق، نئے اقدامات اور انفرادیت کی وضاحت کیجیے۔

8۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کامیابیاں، ارتقائی اقدامات، اسکول، شعبہ جات اور تعلیم کی تشریح کیجیے۔

9۔مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے سٹلائٹ کیمپسز اور ڈائریکٹوریٹ برائے فاصلاتی تعلیم کی وضاحت مطلوب ہے۔

معروضی سوالات کے کلیدی جوابات

1۔(الف)1931	2۔(ج)16نومبر 1955ء
3۔(ب)40ہزار کتابیں	4۔(د)سائنس کا شعبہ
5۔(ب)1917ء	6۔(د)22ستمبر 1918ء
7۔(الف)1951ء	8۔(الف)جنوری 1998ء

9۔(د)2004ء　　10۔(ج)9اور6

12.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

1۔ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی وڈاکٹر آفاق ندیم خان۔اردو زبان کی تدریس و فہم،ایجو کیشن بک ہاوس، علی گڑھ یوپی-2018

2۔ نجم السحر، صابرہ سعید۔تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاوس، حیدر آباد-2006

3۔ عمیر منظر-اردو زبان کی تدریس اوراس کا طریقہ کار۔ شپرا پبلی کیشن، دہلی۔2009

4۔سید اصغر حسین وسید جلیل الدین۔ طریقہ تدریس اردو۔ دکن ٹریڈرس ایجو کیشنل پبلیشرز، حیدر آباد-2016

5۔ محی الدین قادری زور۔تدریس اردو۔یونیک بک میدیا، شری نگر-2006

6۔ریاض احمد۔اردوتدریس (جدید طریقے اور تقاضے)۔ مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی-2013

7۔ مجیب الاسلام "دارالترجمہ عثمانیہ کی علمی اورادبی خدمات" ثمر آفسیٹ پرنٹرز، دہلی-1987

8۔الکلام- مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

9۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد پراسپیکٹس-2022-23

10۔https://manuu.edu.in/

اکائی 13۔پیمائش و جانچ*

13.0 تمہید
13.1 مقاصد
13.2 پیمائش و جانچ کا مفہوم و تصور
13.3 پیمائش و جانچ میں فرق
13.4 ایک معیاری جانچ کی خصوصیات
13.5 خلاصہ
13.6 اکتسابی نتائج
13.7 فرہنگ
13.8 نمونہ امتحانی سوالات
13.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

13.0 تمہید

موجودہ دور میں پیمائش و جانچ سے گریز ناممکن ہے۔اس کی اہمیت سے انکار کرنا در اصل حقیقت سے روپوشی ہے۔ تعلیمی اداروں کی اساس پیمائش، جانچ اور تعین قدر پر ہی منحصر ہے۔ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی کے لیے پیمائش اور جانچ ضروری ہے۔ کسی معلم کے طریقہ تدریس کی کامیابی، ناکامی اور اس کی تدریسی لیاقت و قابلیت کا پتہ جانچ کے ذریعے ہی لگایا جاتا ہے۔ نصاب کی کتابوں کا صحیح انتخاب اور طلبا میں مطالعہ کا ذوق، امتحان یا جانچ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ پیمائش اور جانچ قومی ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی اہمیت کی حامل ہے۔اسکولوں میں چلنے والی ہر سرگرمی کا مقصد طلبا کے طرز عمل میں مطلوبہ تبدیلی لانا ہے اور مطلوبہ سمت کا تعین تعلیمی مقاصد کرتے ہیں۔ معلم کو تعلیم کے اغراض و مقاصد واہداف سے پوری طرح واقفیت ضروری ہے۔اس کے علاوہ نصاب میں شامل اکائی اور اسباق کے مقاصد کس طرح ہدف کے حصول میں معاون ثابت ہوں گے اس کی واقفیت بھی ضروری ہے۔انھیں مقاصد کے تحت معلم موئثر طریقہ تدریس اور اکتسابی تجربات و سرگرمیوں کی تشکیل کرتا ہے اور آخر میں موقع بہ موقع یہ دیکھتا ہے کہ مقاصد کے حصول میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔مقاصد کے حصول

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

میں کامیابی کی حد کا پتہ پیائش اور جانچ سے ہی کیا جاتا ہے۔اس اکائی میں ہم پیائش و جانچ کا مفہوم و تصور، پیائش و جانچ میں فرق اور ایک معیاری جانچ کی خصوصیات کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

13.1 مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ ؛

- پیائش کا مفہوم اور تعریف بیان کر سکیں۔
- جانچ کا مفہوم اور تعریف بیان کر سکیں۔
- تعلیمی عمل میں جانچ کی اہمیت کی فہرست سازی کر سکیں۔
- پیائش اور جانچ کے درمیان فرق واضح کر سکیں۔
- ایک معیاری جانچ کی خصوصیات واضح کر سکیں۔

13.2 پیائش و جانچ کا مفہوم و تصور

تعلیم ایک تاعمر چلنے والا عمل ہے۔انسان رسمی اور غیر رسمی طور پر علم سیکھتا ہے اور زندگی میں ان کا اطلاق کرتا ہے۔نئے نئے علم و تجربات اس کے طرز عمل میں خاطر خواہ تبدیلی لاتے ہیں۔اس طرح وہ اپنے ہدف کے حصول کے لیے کوشش کرتا جاتا ہے۔لیکن ہدف اور مقاصد کا حصول ہوا ہے یا نہیں ؟ اگر ہوا ہے تو کس حد تک ہوا ہے ؟ اس سلسلہ میں مختلف سوالات اُٹھتے ہیں۔پیائش اور جانچ انہیں سوالات کے جوابات فراہم کرتی ہے۔

تدریسی عمل میں تین عناصر ؛ پہلا مقاصد کا تعین، دوسرا مقاصد کی حصولیابی کے لیے فراہم کیے جانے والے اکتسابی تجربات اور تیسرا ان مذکورہ مقاصد کے حصول کی مقدار کو متعین کرنے کے لیے جانچ یا تعین قدر ہوتے ہیں۔مقاصد سے مراد معلم کی وہ توقعات ہیں جنھیں معلم طلبا کے طرز عمل میں لانا چاہتا ہے۔اکتسابی تجربات سے مراد وہ تمام سرگرمیاں، تجربات، وسائل اور ذرائع ہیں جن کے ذریعے وہ طرز عمل میں تبدیلی لانا چاہتا ہے۔اکتسابی تجربات میں معلم کا رول بہت اہم ہوتا ہے۔یہ معلم اور متعلم کے مابین تعامل کا دوسرا نام ہے۔جب معلم اکتسابی تجربات فراہم کرتا ہے تو اس فراہمی کے دوران وہ مختلف طریقۂ کار اپناتا ہے تاکہ طلبا کے طرز عمل میں مطلوبہ تبدیلی لائی جا سکے۔اس کے بعد معلم جانچ کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ مطلوبہ مقاصد میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔مقاصد ایک رہنما یا راہ رو کی طرح کام کرتے ہیں اور تدریسی تجربات و سرگرمیوں کو متعین کرتے ہیں۔جانچ کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر طریقۂ کار یا مقاصد میں ترمیم بھی کی جا سکتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تدریسی اور اکتسابی عمل میں جانچ ناگزیر ہے۔نہ صرف کمرہ جماعت بلکہ حقیقی زندگی میں بھی بہت اہم ہے۔ہم اپنی زندگی میں مختلف قسم کے فیصلے لیتے ہیں اور موقع بہ موقع ان کی جانچ بھی کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ صحیح تھا یا غلط اور یہی جانچ آگے کی زندگی

کے لائحہ عمل کو متعین کرتی ہے۔ طلبا کی لیاقت وصلاحیت کی جانچ وقت وقت پر کرنا معلم کے بنیادی فرائض میں ایک اہم فریضہ ہے۔اس کے ذریعے معلم کو نہ صرف اپنی کوششوں کے اثرات کا اندازہ ہوتا ہے اور حسب ضرورت نظام الاوقات، طریقۂ تدریس میں مناسب تبدیلی کی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اسے طلبا کی لیاقت وصلاحیت کے متعلق ٹھیک ٹھیک رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔اس کے ذریعے طلبااور معلم دونوں کو محنت کی ترغیب اور مابعد کام کے اعادہ اور جانچ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ جانچ یا تعین قدر موجودہ نظام تعلیم میں طلبا، معلمین اور والدین سب کے لیے یکساں طور پر اہمیت کی حامل ہے۔

پیمائش کا مفہوم و تصور: ہر ایک انسان اپنی روز مرہ زندگی میں رسمی اور غیر رسمی طریقوں سے کسی نہ کسی چیز، عمل یا اشیاء کی پیمائش کرتا ہے۔درزی کپڑے کا ناپ لیتا ہے، دودھ ناپ کر خریدا جاتا ہے، سبزی تول کر بیچی جاتی ہے، ڈاکٹر بخار ناپتا ہے، وغیرہ۔ یہ سبھی ہماری روزمرہ زندگی میں پیمائش کی مثالیں ہیں۔ حالانکہ اس کے لیے میٹر، لیٹر، گرام، تھرمامیٹر جیسے کسی معیاری آلہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بنامعیاری آلہ کا استعمال کرتے ہوئے بھی ہم پیمائش کا کام اپنی روز مرہ زندگی میں کرتے ہیں۔ بچوں کے طرز عمل کا مشاہدہ کرکے انہیں شریف، شرارتی، شرمیلہ قرار دینا۔ گفتگو، بات چیت اور انٹر ویو کے ذریعے ملازمت کے لیے افراد کا انتخاب کرنا، بچوں کی کاپیاں چیک کرکے انہیں نمبرات دیناوغیرہ۔ یہ سب بھی پیمائش کی مثالیں ہیں، لیکن ان میں معروضیت، درستگی اور معقولیت کا فرق ہے۔ چونکہ کپڑے، دودھ، سبزی، بخار وغیرہ کی پیمائش کے لیے معیاری آلات موجود ہیں اس لیے ان میں معروضیت، درستگی اور معقولیت زیادہ ہوتی ہے جبکہ شرافت، شرارت، شرمیلہ پن، آداب گفتگو کے لیے کوئی معیاری آلہ دستیاب نہیں ہے اس لیے ان کی معروضیت، درستگی اور معقولیت پر شک کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اگر معیاری آلات سے حاصل پیمائش کے نتائج کی درستگی میں کمی ہے تو وہ کمی پیمائش کنندہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر غیر معیاری آلات سے حاصل پیمائش کے نتائج کی درستگی میں کمی ہے تو وہ کمی پیمائش کنندہ اور پیمائش کیے جانے والے آلہ دونوں کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ غیر معیاری آلات کا ستعمال کرکے حاصل کیے گئے نتائج میں درستگی کم ہونا فطری بات ہے۔

پیمائش کی جانے والی خصلتوں کی نوعیت کی وجہ سے تعلیم، عمرانیات اور نفسیات جیسے انسانی طرز عمل سے متعلق شعبہ علوم میں اکثر پیمائش کے آلات کا فقدان رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمی، سماجی اور نفسیاتی خصلتوں (Traits) کی پیمائش کرنا ایک مشکل، دشوار کن اور محنت کش عمل تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کے لیے بالترتیب ایجومیٹری (Edumetry)، شوسیومیٹری (Sociometry) اور سائیکو میٹری (Psychometry) جیسے شعبہ علوم (Study Areas) کا ارتقاء ہوا ہے۔

مختلف ماہرین تعلیم پیمائش کی تعریف درج ذیل انداز میں بیان کرتے ہیں۔

رچرڈ ایچ۔ لنڈے مین (Richard H Lindeman) کے مطابق: "پیمائش کو قائم کیے گئے اصولوں کے مطابق افراد یا اشیاء کے کسی مجموعے کے ہر ایک جز کو اعداد کے کسی جز سے ایک عدد مختص کرنے کے کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے۔"

ایس۔ ایس۔ اسٹیونس (S.S. Stevens) کے مطابق: "پیمائش قبول کیے گئے اصولوں کے مطابق اشیاء کو عدد فراہم کرنے کا عمل ہے۔"

جی۔ سی۔ ہیلم اسٹیڈیر (J.C. Helmstadter) کے مطابق: "پیمائش کو کسی فرد یا اشیاء میں موجود کسی خصلت کی مقدار کی

عددی وضاحت کرنے کے عمل کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے۔"

بریڈ فیلڈ اور مورڈوک(Bradfield and Mourdock) کے مطابق: 'پیمائش کسی مظہر کے مختلف پہلوؤں کو علامت مختص کرنے کا عمل ہے جس سے کہ اس مظہر کی کیفیت کا جہاں تک ممکن ہو حقیقی تعین کیا جا سکے۔"

پیمائش کی درج بالا تعریف سے یہ واضح ہے کہ در حقیقت پیمائش کے ذریعے افراد یا اشیاء میں موجود کسی خصلت یا خوبیوں کی وضاحت کی جاتی ہے۔ یہ وضاحت کیفیتی بھی ہو سکتی ہے، اور مقداری بھی ہو سکتی ہے۔ کسی خصلت یا خوبیوں کی کیفیتی وضاحت(Qualitative Description) میں یا تو اس خصلت یا خوبی کی موجودگی یا غیر موجودگی کی وضاحت کی جاتی ہے یا اس خصلت یا خوبی کی اقسام کو بتایا جاتا ہے۔ جیسے افراد کو ان کی جنس کی بنیاد پر مرد یا خاتون کہنا کیفیتی پیمائش کی ایک آسان مثال ہے۔ کسی خصلت یا خوبی کی مقداری وضاحت (Quantitative Description) میں فرد یا شئے میں موجود اس خصلت یا خوبی کی مقدار کو بتلایا جاتا ہے۔ جیسے یہ کہنا کہ احمد کی لمبائی 5 فٹ 7 انچ ہے، مقداری پیمائش کی ایک آسان مثال ہے۔ بالکل واضح ہے کہ مقداری پیمائش کے ذریعے کتنا(How much) سوال کا جواب دیا جاتا ہے جبکہ کیفیتی پیمائش کے ذریعے کس قسم کا(Of what type) سوال کا جواب دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ پیمائش میں افراد یا اشیاء کو ایسے لفظ، عدد، حروف یا علامت فراہم کی جاتی ہے جو ان افراد یا اشیاء میں موجود خصلت کی قسم کو یا مقدار کو ظاہر کرتی ہیں۔

فرد، شئے یا جگہ میں موجود خصلتوں یا خوبیوں کی قسم یا مقدار کی معروضی(Objective) طریقے سے ظاہر کرنے کے کچھ پہلے سے ہی متعین اصولوں یا کسوٹیوں کا ہونا ضروری ہے۔ در حقیقت ان اصولوں یا کسوٹیوں کی بنیاد پر ہی فرد کو عدد، حروف، لفظ، علامت وغیرہ منظم طریقے سے فراہم کیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ کسی پہلے سے متعین اور قبول کیے گئے اصولوں کی بنیاد پر فرد یا شئے یا جگہ کے مجموعے کے ہر ایک رکن کو اعداد، حروف، الفاظ یا علامات کے کسی مجموعے سے ایک عدد، حروف، لفظ یا علامت فراہم کرنا ہی پیمائش ہے۔ بالکل واضح ہے کہ پیمائش کے عمل میں تین بنیادی باتیں شامل ہوتی ہیں۔

(i) افراد، اشیاء یا جگہ کے کسی مجموعہ کا ہونا جس کے ارکان یا اجزا کی کسی خصلت یا خوبی کی پیمائش کرنی ہے۔

(ii) اعداد، حروف یا علامات کے کسی مجموعہ کا ہونا جو موجود خصلت یا خوبی کی قسم یا مقدار کے مختلف مظاہر کو ظاہر کر سکے۔ اور

(iii) افراد، اشیاء، جگہ اور ان کی خصلت یا خوبی کی بنیاد پر اعداد یا حروف یا علامت فراہم کرنے کے لیے کسی پہلے سے متعین اور قبول کیے گئے اصولوں یا ضابطوں یا کسوٹیوں کا ہونا۔

حالانکہ عام طور پر تعلیمی پیمائش سے مراد طلبا کی تعلیمی حصولیابی کے ضمن میں لیا جاتا ہے، لیکن صحیح معنوں میں تعلیم کے شعبے میں کی جانے والی سبھی پیمائش تعلیمی پیمائش کے ضمن میں آتی ہے۔ طلبا کی تعلیمی حصولیابی کے علاوہ ان کی ذہانت، دلچسپی، رجحان، رویہ، آموزشی اسلوب اور شخصیت وغیرہ مختلف متغیرات کی پیمائش کی جاتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ تعلیمی پیمائش کے ضمن میں تعلیمی عمل سے متعلق کسی فرد یا اشیاء کی کسی خصلت یا خوبی کی وضاحت کی جاتی ہے۔ خصلت یا خوبی کی یہ وضاحت کیفیتی بھی ہو سکتی ہے اور مقداری بھی ہو سکتی ہے۔ بلا شبہ پیمائش ایک ایسا وضاحتی عمل ہے جس میں فرد یا شئے کی کسی خصلت یا خوبی کی منظم وضاحت کی جاتی ہے۔

جانچ کا مفہوم و تصور: جانچ یا تعین قدر کا لفظی مفہوم قدر کا تعین کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جانچ قیمت، معیار یا قدر کے تعین کا عمل ہے۔ پیمائش کی بہ نسبت جانچ زیادہ وسیع ہے۔ پیمائش کے ضمن میں کسی فرد یا شئے کی خصلتوں یا خوبیوں کی صرف وضاحت کی جاتی ہے جب کہ جانچ کے ضمن میں اس فرد یا اشیاء کی خصلتوں یا خوبیوں کی مناسبت (Desirability) پر زور دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تر ھر ما میٹر کے ذریعے یہ پیمائش کی جاتی ہے کی فرد یا شئے میں کتنی حرارت ہے، جانچ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ حرارت مناسب ہے یا نہیں۔

پیمائش دراصل جانچ کا ہی ایک جز ہے۔ جانچ ایسا کام یا عمل ہے جس میں پیمائش سے حاصل نتائج کی مناسبت کے بارے میں فیصلہ لیا جاتا ہے۔ پیمائش در حقیقت حالت کا تعین کرتی ہے جب کہ جانچ اس حالت کی قدر کا تعین کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ پیمائش کسی خصلت یا خوبی کی صرف کیفیتی یا مقداری وضاحت ہے جب کہ جانچ کا تعین یعنی تعین قدر اس کیفیتی یا مقداری وضاحت کے معیار (Quality) کا تعین ہے۔ کسی خصلت یا خوبی کی کتنی مقدار فرد میں موجود ہے اس سوال کا جواب پیمائش سے حاصل ہوتا ہے جبکہ اس فرد میں موجود خصلت یا خوبی کی مقدار کسی مقصد کے لحاظ سے کتنی اطمینان بخش (How Satisfactory) یعنی کتنی مناسب یا مطلوب (How Desirable) ہے اس سوال کا جواب تعین قدر یا جانچ سے طے ہوتا ہے۔ طلبا کی تعلیمی حصولیابی کو اعداد یا نمبرات (Marks) میں ظاہر کرنا پیمائش کی مثال ہے جب کہ طلبا کے نمبرات (Marks) کی بنیاد پر ان کی حصولیابی کی سطح سے متعلق اطمینان بخش یا غیر اطمینا بخش حالت کو طے کرنا تعین قدر یا جانچ کی مثال ہے۔ بلا شبہ پیمائش جانچ میں معاون ہے، لیکن یہ جانچ کی ہم معنی (Synonym) نہیں ہے۔ در حقیقت پیمائش کے مقابلے میں جانچ زیادہ وسیع (Comprehensive) ہوتی ہے۔

مختلف ماہرین تعلیم جانچ کی تعریف درج ذیل انداز میں بیان کرتے ہیں۔

ایچ۔ ایچ۔ ریمرس اور این۔ ایل۔ گیج (H.H. Remmers & N.L. Gage) کے مطابق: "جانچ میں فرد یا سماج یا دونوں کے نقطہ نظر سے کیا اچھا ہے یا کیا مطلوب ہے کا تصور یا مقصد شامل رہتا ہے۔"

بریڈ فیلڈ اور مورڈوک (Bradfield and Mourdock) کے مطابق: "جانچ کسی سماجی، تہذیبی یا سائنسی معیار کے ضمن میں کسی مظاہر کو علامت مختص کرنا ہے جس میں اس مظاہر کی اہمیت یا قدر معلوم کی جا سکے۔"

این۔ ایم۔ ڈانڈیکر (N.M. Dandekar) کے مطابق: "جانچ کو طلبا کے ذریعے تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کی حد معلوم کرنے کے ایک منظم عمل کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے۔"

قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق اور تربیت (NCERT) نے جانچ کے تصور کو واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک ایسا مسلسل و منظم عمل ہے جو دیکھتا ہے کہ ؛

(i) متعین تعلیمی مقاصد (Specified Educational Objectives) کی حصولیابی کس حد تک ہو رہی ہے۔

(ii) کمرہ جماعت میں دیے گئے آموزشی تجربات (Learning Experiences) کتنے موئثر رہے ہیں اور

(iii) تعلیم کے اہداف (Goals of Education) کتنے اچھے طریقے سے تکمیل ہو رہے ہیں۔

پیمائش کی طرح جانچ بھی افراد یا اشیاء کی کسی بھی خوبی کے ضمن میں کی جاسکتی ہے۔ لیکن تعلیم کے شعبے میں عام طور پر جانچ سے مراد

طلبا کی تعلیمی حصولیابی کے ضمن میں لگایا جاتا ہے۔ جانچ کے عمل میں کسی پروگرام کے ذریعے حاصل مقاصد یا حصولیابیوں کی مناسبت (Desirability) کو معلوم کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جانچ وہ عمل ہے جو یہ بتاتا ہے کہ مطلوبہ مقاصد کو کس حد تک حاصل کیا جا چکا ہے۔

مشہور ماہر تعلیم نارمن ای۔ گرین لنڈ کے مطابق جانچ کو طلبا کے ذریعے حاصل کیے گئے تعلیمی مقاصد کی حد کو معلوم کرنے کے منظم عمل کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ جانچ کے ضمن میں طلبا کے طرز عمل کی کیفیتی و مقداری وضاحت کے ساتھ ساتھ طرز عمل کی مناسبت (Desirability) سے متعلق قدر کا تعین (Value Determination) بھی شامل رہتا ہے۔ صحیح معنوں میں کوئی بھی معلم اپنی تدریس کے بعد یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا اس نے وہ مقصد حاصل کر لیا ہے جس کے لیے اس نے تدریسی کام کیا تھا۔ اسی طرح طلبا یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا انہوں نے وہ معلومات حاصل کر لی ہیں جسے حاصل کرنے کے لیے وہ مطالعہ کا عمل کر رہے ہیں اور ہیڈ ماسٹر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا ان کے اسکول کے طلبا کے ذریعے مطلوبہ تدریسی مقاصد کی حصولیابی کی جا رہی یا نہیں۔ یہ سبھی سوالات جانچ کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

اس طرح سے جانچ کے عمل کے تین اہم اجزا؛(i) تعلیمی مقاصد (Educational Objectives)، (ii) آموزشی سرگرمیاں (Learning Activities) اور (iii) طرز عمل میں تبدیلی (Behavioural Change) ہوتے ہیں۔ جانچ کے یہ تینوں اجزا ایک دوسرے سے باہم مربوط اور ایک دوسرے پر منحصر رہتے ہیں۔ تعلیمی مقاصد کی حصولیابی کے لیے اسکول میں آموزشی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں جن سے طلبا کے طرز عمل میں تبدیلی ہوتی ہے۔ طلبا کے طرز عمل میں آئی ان تبدیلیوں کا موازنہ مطلوبہ تبدیلیوں (تعلیمی مقاصد) سے کر کے تعین قدر کیا جاتا ہے۔

جانچ کا یہ جدید تصور صرف مواد مضمون کے علم تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسکولی نصاب سے متعلق تمام مقاصد کے ایک وسیع و عریض سلسلے کی جانچ کرتے ہیں۔ جانچ کا یہ جدید تصور روایتی امتحانی نظام کے ذریعے حاصل پیمائش کے اسکور کے اوپر ہی محیط نہیں ہوتا ہے بلکہ مختلف طرح کی پیمائش کی تکنیکوں، طریقوں اور آلات کا استعمال کرتا ہے۔ جانچ کا یہ جدید تصور طلبا کی صرف تعلیمی حصولیابی سے ہی متعلق نہیں ہوتا ہے بلکہ ان کی مکمل شخصیت کی نشوونما سے تعلق رکھتا ہے۔ درحقیقت جانچ کا یہ تصور انتہائی وسیع اور کثیر جہتی ہوتا ہے۔

جانچ کے بارے میں مختلف ماہرین نے مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تعلیمی کمیشن کے مطابق؛'ایک مسلسل عمل ہے۔ یہ مکمل نظام تعلیم کا ایک اہم عنصر ہے اور مقاصد تعلیم سے بہت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہ طلبا کی مطالعہ کی عادت اور معلم کے طریقہ تدریس پر کافی اثر ڈالتا ہے اور اس طرح یہ تعلیمی تحصیل کی پیمائش اور اس میں بہتری لانے میں معاون ہوتا ہے۔'

گرین کے مطابق؛" تعلیم میں جانچ کا استعمال اسکول کے پروگرام، نصاب، آلات و وسائل، معلم اور متعلم کو جانچنے کے لیے کیا جاتا ہے۔" کویلن اور ہننا کے خیال میں " طلبا کے طرز عمل میں اسکول کے ذریعے لائی گئی تبدیلی کے تعلق سے ثبوت مجتمع کرنے اور ان کی تشریح و توضیح کرنے کا عمل ہی جانچ ہے۔"

آر سی شرما کے الفاظ میں؛" جانچ ایک مسلسل اور جامع عمل ہے۔ یہ اسکول اور اسکول کے باہر انجام پاتا ہے۔ اس عمل میں طلبا، معلم، والدین اور کمیونٹی شریک ہوتے ہیں تاکہ بچے میں اور پورے تعلیمی نظام میں تبدیلی لائی جا سکے۔"

موفات کے الفاظ میں؛" جانچ ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ یہ طلبا کی رسمی تعلیمی تحصیل سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ شخصیت کی نشو و نما میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے۔ جانچ بچے کی نشو و نما کے لیے اس کے جذبات، خیالات اور سرگرمیوں کے تعلق سے مطلوبہ تبدیلیوں کا مظہر ہے۔"

ثانوی تعلیمی کمیشن کے مطابق؛" جانچ ایک اہم ذریعہ ہے جس کے ذریعے سماج میں اس بات کا پتہ لگایا جاتا ہے کہ اسکول اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں اور اسکول میں طلبا کو صحیح طریقہ سے تعلیم فراہم کی جارہی ہے اور وہ مطلوبہ سطح کو حاصل کر رہے ہیں۔"

مجموعی طور پر جانچ کو پہلے سے طے شدہ تعلیمی مقاصد کے حصول، کمرہ جماعت میں انجام دیے گئے تدریسی اور اکتسابی تجربات کی اثر آفرینی اور طرز عمل کی نشو و نما کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

جانچ کی اہمیت کو درج ذیل نکات سے اور بہتر طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں۔

1۔ جانچ کمرۂ جماعت کے تدریسی مقاصد کی حصولیابی کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔ یہ امر جانچ سے ہی واضح ہوتا ہے کہ جن مقاصد کے حصول کے لیے تدریس کی جارہی ہے کیا واقعتاً ان مقاصد کا حصول ہم کر پا رہے ہیں۔

2۔ جانچ انفرادی اور گروہی مشاورت میں معاون ہوتی ہے۔ جانچ کے ذریعے ہم طلبا کی انفرادی طور پر اور ایک گروہ کے طور پر استعداد، حالات اور کمزوریوں کا پتہ لگاتے ہیں۔ اس کی بنیاد پر ہی یہ متعین کرتے ہیں کہ کون سے طلبا کو انفرادی مشاورت کی ضرورت ہے اور کون سے طلبا گروہی مشاورت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

3۔ جانچ طریقۂ تدریس کی کامیابی کو متعین کرتی ہے۔ اس کے ذریعے یہ علم ہوتا ہے کہ معلم کے ذریعے استعمال کی گئی طریقۂ تدریس طلبا اور مضمون کے لحاظ سے کتنی مناسب ہے اور کہاں کہاں تبدیلی کی گنجائش یا ضرورت ہے۔

4۔ جانچ نصاب کو ترمیم و تبدیل کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ جانچ کے ذریعے ہی ہم جان سکتے ہیں کہ نصاب کے کون سے حصے طلبا کی ضرورت، دلچسپی، رویہ اور استعداد سے انحراف کرتے ہیں۔ اسی کی بنیاد پر نصاب میں ترمیم و تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے۔

5۔ جانچ مطالعہ کے لیے تحریک دیتی ہے۔ جانچ میں کچھ ایسے سوالات بھی ہوتے ہیں جو کہ پورے نصاب پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس لیے طلبا پورے نصاب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کے علم و تفہیم میں اضافہ ہوتا ہے۔ جانچ ایک طریقہ سے معلم اور متعلم دونوں کے لیے تقویت کا کام کرتی ہے۔

6۔ طلبا کی اکتسابی دشواریوں کا اندازہ لگانے میں جانچ معاون ہوتی ہے۔ جانچ کے ذریعے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ طلبا کس مضمون میں کمزور ہیں اور کمزوری کی نوعیت اور وجوہات کیا ہیں؟

7۔ جانچ طلبا کو تعلیمی ماحول سے ہم آہنگ کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ جانچ کے ذریعے طلبا کے مضبوط اور کمزور علاقوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں معلم اور ادارہ ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور طلبا کو اس تعلیمی ماحول سے ہم آہنگ ہونے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

13.3 پیمائش و جانچ میں فرق

عام طور پر طلبا کی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے ٹیسٹ یا آزمائش(Test)، پیمائش (Measurement)، اندازہ قدر(Assessment) اور جانچ(Evaluation) مختلف ناموں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ دیکھنے میں ان الفاظ کے مفہوم ایک جیسے لگتے ہیں لیکن اگر ان کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ تصورات ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہیں۔ جہاں تک لفظ پیمائش(Measurement) اور جانچ(Evaluation) میں فرق کا تعلق ہے پیمائش سے مراد ناپنا ہے۔ اس میں آلات کے ذریعے طلبا کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں جیسے لمبائی، وزن، آنکھوں کی روشنی، قوت سماعت وغیرہ کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ اس کا دائرہ محض کمیتی پہلوؤں تک ہی محدود رہتا ہے۔ اس کے مقابلے جانچ کا عمل بہت وسیع، جامع اور موثر ہے۔ اس کا مقصد طلبا کی شخصیت کے ہمہ جہت پہلوؤں کی جانچ کرنا ہے۔ جانچ(Evaluation) کے تحت نہ صرف شخصیت کے ماڈی پہلوؤں بلکہ کیفیتی پہلوؤں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے بلکہ اس کے ذریعے جسمانی نشوونما، سماجی نشوونما اور اخلاقی نشوونما کی بھی جانچ کی جاتی ہے۔ یعنی جانچ(Evaluation) کے ذریعے طلبا کی دلچسپیوں، تصورات، تفکرات، عادتوں میں تبدیلی کا بھی اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے جانچ کا تصور زیادہ جامع اور وسیع ہے اور دیگر تصورات جیسے آزمائش، امتحان، پیمائش اور اندازہ قدر اس کے اجزا ہیں۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ پیمائش(Measurement) کا دائرہ محض کمیتی(Quantitative) پہلو تک محدود رہتا ہے جبکہ جانچ(Evaluation) کے اندر کیفیتی(Qualitative) اور کمیتی (Quantitative) دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں۔

پیمائش در حقیقت ماڈی مقدار مثلاً وقت، حرارت، وزن، لمبائی غیرہ کا اندازہ لگانے کا عمل ہے۔ پیمائش کی وصف(value) کو کسی نہ کسی معیاری اکائی جیسے؛ گھنٹہ، سینٹی گریٹ، گرام، میٹر وغیرہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ پیمائش میں کسی بھی شئے یا خاصّہ کا موازنہ کسی معیاری پیمانہ سے کیا جاتا ہے۔ پیمائش کا مطلب کسی خصلت، خاصہ یا خصوصیت کو عدد تفویض کرنا ہے جس کا کہ موازنہ کسی دوسری خصلت، خاصّہ یا خصوصیت سے کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر آپ کا کالج گھر سے پانچ کیلو میٹر دور ہے، آپ کو 10 بجے کالج پہنچنا ہے۔ پیمائش کے ذریعے آپ کسی بھی وقت یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ اپنے کالج سے کتنی دور ہیں اور کالج پہنچنے میں آپ کو کتنا وقت لگ سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آپ کے پاس اگر لمبائی ناپنے کا معیاری آلہ (سینٹی میٹر، انچ میٹر) اگر موجود ہے تو آپ کبھی بھی اپنی لمبائی کا موازنہ اپنے دوستوں کی لمبائی سے کر سکتے ہیں۔ جبکہ کسی چیز کو بڑے پیمانے پر استعمال کرنے سے پہلے اس کے معیار، کارکردگی اور بھروسہ مندی کو قائم کرنے کے مقصد سے کیا جانے والا عمل(Procedure) جانچ کہلاتا ہے۔ جانچ ایک وسیع تصور ہے جو کہ مخصوص مداخلت(Intervention) اور مشق (Practice) کے نتیجے کے طور پر کیا رونما ہوا ہے؟ جاننے کے لیے تمام طریقہ کار کا استعمال کرتا ہے۔ یعنی جانچ مختلف طریقہ کار مثلاً اندازہ قدر، پیمائش، جانچ وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ مخصوص مداخلت (نصاب، طریقۂ تدریس، تدریسی اشیاء وغیرہ) اور مشق کے بعد طلبا کے طرز عمل میں کس طرح کی تبدیلی رونما ہوئی یا کس طرح کا نتیجہ برآمد ہوا۔ جانچ کسی اشیاء کی قیمت یا اچھائی کا منظم اندازہ قدر ہے۔ یہ کسی اشیاء کے بارے میں فائدہ مند بازرسی فراہم کرنے کے لیے اطلاعات کی منظم حصولیابی اور اندازہ قدر ہے۔

نمبر شمار	فرق کی بنیاد	پیمائش	جانچ
1	مفہوم	پیمائش اندازہ قدراور جانچ کی ایک تکنیک ہے، جس کے ذریعے کسی طالب علم ،فرد یا اشیاء میں موجود خصلتوں یا خوبیوں کی عددی وضاحت کی جاتی ہے۔	جانچ ایک تشکیلی اور تعمیری عمل ہے جس کے ذریعے معلمین کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلبا کو مناسب آموزش ہو رہی ہے یا نہیں۔
2	مقصد	پیمائش جانچ اور اندازہ قدر کی ایک تکنیک ہے۔	اس کا مقصد قدر کا تعین کرنا اور فیصلہ لینا ہے۔ تعلیمی ضمن میں تعین قدر کا مقصد متعین نصاب کے اختتام پر طلبا کی حصولیابی کی زمرہ بندی یا پاس فیل کا فیصلہ لینا ہے۔
3	وقت یا دورانیہ	پیمائش کبھی کبھی چلنے والا عمل ہے۔	جانچ اکثر نصاب کے اختتام پر کیا جانے والا عمل ہے۔
4	تدریسیاتی	پیمائش عام طور پر شخصیت کے مختلف پہلوؤں جیسے؛ ذہانت، رجحان، رویہ وغیرہ کی پیمائش کے لیے کیا جاتا ہے۔	جانچ تدریسیات کا حصہ ہے جو درس وتدریس کے اختتام پر حصولیابیوں کی درجہ بندی کے لیے کیا جاتا ہے۔

13.4 ایک معیاری جانچ کی خصوصیات

ایک معیاری جانچ کو ایک مثالی طریقہ پر درست، معتبر، قابل عمل، منصفانہ اور مفید ہونا چاہیے۔ان نکات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ معتبریت(Reliability): کوئی بھی جانچ اس وقت قابل بھروسہ ہوتی ہے جب مختلف افراد مختلف اوقات میں جانچ کریں اور طلبا کو تقریباًایک جیسے ہی نمبرات یا نشانات ملیں۔اگر نمبرات میں معنی خیز فرق پایا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ جانچ کے طریقۂ کار اور آلات میں معتبریت نہیں ہے۔یعنی معیاری جانچ کی معتبریت سے مراد ہے کہ جانچ ممتحن کے انفرادی میلانات اور شخصی خصوصیات سے آزاد ہونی چاہیے اور اس سے ہر بار ایک ہی نتیجہ نکلنا چاہیے۔مثال کے طور پر تھرمامیٹر کا استعمال بخار کی پیمائش کے لیے کیا جاتا ہے۔اگر کسی شخص کا بخار 100 ڈگری ہے تو اس کے منھ میں تھرمامیٹر لگانے پر کچھ وقت کے بعد تھرمامیٹر کا پارہ 100 ڈگری تک پہنچ جائے گا۔ہم صرف اسی تھرمامیٹر کو معتبر آلہ کہیں گے جو ہر بار ایسا کرنے پر وہی بتاتا ہے جو حقیقت ہے۔

2۔ معقولیت(Validity): کوئی بھی جانچ اس وقت معقول قرار پاتی ہے جب وہ ان ہی امور کی جانچ کرے جن کے لیے اسے تیار کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر تھرمامیٹر کی معقولیت صرف حرارت کی پیمائش تک ہی محدود ہے۔مریض کی زبان کتنی لمبی ہے اس کی پیمائش تھرمامیٹر سے نہیں کی جاسکتی۔اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ معقول نہیں ہے۔ہر طرح کی جانچ کے درست نتائج کے حصول کے لیے مناسب اور موزوں آلات کے انتخاب کی ضرورت ہوتی ہے۔مثلاًاگر اردو کا معلم طلبا کے تلفظ کی جانچ کرنا چاہتا ہے تو وہ انہیں قواعد کی اصطلاحات کی تعریف لکھنے

کو نہیں کہے گا بلکہ بلند خوانی کرنے کو کہے گا اور اگر ذخیرہ الفاظ کی جانچ کرنا ہے تو الفاظ کے معنی و مفہوم پوچھے گا۔

3۔ معروضیت(Objectivity): اگر کسی جانچ پر دو معلم کے ذریعے دیے گئے نمبرات میں نمایاں فرق پایا جائے تو ایسی جانچ کو معروضی جانچ نہیں کہا جاسکتا۔ کوئی جانچ اسی وقت معروضی ہوتی ہے جب اس کے حاصل نشانات میں ممتحن کی ذاتی رائے کا کوئی دخل نہ ہو۔ جیسے اوپر کی مثال میں اگر کسی انسان کو 100 ڈگری بخار ہے تو تھرمامیٹر کو منھ میں لگانے پر 100 ڈگری بخار ہی بتائے گا خواہ تھرمامیٹر کا استعمال ڈاکٹر کے ذریعے کیا گیا ہو، کمپاؤنڈر کے ذریعے کیا گیا ہو یا کسی اور کے ذریعے کیا گیا ہو۔

4۔ قابل عمل(Practicability): جانچ خرچ، وقت اور سہولیت کے لحاظ سے حقیقت پسندانہ، قابل عمل اور موثر ہونی چاہیے۔ اگر یہاں بھی تھرمامیٹر کی مثال لی جائے تو یہ ایک قابل عمل آلہ ہے۔ اتنا چھوٹا ہے کہ کسی کے منھ میں تھوڑی دیر کے لیے رکھ دیجیے دو منٹ میں نکال کر بخار کی حالت پتہ کر لیجیے۔

5۔ افادیت(Usability): جانچ کا مفید ہونا بھی لازمی ہے۔ جانچ کے جو بھی نتائج ہوں وہ طلبا کو بتائے جائیں تاکہ وہ اپنی موجودہ خوبیوں اور خامیوں سے واقف ہو جائیں اور خامیوں میں اصلاح کر سکیں۔ جانچ ایسی ہو کہ وہ مزید بہتری اور سدھار کی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ یعنی جانچ ایسی ہو کہ کمزور علاقوں کی نشاندہی کر سکے، مواد مضمون میں تدریسی طریقۂ کار میں سدھار کی ضرورت ہے یا نہیں یہ متعین کر سکے۔

13.5 خلاصہ

اس اکائی میں پیمائش اور جانچ کے تصورات، ان کی اہمیت اور خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ موجودہ تعلیمی نظام میں پیمائش اور جانچ لازمی ہیں کیونکہ یہ تعلیمی عمل اور نصاب کی کامیابی کا اندازہ لگانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ تدریس کے دوران مقاصد کی تعیین، اکتسابی تجربات کی فراہمی، اور جانچ کے ذریعے طلبا کی حصولیابی کی پیمائش تین بنیادی ستون ہیں۔ پیمائش کسی فرد یا شے کی خصلت یا خوبی کی مقداری یا کیفیتی وضاحت ہے، جبکہ جانچ پیمائش کے نتائج کی مناسبت اور تعلیمی مقاصد کی حصولیابی کی جانچ کرتی ہے۔ پیمائش کمیتی ہوتی ہے اور جانچ کمیتی و کیفیتی دونوں پہلوؤں پر محیط ہوتی ہے۔ ایک معیاری جانچ قابل اعتماد، معقول، معروضی، قابل عمل اور مفید ہونی چاہیے تاکہ طلبا اور معلم دونوں کو اصلاح اور بہتری کا موقع ملے۔ اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبا پیمائش اور جانچ کے بنیادی تصورات، ان کے فرق اور ایک معیاری جانچ کی خصوصیات سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور تعلیمی عمل میں ان کے عملی اطلاق کی اہمیت جان پاتے ہیں۔

13.6 اکتسابی نتائج

- تعلیمی اداروں کی اساس پیمائش، جانچ اور تعین قدر پر ہی منحصر ہے۔
- تدریسی عمل میں تین عناصر: مقاصد کا تعین، اکتسابی تجربات اور جانچ یا تعین قدر ہوتے ہیں۔
- مقاصد سے مراد معلم کی وہ توقعات ہیں جنھیں معلم طلبا کے طرز عمل میں لانا چاہتا ہے۔
- اکتسابی تجربات سے مراد وہ تمام سرگرمیاں، تجربات، وسائل اور ذرائع ہیں جن کے ذریعے معلم طلبا کے طرز عمل میں تبدیلی لانا چاہتا

ہے۔

- سماجی اور نفسیاتی خصلتوں کی پیائش کرنا ایک مشکل، دشوار کن اور محنت کش عمل تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کے لیے بالترتیب ایجو میٹری، شو سیو میٹری اور سائیکو میٹری جیسے شعبہ علوم کا ارتقاء ہوا ہے۔
- رچرڈ اینچ۔ لنڈے مین کے مطابق: "پیائش کو قائم کیے گئے اصولوں کے مطابق افراد یا اشیاء کے کسی مجموعے کے ہر ایک جز کو اعداد کے کسی جز سے ایک عدد مختص کرنے کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔"
- جی۔ سی۔ ہیلم اسٹیڈیر کے مطابق: "پیائش کو کسی فرد یا اشیاء میں موجود کسی خصلت کی مقدار کی عددی وضاحت کرنے کے عمل کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔"
- مقداری پیائش کے ذریعے کتنا(How much)سوال کا جواب دیا جاتا ہے جب کہ کیفیتی پیائش کے ذریعے کس قسم کا(Of what type)سوال کا جواب دیا جاتا ہے۔
- پیائش میں افراد یا اشیاء کو ایسے لفظ، عدد، حروف یا علامت فراہم کی جاتی ہے جو ان افراد یا اشیاء میں موجود خصلت کی قسم کو یا مقدار کو ظاہر کر تی ہیں۔
- جانچ قیمت، معیار یا قدر کے تعین کا عمل ہے۔ پیائش کی بہ نسبت جانچ زیادہ وسیع ہے۔
- پیائش کے ضمن میں کسی فرد یا شئے کی خصلتوں یا خوبیوں کی صرف وضاحت کی جاتی ہے جب کہ جانچ کے ضمن میں اس فرد یا اشیاء کی خصلتوں یا خوبیوں کی مناسبت(Desirability)پر زور دیا جاتا ہے۔
- طلبا کی تعلیمی حصولیابی کو اعداد یا انمبرات میں ظاہر کرنا پیائش کی مثال ہے جبکہ طلبا کے نمبرات کی بنیاد پر ان کی حصولیابی کی سطح سے متعلق اطمینان بخش یا غیر اطمینا بخش حالت کو طے کرنا تعین قدر یا جانچ کی مثال ہے۔
- بلاشبہ پیائش جانچ میں معاون ہے، لیکن یہ جانچ کی ہم معنی(Synonym) نہیں ہے۔ در حقیقت پیائش کے مقابلے میں جانچ زیادہ وسیع(Comprehensive)ہوتی ہے۔
- ایچ۔ ایچ۔ ریمرس اور این۔ ایل۔ گیج کے مطابق: "جانچ میں فرد یا سماج یا دونوں کے نقطہ نظر سے کیا اچھا ہے یا کیا مطلوب ہے کا تصور یا مقصد شامل رہتا ہے۔
- بریڈ فیلڈ اور مور ڈوک کے مطابق: " جانچ کسی سماجی، تہذیبی یا سائنسی معیار کے ضمن میں کسی مظاہر کو علامت مختص کرنا ہے جس میں اس مظاہر کی اہمیت یا قدر معلوم کی جاسکے"۔
- قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق اور تربیت(NCERT)نے جانچ کے تصور کو واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک ایسا مسلسل و منظم عمل ہے جو دیکھتا ہے کہ ؛(i) متعین تعلیمی مقاصد کی حصولیابی کس حد تک ہو رہی ہے۔(ii) کمرہ جماعت میں دیے گئے آموزشی تجربات کتنے موثر رہے ہیں اور(iii) تعلیم کے اہداف کتنے اچھے طریقے سے تکمیل ہو رہے ہیں۔
- مشہور ماہر تعلیم نارمن ای۔ گرین لنڈ کے مطابق جانچ کو طلبا کے ذریعے حاصل کیے گئے تعلیمی مقاصد کی حد کو معلوم کرنے کے منظم

عمل کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

- ثانوی تعلیمی کمیشن کے مطابق: "جانچ ایک اہم ذریعہ ہے جس کے ذریعے سماج میں اس بات کا پتہ لگایا جاتا ہے کہ اسکول اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقہ سے پورا کر رہے ہیں اور اسکول میں طلبا کو صحیح طریقہ سے تعلیم فراہم کی جارہی ہے اور وہ مطلوبہ سطح کو حاصل کر رہے ہیں۔"
- پیمائش کی وصف (value) کو کسی نہ کسی معیاری اکائی جیسے؛ گھنٹہ، سینٹی گریٹ، گرام، میٹر وغیرہ میں پیش کیا جاتا ہے۔
- ایک معیاری جانچ کو ایک مثالی طریقہ پر درست، معتبر، قابل عمل، منصفانہ اور مفید ہونا چاہیے۔
- معتبریت سے مراد ہے کہ جانچ ممتحن کے انفرادی میلانات اور شخصی خصوصیات سے آزاد ہونی چاہیے اور اس سے ہر بار ایک ہی نتیجہ نکلنا چاہیے۔
- کوئی بھی جانچ اس وقت معقول قرار پاتی ہے جب وہ ان ہی امور کی جانچ کرے جن کے لیے اسے تیار کیا گیا ہے۔
- اگر کسی جانچ پر دو معلم کے ذریعے دیے گئے نمبرات میں نمایاں فرق پایا جائے تو ایسی جانچ کو معروضی جانچ نہیں کہا جا سکتا۔ کوئی جانچ اسی وقت معروضی ہوتی ہے جب اس کے حاصل نشانات میں ممتحن کی ذاتی رائے کا کوئی دخل نہ ہو۔
- جانچ خرچ، وقت اور سہولیت کے لحاظ سے حقیقت پسندانہ، قابل عمل اور موثر ہونی چاہیے۔
- جانچ کے جو بھی نتائج ہوں وہ طلبا کو بتائے جائیں تاکہ وہ اپنی موجودہ خوبیوں اور خامیوں سے واقف ہو جائیں اور خامیوں میں اصلاح کر سکیں۔

13.7 فرہنگ

تدریسی مقاصد (Teaching Objectives)	What the teacher wants the children to have learned or achieved by the end of a lesson.
اکتسابی تجربات (Learning Experiences)	The spectrum of activities, interactions and environments through which students acquire knowledge, skills and attitude.
طرز عمل (Behaviour)	The way a person, animal, other organism acts or functions.
اندازہ قدر (Assessment)	The action or an instance of making a judgement about something.
کمیتی (Quantitative)	Connected with the amount or number of something rather than with how good it is.

کیفیتی (Qualitative)	Relating to the quality of something, rather than to things that can be measured.
رجحان(Aptitude)	Inborn potential to perform certain kind of activities.
وصف یاقدر (Value)	The worth of something.
اہداف (Goals)	The result or achievement toward which effort is directed.
خصلت (Trait)	A quality that forms part of your character or personality.

13.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. تدریسی عمل میں تین اہم عناصر کون کون سے ہوتے ہیں؟

a. مقاصد کا تعین، اکتسابی تجربات اور تقویت b. مقاصد کا تعین، اکتسابی تجربات اور جانچ

c. تمہید، پیش کش اور جانچ d. اکتسابی تجربات، تدریسی اشیاء اور جانچ

2. --------------سے مراد معلم کی وہ توقعات ہیں جنھیں معلم طلبا کے طرز عمل میں لانا چاہتا ہے۔

a. جانچ b. سبق

c. مقاصد d. سر گرمی

3. وہ تمام سر گرمیاں، تجربات، وسائل اور ذرائع جن کے ذریعے معلم طلبا کے طرز عمل میں تبدیلی لانا چاہتا ہے۔اس کیا کہتے ہیں؟

a. اکتسابی تجربات b. مقاصد

c. جانچ d. اعادہ

4. سماجی اور نفسیاتی خصلتوں کی پیائش کرنا ایک مشکل، دشوار کن اور محنت کش عمل تسلیم کیا جاتا ہے۔ان کے لیے کس شعبہ علم کا ارتقاء ہوا

a. ایجو میٹری(Edumetry) b. شوسیو میٹری(Sociometry)

c. سائیکو میٹری (Psychometry) d. درج بالا سبھی

5. "پیائش کو قائم کیے گئے اصولوں کے مطابق افراد یا اشیاء کے کسی مجموعے کے ہر ایک جز کو اعداد کے کسی جز سے ایک عدد مختص کرنے کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے۔" یہ کس کا قول ہے؟

a. گیریٹ b. جے۔شرما

c. جی۔سی۔ہیلم اسٹیڈیر d. رچررڈایچ۔لنڈے مین

6. "پیائش کو کسی فرد یااشیاء میں موجود کسی خصلت کی مقدار کی عددی وضاحت کرنے کے عمل کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔" یہ کس کا قول ہے؟

a. گیریٹ b. جے۔شرما

c. جی۔سی۔ہیلم اسٹیڈیر d. رچررڈایچ۔لنڈے مین

7. مقداری پیائش کے ذریعے کتنا سوال کا جواب دیا جاتا ہے جب کہ کیفیتی پیائش کے ذریعے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوال کا جواب دیا جاتا ہے۔

a. کس قسم کا b. ک یسا

c. ک س کا d. ک س لیے

8. پیائش کے ضمن میں کسی فرد یا شئے کی خصلتوں یاخوبیوں کی صرف وضاحت کی جاتی ہے جبکہ جانچ کے ضمن میں اس فرد یااشیاء کی خصلتوں یا خوبیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر زور دیا جاتا ہے۔

a. مطابقت b. مناسبت

c. مثال d. اصلیت

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1. پیائش کا مفہوم اور تعریف بیان کیجیے۔
2. جانچ کا مفہوم اور تعریف بیان کیجیے۔
3. تعلیمی عمل میں جانچ کی اہمیت کی فہرست سازی کیجیے۔
4. پیائش اور جانچ کے درمیان فرق واضح کیجیے۔
5. معقولیت اور معروضیت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔
6. ایک معیاری جانچ کی معتبریت سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجیے۔
7. جانچ کی افادیت سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1. پیائش کا مفہوم اور تعریف بیان کیجیے۔ تعلیمی عمل میں اس کی اہمیت واضح کیجیے۔
2. جانچ کا مفہوم اور تعریف بیان کیجیے۔ایک اچھی جانچ کی خصوصیات واضح کیجیے۔

3. تعلیمی عمل میں پیمائش اور جانچ کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔
4. پیمائش اور جانچ کا مفہوم اور تعریف بیان کرتے ہوئے ان کے درمیان فرق واضح کیجیے۔
5. ایک معیاری جانچ کی خصوصیات واضح کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات

4-d	3-a	2-c	1-b
8-b	7-a	6-c	5-d

13.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محمد حسن، ادبیات شناسی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1989
- محی الدین بچھ، جدید تدریس اردو، گلشن پبلیکیشنز، شرینگر 1998
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006
- عمیر منظر، اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار، شپرا پبلیکیشن، دہلی 2009
- ریاض احمد، اردو تدریس، مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، دہلی، 2013
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

اکائی 14۔ جانچ کے مختلف آلات اور تکنیک*

14.0	تمہید
14.1	مقاصد
14.2	جانچ کے مختلف آلات و تکنیک
14.3	اسکولی تحصیلی آزمائش(SAT)
14.4	اسکولی تحصیلی آزمائش(SAT) تیار کرنے کے مختلف مراحل
14.5	خلاصہ
14.6	اکتسابی نتائج
14.7	فرہنگ
14.8	نمونہ امتحانی سوالات
14.9	تجویز کردہ اکتسابی مواد

14.0 تمہید

تعلیم مسلسل چلنے والا ایک متحرک عمل ہے۔ چونکہ تعلیم کی نوعیت متحرک ہے اس لیے تعلیم کے شعبے میں وقت وقت پر مختلف طرح کے حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ بدلتے ہوئے حالات ماہرین تعلیم کے سامنے نئے نئے چیلنجز پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان مسائل اور چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تعلیمی عمل سے وابستہ افراد کو ان سے متعلق طرح طرح کے فیصلے لینے پڑتے ہیں۔ دراصل ماہرین تعلیم، تعلیمی منتظمین، پرنسپل، اساتذہ اکرام، سرپرست اور طلبا و دیگر افراد تعلیمی عمل سے نزدیکی اور براہ راست طور پر منسلک ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر افراد جیسے ماہرین تعلیم، منتظمین اور پرنسپل تعلیمی عمل سے متعلق مختلف قسم کی حکمت عملیوں اور منصوبوں کا تعین کرنے میں شامل ہوتے ہیں۔ کچھ افراد جیسے طلبا و اساتذہ تدریس و اکتساب کے حقیقی عمل میں براست طور پر حصہ لے کر تعلیمی منصوبوں کی حقیقی صورت میں عمل آوری کرتے ہیں اور کچھ دیگر افراد جیسے سرپرست اور سماج کے بیدار طبقہ کے لوگ تعلیمی عمل کے آئندہ نتائج کے تئیں فکر مند رہتے ہیں۔ تعلیمی عمل سے متعلق ان تمام افراد کے سامنے وقت وقت پر طرح طرح کے مسائل اور چیلنجز پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان مسائل اور چیلنجز کا

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

حل انہیں تلاش کرناپڑتاہے۔ جیسے منتظمین کے سامنے یہ مسئلہ ہو سکتا ہے کہ امتحانی نظام میں اصلاح کیسے کی جائے؟ دیہی علاقوں میں کس طرح کے اسکول کھولے جائیں؟ ماہرین تعلیم کے سامنے مسئلہ ہو سکتا ہے کہ ابتائی سطح پر طلبا کو کتنی زبانیں اور کتنے مضامین پڑھائے جائیں؟ پرنسپل کے سامنے مسئلہ ہو سکتاہے کہ اساتذہ کے درمیان ذمہ داریوں کی تقسیم کیسے کی جائے؟ معلمین کے سامنے مسئلہ ہو سکتاہے کہ وہ اپنی تدریس کو مزید بہتر کیسے بنائیں؟ سرپرستوں کا مسئلہ ہو سکتاہے کہ وہ اپنے بچوں کو کیسے پڑھائی کی جانب راغب کریں؟ وغیرہ۔ اس طرح مختلف سوالات سامنے آتے ہیں جن پر متعلق افراد کچھ نہ کچھ فیصلے لیتے ہیں۔ کوئی بھی مسئلہ خواہ اس کا تعلق کسی بھی شعبہ سے کیوں نہ ہو، اور کسی فرد سے متعلق کیوں نہ ہو، اس پر مناسب اور موزوں فیصلہ لینے کے لیے اس مسئلہ اور اس کے پس منظر سے متعلق معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک کسی مسئلہ سے متعلق ضروری اطلاعات اور معلومات دستیاب نہ ہوں، فیصلہ ساز خود کو مناسب و موزوں فیصلہ لینے میں قاصر پائیں گے اور اگروہ کوئی فیصلہ لیتے بھی ہیں تو ان کے فیصلے غلط ہونے کے امکانات زیادہ ہوں گے۔ درحقیقت کسی بھی مسئلہ کا صحیح حل کافی حد تک اس مسئلہ سے متعلق مختلف معلومات پر منحصر کرتا ہے۔ان معلومات کی کافیت(Sufficiency)،متعلقت (Relevancy)اور درستگی(Accuracy)ہی اس مسئلہ کو حل کرنے کی سمت میں انتہائی ضروری اور پہلا قدم ہوتاہے۔ اس لیے فیصلہ ساز یہ چاہتاہے کہ ؛مسئلہ سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہو جائیں، حاصل ہونے والی معلومات مسئلہ کے ہر پہلو سے متعلق ہوں اور حاصل ہونے والی معلومات بالکل سچ اور درست ہوں۔

مسئلہ سے متعلق معلومات کی کافیت، متعلقت اور درستگی کا تعین کرنے کے لیے ہی عملی سائنس میں پیمائش اور جانچ کے مختلف طریقوں کا استعمال کیا جاتاہے۔ اس باب میں ہم جانچ کے مختلف آلات وتکنیک کا مطالعہ کریں گے۔ خاص طور سے اسکولی تحصیلی آزمائش اس کو تیار کرنے کے مختلف مراحل پر تفصیلی بحث کریں گے۔

14.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبا اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- جانچ کے مختلف آلات وتکنیک کی زمرہ بندی کر سکیں۔
- اسکولی تحصیلی آزمائش کا تصور اور اہمیت واضح کر سکیں۔
- اسکولی تحصیلی جانچ کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- اسکولی تحصیلی جانچ کے مقاصد کی فہرست سازی کر سکیں۔
- تحصیلی جانچ تیار کرنے کے مختلف مراحل پر روشنی ڈال سکیں۔
- اسکولی تحصیلی آزمائش تیار کرنے کے مختلف مراحل بیان کر سکیں۔
- اسکولی تحصیلی جانچ کے سوالات کی مختلف اقسام مع مثال واضح کر سکیں۔
- معروضی جانچ کی خوبیاں بیان کر سکیں۔

14.2 جانچ کے مختلف آلات و تکنیک

تعلیم کا مقصد انسان کی شخصیت کی ہمہ جہت نشو و نما کرنا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ انسان کی شخصیت کے متعدد پہلو ہیں۔ان تمام پہلوؤں کی جانچ کرنے کے لیے ماہرین تعلیم نے مختلف آلات اور تکنیک کی تعمیر و تشکیل کی ہیں۔ان میں کچھ اہم آلات اور تکنیک کی تفصیل یہاں پیش کی جارہی ہے۔

1. مشاہدہ	2. انٹرویو	3. سوالنامہ
4. معلم کے ذریعہ تیار کردہ غیر رسمی ٹیسٹ	5. معیاری ٹیسٹ	6. ریٹنگ اسکیل
7. انیکڈوٹل ریکارڈ	8. تجمیعی ریکارڈ	9. سوشیو میٹری

ان کی تفصیلی وضاحت درج ذیل ہے؛

1. مشاہدہ: مشاہداتی طریقہ طرز عمل کی جانچ کا سب سے قدیم طریقۂ کار ہے۔اس طریقۂ کار کے ذریعے طلبا کے ظاہری طرز عمل کا مشاہدہ کر کے اس کے طرز عمل میں آنے والی تبدیلیوں کو تفصیلی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔حالانکہ مشاہداتی طریقۂ کار کو ایک معروضی تکنیک کی حیثیت حاصل نہیں ہے، مگر پھر بھی اس کا استعمال طرز عمل کو جانچنے کے لیے کافی حد تک کیا جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کے طرز عمل کی تبدیلی کو دیکھنے کے لیے یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔اس کے علاوہ طلبا اپنی بات چیت میں اردو الفاظ کا استعمال کس طرح کر رہے ہیں یہ مشاہدہ کے ذریعے ہی معلوم کیا جاتا ہے۔مشاہداتی طریقۂ کار کی مدد سے وقوفی، جذباتی اور جمالیاتی نشو و نما کے پہلوؤں کی جانچ کی جاسکتی ہے۔

2. انٹرویو: یہ جانچ کی ایک ایسی تکنیک ہے جس میں متعلق معلومات کا حصول کسی فرد سے روبرو گفتگو کے ذریعے کیا جاتا ہے۔اردو کا معلم طلبا کے تلفظ اور مخارج کی درستگی کو جانچنے اور زبان پر عبور کو دیکھنے کے لیے اس آلہ کا استعمال کر سکتا ہے۔ عموماً اس کا استعمال ان حقائق کو اخذ کروانے سے ہوتا ہے جو دیگر طریقے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔

3. سوالنامہ: سوالنامہ کسی مخصوص عنوان سے متعلق سوالات کی ایک فہرست ہوتی ہے۔ سوالنامہ میں جواب دینے کے لیے جگہ دی جاتی ہے۔اس کے ذریعے معلم جملوں کی ساخت، قواعد کی جانکاری، زبان پر عبور اور ذخیرۂ الفاظ کی جانچ بہ آسانی کر سکتا ہے۔ یہ ایک ساتھ پورے درجہ کو دیا جاسکتا ہے۔ جس سے کم وقت، کم خرچہ اور کم محنت میں پورے درجہ سے جوابات حاصل ہو جاتے ہیں۔ آج کل اس کا استعمال مختلف قسم کی معلومات اکھٹا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

4. معلم کے ذریعے تیار کردہ غیر رسمی ٹیسٹ: عام طور پر متعلقہ مضمون کے معلم ہفتہ وار، مہینہ وار، ششماہی یا سالانہ امتحانات کے لیے پرچے بناتے ہیں۔اس میں ان امور کی جانچ کی جاتی ہے جن کی تدریس معلم کر چکا ہے۔ یہ عام طور پر زبانی، تحریری، موضوعی، معروضی یا عملی قسم کے ہوتے ہیں۔اس میں معلم اپنے طریقے سے ٹیسٹ تیار کرتا ہے اور اس ٹیسٹ میں ان تمام مہارتوں کو جانچنے کی کوشش کرتا ہے جو دوران تدریس انہوں نے طلبا کو سکھائی ہیں۔

5. معیاری ٹیسٹ: معیاری ٹیسٹ مخصوص گروپ یا مخصوص مضمون کے طلبا کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ مضامین کے ماہرین تیار

کرتے ہیں۔ طلبا کی تحصیلی جانچ کے لیے تحصیلی ٹیسٹ بنائے جاتے ہیں۔ شخصیت کو جانچنے کے لیے، فطری میلان یا رجحان کو جانچنے کے لیے اور طلبا کی مشکلات کا اندازہ لگانے کے لیے ٹیسٹ تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ ٹیسٹ عام طور پر ماہرین اپنی تحقیق کی بنیاد پر تیار کرتے ہیں۔ یہ ایسے ٹیسٹ ہوتے ہیں جنھیں ایک کثیر آبادی پر نافذ کر کے نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔

6. ریٹنگ اسکیل: ریٹنگ اسکیل جانچ کا ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے کسی مخصوص وصف یا تحصیل کے کسی بھی پہلو کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور انھیں قدر کی اکائیوں کے ایک اسکیل پر ریکاڈ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیانت داری کا ایک پانچ نکاتی اسکیل اس طرح ہوگا۔

انتہائی دیانت دار	دیانت دار	نہ دیانت دار نہ بد دیانت	بد دیانت	انتہائی بد دیانت

7. حکایتی ریکارڈ (Anecdotal Record): یہ ایک ایسا آلہ ہے جو طلبا کے غیر معمولی برتاؤ کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ غیر معمولی برتاؤ منفی یا مثبت کسی بھی طرح کا ہو سکتا ہے۔ در اصل حکایتی ریکارڈ طلبا کے تعلیمی ارتقاء کے تعلق سے اہم اور قابل ذکر چیزوں کی معروضی پیشکش ہے۔ یہ رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کا ہو سکتا ہے۔ اس کا استعمال مغربی ممالک کے اسکول میں لازمی طور پر ہوتا ہے۔ اب ہمارے ملک میں بھی اس کا استعمال ہونے لگا ہے۔ اس میں جب بھی کسی طالب علم سے کوئی غیر معمولی برتاؤ سرزد ہوتا ہے تو معلم اسے ریکارڈ میں وقت جگہ، اور اس کے سیاق وسباق کے ساتھ اسے درج کر لیتا ہے۔ حکایتی ریکارڈ میں معلم اپنی اصلاحی تدابیر اور تشریح و توضیح بھی لکھ سکتا ہے۔

8. تجمیعی ریکارڈ: اسکول میں طلبا کے تعلق سے مختلف اطلاعات کو تجمیعی شکل میں جمع کیا جاتا ہے۔ اسے ہی تجمیعی یا احتمالی ریکارڈ کہا جاتا ہے۔ ثانوی تعلیمی کمیشن نے ہر طالب علم کا تجمیعی ریکارڈ رکھنے کی سفارش پیش کی ہے۔ اس میں طالب علم کی ذاتی تفصیلات، اسکولی تحصیل، صحت و تندرستی کی رپورٹ، شخصیت کے اوصاف اور مختلف مشاغل و سرگرمیوں میں اس کی شمولیت وغیرہ بھی درج کی جاتی ہیں۔ اس ریکارڈ کی ابتداء طالب علم کے پہلی جماعت میں داخلہ لینے کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔ ہر سال طالب علم کے ساتھ ریکارڈ بھی اگلی جماعت میں بھیجا جاتا ہے۔ یہ عمل تعلیم کے اختتام تک جاری رہتا ہے۔ کسی بھی طالب علم کی ترقی کو جاننے اور اس کے تعلیمی سفر کی جانچ کرنے کے لیے یہ تجمیعی ریکارڈ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ ریکارڈ ایک طریقہ سے طالب علم کے تعلیمی میدان کا بتدریج مطالعہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی طالب علم دوسرے اسکول میں منتقل ہو جاتا ہے تو یہی ریکارڈ ٹرانسفر سرٹیفیکٹ کی طرح اس کے ساتھ جاتا ہے اور وہاں پر بھی جاری رہتا ہے۔

9. جامعہ سنجی یا سوشیومیٹری (Sociometry): طلبا کی سماجی نشو و نما کرنا تعلیم کا ایک اہم مقصد ہے۔ طلبا کی سماجی نشو و نما ہو رہی ہے یا نہیں عام طور پر اس کی جانچ نہیں کی جاتی ہے۔ سماجی نشو و نما کی جانچ کے لیے جامعہ سنجی ایک اہم آلہ ہے۔ اس کے ذریعے درجہ میں موجود طلبا کی پسند اور تعامل کے انداز وغیرہ کی جانچ کی جاتی ہے۔ یہ سماجی پسند کو جانچنے کا ایک اہم طریقۂ کار ہے۔ اس میں طلبا سے کہا جاتا ہے کہ ایک طالب علم یا ایک سے زیادہ طالب علموں کو دی گئی ذیل میں درج نکات پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ جیسے؛ درجہ میں آپ کس کے ساتھ بیٹھنا پسند کریں گے۔ درجہ میں آپ کس سے دوستی کرنا پسند کریں گے۔ آپ کس کے ساتھ کھیلنا پسند کریں گے۔ طالب علم ایک، دو، تین یا اس سے زیادہ اپنی پسند بتا سکتا ہے۔ حاصل کردہ جوابات کی تشریح و توضیح کے لیے تین طریقے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

i. سوشیو میٹری: اس میں طالب علم کے ذریعے بتائی گئی پسند کو جدول کی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔

ii. سوشیو گرام: اس میں طالب علم کی پسند کو تصویر کی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔

iii.سوشیو میٹری انڈیکس:اس میں طالب علم کی پسند کو نمبرات کی شکل میں دکھایا جاتا ہے۔

14.3 اسکولی تحصیلی آزمائش(SAT)

مطلوبہ سمت میں طلبا کے برتاؤ اور طرز عمل میں تبدیلی لانے کو تحصیل کہتے ہیں۔ طلبا کی معلومات،مہارتیں،صلاحیتیں،رویے اور دلچسپیوں وغیرہ کا پتہ لگانا مکمل جانچ کا حصہ ہوتا ہے۔ تحصیلی آزمائش کے ذریعے کسی خاص مضمون میں طلبا کی تفہیمی سطح کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔اس لیے ہر معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تحصیلی آزمائش کو صحیح طریقہ پر تیار کرنے اور منعقد کرنے کے بارے میں معلومات رکھے۔ تحصیلی آزمائش کی تعریف مختلف ماہرین نے مختلف انداز میں کی ہیں۔این.ایم.دونی کے لفظوں میں "تربیت واکتساب کے دور کے بعد کسی فرد کی کامیابیوں اور حصول علم کی جانچ کرنے والی آزمائش کو تحصیلی آزمائش کہتے ہیں۔"گڈ کے مطابق"وہ ٹیسٹ جو اسکول میں سکھائے جانے والے کسی مضمون کی معلومات،مہارتوں اور تفہیم وغیرہ کی جانچ کرے تحصیلی جانچ کہلاتے ہیں۔" تحصیلی جانچ ایک منظم طریقہ ہے جس کے ذریعے طلبا کی صلاحیتوں اور کارکردگیوں کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔اس کے علاوہ اس کے ذریعے طلبا کی ذہنی صلاحیتوں کا بھی تجزیہ ہوتا ہے، تعلیمی وتدریسی عمل فروغ پاتا ہے، طلبا کی کمزوریوں کا اندازہ ہوتا اور معلم کی کارکردگی کی جانچ ہوتی ہے۔

اسکولی تحصیلی جانچ کی خصوصیات

1.اسکولی تحصیلی جانچ اکتسابی عمل کے نتیجہ میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیمائش کرتی ہے۔

2.یہ جانچ شخصیت کے تینوں علاقوں(وقوفی،تاثراتی، نفسی حرکی)کی پیمائش کرتی ہے۔

3.یہ ایک معیاری آزمائش ہوتی ہے۔اس کی تیاری ایک طویل عمل سے گزرتی ہے۔

4.یہ طلبا کے معیار اور ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر تیار کی جاتی ہے۔

5.اس کے ساتھ ایک ہدایتی کتابچہ بھی تیار کیا جاتا ہے جس کا مقصد تحصیلی آزمائش کے تعلق سے تمام ہدایات فراہم کرنا ہوتا ہے۔اس میں نشانات دینے کی اسکیم،انعقاد کے اصول وغیرہ دیے ہوتے ہیں۔

اسکولی تحصیلی جانچ کے مقاصد

اسکولی تحصیلی جانچ کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں۔

1.طلبا کو اگلے درجہ میں ترقی دینے کے لیے بنیاد فراہم کرنا۔

2.جماعت کے اوسط معیار کا پتہ لگانا۔

3.مواد مضمون کے حصول کی جانچ کرنا۔

4.زبان کے وقوفی اور عملی پہلوؤں کی جانچ کرنا۔

5.معلم کے خود محاسبہ کرنے میں مدد کرنا کہ تدریسی مقاصد کے حصول میں وہ کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

6.اکتسابی تجربات کی اثر آفرینی کے بارے میں جاننا۔

7. اکتسابی عمل میں معیار اور کمیت کو یقینی بنانا، نتائج کی بنیاد پر طریقۂ تدریس کو بہتر کرنا اور اس میں اصلاح کرنا۔

14.4 اسکولی تحصیلی آزمائش (SAT) تیار کرنے کے مختلف مراحل

طلبا کی حصولیابیوں کی جانچ کرنے کے لیے دو طرح کی تحصیلی جانچوں کی تعمیر کی جاتی ہے۔(1) معیاری تحصیلی جانچ (2) غیر معیاری تحصیلی جانچ۔ معیاری جانچ کی تعمیر ماہرین یا ماہرین کے گروپ کے ذریعے وسیع سطح پر استعمال کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ اس طرح کی جانچ میں اعلیٰ درجے کی معقولیت، معتبریت، معروضیت، اور استعمالیت پائی جاتی ہے۔ غیر معیاری جانچ کی تعمیر معلمین کے ذریعے اپنے طلبا کی حصولیابی کی جانچ کے لیے کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر معیاری جانچ کو معلم کے ذریعے تیار کی گئی جانچ بھی کہتے ہیں۔

تحصیلی جانچ کے مراحل: تحصیلی جانچ کی تیاری کے مراحل کو سمجھ کر معلم اپنے ذریعے تیار کی جانے والی تحصیلی جانچ کو بھی معیاری نوعیت فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے مراحل درج ذیل ہیں۔

1۔ جانچ کی منصوبہ بندی

2۔ جانچ کے لیے ڈیزائن تیار کرنا

3۔ بلیو پرنٹ کی تیاری

4۔ سوالات تیار کرنا اور سوالنامہ مرتب کرنا

5۔ اسکورنگ کی منصوبہ بندی اور کنجی تیار کرنا

6۔ جانچ منعقد کرنا

7۔ جانچنا اور نشانات دینا

8۔ تعین قدر کرنا

ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. **جانچ کی منصوبہ بندی:** جانچ کی منصوبہ بندی جانچ کی تعمیر کا پہلا مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ میں جانچ سے متعلق مختلف فیصلے لیے جاتے ہیں جن میں کچھ اہم فیصلے درج ذیل ہیں۔

- **جانچ کے مقاصد کا تعین کرنا:** سب سے پہلے جانچ کی تعمیر کے مقاصد کا تعین کرتے ہیں کہ جانچ کے ذریعے طلبا کی کن حصولیابیوں کی جانچ کرنی ہے۔
- **جانچ کے نفاذ میں لگنے والے وقت اور جانچ کے کل نمبرات کا تعین کرنا:** جانچ کل کتنے نمبرات کی ہوگی اور جانچ کے نفاذ میں کل کتنا وقت درکار ہوگا اس کا بھی تعین ضروری ہے۔ ایسا کرنے پر سوالات کی ساخت اور تعداد متعین کرتے وقت سہولت ہوتی ہے۔
- **جانچ کی اسکورنگ کس طرح کی جائے گی:** جانچ کی اسکورنگ کا طریقہ بھی پہلے سے طے کر لینا چاہیے۔ اس سے سوالات کے انتخاب اور ان کی ساخت کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

2. جانچ کے لیے ڈیزائن تیار کرنا: جانچ کی ڈیزائن تیار کرنا جانچ کی تعمیر کا دوسرا مرحلہ ہے۔اس کے ضمن میں درج ذیل اہم امور کی وضاحت کی جاتی ہے۔

- **مقاصد کو دی گئی اہمیت:** ہم جانتے ہیں کی تحصیلی جانچ کے ذریعے طلبا کی معلومات، تفہیم اور مہارتوں کی جانچ کی جاتی ہے۔ان مختلف پہلوؤں میں کن پہلوؤں کی جانچ کو زیادہ اہمیت (weightage) دینا ہے اور کن پہلوؤں کو کم اہمیت دینا ہے اس تعلق سے فیصلے لیے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر درج ذیل جدول کا بغور مشاہدہ کیجیے۔اس میں مختلف مہارتوں کی فہرست اور ان کو دیے گئے وزن کی نشاندہی کی گئی ہے۔

نمبر شمار	**مقاصد**	**نشانات**	**فیصد**
1	معلومات(knowledge)	3	12
2	تفہیم(Understanding)	2	8
3	اطلاق(Application)	6	24
4	تجزیہ(Analysis)	8	32
5	ترکیب(Synthesis)	4	16
6	تعین قدر(Evaluation)	2	8
کل(Total)		25	100

- **مواد کو دی گئی اہمیت:** مختلف اسباق، موضوعات، تصورات: تحصیلی جانچ کے سوالات کی تعمیر مواد مضمون پر مبنی ہوتی ہے۔نصاب میں شامل تمام مضامین یا مضمون میں شامل تمام اسباق کی اہمیت مساوی نہیں ہوتی ہے۔اس لیے اچھی تحصیلی جانچ کی تعمیر کے لیے مواد مضمون کی اہمیت کی درجہ بندی کرتے ہیں اور مواد کو دی گئی اہمیت کے مطابق دیے جانے والے نشانات(marks) کا تعین کرتے ہیں۔

نمبر شمار	**مواد مضمون**	**نشانات**	**فیصد**
1	اکائی ایک(Unit One)	8	32
2	اکائی دو(Unit Two)	4	16
3	اکائی تین(Unit Three)	6	24
4	اکائی چار(Unit Four)	7	28
کل(Total)		**25**	**100**

- **سوالات کی ساخت کو اہمیت:** جانچ کے متعین کیے گئے مقاصد کے مطابق اس بات کا تعین کیا جاتا ہے کہ جانچ میں کس طرح کے

سوالات کو زیادہ اہمیت دینی ہے اور کس طرح کے سوالات کو کم اہمیت دینی ہے۔اس بنیاد پر ہی جانچ میں شامل کیے جانے والے سوالات کی ساخت کا تعین کیا جاتا ہے۔یعنی جانچ میں طویل جوابی سوالات شامل کرنے ہیں یا نہیں، مختصر جوابی سوالات شامل کرنے ہیں یا نہیں، معروضی سوالات شامل کرنے ہیں یا نہیں؟ یا تینوں قسم کے سوالات شامل کرنا ہے۔اگر تینوں طرح کے سوالات شامل کرنا ہے تو ان مختلف طرح کے سوالات کا تناسب کیا ہوگا؟ وغیرہ۔اس کی مثال درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سوالات کی ساخت	سوالات کی تعداد	نشانات	فیصد
1	معروضی(Objective)	10	10	40
2	مختصر جوابی(Short Answer)	5	10	40
3	طویل جوابی(Long Answer.)	1	5	20
کل(Total)		**16**	**25**	**100**

- **دشواری کی سطح کو اہمیت:** جانچ کی تعمیر کرتے وقت انفرادی تفاوت کے تصور کو بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ہم جانتے ہیں کہ طلبا کی صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں۔جانچ کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا جا سکے اس کے لیے ضروری ہے کہ جانچ میں دشواری کی مختلف سطح کے سوالات شامل کیے جائیں۔اس کی مثال درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	دشواری کی سطح	نشانات	فیصد
1	آسان ترین(Very Simple)	1	4
2	آسان(Simple)	3	12s
3	اوسط(Average)	17	68
4	مشکل(Difficult)	3	12
5	مشکل ترین(Very Difficult)	1	4
کل(Total)		25	100

3.بلیو پرنٹ کی تیاری: جانچ کی تعمیر کا یہ سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔بلیو پرنٹ مکمل تحصیلی جانچ کا ایک خاکہ یا ڈیزائن ہوتی ہے جس میں مخصوص مقاصد، موضوعات اور سوالات کے لیے اسکور متعین کیے جاتے ہیں۔کسی تحصیلی جانچ کے لیے بلیو پرنٹ کیسے تیار کی جائے اسے درج ذیل مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔

مقاصد	معلومات			تفہیم			اطلاق			کل سوال			کل
موضوع													
نثر													

نظم															
قواعد															
کل															

4.سوالات تیار کرنااور سوالنامہ مرتب کرنا: تحصیلی جانچ میں بلیو پرنٹ میں متعین کیے گئے اسکور اور سوالات کی ساخت کے عین مطابق سوالات تیار کیے جاتے ہیں۔ سوالات لکھتے وقت دشواری کی سطح پر غور وفکر کرنا ضروری ہے۔اس بات پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ کیا شامل کیے گئے سبھی سوالات کے جوابات متعین وقت کے اندر دیے جاسکتے ہیں۔ سوالات کوان کی دشواری کی سطح کی ترتیب میں لکھنا چاہیے۔

5.اسکورنگ کے لیے کنجی تیار کرنا: سوالات کی تعمیر ہو جانے کے بعد معلم کو چاہیے کہ وہ تحصیلی جانچ میں شامل تمام سوالات کے جوابات کی کنجی تیار کرلیں۔ معروضی سوالات کی کنجی بنانا آسان ہوتا ہے لیکن اگر تحصیلی جانچ میں مختصر جوابی اور طویل جوابی سوالات بھی شامل ہیں توان کے بھی معیاری جوابات کی کنجی بنالینا چاہیے۔

6.جانچ منعقد کرنا: جانچ کی تعمیر ہو جانے کے بعد اس کا نفاذ طلبا و طالبات پر کیا جاتا ہے۔ جانچ منعقد کرتے وقت یہ بہتر سمجھا جاتا ہے کہ طلبا و طالبات کو سوالات کی نوعیت، جواب دینے کا طریقہ اور دیے گئے وقت کے بارے میں واضح ہدایات فراہم کر دی جائیں۔

7.جانچنااور نشانات دینا: جانچ کا انعقاد ہو جانے کے بعد اسکورنگ کے لیے تیار کی گئی کنجی کی مدد سے اس پر نشانات دینا چاہیے۔

8.تعین قدر کرنا: جانچ پر نشانات دینے کے عمل کو اسکورنگ کرنا کہتے ہیں۔اسکورنگ ہو جانے کے بعد تمام طلبا کی اسکورنگ کا ایک جدول تیار کرنا چاہیے۔ جدول تیار ہو جانے کے بعد شماریاتی تکنیک کی مدد سے جانچ کے اسکور کا تجزیہ اور تشریح کرنا چاہیے اور اس بنیاد پر طلبا کی حصولیابیوں کا تعین قدر یعنی ان کی کامیابی یا ناکامی وغیرہ سے متعلق فیصلے لینا چاہیے۔

اسکولی تحصیلی آزمائش تیار کرنے کے مختلف مراحل: اسکولی تحصیلی جانچ کی تعمیر میں درج ذیل مراحل شامل ہوتے ہیں۔

1. آزمائش کی منصوبہ بندی
2. بلیو پرنٹ کی تیاری
3. سوالات تیار کرنااور سوالنامہ مرتب کرنا
4. جانچ کا انعقاد
5. جانچنااور نشانات دینا
6. ٹیسٹ کی جانچ یا تعین قدر کرنا

ان کی تفصیلی وضاحت درج ذیل ہے؛

1.آزمائش کی منصوبہ بندی: یہ اسکولی تحصیلی جانچ کا پہلا اور اہم مرحلہ ہے۔اس مرحلہ پر معلم سب سے پہلے تو مقاصد کا تعین کرتا ہے، پھر مواد مضمون کا تعین کرتا ہے، پھر وقت اور دن طے کرتا ہے۔

2.بلیو پرنٹ کی تیاری: جس طرح نیا مکان بنانے سے پہلے نقشہ نویس اس کا نقشہ بناتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر مکان کی تعمیر کی جاتی ہے۔اسی طرح

ایک معیاری سوالنامہ بنانے کے لیے اس کا اساسی خاکہ یا بلیو پرنٹ بنایا جاتا ہے۔ سب سے پہلے بلیو پرنٹ بنانے کے لیے اس کا خاکہ بنانا ضروری ہے۔ تحصیلی جانچ کی ابتدا میں تدریسی مقاصد اور ان کے جملہ نشانات کا تعین کرنا ضروری ہے۔

تدریسی مقاصد کے جملہ نشانات: جانچ سے پہلے یہ متعین کرنا ہوگا کہ کن تدریسی مقاصد کی جانچ کرنی ہے اور ان کو سوالنامہ میں کتنا وزن دینا ہے۔ یعنی سوالنامہ میں سوال بناتے وقت یہ ذہن میں رکھنا ہوگا کہ وہ کن تدریسی مقاصد پر مبنی ہوں گے۔

نمونہ برائے مقاصد:

مقاصد	نشانات	فیصد
معلومات		
تفہیم		
اطلاق		
مہارت		
رویے		
دلچسپی		
استحسان		
جملہ		

سوالات کے اقسام پر جملہ نشانات کا تعین: سوالنامہ بناتے وقت معلم کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نصاب کی شمولیت ہو جائے۔ یعنی سوالات صرف مخصوص اسباق سے ہی نہ ہوں۔ اس کے لیے سوالنامہ میں سوالات کی تعداد اس طرح متعین ہونی چاہیے کہ طویل جوابی سوالات کی تعداد کم ہو اور مختصر جوابی سوالات اور کثیر انتخابی سوالات کی تعداد زیادہ ہو۔ تمام قسم کے سوالات پر مختلف وزن کے جملہ نشانات دینا چاہیے۔

سوالات کے اقسام پر جملہ نشانات کا گوشوارہ:

نمبر شمار	سوالات کی قسم	سوالات کی تعداد	نشانات	کل	فیصد
1	طویل جوابی سوالات E	4	5	20	40
2	مختصر جوابی سوالات S	5	2	10	20
3	مختصر ترین جوابی سوالات VS	12	11	12	24
4	تعددی انتخابی سوالات MC	16	1/2	8	16
کل				**50**	**100**

مواد مضمون یا متن پر مبنی جملہ نشانات: اردو زبان میں مواد مضمون مختلف اصناف پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے کہ نثر، نظم، قواعد، خطوط نگاری اور مضمون نگاری وغیرہ۔ اس کے لیے جملہ نشانات بھی الگ الگ متعین کیے جاتے ہیں۔ یعنی مواد مضمون میں جو اسباق یا متن جانچ کے لیے طے کیے گئے ہیں اس میں مختلف سوالات کے نشانات ذیل طریقہ سے متعین کیے جاتے ہیں۔

مواد مضمون پر مبنی جملہ نشانات:

نمبر شمار	مقاصد	نشانات	فیصد
1	نثر	15	30
2	نظم	15	30
3	قواعد	8	16
4	مضمون نگاری	6	12
5	خطوط نویسی	6	12
کل		**50**	**100**

بلیو پرنٹ: بلیو پرنٹ ایک سہ رخی چارٹ ہوتا ہے۔ جس میں مواد مضمون عمودی خط (Vertical Axis) اور مقاصد افقی خط (Horizontal Axis) میں پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ سہ ابعادی چارٹ درج ذیل تین امور پر مشتمل ہوتا ہے۔

i. مطلوبہ مقاصد

ii. مواد مضمون

iii. سوالات کے اقسام

بلیو پرنٹ کا نمونہ: سوالات کی تیاری اور سوالنامہ کی ترتیب: تیار کردہ بلیو پرنٹ کی بنیاد پر ان کے مقاصد کو ذہن میں رکھ کر سوالات تیار کیے جاتے ہیں۔ پھر ان سوالات کی درجہ بندی ان کے اقسام کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ یعنی طویل جوابی سوالات کے ذریعے کن مقاصد کا حصول ہو رہا ہے اور کن مقاصد کا حصول کثیر انتخابی سوالات کے ذریعے ہو رہا ہے۔ پھر ان سوالات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حصہ کی ابتداء میں طلبا کے لیے واضح ہدایات درج کی جاتی ہیں۔

4. جانچ کا انعقاد: اسکولی تحصیلی جانچ کا مقصد اسی وقت پورا ہوتا ہے جب اس کا انعقاد مناسب طریقہ سے کیا جائے۔ اس کا وقت اور مقام پہلے ہی متعین کر لیا جاتا ہے۔ وقت اور مقام کا تعین کر کے طلبا کو اطلاع دی جاتی ہے۔ اسی لحاظ سے طلبا کے لیے نشستوں کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ جانچ کا انعقاد جانچ کا ایک اہم پہلو ہے۔ اگر اس کو مناسب طور پر منعقد نہ کیا جائے تو عموماً ناقص نتائج آ سکتے ہیں۔ اگر ہدایات صحیح نہیں دی گئی ہوں یا واضح زبان میں نہیں دی گئی ہوں یا وقت کا تعین صحیح طریقہ سے نہیں کیا گیا ہو تو یہ تمام باتیں نتائج کو متاثر کرتی ہیں۔

5۔ جانچنا اور نشانات دینا: کسی بھی جانچ کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ تیاری کے عمل کے دوران ہی یعنی انعقاد سے پہلے ہی اس کے نشانات دینے کی اسکیم مکمل طور پر تیار کر لی جائے اور ساتھ ہی جوابات کی ایک کنجی تیار کر لی جائے۔ تعددی انتخابی سوالات کے جوابات کی کنجی بنانا

نسبتاً آسان ہوتا ہے اور اس کا جانچنا بھی آسان ہوتا ہے۔ طویل جوابی سوالات کی کنجی بنانا اور جانچنا اردو زبان میں مشکل ہوتا ہے۔ جانچ میں جملہ نشانات دے کر درجہ کے اوسط نشانات حاصل کر لیے جاتے ہیں اور یہ پتہ لگا لیا جاتا ہے کہ درجہ میں نشانات اوسط سے کتنا انحراف رکھتے ہیں؟ نشانات فراہم کرتے وقت معلم کو طلبا کا اظہار بیان، زبان پر عبور اور ذخیرہ الفاظ کے استعمال وغیرہ کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

اردو زبان کی تدریس میں اسکولی تحصیلی جانچ: اردو کی تدریس کے دوران جانچ عام طور پر تین طریقے سے کی جاتی ہے؛

1. سبق کی تدریس سے پہلے جانچ۔
2. سبق کی تدریس کے دوران جانچ۔
3. سبق کے اختتام پر جانچ۔

ان کی تفصیلی وضاحت درج ذیل ہے؛

1. سبق کی تدریس سے پہلے کی جانچ: سبق کی تدریس سے پہلے کی جانچ معلم کو معلومات فراہم کرتی ہے کہ طلبا کو اردو زبان میں کتنی مہارت حاصل ہوئی ہے؟ زبان کی صلاحیت کتنی ہے؟ زبان کے اکتساب کا یہ اصول ہے کہ سابقہ معلومات کے سیاق میں ہی نئی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ عام فہم زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس جانچ کے ذریعے معلم یہ متعین کرتا ہے کہ اسے تدریس کہاں سے اور کیسے شروع کرنی ہے۔

سبق کی تدریس سے پہلے کی جانچ کا مقصد یہ پتہ لگانا ہوتا ہے کہ مجوزہ درسیات و نصاب کو سیکھنے کی اہلیت، زبان کی مہارت اور عبور طلبا میں ہے یا نہیں۔ اس طریقہ کی جانچ کے ذریعے طلبا کی تدریس کی سطح طے کی جاتی ہے اور اسی کے مطابق تدریس کو منصوبہ بند کیا جاتا ہے۔

2. تدریس کے دوران جانچ: یہ جانچ عام طور پر تشخیصی جانچ ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے معلم کو اردو کی منصوبہ بندی اور متن یا مواد مضمون کو سکھانے میں مدد ملتی ہے۔ اس میں سبق سے متعلق سوالات کیے جاتے ہیں۔ جنہیں عام طور پر تفہیمی سوالات کہا جاتا ہے۔ اسی میں تجزیاتی سوالات بھی کیے جاتے ہیں۔

اس طریقہ کی جانچ کے دو مقاصد ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ درسیات کا کون سا حصہ طلبا ٹھیک اور پوری طرح سے نہیں سیکھ پائے ہیں؟ کیا کیا پڑھانا ابھی باقی ہے؟ اس کے علاوہ اس سے طلبا کی اکتسابی مشکلات کا پتہ چلتا ہے تا کہ ان مشکلات کا حل فراہم کیا جائے۔

3. سبق کے اختتام پر جانچ: سبق کے ختم کرنے کے بعد معلم کے ذریعے متعین مقاصد کے تحت طرز عمل میں آئی ہوئی تبدیلی کو جانچنے کے لیے کچھ سوالات یا سرگرمیاں کروائی جاتی ہیں۔ سوالات کی نوعیت مقاصد کے لحاظ سے طے ہوتی ہے۔ عام طور پر اس میں مختصر جوابی سوالات، مختصر ترین جوابی سوالات اور کبھی کبھی طویل جوابی سوالات بھی موجود ہوتے ہیں۔ جانچ کے لیے سوالات اور ان کی نوعیت کوئی بھی ہو، جانچ سوالنامہ پر منحصر کرتی ہے۔ کیونکہ سوالنامہ ہی تعین قدر یا جانچ کا آلہ ہے اس لیے سوالنامہ بنانے سے پہلے اس کے مقاصد، سوالنامہ کا خاکہ، سوالنامہ کے نشانات کی اسکیم وغیرہ سبھی کا تعین کرنا پڑتا ہے۔ اسی کے تحت مجوزہ نصاب کے مقاصد کو سوالات کے اقسام، ان کی تعداد اور جملہ نشانات کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔

اسکولی تحصیلی جانچ کے سوالات کی قسمیں: سوالنامہ بناتے وقت مختلف قسم کے سوالات ہوتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

1. طویل جوابی سوالات

2. مختصر جوابی سوالات

3. معروضی قسم کے سوالات

1. طویل جوابی جانچ: طلبا کی تحریری طور پر اظہار خیال کی مہارت کو جانچنے کے لیے طویل جوابی جانچ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبا کے خیالات کو مجتمع کرنے کی اہلیت، خیالات کا تجزیہ کرنے کی مہارت، حاصل کردہ علم کے اطلاق اور خیالات کو منظم کر کے اظہار کرنے کی اہلیت کی جانچ کی جاتی ہے۔ آج کے دور میں طویل جوابی سوالات کا امتحان میں کافی استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ اس طرح کے سوالات میں معروضیت کی کمی پائی جاتی ہے۔

طویل جوابی سوالات کی خامیاں: کچھ وقت پہلے امتحانات میں صرف طویل جوابی سوالات ہی شامل کیے جاتے تھے۔ مگر آج کل امتحانات میں مختصر جوابی سوالات، کثیر انتخابی سوالات کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ مگر ابھی بھی طویل جوابی سوالات کی شمولیت زیادہ ہے۔ طویل جوابی سوالات میں درج ذیل نقائص پائے جاتے ہیں۔

i. طویل جوابی سوالات تحریری اہلیت پر مبنی ہونے کی وجہ سے طلبا کی ہر طرح کی اہلیت کی جانچ نہیں کر سکتے۔ جن طلبا کی تحریری استعداد زیادہ ہے وہ اچھے نمبرات حاصل کر لیتے ہیں مگر جن طلبا کی تحریری استعداد بہتر نہیں ہوتی وہ پچھڑ جاتے ہیں۔

ii. یہ طریقۂ کار رٹنے کی عادت کو تحریک بخشتا ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ طلبا میں تحریری لیاقت نہیں ہوتی اور نہ ہی پوری طرح زبان پر عبور حاصل ہوتا ہے۔ ایسے میں وہ پورا جواب حرف بہ حرف رٹ لیتے ہیں اور امتحان میں ویسا ہی جواب لکھ دیتے ہیں۔ یعنی وہ بنا سوچے کتابوں کے صفحات رٹ لیتے ہیں جس سے طلبا میں خود اعتمادی نہیں پیدا ہو پاتی۔ اسی طرح نچلی سطح کے نوٹس، گائڈ اور شرح کو مشہور کرنے میں بھی یہ طویل جوابی سوالات ذمہ دار ہوتے ہیں۔

iii. طویل جوابی سوالات کے ذریعے کی گئی جانچ میں طلبا آنے والے سوالات کا اندازہ پہلے سے لگا لیتے ہیں۔ یعنی وہ کچھ اہم سوالات کی نشاندہی کر لیتے ہیں۔ نتیجتاً تمام نصاب کو نہ پڑھ کر چند سوالات کو ہی رٹ لیتے ہیں۔ اس سے تعلیم امتحان مرکوز ہو جاتی ہے اور پورے نصاب کا علم طلبا کو نہیں ہو پاتا ہے۔

iv. طویل جوابی سوالات کی معتبریت کم ہوتی ہے۔ اس سے طلبا کی اہلیت اور مہارت کی پوری طرح جانچ نہیں ہو پاتی ہے بلکہ اتفاقیت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔ اگر اتفاق سے اچھی طرح تیار کیے گئے سوالات آ گئے تو ٹھیک ہے ورنہ طلبا میں اہلیت ہوتے ہوئے بھی جانچ میں اس کے نشانات کم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جانچنے والے کی بھی معتبریت کم رہتی ہے۔ ایک ہی جواب کو دو مختلف لوگ دیکھیں تو مختلف نشانات حاصل ہوتے ہیں۔ اب کس کے ذریعے دیے گئے نمبرات یا نشانات صحیح ہیں اور کس کے غلط یہ سمجھنا مشکل ہے۔ اس کے علاوہ اگر جانچ کرنے والا اپنی ہی جانچی ہوئی کاپی کو کچھ دن بعد جانچے تو جملہ نشانات میں فرق آنے کا امکان ہو سکتا ہے۔

v. ایسی جانچ طلبا کی تمام صلاحیتوں کی جانچ یا پیمائش نہیں کر سکتی۔ اس میں کچھ چنے ہوئے سوالات پوچھے جاتے ہیں جس سے نصاب کے زیادہ تر حصے سے طلبا اجتناب کر کے کچھ زیادہ پوچھے گئے سوالات کو ہی پڑھتے ہیں۔

vi. اس جانچ میں تعصب کا اندیشہ بنا رہتا ہے۔ جانچنے والے کی نمبرات دینے کی اسکیم اس کے ذاتی خیالات اور ذہنی کیفیت پر منحصر کرتی

ہے۔جو طلبا جانچنے والے کے ذہن کے مطابق جوابات لکھتے ہیں انھیں نسبتاً اچھے نمبرات ملتے ہیں۔

vii. طویل جوابی سوال کو جانچنا اپنے آپ میں ایک مشکل امر ہے۔طلبا لمبے لمبے جوابات لکھتے ہیں جنھیں حرف بہ حرف پڑھنا اور جانچنا ایک صبر و تحمل کا کام ہے۔ممتحن کو ایک جیسے جوابات پڑھ کر کبھی کبھی اکتاہٹ سی ہونے لگتی ہے۔جس کا اثر طلبا کے نمبرات پر پڑتا ہے۔

viii. کئی بار یہ دیکھا گیا ہے کہ جانچنے والے بنا پڑھے نمبر دے دیتے ہیں۔اُس میں ایسے طلبا بھی دیکھے گئے ہیں جو کہانیاں لکھ دیتے ہیں یا ایسی باتیں لکھتے ہیں جن کا مواد مضمون سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔حیرت تو اس وقت ہوتی ہے جب وہ اچھے نمبروں سے کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔اس طرح باقی طلبا کو بھی ایسا کرنے کی تحریک فراہم ہوتی ہے۔

طویل جوابی سوالات کی خوبیاں: طویل جوابی سوالات میں مندرجہ بالا نقائص ہوتے ہوئے اپنا وجود بنائے ہوئے ہیں تو اس کی بھی کچھ وجوہات ہیں۔اس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

i. زبان پر عبور اور ذخیرہ الفاظ کی جانچ طویل جوابی سوالات کے بغیر ممکن نہیں ہے۔اس کے ذریعے خیالات کو مجتمع اور منظم کرنے کی صلاحیت کی جانچ ہوتی ہے۔طلبا کے لیے صرف چند معلومات ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان کو منظم طریقے سے اپنے الفاظ میں بیان کرنا یا اظہار کرنا اہم ہے۔طلبا نے اپنے خیالات کو منظم کر کے اظہار کرنے کی مہارت سیکھ لی ہے یا نہیں اس کی جانچ صرف طویل جوابی سوالات کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔

ii. طویل جوابی سوالات کے ذریعے طلبا کی منطقی استدلال کی صحیح طریقہ سے جانچ ہو سکتی ہے۔تعلیم سے مراد صرف چند اطلاعات کو ذہن میں محفوظ کر لینا ہی نہیں ہے بلکہ ان کا مدلل تجزیہ کرنا بھی تعلیم کا ایک اہم جزو ہے۔طلبا نے اس جزو میں کہاں تک مہارت حاصل کی ہے یعنی وہ اطلاعات کی تجزیاتی تشریح و توضیح کر سکتے ہیں یا نہیں اس کی جانچ کے لیے طویل جوابی سوالات ایک بہترین آلہ ہے۔

iii. طویل جوابی سوالات زبان کی تدریس میں طلبا کے مختلف اسلوب بیان یا مختلف نوعیت سے اظہار خیال کی جانچ میں مدد کرتے ہیں۔سوالات میں کہا جاتا ہے کہ مفصل بیان کریں، مدلل بیان کریں یا تجزیہ پیش کریں۔اس کے ذریعے یہ جانچ ہو جاتی ہے کہ طلبا میں مختلف قسم کے اظہار خیال یا اسلوب بیان کرنے کی اہلیت پیدا ہوئی ہے یا نہیں!

iv. طویل جوابی سوالات کے ذریعے یہ جانچ ہو سکتی ہے کہ طلبا کو زبان کے صحیح استعمال کی اہلیت اور خیالات میں تسلسل اور ربط اسلوب و طرز نگارش میں نکھار و غور و فکر کی صلاحیت، زبان میں فصاحت و بلاغت کی اہلیت و مہارت پیدا ہوئی ہے یا نہیں؟ جو کہ زبان کی تدریس کا اہم مقصد ہے۔

2. مختصر جوابی سوالات: مختصر جوابی سوالات وہ سوالات ہوتے ہیں جن کا جواب دو یا تین سطروں میں دیا جاتا ہے۔یہ سوال زیادہ تر نچلی سطح کے علم پر مبنی ہوتے ہیں جیسے؛

i. پریم چند کی اہم تصانیف کون کون سی ہیں؟

ii. صفت کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟

iii. 'عید گاہ' کہانی میں حامد کون تھا؟ وغیرہ

ان سوالات کے ذریعے طلبا کے علم و تفہیم کی جانچ کی جاتی ہے اور کچھ حد تک طلبا کی تحریری لیاقت کا بھی اندازہ لگایا جاتا ہے۔اس میں کثیر انتخابی سوالات کی طرح طلبا اندازے سے کام نہیں لے سکتے کیونکہ جواب دینے کے لیے مکمل جملے کی ترکیب کرنی ہوتی ہے۔اس طرح جملہ کی ترتیب، ترکیب اور ساخت کی بھی جانچ ہو جاتی ہے۔اس طریقہ کی جانچ میں طویل جوابی سوالات کی طرح کچھ چنے ہوئے سوالات ہی شامل نہیں کیے جاتے ہیں بلکہ سوالات کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور درسیات کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی بھی ہو جاتی ہے۔اس کے لیے طلبا کو درسیات کا سنجیدگی سے اور وسیع طور پر مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔اس میں طلبا کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہوتا ہے اور ان کو رٹنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔اس کے علاوہ تدریس کے دوران بھی معلم مختصر سوالات کے ذریعے طلبا کی مختلف اہلیتوں کا اندازہ لگالیتا ہے۔اس طرح کے سوالات کے جوابات دینے کا طلبا کو درجہ سے ہی تجربہ ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً ایسے سوالات طلبا کے لیے کسی خوف کا باعث نہیں ہوتے ہیں۔ان کی جانچ بھی کثیر انتخاب کی طرح آسان رہتی ہے اور اس میں انفرادیت اور عصبیت کا عنصر بھی نہیں رہتا ہے۔

3. معروضی قسم کے سوالات: طلبا کے علم، تفہیم اور حافظہ کی جانچ کے لیے معروضی جانچ کی جاتی ہے۔درسیات کا زیادہ تر حصہ ان سوالات کی وجہ سے جانچ میں شامل ہو جاتا ہے۔معروضی جانچ میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات انتہائی مختصر ہوتے ہیں اور طلبا کو ان کا جواب دینے میں کوئی دقت درپیش نہیں ہوتی اور تھوڑے ہی وقت میں زیادہ سے زیادہ سوالات کے ذریعے زیادہ علم اور تفہیم کی جانچ ہو جاتی ہے۔ان سوالات کی جانچ بھی نسبتاً جلدی ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس کے نتائج میں معتبریت اور معروضیت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔اس جانچ میں مختلف قسم کے سوالات ہوتے ہیں۔

کثیر انتخابی سوالات: اس میں ایک سوال کے تین یا چار جواب دیے جاتے ہیں۔جن میں صرف ایک صحیح ہوتا ہے۔ جیسے؛اسم کی جگہ پر استعمال ہونے والے لفظ کو کہتے ہیں۔

i. صفت ii. ضمیر iii. اسم نکرہ iv. فعل

خالی جگہ کو پر کرنا: اس میں طلبا کو خالی جگہ پر کرنے کو کہا جاتا ہے۔ جیسے؛

گئودان ناول کے مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

صحیح غلط کے درمیان تفریق کرنے کی اہلیت کی جانچ: اس میں طلبا کے سامنے کچھ جملے رکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے کچھ غلط ہوتے ہیں اور کچھ صحیح ہوتے ہیں۔ طلبا کو انہیں پڑھ کر صحیح پر (/-) نشان اور غلط پر (×) کا نشان لگانا ہوتا ہے۔ جیسے؛

i. ''گئودان''، منشی پریم چند کا مشہور ناول ہے۔(   )

ii. اسم کی تعریف بیان کرنے والے الفاظ کو صفت کہتے ہیں۔( )

جوڑے میلان: اس میں طلبا کو دو فہرست دی جاتی ہے اور ایک فہرست میں دیے الفاظ کو دوسری فہرست کے الفاظ سے ملانا ہوتا ہے۔ جیسے؛

(الف)	(ب)
آگرہ	اسم
لکڑی	صفت

لال	ضمیر
کون	اسم
جانا	فعل

۵۔ بازآفرینی: اس کے ذریعے طلبا کی یادداشت کی جانچ کی جاتی ہے۔ جیسے؛ نیچے دیے گئے الفاظ کے معانی ان کے سامنے لکھیں۔

رنجیدہ	
دشواری	
ابتداء	
انحصار	

معروضی جانچ کی خوبیاں: آج کل معروضی جانچ کا رجحان کافی بڑھ رہا ہے۔اس کی وجہ بظاہر ان کی مندرجہ ذیل خوبیاں ہیں۔

1. معروضی جانچ میں طویل جوابی سوالات کی طرح چند گنے چنے سوالات کی ہی شمولیت نہیں ہوتی ہے بلکہ اس میں درسیات کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی ہوتی ہے۔ نتیجتاً طلبا کچھ گنے چنے سوالات تیار کر کے امتحانات میں نہ جاکر پورا کا پورا نصاب تیار کرتے ہیں۔

2. معروضی جانچ میں علم، تفہیم اور حافظہ کی جانچ ہوتی ہے۔اس میں وہ طلبا بھی اچھے نمبرات حاصل کر لیتے ہیں جن کی تحریری استعداد اچھی نہیں ہوتی ہے یا نسبتاً کم ہوتی ہے۔اس طرح یہ جانچ تمام طلبا کے ساتھ پورا پورا انصاف کرتی ہے۔

3. اس طرح کی جانچ میں نمبرات دینے کے لیے کسی خاص مہارت کی ضرورت نہیں پڑتی۔اس کی جانچ کوئی بھی کر سکتا ہے جس میں وہ طلبا بھی شامل ہیں جنہوں نے خود امتحان دیا ہے۔

4. کیونکہ طلبا کو جواب ایک ہی لفظ، یا صحیح / غلط کا نشان لگا کر دینا ہوتا ہے اس لیے طلبا کو لمبے لمبے جوابات رٹنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ مواد کی بہتر طریقہ سے تفہیم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

5. اس طرح کی جانچوں میں معتبریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔اس کو ایک سے زیادہ ماہرین بھی جانچیں تو نتیجہ ایک جیسا ہی آتا ہے۔

6. اس طرح کی جانچوں میں معقولیت نمایاں رہتی ہے۔ان کے ذریعے طلبا کی جن مہارتوں واہلیتوں کی جانچ متوقع ہے یہ اسی کی جانچ کرتے ہیں۔یعنی اگر طلبا کی صرف و نحو کی مہارت، قواعد کی مہارت یا مختلف انواعِ علم کی تفہیم غرضیکہ جس اہلیت کی جانچ کرنی ہے اس کی جانچ معقولیت سے کرتا ہے۔

7. اس قسم کی جانچ میں طلبا میں خوف وہراس کم ہوتا ہے۔ان کو لمبے لمبے جوابات یاد نہیں کرنے پڑتے ہیں۔ان کو چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھنی اور یادداشت میں محفوظ رکھنی ہوتی ہیں۔اس میں چونکہ تقریباً تمام نصاب کی شمولیت رہتی ہے اس لیے طلبا کو بھی بھروسہ رہتا ہے کہ وہ سوالات کے جوابات مناسب طریقے سے دے سکیں گے اور امتحان میں کامیابی حاصل کر لیں گے۔اس لیے وہ ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتے ہیں۔

معروضی جانچ کی خامیاں: اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ معروضی جانچ میں نسبتاً زیادہ معتبریت اور معقولیت کا عنصر رہتا ہے باوجود اس کے اس میں کچھ خامیاں بھی ہیں۔جو درج ذیل ہیں۔

1. اس کے ذریعے طلبا کی تجزیاتی سوچ، منطقی سوچ اور دلائل دینے کی اہلیت کی جانچ نہیں ہو پاتی ہے اور مدلل، تجزیاتی و منطقی سوچ کے بغیر علم کھوکھلا سمجھا جاتا ہے۔

2. زبان کی تدریس کا سب سے اہم مقصد طلبا میں اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ معروضی جانچ طلبا کی اس اہلیت کی جانچ صحیح انداز سے نہیں کر پاتی ہے۔ اظہار بیان کی اہلیت حاصل کرنے کے لیے مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر طلبا کو معلوم ہو کہ جانچ میں اظہار بیان کی اہلیت کی جانچ نہیں ہو گی تو وہ اس کی مشق کبھی نہیں کریں گے۔ اس لیے زبان کی تدریس صرف معروضی جانچ پر منحصر نہیں رہ سکتی اس میں ان سوالات کی شمولیت لازمی ہے جن سے اظہار بیان کی اہلیت کو تقویت ملتی ہو۔

3. معروضی جانچ کے ذریعے علم کی جانچ ٹکڑوں میں کی جاتی ہے۔ اس کے ذریعے علم کی انضمامی طور پر جانچ نہیں کی جاسکتی ہے۔ زبان کی تدریس کا مقصد طلبا کو اپنے خیالات کو منظم کر کے ان کو جملوں کی ساخت دیکر بیان کرنے کی اہلیت پیدا کرنا ہے۔

4. معروضی جانچ میں زیادہ تر طلبا اندازہ لگا کر بھی سوالات کے جوابات دیتے ہیں اور اندازہ لگا کر جواب دینے سے کئی بار طلبا اچھے نمبرات سے کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

ان خامیوں کے باوجود بھی معروضی جانچ بہت افادیت رکھتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان خامیوں کو دور کرتے ہوئے جانچ کی جائے۔

14.5 خلاصہ

یہ اکائی مختلف جانچ کے آلات اور تکنیکوں کے تعارف پر مبنی ہے۔ اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ طلبا کی علمی، جذباتی، جمالیاتی اور سماجی نشو و نما کی پیمائش کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، جیسے مشاہدہ، انٹرویو، سوالنامہ، معیاری ٹیسٹ، ریٹنگ اسکیل، حکایتی ریکارڈ، اور سو شیو میٹری وغیرہ۔ مشاہداتی طریقۂ کار سے طلبا کے رویّے اور جذباتی و جمالیاتی پہلوؤں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، جب کہ انٹرویو میں براہِ راست گفتگو کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ سوالنامہ کسی خاص موضوع پر سوالات کی فہرست ہوتا ہے۔ معیاری ٹیسٹ ماہرین کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے اور اس میں معروضیت، معقولیت اور معتبریت پائی جاتی ہے۔ ریٹنگ اسکیل کے ذریعے کسی وصف کی پیمائش قدری اکائیوں پر کی جاتی ہے، جب کہ حکایتی ریکارڈ طلبا کے غیر معمولی مثبت یا منفی رویّوں کو ریکارڈ کرتا ہے۔

اکائی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تحصیلی جانچ طلبا کے اکتساب کے بعد ان کی کارکردگی، علم اور مہارتوں کی پیمائش کرتی ہے۔ گڈ کے مطابق، اسکولی تحصیلی جانچ وہ ٹیسٹ ہے جو اسکول میں سکھائے گئے مضامین کی تفہیم، معلومات اور مہارتوں کی جانچ کرے۔ تحصیلی جانچ کی تیاری کے مراحل میں منصوبہ بندی، ڈیزائن کی تیاری، بلیو پرنٹ بنانا، سوالات اور سوالنامہ مرتب کرنا، اسکورنگ اور کنجی تیار کرنا، ٹیسٹ کا انعقاد اور جانچ شامل ہیں۔ بلیو پرنٹ کو مکمل جانچ کا خاکہ تصور کیا جاتا ہے۔

سوالات کی اقسام میں طویل جوابی، مختصر جوابی، اور معروضی سوالات شامل ہوتے ہیں۔ طویل جوابی سوالات تحریری اظہار کی مہارت جانچنے کے لیے، مختصر سوالات محدود جوابات کے لیے، اور معروضی سوالات طلبا کے علم، تفہیم اور حافظہ کی پیمائش کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

اس طرح، یہ اکائی جانچ و پیمائش کے تمام بنیادی پہلوؤں کا جامع خاکہ پیش کرتی ہے۔

14.6 اکتسابی نتائج

- مشاہدہ، انٹرویو، سوالنامہ، معلم کے ذریعے تیار کردہ غیر رسمی ٹیسٹ، معیاری ٹیسٹ، ریٹنگ اسکیل، انیکڈوٹل ریکارڈ اور سوشیو میٹری وغیرہ جانچ کے مختلف آلات و تکنیک ہیں۔
- مشاہداتی طریقۂ کار کی مدد سے وقوفی، جذباتی اور جمالیاتی نشو و نما کے پہلوؤں کی جانچ کی جاسکتی ہے۔
- انٹرویو جانچ کی ایک ایسی تکنیک ہے جس میں متعلق معلومات کا حصول کسی فرد سے روبرو گفتگو کے ذریعے کیا جاتا ہے۔
- سوالنامہ کسی مخصوص عنوان سے متعلق سوالات کی ایک فہرست ہوتی ہے۔
- معیاری ٹیسٹ مخصوص گروپ یا مخصوص مضمون کے طلبا کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ مضامین کے ماہرین تیار کرتے ہیں۔
- ریٹنگ اسکیل جانچ کا ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے کسی مخصوص وصف یا تحصیل کے کسی بھی پہلو کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور انھیں قدر کی اکائیوں کے ایک اسکیل پر ریکاڈ کیا جاتا ہے۔
- حکایتی ریکارڈ ایک ایسا آلہ ہے جو طلبا کے غیر معمولی برتاؤ کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ غیر معمولی برتاؤ منفی یا مثبت کسی بھی طرح کا ہو سکتا ہے۔
- ثانوی تعلیمی کمیشن نے ہر طالب علم کا تجمیعی ریکارڈ رکھنے کی سفارش پیش کی ہے۔
- طلبا کی سماجی نشو و نما کی جانچ کے لیے جامعہ سنجی ایک اہم آلہ ہے۔
- تحصیلی آزمائش کے ذریعے کسی خاص مضمون میں طلبا کی تفہیمی سطح کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- این. ایم. دونی کے لفظوں میں "تربیت و اکتساب کے دور کے بعد کسی فرد کی کامیابیوں اور حصول علم کی جانچ کرنے والی آزمائش کو تحصیلی آزمائش کہتے ہیں۔"
- گڈ کے مطابق "وہ ٹیسٹ جو اسکول میں سکھائے جانے والے کسی مضمون کی معلومات، مہارتوں اور تفہیم وغیرہ کی جانچ کرے تحصیلی جانچ کہلاتے ہیں۔"
- اسکولی تحصیلی جانچ اکتسابی عمل کے نتیجہ میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیمائش کرتی ہے۔
- معیاری جانچ میں اعلیٰ درجے کی معقولیت، معتبریت، معروضیت، اور استعمالیت پائی جاتی ہے۔
- جانچ کی منصوبہ بندی، جانچ کے لیے ڈیزائن تیار کرنا، بلیو پرنٹ کی تیاری، سوالات تیار کرنا اور سوالنامہ مرتب کرنا، اسکورنگ کی منصوبہ بندی اور کنجی تیار کرنا، ٹیسٹ منعقد کرنا، ٹیسٹ کی جانچ یا تعین قدر کرنا، وغیرہ تحصیلی جانچ کے اہم مراحل ہیں۔
- جانچ کی منصوبہ بندی جانچ کی تعمیر کا پہلا مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ میں جانچ کی تعمیر کے مقاصد کا تعین کرتے ہیں کہ جانچ کے ذریعے طلبا کی کن حصولیابیوں کی جانچ کرنی ہے۔ جانچ کل کتنے نمبرات کی ہو گی، جانچ کے نفاذ میں کل کتنا وقت درکار ہو گا اور جانچ کی اسکورنگ کس طرح کی جائے گی اس کا تعین کیا جاتا ہے۔

- جانچ کی ڈیزائن تیار کرنا جانچ کی تعمیر کا دوسرا مرحلہ ہے۔اس کے ضمن میں مقاصد کو دی گئی اہمیت، مواد کو دی گئی اہمیت، سوالات کی ساخت کو دی گئی اہمیت اور دشواری کی سطح کو دی گئی اہمیت پر غور کیا جاتا ہے۔
- بلیو پرنٹ کی تیاری جانچ کی تعمیر کا سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔بلیو پرنٹ مکمل تحصیلی جانچ کا ایک خاکہ یا ڈیزائن ہوتی ہے جس میں مخصوص مقاصد، موضوعات اور سوالات کے لیے اسکور متعین کیے جاتے ہیں۔
- اسکولی تحصیلی جانچ کے سوالات میں طویل جوابی سوالات، مختصر جوابی سوالات اور معروضی قسم کے سوالات شامل کیے جاتے ہیں۔
- طلبا کی تحریری طور پر اظہار خیال کی مہارت کو جانچنے کے لیے طویل جوابی جانچ کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- مختصر جوابی سوالات وہ سوالات ہوتے ہیں جن کا جواب دو یا تین سطروں میں دیا جاتا ہے۔
- طلبا کے علم، تفہیم اور حافظہ کی جانچ کے لیے معروضی سوالات کے ذریعے جانچ کی جاتی ہے۔

14.7 فرہنگ

آلات(Tools)	A piece of equipment that use to help to do a job.
تکنیک(Technique)	A particular way of doing something.
تحصیل (Achievement)	Something that have done successfully.
جانچ(Test)	A short exam to measure somebody's knowledge or skill in something.
مشاہدہ (Observation)	The act of watching somebody/something carefully.
آئٹم (Item)	One single thing/question on a list or in a collection.
بلیوپرنٹ (Blue-print)	A plan or description of how to make, build or achieve something.
تفہیم (Comprehension)	The ability to understand.
مہارت (Skill)	The ability to do something.

14.8 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. معیاری ٹیسٹ مخصوص گروپ یا مخصوص مضمون کے طلبا کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔ تیار کرتے ہیں۔

a. نصاب کے ماہرین b. مضامین کے ماہرین

c. تعلیم کے ماہرین		d. اسکول کے پرنسپل

2. ریٹنگ اسکیل جانچ کاایسا آلہ ہے جس کے ذریعے کسی مخصوص وصف یا تحصیل کے کسی بھی پہلو کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور انھیں ------------------پر ریکاڈ کیا جاتا ہے۔

a. آزمائش کی اکائیوں کے ایک اسکیل		b. پیائش کی اکائیوں کے ایک اسکیل

c. معیار کی اکائیوں کے ایک اسکیل		d. قدر کی اکائیوں کے ایک اسکیل

3. حکایتی ریکارڈ ایک ایسا آلہ ہے جو طلبا کے غیر معمولی برتاؤ کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ غیر معمولی برتاؤ--------ہو سکتا ہے۔

a. منفی		b. مثبت

c. منفی یا مثبت دونوں		d. ان میں سے کوئی نہیں

4. ثانوی تعلیمی کمیشن نے ہر طالب علم کا-----------رکھنے کی سفارش پیش کی ہے۔

a. ایجو میٹری ریکارڈ		b. شوسیو میٹری ریکارڈ

c. سائیکو میٹری ریکارڈ		d. تجمیعی ریکارڈ

5. طلبا کی سماجی نشوو نما کی جانچ کے لیے----------ایک اہم آلہ ہے۔

a. جامعہ سنجی		b. ایجو میٹری ریکارڈ

c. سائیکو میٹری ریکارڈ		d. تجمیعی ریکارڈ

6. ------------کے ذریعے کسی خاص مضمون میں طلبا کی تفہیمی سطح کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

a. ایجو میٹری ریکارڈ		b. تجمیعی ریکارڈ

c. تحصیلی آزمائش		d. شوسیو میٹری ریکارڈ

7. "تربیت واکتساب کے دور کے بعد کسی فرد کی کامیابیوں اور حصول علم کی جانچ کرنے والی آزمائش کو تحصیلی آزمائش کہتے ہیں۔" یہ کس کا قول ہے؟

a. این.ایم.دونی		b. گڈ

c. جانسن		d. ثانوی تعلیمی کمیشن

8. "وہ ٹیسٹ جو اسکول میں سکھائے جانے والے کسی مضمون کی معلومات، مہارتوں اور تفہیم وغیرہ کی جانچ کرے تحصیلی جانچ کہلاتے ہیں۔" یہ کس کا قول ہے؟

a. این.ایم.دونی		b. گڈ

c. جانسن		d. ثانوی تعلیمی کمیشن

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ جانچ کے مختلف آلات وتکنیک کی زمرہ بندی کیجیے۔

2۔ اسکولی تحصیلی آزمائش(SAT)کا مفہوم واضح کیجیے۔

3۔ اسکولی تحصیلی جانچ کی خصوصیات بیان کیجیے۔

4۔ اسکولی تحصیلی جانچ کے مقاصد کی فہرست سازی کیجیے۔

5۔ تحصیلی جانچ تیار کرنے کے مختلف مراحل کی فہرست سازی کیجیے۔

6۔ معروضی جانچ کی خوبیاں بیان کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ تحصیلی جانچ تیار کرنے کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالیے۔

2۔ اسکولی تحصیلی آزمائش تیار کرنے کے مختلف مراحل بیان کیجیے۔

3۔ اسکولی تحصیلی جانچ کے سوالات کی مختلف اقسام مع مثال واضح کیجیے۔

4۔ بلیو پرنٹ سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟درجہ آٹھ کے طلبا کی اردو زبان کی تحصیلی جانچ کے لیے بلیو پرنٹ تیار کیجیے۔

5۔ سوالنامہ کی مختلف اقسام خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات

4-d	3-c	2-d	1-b
8-b	7-a	6-c	5-a

14.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محی الدین بچھ، جدید تدریس اردو، گلشن پبلیکیشنز، شرینگر 1998
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006
- عمیر منظر، اردو زبان کی تدریس اور اس کا طریقہ کار، شپرا پبلیکیشن، دہلی 2009
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

اکائی 15۔ مسلسل جامع جانچ: مفہوم و تصور، ضرورت و اہمیت*

15.0 تمہید

15.1 مقاصد

15.2 مسلسل جامع جانچ: مفہوم و تصور

15.3 مسلسل جامع جانچ: ضرورت و اہمیت

15.4 خلاصہ

15.5 اکتسابی نتائج

15.6 فرہنگ

15.7 نمونہ امتحانی سوالات

15.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

15.0 تمہید

تعلیم میں کامیابی کا تعین اس حد تک ہوتا ہے کہ سیکھنے کے مقاصد کا حصول کس حد تک ہوا ہے۔ مقاصد کے حصول کی جانب پیشرفت کا اندازہ لگانا اور جانچنا ضروری ہے ورنہ ہم نہیں جان پائیں گے کہ ہم کہاں جارہے ہیں۔ اسکول کی سطح پر جانچ کے اہم مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ سیکھنے والے کو تعلیمی شعبوں میں اپنی کامیابیوں کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کی جائے اور زندگی کے وسیع سیاق وسباق کے حوالے سے زندگی کی مہارتوں اور رویوں کی تشکیل کی جائے۔ قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسکول کی سطح پر جانچ ابتدائی یا ترقیاتی نوعیت کی ہونی چاہیے کیونکہ اس مرحلے پر بچہ سیکھنے کے ابتدائی مرحلے میں ہوتا ہے اور اس لیے سیکھنے کی بہتری پر زور دیا جانا چاہیے۔ سیکھنے کی بہتری پر زور دینے کے مقصد سے موجودہ وقت میں مسلسل جامع جانچ کا استعمال طلبا کی حصولیابیوں کی جانچ کے لیے کیا جاتا ہے۔ مسلسل جامع جانچ (CCE) سے مراد طلبا کی اسکول پر مبنی جانچ کا ایک ایسا نظام ہے جو طلبا کی ترقی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ جانچ کا ایک ترقیاتی عمل ہے جو دوہرے مقاصد پر زور دیتا ہے۔ یہ مقاصد ایک جانب وسیع البنیاد سیکھنے اور طرز عمل کے نتائج کی جانچ تو دوسری جانب جانچ میں تسلسل ہے۔ اس اسکیم میں اصطلاح 'مسلسل' کا مطلب اس بات پر زور دینا ہے کہ طلبا کی ترقی اور ارتقاء کے شناخت شدہ پہلوؤں کی جانچ ایک

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

واقعہ کے بجائے ایک مسلسل عمل ہے، جو تدریسی و آموزشی عمل میں شامل ہے اور مکمل تعلیمی سیشن میں جاری رہتی ہے۔اس کا مطلب جانچ کی باقاعدگی، اکائی جانچ کا تعدد، آموزشی خلا کی جانچ، اصلاحی اقدامات کا استعمال، دوبارہ جانچ اور خود تشخیص ہے۔ دوسری اصطلاح 'جامع' کا مطلب یہ ہے کہ یہ جانچ طلبا کی نشوونما اور ترقی کے نصابی اور ہم نصابی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ چونکہ قابلیت، رویہ اور رجحان تحریری لفظ کے علاوہ کسی اور شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں، اس لیے اس اصطلاح سے مراد مختلف قسم کے آلات اور تکنیکوں کا استعمال ہے اور اس کا مقصد سیکھنے کے شعبوں جیسے؛ معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تعین قدر اور تخلیق کی ترقی کا اندازہ لگانا ہے۔اس طرح یہ جانچ ایک نصابی پہل ہے، جس میں صرف جانچ کے بجائے کلی طور پر سیکھنے پر زور دینے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کا مقصد تعلیمی فضیلت کے علاوہ اچھی صحت، مناسب مہارت اور مطلوبہ خصوصیات کے حامل اچھے شہری پیدا کرنا ہے۔اس کے ذریعے طلبا کو خود اعتمادی اور کامیابی کے ساتھ زندگی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔اس اکائی میں ہم مسلسل جامع جانچ کا مفہوم، تصور، طریقہ کار، اہمیت اور ضرورت کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

15.1 مقاصد

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبا اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- مسلسل جامع جانچ کا مفہوم اور تصور واضح کر سکیں۔
- مسلسل جامع جانچ کے نصابی اور ہم نصابی پہلوؤں کی شناخت کر سکیں۔
- تشکیلی اور تجمیعی جانچ کا تصور بیان کر سکیں۔
- تشکیلی جانچ کی اہم خصوصیات کی فہرست سازی کر سکیں۔
- مسلسل جامع جانچ کے اسکولی اور غیر اسکولی امور کی نشاندہی کر سکیں۔
- مسلسل جامع جانچ کے اسکولی اور غیر اسکولی امور کی جانچ کے لیے آلات کا انتخاب کر سکیں۔
- مسلسل جامع جانچ کی نوعیت مختلف نکات کے ذریعے واضح کر سکیں گے۔
- مسلسل جامع جانچ میں اصطلاح 'مسلسل' اور اصطلاح 'جامع' کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- مسلسل جامع جانچ کے اہم افعال پر روشنی ڈال سکیں۔
- مسلسل جامع جانچ کی ضرورت اور اہمیت پر بحث کر سکیں۔

15.2 مسلسل جامع جانچ: مفہوم و تصور

جانچ کے سلسلے میں مسلسل جامع جانچ ایک جدید تصور ہے۔اس کے استعمال سے اسکولی جانچ کو مزید بہتر، موثر اور جامع بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مسلسل جامع جانچ تدریس کے ہر مرحلے میں جاری رہتی ہے۔ معلم کے جماعت میں داخل ہونے سے لے کر سبق کے

اختتام اور کورس یا پروگرام کے اختتام تک موقع بہ موقع اکتساب کے حصول کی جانچ کی جاتی ہے اور طلبا کے مضبوط اور کمزور علاقوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ جانچ کے دوران صرف طلبا کے وقوفی اور معلوماتی پہلوؤں کا ہی نہیں بلکہ سماجی، اخلاقی، جذباتی، جمالیاتی غرض یہ کہ ہر پہلو کو جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ مسلسل جامع جانچ میں اصطلاح 'مسلسل' سے مراد جانچ میں باقاعدگی اور تسلسل ہے۔ چونکہ طالب علم کی نشوونما ایک مسلسل عمل ہے اس لیے طلبا کی ترقی کا مسلسل جائزہ لیا جانا چاہیے۔ جانچ کو تدریسی اور اکتسابی عمل کے ساتھ مکمل طور پر مربوط ہونا چاہیے۔ اصطلاح 'مسلسل' میں 'مسلسل' اور 'متواتر' جانچ کے پہلو شامل ہیں۔ اصطلاح 'جامع' کا مطلب یہ ہے کہ اس نوعیت کی جانچ میں سیکھنے والوں کی کارکردگی کا جائزہ نصابی اور ہم نصابی دونوں شعبوں میں کیا جاتا ہے۔

مسلسل جامع جانچ (CCE) سے مراد طالب علم کی تشخیص کا نظام ہے، جو طلبا کی ترقی سے متعلق سرگرمیوں کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ دوگنا مقاصد جیسے کہ جانچ کا تسلسل اور جامع انداز میں سیکھنے کے نتائج کی جانچ پر زور دیتا ہے۔ یہ سیکھنے کے تمام پہلوؤں یعنی وقوفی، تاثراتی، اور نفسی-حرکی کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ جانچ کو ترقیاتی عمل کے طور پر دیکھتا ہے۔ وقوفی پہلو میں میں جانچ علمی صلاحیتوں جیسے علم، تفہیم، اطلاق، وغیرہ کی تشخیص سے وابستہ ہے۔ تاثراتی پہلو میں جانچ کا مطلب رویوں، محرکات، دلچسپیوں، اور شخصیت کے دیگر خصائص جیسی صفات کی تشخیص ہے۔ نفسی-حرکی پہلو کی جانچ میں سیکھنے والوں کے ہاتھوں کو استعمال کرنے کی مہارتوں مثلاً، تحریر، تعمیر، اور پروجیکٹس) کا اندازہ لگانا شامل ہے۔ مسلسل اور جامع جانچ میں نصابی اور ہم نصابی تعلیمی سرگرمیوں دونوں میں طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

مسلسل اور جامع جانچ کے نصابی اور ہم نصابی پہلو:

طلبا کے علم، تفہیم، اطلاق، تعین قدر، تجزیہ اور تخلیق سے متعلق مطلوبہ رویہ اور اسے غیر مانوس صورت حال میں استعمال کرنے کی اہلیت نصابی پہلو کے کچھ مقاصد ہیں۔ طلبا کی زندگی کی مہارتوں، رویوں، دلچسپیوں، اقدار اور جسمانی صحت سے متعلق مطلوبہ رویے کو ہم نصابی پہلو میں حاصل کی جانے والی مہارتوں کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ نصابی اور ہم نصابی پہلوؤں سے متعلق مقاصد کے حصول میں طلبا کی پیشرفت کا اندازہ لگانے کے عمل کو جامع تشخیص کہا جاتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر نصابی شعبوں جیسا کہ کسی موضوع کے حقائق، تصورات، اصول وغیرہ کا علم اور سمجھ کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ہم نصابی عناصر کو یا تو مکمل طور پر جانچ کے عمل سے خارج کر دیا جاتا ہے یا ان پر مناسب توجہ نہیں دی جاتی۔ جانچ کو جامع بنانے کے لیے، نصابی اور ہم نصابی دونوں کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی دستاویز، 1986 میں بھی یہ ذکر کیا گیا ہے کہ جانچ کی اسکیم میں تعلیمی مضامین اور غیر تعلیمی شعبوں کے سیکھنے کے تمام تجربات کا احاطہ کیا جانا چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی 360 ڈگری جانچ پر زور دیا گیا ہے۔ جامع جانچ کے لیے مختلف تکنیکوں اور آلات کے استعمال کی ضرورت ہوگی۔ ایسا اس لیے ہوگا کیونکہ طلبا کی ترقی کے مختلف مخصوص شعبوں کا کچھ خاص تکنیکوں کے ذریعے اندازہ قدر کیا جا سکتا ہے۔

مسلسل اور جامع جانچ کی نوعیت عمیق ہے کیونکہ یہ سائنس، ریاضی، زبان، کمپیوٹر سائنس، عملی تعلیم، اور جسمانی صحت کی سرگرمیوں کے مختلف مضامین میں سیکھنے والوں کی حصولیابیوں کو ملحوظ رکھتی ہے اور ساتھ ہی اس میں رویہ، اقدار جیسی ہم نصابی علمی صلاحیتوں جیسے؛ زندگی کی مہارتیں، دلچسپیاں، عادات وغیرہ کا جائزہ بھی شامل ہے۔

مسلسل اور جامع جانچ سیکھنے والوں کی تشخیص کے لیے استعمال کیے جانے والے آلات اور تکنیکوں کے لحاظ سے فطرت میں جامع

ہے۔اس میں مختلف آلات جیسے مشاہدہ، انٹرویو، درجہ بندی کے پیمانے، چیک لسٹ، دستاویزات کے تجزیے، پورٹ فولیوز، حکایتی ریکارڈ، اور تشخیص کی تکنیک جیسے اسائنمنٹس، پروجیکٹس، کوئز، مباحثے، مذاکرے، کلب کی سرگرمیاں، کارکردگی، تجربات وغیرہ شامل ہیں۔

جانچ کب کرنا چاہیے؟: جامع تعلیم میں سیکھنے کے نتائج کی جانچ تدریسی و آموزشی عمل کے لیے لازمی ہے۔ سیکھنے کے ہر سیشن میں تین حصے شامل ہونے چاہئیں: سیکھنے کا عمل، جو سیکھا گیا ہے اس کا اطلاق کرنا، اور جو کچھ سیکھا گیا ہے اس کی جانچ کرنا۔ یہ آموزش اور جانچ کو یکجا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ مسلسل اور جامع جانچ کے لیے، نصابی اور ہم نصابی دونوں پہلوؤں کو مناسب شناخت دینے کی ضرورت ہے۔اس طرح کی مجموعی جانچ کے لیے ہر سیکھنے والے کے لیے ایک جاری، تغیر پذیر اور جامع پروفائل بنانے کی ضرورت ہوتی ہے جو ایماندار، حوصلہ افزا اور دانش مند ہو۔اس کی روشنی میں اساتذہ روزانہ تدارک کی حکمت عملیوں کی عکاسی کرتے ہیں، منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کرتے ہیں، بچے کی ایک مدت کے دوران سیکھی ہوئی چیزوں کو برقرار رکھنے اور بیان کرنے کی صلاحیت کے لیے بھی وقتاً فوقتاً جانچ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہفتہ وار، ماہ وار، یا سہ ماہی جانچ (سیکھنے کے علاقے پر منحصر ہے)، جو ایک سیکھنے والے کا دوسرے کے ساتھ کھلے عام موازنہ نہیں کرتی ہیں۔تدریس و آموزش کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے، جانچ تشکیلی (formative) اور تجمیعی (summative) دونوں طرح کی ہونی چاہیے۔

تشکیلی اور تجمیعی جانچ: تشکیلی جانچ ایک ایسا آلہ ہے جو استاد کے ذریعے معاون ماحول میں طالب علم کی ترقی کی مسلسل نگرانی کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔اس میں باقاعدہ وضاحتی بازرسی شامل ہوتی ہے۔ طالب علم کے لیے کارکردگی پر غور کرنے، مشورہ لینے اور اس میں بہتری لانے کا موقع شامل ہوتا ہے۔اس میں طلبا کا تعین قدر کرنے کے معیار سے لے کر خود کے ذریعے یا ساتھیوں کے ذریعے جانچ کا ایک لازمی حصہ شامل ہوتا ہے۔ اگر اسے مؤثر طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ بچے کی خود اعتمادی کو بڑھانے اور استاد کے کام کے بوجھ کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ طلبا کی کارکردگی کو بہت بہتر بنا سکتا ہے۔ تشکیلی جانچ کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- اس کی نوعیت تشخیصی اور معالجاتی ہوتی ہے۔
- اس کا استعمال مؤثر بازرسی کے لیے کیا جاتا ہے۔
- طلبا کو ان کی اپنی آموزش میں فعال شمولیت کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔
- اساتذہ کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ جانچ کے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریس کو ہم آہنگ کر سکیں۔
- طلبا کی حوصلہ افزائی اور خود اعتمادی پر گہرے اثرات کو یہ جانچ تسلیم کرتی ہے، ان دونوں کا سیکھنے کے عمل پر اہم اثر ہے۔
- یہ جانچ طلبا کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے کہ وہ خود کا جائزہ لے سکیں اور یہ سمجھ سکیں کہ کس طرح اصلاح کی جائے۔
- جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اسے ڈیزائن کرنے میں طلبا کے پیشگی علم اور تجربات پر استوار ہوتی ہے۔
- یہ فیصلہ کرنے میں سیکھنے کے مختلف انداز کو شامل کرتی ہے کہ کیسے اور کیا پڑھایا جائے۔
- طلبا کو ان معیارات کو سمجھنے کی ترغیب دیتی ہے جو ان کے کام کا فیصلہ کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔
- بازرسی کے بعد طلبا کو اپنے کام کو بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتی ہے،

- طلبا کو اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے میں معاون ہوتی ہے، اور ان سے تعاون کی توقع رکھتی ہے۔

اس طرح تعامل کے طریقہ کار اور سیکھنے کی سرگرمیوں میں مناسب ترمیم کے بارے میں فیصلے لینے کے لیے اساتذہ اور طلبا دونوں کو مسلسل بازرسی فراہم کرنے کے لیے تدریس کے دوران تشکیلی جانچ کی جاتی ہے۔ تجمیعی جانچ سیکھنے کے کورس کے اختتام پر کی جاتی ہے۔ یہ اس بات کی پیمائش کرتی ہے کہ ایک طالب علم نے کورس سے کتنا سیکھا ہے۔ یہ عام طور پر ایک درجہ بندی کا امتحان ہوتا ہے، یعنی اسے پیمانے یا گریڈ کے سیٹ کے مطابق نشان زد کیا جاتا ہے۔ جانچ جو بنیادی طور پر تجمیعی نوعیت کی ہوتی ہے بذات خود بچے کی افزائش اور نشوونما کا کوئی درست پیمانہ فراہم نہیں کرتی۔ یہ، خاص طور پر، صرف ایک مقررہ وقت پر حصولیابی کی سطح کی تصدیق کرتی ہے۔

کاغذ پنسل جانچ بنیادی طور پر جانچ کا ایک وقتی طریقہ ہے اور بچے کی نشوونما کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے صرف اس پر انحصار کرنا نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ غیر سائنسی بھی ہے۔ صرف تعلیمی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرنے والے امتحانی نمبروں پر زیادہ زور بچوں کو یہ ماننے پر مجبور کرتا ہے کہ جانچ سیکھنے سے مختلف ہے، جس کے نتیجے میں 'سیکھو اور بھول جاؤ' کا سنڈروم ('learn and forget syndrome') پیدا ہوتا ہے۔ غیر صحت بخش مقابلے کی حوصلہ افزائی کے علاوہ، تجمیعی جانچ کے نظام کا زیادہ زور طلبا میں بہت زیادہ تناؤ اور اضطراب پیدا کرتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے مسلسل اور جامع جانچ کا تصور سامنے آیا ہے۔

مسلسل جامع جانچ میں اسکولی امور کے ساتھ ساتھ غیر اسکولی امور کی جانچ بھی شامل کی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. اسکولی امور: اسکولی امور کے ضمن میں نصابی علاقے اور ذہانتی ٹیسٹ شامل کیے جاتے ہیں۔

الف۔ نصابی علاقے	**جانچ کے طریقے**
☆معلومات ☆تفہیم ☆ادراک ☆اطلاق ☆مہارتیں	تحریری امتحانات، زبانی امتحانات، عملی امتحانات، آلاتی جانچ؛ جیسے؛ سوالنامہ، تشخیصی جانچ، یونٹ ٹیسٹ، تحصیلی جانچ، اسکولی تفویضات، پہیلیاں، مہارتوں کی جانچ وغیرہ۔
ب۔ ذہانتی جانچ	کاغذ قلم ٹیسٹ، مظاہراتی ٹیسٹ، آلاتی جانچ، ذہانت کے معیاری ٹیسٹ وغیرہ۔

2. غیر اسکولی امور: غیر اسکولی امور میں درج ذیل امور شامل کیے جاتے ہیں، ان کے سامنے ان کی جانچ کا طریقہ لکھا گیا ہے۔

الف۔ انفرادی اور سماجی خصوصیات:	**جانچ کے طریقے:**
☆پابندیِ اوقات	مشاہدہ
☆حاضری میں پابندی	اسکول رجسٹر
☆نظم و نسق	آلات وجانچ

☆صفائی وستھرائی کی عادت	انیکڈوٹل ریکارڈ
☆جذباتی توازن	ریٹنگ اسکیل
☆تعاون	ریٹنگ اسکیل
☆ذمہ داری کا احساس	ریٹنگ اسکیل
☆شہری آگہی	ریٹنگ اسکیل
☆سماجی خدمات کا جذبہ	ریٹنگ اسکیل
ب۔دلچسپیاں؛	**جانچ کے طریقے؛**
☆ادبی	مشاہدہ
☆سائنسی	آلات وجانچ
☆موسیقی	مظاہرہ
☆فنکاری	مقابلہ
☆سماجی	معیاری آلات
ج۔رویے؛	**جانچ کے طریقے؛**
☆اساتذہ کے تیئں	مشاہدہ
☆تعلیم کے تیئں	آلات وجانچ
☆ساتھیوں کے تیئں	رویے کا معیاری اسکیل
☆اسکولی پروگراموں کے تیئں	رویے کا معیاری اسکیل
د۔جسمانی صحت؛	**جانچ کے طریقے؛**
☆وزن	ویٹنگ مشین
☆لمبائی	انچ ٹیپ
☆لمبائی اور وزن کا تناسب	معیاری طبّی جدول
☆سینے کی چوڑائی	انچ ٹیپ
☆جسمانی نقص	ریٹنگ اسکیل
☆بینائی	طبّی آلات
☆سماعت	طبّی آلات
☆دانت	طبّی آلات

☆بیماریوں کی تفصیل (اگر کوئی ہو)	
ہ۔مشاغل؛	**جانچ کے طریقے؛**
☆لائبریری میں مطالعہ	مشاہدہ
☆تقریر و بحث و مباحثہ	آلات جانچ
☆تخلیق نگاری	انیکڈوٹل ریکارڈ
☆میوزک	ریٹنگ اسکیل
☆ڈانس	ریٹنگ اسکیل
☆اسکاؤٹ، گائیڈ،این سی سی، کھیل کود	ریٹنگ اسکیل

کوئز، گروپ ڈسکشن، کلاس روم ٹیچنگ، پوسٹر اور ماڈل بنانا، کثیر انتخابی سوالات، اسائنمنٹس، تجربہ گاہ کی مشقیں، عملی تجربات، کردار نگاری، رپورٹ لکھنا، سیمی سرپرائز ٹیسٹ، پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، کتابیات، کتابوں کا جائزہ اور ادب کا جائزہ وغیرہ مسلسل اور جامع جانچ کے اہم طریقہ کار ہیں۔

مسلسل جامع جانچ کی نوعیت: مسلسل جامع جانچ عمیق نوعیت کی جانچ ہے کیونکہ اس کا استعمال سیکھنے کے مختلف نتائج جیسے جاننا، سمجھنا، استعمال کرنا، تجزیہ کرنا، تشخیص کرنا اور تخلیق کرنا ہے۔ یہ تینوں پہلوؤں یعنی وقوفی، تاثراتی اور نفسی-حرکی میں سیکھنے والوں کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے، جبکہ روایتی تشخیصی نظام صرف وقوفی پہلو تک محدود تھا۔ مسلسل اور جامع جانچ کی نوعیت اتنی جامع ہے کہ اس میں طالب علم کی ترقی کے تقریباً تمام پہلو شامل ہیں۔ یہ تدریس اور سیکھنے کے عمل کے ساتھ جانچ کو مربوط کرتی ہے۔ نصابی شعبوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی شعبوں میں سیکھنے والوں کی صلاحیتوں کے جائزے پر زور دیتی ہے۔

- مسلسل اور جامع جانچ طلبا کو متحرک اور ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ اپنے رویوں میں مثبت رہیں۔
- یہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ استاد کا فیصلہ تعصب کے بغیر ایماندار اور معروضی تشخیص کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔
- یہ اس بات کا جائزہ لینے کی مسلسل کوششوں کا عمل ہے کہ آیا تعلیمی مقاصد کے مطابق طلبا میں مطلوبہ تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔
- مسلسل اور جامع جانچ امتحان اور تشخیص کے بارے میں سیکھنے والوں میں خوف اور اضطراب کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مسلسل اور جامع جانچ درج ذیل طریقوں سے سیکھنے والوں، والدین اور اساتذہ کی مدد کرتی ہے:
- یہ ڈراپ آؤٹ کی شرح کو کم کرتی ہے کیونکہ سیکھنے والوں میں ان کی کارکردگی سے متعلق خوف اور اضطراب کم ہوتا ہے۔
- مسلسل اور جامع جانچ میں، ٹیسٹ اور امتحانات کے انعقاد کے بجائے سیکھنے پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔
- یہ سیکھنے والوں کی مجموعی ترقی میں معاون ہوتی ہے۔
- مسلسل اور جامع جانچ کا استعمال سیکھنے والوں کو جسمانی طور پر صحت مند، ذہنی طور پر چوکنا، جذباتی طور پر متوازن، اور سماجی طور پر ہم آہنگ کر کے مستقبل کی زندگی کے لیے تیار کرنے کے ایک آلے کے طور پر کیا جاتا ہے۔

- مسلسل اور جامع جانچ کے ذریعے سیکھنے والوں کو اپنی دلچسپیوں، مشاغل اور شخصیتوں کو تیار کرنے کے لیے زیادہ وقت ملتا ہے۔
- یہ سیکھنے والوں کے لیے دوستانہ ماحول کو فروغ دیتی ہے، اس طرح طالب علم کی تعلیم کو بہتر بناتی ہے۔
- یہ طلبا کو زندگی کی مہارتوں، خاص طور پر تخلیقی اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں، سماجی مہارتوں، اور مقابلہ کرنے کی مہارتوں سے آراستہ کرتی ہے جو انہیں بعد میں انتہائی مسابقتی ماحول کا سامنا کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- مسلسل جامع جانچ کا 'مسلسل' پہلو جانچ کے 'مسلسل' اور 'متواتر' پہلو کی جانب زور دیتا ہے۔
- مسلسل کا مطلب ہے تدریس کے آغاز میں طلبا کی جانچ اور تدریسی عمل کے دوران جانچ غیر رسمی طور پر جانچ کی متعدد تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے کی جاتی ہے۔
- متواتریت کا مطلب ہے کارکردگی کا جائزہ جو یونٹ/ٹرم کے اختتام پر کثرت سے کیا جاتا ہے۔
- مسلسل جامع جانچ کا 'جامع' جزو بچے کی شخصیت کی ہمہ جہت نشوونما کی جانچ پر زور دیتا ہے۔
- اس میں طلبا کی نشوونما کے نصابی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی پہلوؤں کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔
- نصابی پہلو میں نصابی شعبے یا موضوعات کے مخصوص شعبے شامل ہوتے ہیں، جبکہ ہم نصابی پہلو میں زندگی کی مہارتیں، رویے اور اقدار شامل ہوتے ہیں۔
- نصابی پہلو کی جانچ غیر رسمی اور رسمی طور پر جانچ کی متعدد تکنیکوں کو مسلسل اور وقفے۔وقفے سے استعمال کرتے ہوئے کی جاتی ہے۔
- اکائی کے اختتام پر تشخیصی جانچ کی جاتی ہے۔ خراب کارکردگی کے اسباب کی تشخیص کی جاتی ہے انہیں دور کرنے کا تدارک کیا جاتا ہے جس کے بعد دوبارہ جانچ کی جاتی ہے۔
- ہم نصابی علاقوں میں تشخیص شناخت شدہ معیارات کی بنیاد پر متعدد تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے کی جاتی ہے، جبکہ زندگی کی مہارتوں میں تشخیص اشاریوں اور چیک لسٹوں کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

مسلسل اور جامع جانچ کے اہم افعال: مسلسل اور جامع جانچ کے اہم افعال درج ذیل ہیں؛

- یہ استاد کو مؤثر تدریسی حکمت عملی ترتیب دینے میں مدد کرتی ہے۔
- مسلسل جانچ سے سیکھنے والے کی ترقی کی حد اور کیفیت (نصابی اور ہم نصابی شعبوں کے حوالے سے قابلیت اور حصولیابی) کی باقاعدہ تشخیص میں مدد ملتی ہے۔
- مسلسل جانچ کمزوریوں کی تشخیص میں کام کرتی ہے اور استاد کو انفرادی طور پر سیکھنے والے کی خوبیوں اور کمزوریوں اور اس کی ضروریات کا پتہ لگانے کی اجازت دیتی ہے۔
- یہ استاد کو فوری بازرسی فراہم کرتی ہے، جو پھر یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا کسی خاص اکائی یا تصور کو پوری کمرہ جماعت میں دوبارہ پڑھانے کی ضرورت ہے یا چند طلبا کو معالجاتی تدریس کی ضرورت ہے۔
- مسلسل جانچ سے بچے اپنی خوبیوں اور کمزوریوں کو جان سکتے ہیں۔

- یہ بچے کو ایک حقیقت پسندانہ خود تشخیص فراہم کرتی ہے کہ وہ کس طرح پڑھتے ہیں۔
- یہ بچوں کو مطالعہ کی اچھی عادتیں پیدا کرنے، غلطیوں کو درست کرنے اور اپنی سر گرمیوں کو مطلوبہ اہداف کے حصول کی طرف لے جانے کی ترغیب دے سکتی ہے۔
- یہ سیکھنے والے کو تدریس کے ان شعبوں کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہے جن میں زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔
- مسلسل اور جامع تشخیص اہلیت اور دلچسپی کے شعبوں کی نشاندہی کرتی ہے۔
- یہ رویوں اور قدر کے نظام میں تبدیلیوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- یہ مضامین، کورسز اور کیریئر کے انتخاب کے حوالے سے مستقبل کے فیصلے کرنے میں مدد کرتی ہے۔

15.3 مسلسل جامع جانچ کی ضرورت واہمیت

چونکہ تعلیم کا تعلق بچے کی ہمہ جہت (جسمانی، سماجی، جذباتی، فکری وغیرہ) نشوونما سے ہے اس لیے بچے کی نشوونما کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ جانچ کے روایتی طریقوں میں بچے کی شخصیت کے ہمہ جہت پہلوؤں کا اندازہ نہیں لگاتے، بلکہ مخصوص شعبوں میں صرف اس کی تعلیمی حصولیابیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس روایتی طریقے میں بنیادی طور پر امتحان کے نتائج پر سیکھنے والوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، ہم کوشش، کارکردگی، سیکھنے کے رویوں، روزمرہ کے حالات میں سیکھی ہوئی چیزوں کو عملی طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت کا اندازہ نہیں لگاتے، اور نہ ہی ہم ان کا اندازہ لگاتے ہیں کہ طلبا کس طرح تخلیقی طریقے سے تکنیک کا استعمال کرتے ہیں یا مختلف نظریات کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ جانچ کے روایتی عمل کو فطرت میں مزید جامع بنانے کے لیے، یہ ضروری ہے کہ طلبا کے سیکھنے کا اندازہ کمرہ جماعت کے اندر اور باہر دونوں طرح کے حالات اور ماحول میں کیا جائے۔ جانچ کے عمل کو بھی معلومات اور تاثرات فراہم کرنے کے طریقے کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے کہ اسکول اور اساتذہ تعلیم کے متوقع نتائج کو حاصل کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ طلبا کے سیکھنے کی مکمل تصویر حاصل کرنے کے پیش نظر، جانچ کو سیکھنے والے کی قابلیت پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے اور کوشش کرنا چاہیے کہ طلبا؛

- مختلف مضامین سے متعلق مطلوبہ مہارتیں سیکھیں اور حاصل کریں۔
- مطلوبہ حد تک مختلف مضامین کے شعبوں میں حصولیابی کی سطح حاصل کریں۔
- انفرادی مہارتوں، دلچسپیوں، رویوں اور حوصلہ افزائی کو فروغ دیں۔
- زندگی کی حقیقتوں کو سمجھیں اور ایک صحت منداور ثمر آور زندگی گزارنے کے قابل بنیں۔
- وقت کے ساتھ ساتھ سیکھنے، رویے اور ترقی میں ہونے والی تبدیلیوں کی نگرانی کریں۔
- اسکول کے اندر اور باہر مختلف حالات اور تناظر میں درست ردعمل پیش کریں۔
- سیکھی ہوئی چیزوں کو مختلف ماحول، حالات اور تناظر میں استعمال کریں۔
- آزادانہ، باہمی تعاون اور ہم آہنگی سے کام کریں۔

- تجزیہ اور تعین قدر کریں.
- سماجی اور ماحولیاتی مسائل سے آگاہ رہیں، سماجی اور ماحولیاتی منصوبوں اور مشاغل میں حصہ لیں۔
- جو کچھ وقت کے ساتھ سیکھا جاتا ہے اسے برقرار رکھیں۔

اس طرح مسلسل جامع جانچ کی ضرورت اور اہمیت پر درج ذیل نکات کے ذریعے مزید روشنی ڈالی جاسکتی ہے؛

- کئی بار بعض ذاتی وجوہات، خاندانی مسائل یا ہم آہنگی کے مسائل کی وجہ سے بچے پڑھائی میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی کامیابی اچانک گر جاتی ہے۔ اگر استاد، طالب علم اور والدین کو اس کامیابی میں اچانک کمی کا علم نہ ہو اور بچے کی پڑھائی میں کوتاہی طویل عرصے تک جاری رہے تو اس کا نتیجہ ناقص کامیابی اور بچے کے سیکھنے میں مستقل کمی کا باعث بنے گا۔ مسلسل جامع جانچ کا سب سے زیادہ زور طلبا کی مسلسل نشوونما پر ہے تاکہ ان کی فکری، جذباتی، جسمانی، ثقافتی اور سماجی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے اور اس لیے یہ صرف سیکھنے والے کی تعلیمی حصولیابیوں کے جائزے تک محدود نہیں رہے۔ یہ جانچ کو سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کرتا ہے تاکہ کمرہ جماعت میں سیکھنے کو بہتر بنانے اور سیکھنے والے کے پروفائل کی ایک جامع تصویر پیش کرنے کے لیے آراء کا بندوبست کرنے اور کام کی بازرسی کے لیے معلومات فراہم کی جاسکے۔
- یہ نصابی اور ہم نصابی شعبوں میں طلبا کی پیشرفت کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے اور اس طرح متعلم کی مستقبل کی کامیابیوں کی پیشین گوئی کرنے میں مدد کرتی ہے۔ مسلسل تشخیص سے بچے، اساتذہ اور والدین کو وقتاً فوقتاً حصولیابی کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ وہ حصولیابی کے زوال کی ممکنہ وجہ اگر کوئی ہے تو اُس پر غور کر سکتے ہیں، اور تدارک کے اقدامات کر سکتے ہیں جن میں زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ کئی بار بعض ذاتی وجوہات، خاندانی مسائل یا ہم آہنگی کے مسائل کی وجہ سے بچے پڑھائی میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی حصولیابی اچانک گر جاتی ہے۔ اگر استاد، بچے اور والدین کو حصولیابی میں اچانک کمی کا علم نہ ہو اور بچے کی پڑھائی میں کوتاہی طویل عرصے تک جاری رہے تو اس کا نتیجہ ناقص حصولیابی اور بچے کے سیکھنے میں مستقل کمی کا باعث بنے گا۔
- درس وتدریس کے عمل کی جانچ میں نصابی اور ہم نصابی پہلوؤں کا خیال رکھنے کی توقع کی جاتی ہے۔ اگر بچہ کسی شعبے میں کمزور ہو تو تشخیصی جانچ اور تدارک کی تدابیر اختیار کی جاتی ہے۔
- مسلسل جانچ سے بچے، اساتذہ اور والدین کو وقتاً فوقتاً کامیابی کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ وہ کامیابی کے زوال کی ممکنہ وجہ اگر کوئی ہے تو اس پر غور کر سکتے ہیں اور جن میں زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے تدارک کے اقدامات کر سکتے ہیں۔
- جانچ کو تدریسی عمل کا ایک لازمی حصہ بنانے کے لیے طلبا کی حصولیابیوں اور تدریس کی بہتری کے لیے جانچ کا استعمال کرنا۔
- باقاعدہ جانچ کی بنیاد پر سیکھنے کی معالجاتی حکمت عملیوں کا استعمال کرنا۔
- جانچ کو کوالٹی کنٹرول اور مطلوبہ معیار کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کرنا، تاکہ کسی پروگرام کی سماجی افادیت، مطلوبیت یا تاثیر کا تعین کیا جاسکے اور سیکھنے والے، سیکھنے کے عمل اور سیکھنے کے ماحول کے بارے میں مناسب فیصلہ کیا جاسکے۔
- سیکھنے والے کے سیکھنے اور مضامین میں پیشرفت کے بارے میں معلومات جمع کرنے اور نصابی حدود سے تجاوز کرنے کے مختلف طریقے

استعمال کرنا۔

- وقوفی، تاثراتی اور نفسی-حرکی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرنا۔
- حافظہ کے بجائے سوچنے کے عمل پر زور دینا۔
- معلومات کو مسلسل جمع کرنا اور اسے ریکارڈ کرنا۔
- ہر سیکھنے والے کے جواب دینے اور سیکھنے کے طریقے کو اہمیت دینا اور ایسا کرنے میں جو وقت لگتا ہے اس کی جانچ کرنا۔
- مسلسل جانچ کرنا اور ہر سیکھنے والے کے رد عمل کے لیے حساس رہنا۔
- بازرسی فراہم کرنا جو مثبت عمل کی طرف لے جائے اور سیکھنے والے کو بہتر کام کرنے میں مدد کرے۔
- تدریسی وآموزشی عمل کو طلبا مرکوز بنانا۔

مستقبل کے اسکولوں کو اپنے سیکھنے والوں میں خطرات مول لینے، موافقت پذیر ہونے، لچکدار ہونے، مسلسل تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے اور زندگی بھر سیکھنے والا بننے کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں، سیکھنے والے متحرک رہنما بنتے ہیں اور اساتذہ کے ساتھ بطور اہل کار شامل ہوتے ہیں۔ یہ دیکھنے سے پہلے کہ جانچ کس طرح کی جائے اساتذہ کو تعلیم کی مختلف سطح پر تعلیم کے مقاصد کا تعین کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ تعلیم کو بچوں میں نہ صرف علمی میدان میں بلکہ تاثراتی اور نفسی-حرکی پہلوؤں میں بھی ترقی کرنی چاہیے۔ ان اوصاف کے ساتھ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، انہیں جانچ کے معیار اور طریقوں میں عمر سے متعلق مختلف اشاریوں اور طرز عمل کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں یہ بھی طے کرنے کی ضرورت ہے کہ مختلف تعلیمی مرحلے کے اختتام پر سیکھنے والے سے ان کی کیا توقعات ہیں، اور مختلف پہلوؤں اور سیکھنے کے شعبوں کے سلسلے میں کس قسم کی پروفائل رپورٹ کی ضرورت ہے، جو بچے کی تیزی سے بدلتی ہوئی، ذاتی ترقی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس طرح مسلسل جامع جانچ ایک مفید، مطلوب اور قابل عمل ہے۔

15.4 خلاصہ

یہ اکائی مسلسل جامع جانچ (CCE) اور اس کے تعلیمی مقاصد کے بارے میں تفصیلی وضاحت پیش کرتی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی (1986) کے مطابق، اسکولی سطح پر جانچ ابتدائی اور ترقیاتی نوعیت کی ہونی چاہیے تاکہ سیکھنے کے ابتدائی مراحل میں بچوں کی پیش رفت کا صحیح اندازہ لگایا جاسکے۔ اسی مقصد کے لیے مسلسل جامع جانچ کا تصور پیش کیا گیا جو طلبا کی نصاب سے متعلق اور ہم نصابی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

"مسلسل" سے مراد یہ ہے کہ جانچ ایک مستقل اور جاری عمل ہے، جب کہ "جامع" سے مراد یہ ہے کہ اس میں طلبا کی وقوفی (Cognitive)، تاثراتی (Affective)، اور نفسی-حرکی (Psychomotor) تینوں صلاحیتوں کا جائزہ شامل ہوتا ہے۔ وقوفی پہلو میں علم، تفہیم، اور اطلاق کی جانچ کی جاتی ہے؛ تاثراتی پہلو میں رویے، دلچسپی، اور محرکات کی تشخیص کی جاتی ہے؛ جبکہ نفسی-حرکی پہلو میں عملی اور تخلیقی مہارتوں جیسے تحریر، تعمیر، اور پروجیکٹ سازی کی پیمائش شامل ہے۔

اکائی میں وضاحت کی گئی ہے کہ نصابی پہلو طلبا کے علم، تجزیہ، اور تخلیق کی سطح سے تعلق رکھتا ہے، جب کہ ہم نصابی پہلوان کی زندگی کی مہارتوں، اقدار، اور جسمانی و سماجی نشو و نما پر توجہ دیتا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی (2020) میں بھی اسی خیال کو 360 ڈگری جانچ کے تصور کے ذریعے مزید وسعت دی گئی ہے۔ مزید برآں، اس اکائی میں تشکیلی اور تجمیعی دونوں اقسام کی جانچ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ تشکیلی جانچ تدریس کے دوران انجام دی جاتی ہے تاکہ کمزوریوں کی شناخت اور اصلاح کی جا سکے، جب کہ تجمیعی جانچ کورس کے اختتام پر طلبا کی مجموعی حصولیابی کا اندازہ لگاتی ہے۔ تاہم، یہ کسی طالب علم کی مکمل نشو و نما کا پیمانہ نہیں، بلکہ صرف اس کی ایک خاص وقت پر کارکردگی کی جھلک پیش کرتی ہے۔

آخر میں، اکائی اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلسل جامع جانچ طلبا میں تخلیقی و تنقیدی سوچ، سماجی رویّے، اور زندگی سے متعلق عملی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے، جو ان کی مستقبل کی تعلیمی و پیشہ ورانہ کامیابی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

15.5 اکتسابی نتائج

- قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسکول کی سطح پر جانچ ابتدائی یا ترقیاتی نوعیت کی ہونی چاہیے کیونکہ اس مرحلے پر بچہ سیکھنے کے ابتدائی مرحلے میں ہوتا ہے۔
- مسلسل جامع جانچ (CCE) سے مراد طلبا کی اسکول پر مبنی جانچ کا ایک ایسا نظام ہے جو طلبا کی ترقی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔
- اصطلاح 'مسلسل' کا مطلب اس بات پر زور دینا ہے کہ طلبا کی ترقی اور ارتقاء کے شناخت شدہ پہلوؤں کی جانچ ایک واقعہ کے بجائے ایک مسلسل عمل ہے۔
- اصطلاح 'جامع' کا مطلب یہ ہے کہ یہ جانچ طلبا کی نشو و نما اور ترقی کے نصابی اور ہم نصابی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
- جانچ کے سلسلے میں مسلسل جامع جانچ ایک جدید تصور ہے۔ اس کے استعمال سے اسکولی جانچ کو مزید بہتر، مؤثر اور جامع بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔
- مسلسل جامع جانچ سیکھنے کے تمام پہلوؤں یعنی وقوفی، تاثراتی، اور نفسی-حرکی کا احاطہ کرتی ہے۔
- وقوفی پہلو میں میں جانچ علمی صلاحیتوں جیسے علم، تفہیم، اطلاق، وغیرہ کی تشخیص سے وابستہ ہے۔
- تاثراتی پہلو میں جانچ کا مطلب رویوں، محرکات، دلچسپیوں، اور شخصیت کے دیگر خصائص جیسی صفات کی تشخیص ہے۔
- نفسی-حرکی پہلو کی جانچ میں سیکھنے والوں کے ہاتھوں کو استعمال کرنے کی مہارتوں مثلاً، تحریر، تعمیر، اور پروجیکٹس کا اندازہ لگانا شامل ہے۔
- طلبا کے علم، تفہیم، اطلاق، تعین قدر، تجزیہ اور تخلیق سے متعلق مطلوبہ رویہ اور اسے غیر مانوس صورت حال میں استعمال کرنے کی اہلیت نصابی پہلو کے کچھ مقاصد ہیں۔
- طلبا کی زندگی کی مہارتوں، رویوں، دلچسپیوں، اقدار اور جسمانی صحت سے متعلق مطلوبہ رویے کو ہم نصابی پہلو میں حاصل کی جانے والی

مہارتوں کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

- قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی 360 ڈگری جانچ پر زور دیا گیا ہے۔
- تدریس وآموزش کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے تشکیلی اور تجمیعی دونوں طرح کی جانچ ہونی چاہیے۔
- تشکیلی جانچ کی نوعیت تشخیصی اور معالجاتی ہوتی ہے۔ اس کا استعمال موثر بازرسی کے لیے کیا جاتا ہے۔
- تجمیعی جانچ سیکھنے کے کورس کے اختتام پر کی جاتی ہے۔ یہ اس بات کی پیمائش کرتی ہے کہ ایک طالب علم نے کورس سے کتنا سیکھا ہے۔
- تجمیعی جانچ عام طور پر ایک درجہ بندی کا امتحان ہوتی ہے، یعنی اسے پیمانے یا گریڈ کے سیٹ کے مطابق نشان زد کیا جاتا ہے۔ تجمیعی جانچ بذات خود بچے کی افزائش اور نشو ونما کا کوئی درست پیمانہ فراہم نہیں کرتی۔ یہ، خاص طور پر، صرف ایک مقررہ وقت پر حصولیابی کی سطح کی تصدیق کرتی ہے۔
- مسلسل جامع جانچ طلبا کو زندگی کی مہارتوں، خاص طور پر تخلیقی اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں، سماجی مہارتوں، اور مقابلہ کرنے کی مہارتوں سے آراستہ کرتی ہے جو انہیں بعد میں انتہائی مسابقتی ماحول کا سامنا کرنے میں مدد کرتی ہے۔

15.6 فرہنگ

مسلسل (Continuous)	Happening or existing without stopping.
جامع (Comprehensive)	Thoroughly understanding.
حصولیابی (Achievement)	Something that have done successfully.
جانچ (Evaluation)	Systematic determination and assessment of merit, worth or significance.
مشاہدہ (Observation)	The act of watching somebody/something carefully.
تشکیلی (Formative)	Giving form or shape.
تجمیعی (Summative)	Evaluate students learning at the end of an instructional unit.
سماجی مہارتیں (Social Skills)	Skill of interaction and communication with others.
تنقیدی سوچ (Critical Thinking)	Actively and skillfully conceptualizing, applying, analyzing.

15.7 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. ــــــــــــــــــ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسکول کی سطح پر جانچ ابتدائی یا ترقیاتی نوعیت کی ہونی چاہیے کیونکہ اس مرحلے

پر بچہ سیکھنے کے ابتدائی مرحلے میں ہوتا ہے۔

a. قومی تعلیمی پالیسی (2020)　　b. قومی درسیات کا خاکہ (2005)

c. قومی تعلیمی پالیسی (1986)　　d. ثانوی تعلیمی کمیشن (1952)

2. مسلسل جامع جانچ سے مراد طلبا کی اسکول پر مبنی جانچ کا ایک ایسا نظام ہے جو طلبا کی ترقی کے--------- پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

a. وقوفی　　b. تاثراتی

c. نفسی-حرکی　　d. درج بالا سبھی

3. اصطلاح 'مسلسل 'کا مطلب اس بات پر زور دینا ہے کہ طلبا کی ترقی اور ارتقاء کے شناخت شدہ پہلوؤں کی جانچ ایک--------- ہے۔

a. واقعاتی عمل　　b. کیفیتی عمل

c. مسلسل عمل　　d. جزوقتی عمل

4. اصطلاح 'جامع 'کا مطلب یہ ہے کہ جانچ طلبا کی نشو و نما اور ترقی کے----- پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

a. علمی　　b. نصابی

c. ہم نصابی　　d. نصابی اور ہم نصابی دونوں

5. ------------- میں جانچ علمی صلاحیتوں جیسے علم، تفہیم، اطلاق، وغیرہ کی تشخیص سے وابستہ ہے۔

a. وقوفی پہلو　　b. تاثراتی پہلو

c. نفسی پہلو　　d. حرکی پہلو

6. ------------ میں جانچ کا مطلب رویوں، محرکات، دلچسپیوں، اور شخصیت کے دیگر خصائص جیسی صفات کی تشخیص ہے۔

a. علمی پہلو　　b. وقوفی پہلو

c. تاثراتی پہلو　　d. سماجی پہلو

7. --------- کی جانچ میں سیکھنے والوں کے ہاتھوں کو استعمال کرنے کی مہارتوں مثلاً، تحریر، تعمیر، اور پروجیکٹس) کا اندازہ لگانا شامل ہے۔

a. علمی پہلو　　b. وقوفی پہلو

c. تاثراتی پہلو　　d. نفسی-حرکی پہلو

8. قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی----------- ڈگری جانچ پر زور دیا گیا ہے۔

a. 45　　b. 90

c. 180　　d. 360

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ مسلسل جامع جانچ کا مفہوم اور تصور واضح کیجیے۔

2۔ مسلسل جامع جانچ کے نصابی اور ہم نصابی پہلوؤں کی شناخت کیجیے۔

3۔ تشکیلی اور تجمیعی جانچ کا تصور بیان کیجیے۔

4۔ تشکیلی جانچ کی اہم خصوصیات کی فہرست سازی کیجیے۔

5۔ مسلسل جامع جانچ کے اسکولی اور غیر اسکولی امور کی نشاندہی کیجیے۔

6۔ مسلسل جامع جانچ کی نوعیت مختلف نکات کے ذریعے واضح کیجیے۔

7۔ مسلسل جامع جانچ میں اصطلاح 'مسلسل' اور اصطلاح 'جامع' کا مفہوم بیان کیجیے۔

8۔ مسلسل جامع جانچ کے اہم افعال پر روشنی ڈالیے۔

9۔ مسلسل جامع جانچ کی ضرورت اور اہمیت پر بحث کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ مسلسل جامع جانچ کا مفہوم اور تصور واضح کرتے ہوئے اس کے نصابی اور ہم نصابی پہلوؤں کی شناخت کیجیے۔

2۔ تشکیلی اور تجمیعی جانچ کا تصور بیان کرتے ہوئے تشکیلی جانچ کی اہم خصوصیات کی فہرست سازی کیجیے۔

3۔ مسلسل جامع جانچ کے اسکولی اور غیر اسکولی امور کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی جانچ کے مختلف آلات پر روشنی ڈالیے۔

4۔ مسلسل جامع جانچ سے کیا مراد ہے؟ اس کے اہم افعال، ضرورت اور اہمیت پر بحث کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات

1-c	2-d	3-c	4-d
5-a	6-c	7-d	8-d

15.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محی الدین بجھ، جدید تدریس اردو، گلشن پبلیکیشنز، سری نگر 1998
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، سری نگر، 2006
- ریاض احمد، اردو تدریس، مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، دہلی، 2013
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021
- "CBSE Circular dated 31/01/2017" (PDF). cbse.nic.in. Archived from the original
- https://www.cbse.gov.in/cce/cce-manual/chapter_1.pdf

اکائی 16۔ موجودہ امتحانی نظام کے نقائص اور معیاری بنانے کی حکمت عملی*

16.0 تمہید
16.1 مقاصد
16.2 موجودہ امتحانی نظام کے نقائص
16.3 موجودہ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کی حکمت عملی
16.4 خلاصہ
16.5 اکتسابی نتائج
16.6 فرہنگ
16.7 نمونہ امتحانی سوالات
16.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

16.0 تمہید

تعلیمی نظام میں امتحان کی حیثیت اساسی ہے۔امتحانات دنیا بھر میں تعلیمی نظام کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔یہ صرف تشخیص کے آلات نہیں ہیں بلکہ طلبا کے تعلیمی سفر کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اگرچہ امتحانات سے وابستہ افادیت اور تناؤ کے بارے میں بحثیں جاری ہیں، لیکن بچے کی تعلیمی نشو و نما میں ان کی ناگزیر اہمیت ہے۔امتحانات بچے کی سیکھنے کی پیشرفت کا اندازہ لگانے کا ایک منظم طریقہ فراہم کرتے ہیں۔یہ نصاب کے بارے میں طلبا کی سمجھ، علم کا اطلاق کرنے کی صلاحیت، اور ان کی تجزیاتی اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔امتحانات طلبا کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی پیمائش کرکے بہتری کی ضرورت کے شعبوں کے بارے میں قیمتی بصیرت پیش کرتے ہیں۔امتحان طلبا کے لیے ایک تحریکی قوت کا کام کرتا ہے۔یہ معلوم ہونا کہ تدریسی اکتسابی سرگرمیوں کے بعد ان کا جائزہ لیا جائے گا طلبا کو مواد کے ساتھ سنجیدگی سے مشغول ہونے کی ترغیب ملتی ہے۔اس سے طلبا میں تعلیم کے تئیں ذمہ داری اور جوابدہی کے احساس کا فروغ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ، امتحانات طلبا کو کامیابی اور کامیابی کے کلچر کو فروغ دینے کے لیے ٹھوس اہداف فراہم کرتے ہیں۔امتحانات کے اہم فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ طلبا کے سیکھنے کی خلاء کی شناخت ہو جاتی ہے۔کارکردگی کے تجزیے کے ذریعے، اساتذہ ان علاقوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جہاں

* Dr. Afaque Nadeem Khan, Associate Professor, Dept. of Educational Studies, JMI, New Delhi

طلبا جد وجہد کر رہے ہیں اور اس کے مطابق اپنی تدریسی حکمت عملی تیار کر سکتے ہیں۔ سیکھنے کا یہ ذاتی طریقہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوئی بچہ پیچھے نہ رہے، اس طرح تعلیم میں شمولیت اور مساوات کو فروغ ملتا ہے۔امتحانات وقتی حالات میں طلبا کی جانچ کر کے اور دباؤ میں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی ان کی صلاحیت کا اندازہ لگا کر حقیقی دنیا کے چیلنجوں کے لیے انہیں تیار کرتے ہیں۔ یہ انہیں مستقبل کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ کوششوں کے لیے تیار کرتے ہیں۔امتحانات وقت کا انتظام، تنقیدی سوچ،اور فیصلہ سازی جیسی ضروری مہارتوں کو پروان چڑھاتے ہیں، جو کسی بھی شعبے میں کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔

منجملہ طور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ،امتحانات بچے کی تعلیم میں ایک کثیر جہتی کردار ادا کرتے ہیں، تشخیص، حوصلہ افزائی،اور آموزش کے فروغ کے ایک ذریعے کے طور پر کام کرتے ہیں۔اگرچہ ان کی ذہنی تناؤ پیدا کرنے والی نوعیت اور یادداشت پر زور دینے کے حوالے سے تنقیدیں درست ہیں، لیکن تعلیمی سختی، جوابدہی اور مہارت کی ترقی کو فروغ دینے کے لیے امتحانات کی فطری قدر کو پہچاننا ضروری ہے۔اس اکائی میں ہم موجودہ امتحانی نظام کے نقائص کی شناخت، موجودہ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے مختلف کمیشن، کمیٹیوں، پالیسیوں اور قومی درسیات کے خاکہ کے ذریعے پیش کی گئی سفارشات کی روشنی میں موجودہ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کی حکمت عملیوں کا مطالعہ کریں گے۔

16.1 مقاصد

اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قدر قابل ہو جائیں گے کہ

- موجودہ امتحانی نظام کے نقائص کی شناخت کر سکیں۔
- امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے ثانوی تعلیمی کمیشن کی اہم سفارشات بیان کر سکیں۔
- امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے کوٹھاری کمیشن کی اہم سفارشات کی وضاحت کر سکیں۔
- امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 1986ء کی اہم سفارشات پر روشنی ڈال سکیں۔
- امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے پروگرام آف ایکشن 1992ء کی اہم سفارشات بیان کر سکیں۔
- امتحانی نظام میں اصلاح کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020ء کی اہم تجاویز پر بحث کر سکیں۔
- امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے جدید تکنیک اور طریقوں کی وضاحت کر سکیں۔

16.2 موجودہ امتحانی نظام کے نقائص

مختلف ماہرین تعلیم اور منتظمین بہت تلخ اور راست انداز میں موجودہ امتحانی نظام کے لیے مختلف لفظوں کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے کہ یہ ایک ضروری برائی ہے، بڑھتی ہوئی مصیبت ہے، خون چوسنے والا ہے، تعلیم کی راہ میں رکاوٹ ہے، جہالت کی آزمائش ہے۔وغیرہ وغیرہ۔ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ کے مطابق یہ ہندوستانی تعلیم کا بدترین پہلو ہے۔ڈاکٹر ذاکر حسین ہندوستانی تعلیمی نظام کے تعلق سے اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ "ہمارے ملک میں رائج امتحانی نظام نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کے لیے بددعا ہے۔" آزادی کے حصول کے کئی

دہائیوں کے بعد بھی ہمارے امتحانی نظام میں خاطر خواہ اصلاح نہیں ہو پائی ہے اور اس میں بے شمار خامیاں اب بھی پائی جاتی ہیں۔ان خامیوں میں اہم خامیوں کی تفصیل یہاں پیش کی جا رہی ہے۔

1. ہمارے امتحانات غیر معقول ہوتے ہیں کیوں کہ ان میں صرف یاد کرنے کے عمل کی ہی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور تفہیم و اطلاق پر زور نہیں دیا جاتا ہے۔

2. یہ مکمل تعلیمی پہلوؤں کے صرف چند پہلوؤں کا ہی احاطہ کرتا ہے اور دوسرے اہم پہلوؤں جیسے؛ ذہانت، دلچسپی، رویے، مہارتیں، شخصیت کے دیگر اوصاف مثلاً: جسمانی نشوونما اور سماجی نشوونما جیسے اہم پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

3. چونکہ زیادہ تر امتحانات تحریری ہوتے ہیں اس میں صرف لکھنے کی صلاحیت کی ہی بڑے پیمانے پر جانچ کی جاتی ہے۔ سننا، بولنا اور پڑھنا کی مہارتوں کی جانچ نہیں ہو پاتی ہے۔اس خامی کو دور کرنے کے لیے زبانی امتحان بھی لینا ضروری ہے۔

4. روایتی امتحانات؛ نصاب اور طریقہ تدریس دونوں پر اپنی فوقیت رکھتے ہیں۔عام طور پر معلمین کا سارا زور امتحان میں بہتر نتائج لانے پر ہی ہوتا ہے۔ معلمین بچوں کو ایسے سوالات کے جوابات رٹا دیتے ہیں جو امتحان میں متوقع ہوتے ہیں۔ وہ محض امتحان کے نقطۂ نظر سے ہی اپنی تدریس کرتے ہیں۔اس عمل سے طلبا میں انفرادی سوچ، تخلیقی رجحان اور تصورات و حقائق کو سمجھنے اور اطلاق کرنے کی صلاحیتیں فروغ نہیں پاتیں۔ دور حاضر میں مختلف گائڈس، ماڈل پیپرس، گیس پیپرس کی مدد لینا، سوالات کے پرچے آؤٹ کرنا، امتحان حال میں نقل کرنا جیسی تمام خرابیاں اسی امتحانی نظام کا نتیجہ ہیں۔

5. امتحانات طلبا کے اخلاقی معیار میں گراوٹ کے بجا طور پر ذمہ دار ہیں۔ ممتحن کو ڈرانا، دھمکانا، نقل کرنا اور دوسری غیر قانونی حرکتیں کرنا، ڈسپلن شکنی اور غیر سماجی برتاؤ اختیار کرنا اس کی مثالیں ہیں۔ ناقص امتحان کے نظام کے نتیجہ میں ہی ہڑتالیں، دھرنے، واک آؤٹ جیسے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

6. امتحانات سے طلبا پر نفسیاتی اثرات پڑتے ہیں۔ کئی طلبا امتحان کے خوف کا شکار ہوتے ہیں اور اس صورت حال کے لیے موجودہ دور میں ایک اصطلاح امتحان فوبیا رائج ہو چکی ہے۔امتحانی بخار، ذہنی و اعصابی تناؤ، راتوں کو نیند نہ آنا، غمگیں رہنا، حسد اور حوصلہ شکنی کی کیفیت طلبا میں عام طور پر پائی جا رہی ہیں۔امتحان کا طلبا پر کس حد تک نفسیاتی اثر پایا جاتا ہے اس کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ پبلک امتحانوں اور مسابقتی امتحانات کے نتیجے نکلنے کے ساتھ ہی اخبارات میں امتحان میں ناکامی کی بناء پر طلبا کی خودکشی کی اطلاعات آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ امتحان کے منفی پہلوؤں کی بدترین مثال ہے۔اس کی روک تھام وقت کی اولین ضرورت ہے۔

7. اکثر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیم کا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے امتحان میں کامیابی حاصل کرنا۔اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچے کو سوائے پڑھنے لکھنے کے ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت ہی نہیں دیتے۔ان کے پاس تعلیم کی پیمائش کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے امتحان کے نتائج۔اس طرح کے رویوں اور خیالات کی وجہ سے طلبا کی ہمہ جہت نشوونما پر برا اثر پڑتا ہے۔

غرض ہمارے امتحانی نظام کو ان خامیوں سے پاک رکھنے کی پر خلوص کوششیں کی جانی چاہئیں۔ طلبا کے والدین، اساتذہ، منتظمین، اعلیٰ عہدے داران تعلیم، روزگار مہیا کرنے والی ایجنسیاں ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس جانب سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کریں اور فکر

وذہن میں مثبت تبدیلی لائیں۔انہیں یقین دلائیں کہ محض اچھے نمبرات سے امتحان میں کامیابی ہی طالب علم کا نصب العین نہیں ہے اور صرف یہی مستقبل میں کامیاب زندگی کی ضمانت نہیں ہے۔

16.3 موجودہ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کی حکمت عملی

ملک کی آزادی کے بعد ہی ماہرین تعلیم نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ ہمارا امتحانی نظام نقائص سے بھرا ہوا ہے۔ تعلیمی عمل کو بہتر اور ثمر آور بنانے کے لیے موجودہ امتحانی نظام کی خامیوں کی شناخت کر کے اسے معیاری بنانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں تمام تعلیمی کمیشن، پالیسی اور قومی درسیات کے خاکوں میں میں سفارشات اور رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ یہاں اس کی مختصر وضاحت کی جارہی ہے۔

ثانوی تعلیمی کمیشن(52-1952): آزادی کے بعد تعلیم کا اولین کمیشن یونیورسٹی تعلیمی کمیشن(49-1948) تھا۔ یہ رادھا کرشنن تعلیمی کمیشن کے نام سے مشہور ہے۔اس کمیشن نے ہندوستان میں امتحانی اصلاح سے متعلق درج ذیل اہم سفارشات پیش کی ہیں۔

1. خارجی امتحانات کی تعداد کم کرنا: ثانوی تعلیمی کمیشن نے اپنی سفارشات میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ امتحانی اصلاحات کے لیے یہ ضروری ہے کہ خارجی امتحانات کی تعداد کو کم کیا جائے۔ طلبا کا تعین قدر جہاں تک ممکن ہو داخلی طور پر انہیں اساتذہ کے ذریعے کرنا چاہیے جن کی زیر نگرانی وہ تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

2. موضوعیت کے اجزا کو کم کرنا: ثانوی تعلیمی کمیشن کے مطابق موضوعی امتحانات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن معروضی امتحانات کی شروعات کر کے سوالات کی اقسام کو تبدیل کر کے موضوعیت کو جہاں تک ممکن ہو کم کرنا چاہیے۔

3. عقلی تفہیم کا فروغ کرنا: امتحانات کی نوعیت اور سوالات کی قسمیں ایسی ہونی چاہئیں جن سے بچوں میں رٹنے کی فطرت کا فروغ نہ ہو بلکہ عقلی تفہیم کا فروغ ہو سکے۔ان کا تعلق مواد مضمون کی عمومی مہارت کے ساتھ ہونا چاہیے۔

4. ایک دن میں ایک مضمون: ایک دن میں تین تین گھنٹوں کے دو مضامین کا امتحان لینا مناسب نہیں ہے۔ایک دن میں صرف ایک مضمون کا امتحان ہونا چاہیے۔

5. اسکولی دستاویز رکھنا: طلبا کی ہمہ جہت ترقی کو جاننے کے لیے اسکول میں ہر ایک طالب علم کا ریکارڈ رکھنا چاہیے جس میں وقت-وقت پر اس کے ذریعے حاصل حصولیابیوں کو درج کیا جاسکے۔

6. حتمی اندازہ قدر کی اساس: طلبا کے حتمی اندازہ قدر کی بنیاد صرف خارجی امتحان کے نتائج پر مبنی نہیں ہونا چاہیے بلکہ داخلی امتحانات اور اسکول ریکارڈ کو بھی مناسب مقام ملنا چاہیے۔

7. گریڈنگ کا نظام: خارجی و داخلی امتحانات اور اسکول ریکارڈ میں طلبا کی کارکردگی کا تعین قدر کرتے وقت عددی شمار (Numerical marking) کے بجائے گریڈنگ پیمائی نظام کو اپنانا چاہیے۔ اس میں پانچ نکاتی پیمائی (Five point Scale) بہت مفید ہے۔ 'A' عمدہ سطح کے لیے، 'B' اچھی سطح کے لیے، 'C' عام سطح کے لیے، 'D' خراب سطح کے لیے اور 'E' انتہائی خراب سطح کے لیے۔اس نظام میں طلبا کو وسیع زمروں میں رکھا جا سکتا ہے جو موجودہ مدارج فیصد (Percentile Rank) کی بہ نسبت زیادہ مفید ہے۔ تحریری

امتحانات(خارجی و داخلی) میں اسی پیمائی کو کچھ اصلاح کے ساتھ اپنایا جا سکتا ہے۔اس کے مطابق 'A' امتیازی(Distinction) کے لیے، 'B' اچھی اہلیت(Credit) کے لیے، 'C' پاس(Pass) کے لیے اور 'D' و 'E' فیل(Fail) کے لیے۔ان تمام گریڈنگس کا فیصد افسران کے ذریعے متعین کیا جانا چاہیے۔

8.ایک حتمی امتحان: ثانوی اسکول کے نصاب کی تکمیل کے بعد عوامی امتحان ہونا چاہیے۔یہ ہائی اسکول کا امتحان بھی ہو سکتا ہے اور ہائر سیکنڈری کا امتحان بھی ہو سکتا ہے۔یعنی جس طرح کے اسکول میں طلبا پڑھتے ہوں ان کا ویسا ہی امتحان نصاب ختم ہونے کے بعد ہونا چاہیے۔اس سے پہلے کوئی عوامی امتحان نہیں ہونا چاہیے۔

9.سند کی نوعیت: سند میں مختلف مضامین کے نتائج درج ہونے کے علاوہ ان مضامین کے داخلی امتحان کے نتائج کا ذکر ہونا چاہیے جو خارجی امتحان میں شامل نہیں ہیں اور اس کے ساتھ اسکول کے ریکارڈ کی مختصر روئداد بھی اس میں دینا چاہیے۔

10. ضمنی نظام: آخری عوامی امتحان میں ہی ضمنی نظام کا اہتمام ہونا چاہیے۔اگر کوئی امیدوار(Examinee) ایک یا زیادہ مضامین میں ناکام ہوتا ہے تو اسے آئندہ امتحان میں ان مضامین کا امتحان دینے کی اجازت ہونی چاہیے۔جن مضامین میں وہ امتحان پاس کر چکا ہے ان مضامین کا دوبارہ امتحان دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ناکام مضامین میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اسے تین سے زیادہ مواقع نہیں دینے چاہئیں۔

11.اضافی مضمون میں اہلیت حاصل کرنے کا اہتمام: جس طالب علم نے چھ مضامین میں امتحان پاس کر لیا ہے اگر وہ کسی دیگر مضمون میں اہلیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے آئندہ امتحان میں بیٹھنے کا انتظام ہونا چاہیے۔اس کے نتائج کو بھی امتحانی افسر کے ذریعے اس سند میں لکھ دینا چاہیے جسے وہ پہلے حاصل کر چکا ہے۔

کوٹھاری کمیشن(66-1964): آزادی کے حصول کے بعد حکومت ہند نے ملک کی ضرورتوں اور تمناؤں کے مطابق اعلیٰ تعلیم کی تشکیل نو کے لیے ڈاکٹر دولت سنگھ کوٹھاری کی صدارت میں سن 1964ء میں کوٹھاری کمیشن کی تشکیل کی۔ہندوستان میں امتحانی اصلاح سے متعلق کوٹھاری کمیشن(66-1964) کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں؛

1. تعین قدر کی نئی روایت کے مطابق تحریری امتحان میں اصلاح کے لیے کوشش کی جانی چاہیے تاکہ طلبا کی تعلیمی حصولیابیوں کی پیمائش معتبر طریقے سے کی جا سکے۔
2. درجہ 1 سے 4 تک کے طلبا کا تعین قدر صرف داخلی ہونا چاہیے انہیں اہلیت کی بنیاد پر اگلی جماعت میں ترقی دی جائے۔
3. داخلی تعین قدر میں احتمالی ریکارڈ کو اہمیت دی جانی چاہیے۔
4. طلبا کی جن حصولیابیوں کی پیمائش تحریری امتحان کے ذریعے ممکن نہ ہو ان کی پیمائش کے لیے دیگر طریقوں کا ارتقاء کرنا چاہیے۔
5. ابتدائی تعلیم کی ذیلی سطح پر تعین قدر کا اہم مقصد طلبا کی بنیادی مہارتوں میں سدھار کرنا اور ان میں اچھی عادتوں اور رجحانوں کی نشو و نما ہونا چاہیے۔
6. اعلیٰ ثانوی سطح پر طلبا کی حصولیابیوں کا تعین قدر کرنے کے لیے تحریری امتحان کے علاوہ زبانی اور تشخیصی امتحانوں کا استعمال کیا جانا چاہیے۔
7. تحریری امتحان کو معروضی، معقول اور قابل عمل بنانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔اس کے لیے طویل جوابی، مختصر جوابی اور معروضی

تینوں طرح کے سوالات پوچھے جانے چاہئیں۔
8.ابتدائی سطح کی تعلیم ختم کرنے پر ضلع کے تعلیمی افسر کے ذریعے طلبا کے خارجی امتحان کا انتظام کرنا چاہیے۔امتحان میں پاس ہونے والے طلبا کو سند دی جانی چاہیے۔
9.داخلی تعین قدر کو اتنا جامع بنادینا چاہیے کہ ان کی مدد سے طلبا کے سبھی پہلوؤں کا تعین قدر کیا جاسکے۔
10. تعین قدر کے نئے طریقوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کچھ عملی/ تجرباتی اسکولوں کا قیام کیا جانا چاہیے۔ان اسکولوں کو درجہ دسویں کے اپنے طلبا کا امتحان خود لینے کا حق دینا چاہیے۔
11. خارجی امتحانوں کا پرچہ بنانے والے معلمین کو سوالات کی تعمیر کرنے کی تربیت دی جانی چاہیے۔
12. طلبا کے ذریعے دیے گئے سوالات کے جوابات پر نمبرات فراہم کرنے کے عمل کو معروضی بنانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔
13. بورڈ کے امتحانوں میں ڈویژن کے بجائے گریڈ دینا چاہیے۔
14. داخلی اور اور خارجی امتحانات میں حاصل نمبرات علاحدہ-علاحدہ دکھائے جائیں۔
قومی تعلیمی پالیسی(1986): قومی تعلیمی پالیسی 1986ء کا اعلان 5 جنوری 1985ء کو ہوا۔اس وقت کے۔سی۔پنت وزیر تعلیم تھے۔ امتحانی اصلاح سے متعلق قومی تعلیمی پالیسی (1986) کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں؛
1. رٹنے کے طریقوں سے نجات دلانا۔
2. اتفاقیت اور موضوعیت کے پہلوؤں کو ختم کرنا۔
3. معلمین، طلبا اور والدین کے ذریعے تعین قدر کے عمل کا مؤثر استعمال کرنا۔
4. مسلسل تعین قدر کے عمل کا ارتقا کرنا۔
5. امتحان میں اصلاح سے تدریسی وسائل اور تدریسی طریقۂ کار میں بہتری لانا۔
6. نمبرات دینے کے بجائے گریڈ دینے کا طریقہ استعمال کرنا۔
7. امتحانات کے انعقاد میں بہتری لانا۔
8. ثانوی سطح سے بتدریج طریقے سے سمیسٹر نظام کی شروعات کرنا۔
9. ادارتی تعین قدر کے نظام کو آسان بنانا۔
10. خارجی امتحانات کے سابقہ اثرات کو کم کرنا۔
پروگرام آف ایکشن(1992): قومی تعلیمی پالیسی (1986) کو عملی جامہ پہنانے کا کام سن 1987ء میں شروع ہوا اور اس کی سفارشات کے مطابق تعلیم کے شعبے میں تبدیلیاں شروع کی گئیں۔ مرکزی حکومت میں تبدیلی کے بعد نئی مرکزی حکومت نے تین سال کے بعد ہی مئی 1990ء میں اس نئی تعلیمی پالیسی 1986ء کا جائزہ لینے کے لیے آچاریہ رام مورتی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ 26 دسمبر 1990ء میں پیش کی۔ اس کمیٹی کی یہ رپورٹ "دانشور اور انسانی سماج کی جانب" نامی عنوان سے شائع کی گئی۔ ابھی اس

کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد شروع بھی نہیں ہوا تھا کہ مرکزی حکومت پھر تبدیل ہوگئی۔ حکومت تبدیل ہونے کے نتیجے میں نئی مرکزی حکومت نے مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ کے مشورے پر سن 1992ء میں آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ جناردن ریڈی کی صدارت میں قومی تعلیمی پالیسی کی عمل آوری کا جائزہ لینے کے لیے ایک نئی کمیٹی کی تشکیل مرکزی حکومت نے کی۔ اس کمیٹی نے کچھ اصلاحات کے ساتھ نئی قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کی سفارش کر دی۔ 19 اگست 1992ء کو ترمیم شدہ حکمت عملی 1992ء پارلیمنٹ میں پیش کر کے ترمیمی خاکہ 1992ء تیار کیا گیا، جسے پروگرام آف ایکشن 1992ء کہا جاتا ہے۔ امتحانی اصلاح سے متعلق پروگرام آف ایکشن (1992) کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں؛

1. ابتدائی سطح پر سبھی جماعتوں اور سبھی مضامین میں کم سے کم اکتساب کی سطح (Minimum Learning Level-MLL) متعین کرنا۔

2. ثانوی سطح پر مسلسل تعین قدر کا پچیلا منصوبہ بنانا۔

3. تعلیم کی اعلیٰ سطح پر داخلہ جاتی امتحانوں کے ذریعے داخلہ دینا۔

4. گریڈ کے نظام پر غور و فکر کرنا۔

5. امتحانات میں نقل اور ممنوع وسائل کے استعمال کو روکنے کے لیے قانون بنانا۔

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء: قومی درسیات کا خاکہ 2005ء میں تیار کیا گیا اور اسے قومی درسیات کا خاکہ، 2005ء کے عنوان سے دسمبر 2005ء میں شائع کیا گیا۔ اس خاکہ میں درجہ 1 سے درجہ 12 تک کب، کیا، کیوں اور کیسے پڑھانا ہے، اس کا مکمل خاکہ پیش کیا گیا۔ امتحانی اصلاح سے متعلق قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں؛

1. سوال نامے تیار کرنا، امتحان اور رپورٹ: موجودہ امتحانی نظام کو مزید کار گر بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ سوال نامے تیار کرنے کے عمل کو یکسر بدل دیا جائے۔ اس عمل میں محض پرچہ تیار کرنے کے بجائے اچھے سوالات کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ یہ ضروری نہیں کہ سوالات صرف ماہرین ہی تیار کریں۔ خاطر خواہ تشہیر کی وساطت سے یہ کام موضوع سے متعلق اساتذہ/کالج کے پروفیسروں، دوسرے صوبوں کے ماہرین تعلیم یہاں تک کہ طالب علموں کی مدد سے سال کے دوران کیا جا سکتا ہے۔ جمع شدہ سوالات پر ماہرین نظر ثانی کریں اور انھیں ان مشکل، موضوع/علاقہ/تصور/صلاحیت اور اس کے حل کرنے میں خرچ ہونے والے وقت کے اعتبار سے درجہ بندی کریں۔ ناکافی اجرت دے کر اساتذہ سے معیاری سوالنامے اور جوابات کو جانچنے کے بہتر عمل کی امید نہیں کی جا سکتی۔ چونکہ سبھی بورڈ مالی اعتبار سے اچھی حالت میں ہیں اس لیے رقوم کی فراہمی کو اس اہم کام میں آڑے نہیں آنا چاہیے۔ کمپیوٹر کی مدد سے امتحان دینے والے اور لینے والے دونوں کی شناخت کا تحفظ آسان ہو گیا ہے۔ دورانِ امتحان غلط کاری کو روکنے کے لیے جوابات کی کاپیاں بدل کر دی جا سکتی ہیں۔ بیرونی افراد کی مدد سے نقل کو اس طرح روکا جا سکتا ہے کہ امتحان کے نصف اول وقت میں طالب علم کو امتحانی مرکز سے باہر جانے کی اجازت نہ ملے اور دورانِ امتحان وہ سوالنامہ باہر نہ لے جا سکے۔ امتحان کے بعد سوال نامہ طلبا کو دیا جا سکتا ہے۔ طالب علموں کو ایک طے شدہ معمولی فیس کے بدلے ان کے جوابی پرچہ (Answer Sheet) کی نقل بھی دی جا سکتی ہے۔ اس سے امتحان میں شفافیت کا فروغ ہوگا۔ وسط مدتی امتحانات میں اسکول میں کیے

جانے والے تشخیصی عمل پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایسے راستے تلاش کرنے کی ضرورت ہے جن سے داخلی تشخیصی عمل زیادہ موثر بن جائے۔ سیکھنے میں آنے والی مشکلات کے حل اور مطالعے میں بہتری کے لیے ہر اسکول میں لچیلی، کار آمد، مسلسل اور ہمہ جہتی جانچ کا منصوبہ نافذ کرنا چاہیے۔

2. جانچ میں لچیلا پن: سیکھے ہوئے علم کا محاسبہ امتحان ہال میں منعقد کاغذ پینسل ٹیسٹ کے علاوہ دیگر طریقوں سے بھی ہونا چاہیے۔اس کے لیے زبانی ٹیسٹ اور گروپ ورک کے محاسبہ کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔کتاب کھول کر امتحان لینے کا طریقہ اور بغیر وقت کا تعین کیے امتحانات کو ملک گیر سطح پر متعارف کرنے کی ضرورت ہے۔اس تجدید کا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ امتحانوں کو یادداشت کی جانچ سے الگ کر کے تشریح و تجزیے اور مسائل کا حل کرنے جیسے اعلیٰ سطحی مہارتوں کی طرف لے جا سکیں گے۔روایتی طریقہ امتحان کو بہتر طریقے سے سوال نامے تیار کر کے اور طلبا کا رُخ مطلوبہ معلومات جیسے؛ جدول، جیومیٹری کی شکلیں، نقشے، تاریخ کی سنہ، فارمولے وغیرہ کے ذریعے موڑا جا سکتا ہے۔دیہی اسکولوں میں فیل ہونے اور اسکول چھوڑنے کا سبب ریاضی اور انگریزی میں خراب صلاحیت کا مظاہرہ ہے۔امتحان لینے والے بورڈ کو اس پہلو پر غور کرنا چاہیے کہ ان مضامین میں پاس ہونے والے طلبا کو دو یا تین سطحوں میں سے ایک سطح پر امتحان دینے کا موقع ملنا چاہیے۔'جانچ کے صنعتی اسمبلی لائن نما' طریقے کی جگہ اسے اور زیادہ انسانی اور کثیر رخی بنائے جانے کی ضرورت ہے۔امتحان کے نظام کو مزید کھلا، لچیلا، تخلیقی اور آسان ہونا چاہیے۔

3. دیگر سطحوں پر بورڈ کے امتحانات: کسی بھی حالت میں بورڈ یا صوبائی سطح کے امتحانات اسکول کے دوسرے درجوں مثلاً پانچویں، آٹھویں یا گیارہویں جماعتوں کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔دسویں جماعت کے امتحانات کو اختیاری بنادیا جائے اور طلبا کو جو بورڈ کی اسناد نہیں چاہتے اسکول میں آگے تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی جائے اور ان کا اسکول ہی میں داخلہ جاتی امتحان لیا جائے۔

4. داخلے کے امتحانات: اسکول کے آخری امتحانات کو داخلہ کے مقابلہ جاتی امتحانات سے الگ کرنے کی ضرورت ہے۔داخلہ جاتی امتحانات کے انعقاد کا کام صرف ایک ہی نوڈل ادارے کے سپرد کیا جائے جو سال میں کئی بار ملک بھر میں قائم کردہ اپنے مراکز پر امتحانات منعقد کرتی رہے اور وقت وقت پر طلبا کی کارکردگی کا تجزیہ کرے اور نتائج کا اعلان کرے۔اس طرح کے قومی امتحانات میں حاصل کیے نمبرات کی بنیاد پر طلبا کو تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں اور پیشہ وارانہ نصابات میں داخلہ دے سکتے ہیں۔

5. امتحانی اصلاحات پر نیشنل فوکس گروپ پوزیشن پیپر: امتحانی نظام میں اطلاعی و ترسیلی تکنیک کا کردار: دورِ جدید سائنس اور تکنیک کا دور ہے۔انسانی زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہو جہاں سائنس اور تکنیک کا عمل دخل نہ ہو۔آج کل ہم نت نئے تکنیکی آلات کا استعمال کر رہے ہیں۔ان آلات کو استعمال میں لانے کے لیے سائنس اور تکنیک کی بنیادی معلومات ناگزیر ہے۔زندگی کے دوسرے شعبے کی طرح ہی تعلیم کے میدان میں بھی ان آلات کا استعمال کیا جارہا ہے۔تکنیک کی ترقی کی وجہ سے ہی عصر حاضر میں ہم درس و تدریس کے کام میں برقی تدریس، خورد تدریس، موبائل تدریس اور غیر حقیقی کمرہ جماعت جیسی نئی تدریسی حکمت عملیاں استعمال کر رہے ہیں۔سائنس اور تکنیک کا نیا جدید ترین اور اہم شعبہ معلوماتی اور ترسیلی تکنیک ہے جس کی بدولت ساری دنیا ایک گاؤں میں تبدیل ہو چکی ہے۔وقت کی اہم ضرورت ہے کہ تعلیم کے شعبے سے جڑے افراد خود کو اس سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اور ان جدید تکنیک کا استعمال کر کے اپنی تدریسی ذمہ داریوں کی تکمیل

احسن طریقے سے کر سکیں۔

قومی تعلیمی پالیسی(2020): قومی تعلیمی پالیسی 2020ءبھارت مرکوز نظام تعلیم کا تصور پیش کرتی ہے۔یہ پالیسی ملک کے تمام شہریوں کو اعلیٰ و معیاری تعلیم فراہم کر کے ملک کو پائیدار، مساوی اور علم دوست سماج کی صورت فراہم کرنے کا راستہ ہموار کرتی ہے۔امتحانی اصلاح سے متعلق قومی تعلیمی پالیسی(2020) کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں؛

1. اسکولی سطح پر امتحانات صرف جماعت تیسری، پانچویں اور آٹھویں میں ہوگا۔دیگر جماعتوں کا نتیجہ مسلسل جانچ کے ذریعے تیار کیا جائے گا۔

2. بورڈ کے امتحان کو آسان بنایا جائے گا۔یہ امتحان ایک سال میں دو بار منعقد کیا جائے گا تاکہ ہر ایک بچے کو امتحان کے لیے دو مواقع مل سکیں۔

3. طلبا کی ہمہ جہت نشو و نما کے ہدف کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت دسویں اور بارہویں کے امتحان میں بدلاؤ کیا جائے گا۔اس میں مستقبل میں سمیسٹر یا کثیر جوابی سوالات وغیرہ جیسی اصلاحات کی جائیں گی۔

4. امتحان کو مہارت کی نشو و نما، تجربات پر مبنی اور استدلالی سوچ کو فروغ دینے والا بنایا جائے گا۔

5. تشخیص کے عمل میں تجزیہ، استدلال اور نظریاتی فہم کو اولیت دی جائے گی۔

6. مسلسل اور تعمیری تشخیصی طریقوں کا استعمال امتحان میں کیا جائے گا۔

7. طلبا کی نشو و نما کا تعین قدر کرنے کے لیے معیار پر مبنی ایجنسی PARAKH نامی ایک قومی تشخیص کا مرکز قائم کیا جائے گا۔

8. طلبا کی حصولیابیوں کا تعین قدر اور طلبا کو اپنے مستقبل سے متعلق فیصلہ لینے میں مدد فراہم کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی سافٹ ویئر کا استعمال کیا جائے گا۔

9. طلبا کا 360 ڈگری تعین قدر کیا جائے گا۔

درج بالا کمیشنوں، پالیسیوں اور قومی درسیات کے خاکوں کی سفارشات کو ملحوظ رکھتے ہوئے موجودہ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے کچھ اہم حکمت عملیوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔موجودہ وقت میں طلبا کی آموزش کی تشخیص کرنے کے لیے مختلف طریقے اور تکنیک موجود ہیں۔یہ طریقے اور تکنیک تشخیص کی روایتی شکلوں کے متبادل کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں اور جدید تعلیمی ترتیبات میں طلبا کی زیر نشو و نما مہارتوں اور قابلیت کی متنوع وسعت کو بہتر طریقے سے حاصل کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔ان کا استعمال کر کے امتحانی نظام کو معیاری بنایا جا سکتا ہے۔ان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

1. **پروجیکٹ پر مبنی تشخیص:** روایتی امتحانات کے بجائے، طلبا پروجیکٹس کے ذریعے اپنی سمجھ کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔پروجیکٹ طلبا کو اپنے علم کو عملی اور تخلیقی انداز میں ظاہر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

2. **ہم مرتبہ ساتھیوں کے ذریعے تشخیص:** اس طریقے میں طلبا مقررہ معیارات کی بنیاد پر ایک دوسرے ہم جماعت ساتھیوں کے کام کا جائزہ لیتے ہیں۔اس سے نہ صرف تعاون کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ طلبا کی تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے میں بھی مدد ملتی ہے۔

3. **ڈیجیٹل پورٹ فولیوز:** اس طریقے میں طلبا اپنے سال بھر کے کام اور پیش رفت کو دکھانے کے لیے ڈیجیٹل پورٹ فولیو مرتب کرتے ہیں۔پورٹ فولیو طلبا کے سیکھنے کے سفر کا ایک جامع نظریہ فراہم کرتا ہے اور مسلسل تشخیص کی اجازت دیتا ہے۔

4.خود تشخیص اور عکاسی: اس طریقے میں طلبا کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی سیکھنے کی پیشرفت پر غور کریں، اہداف طے کریں، اور مقررہ معیارات کے مطابق اپنے کام اور کارکردگی کا جائزہ لیں۔ اس سے میٹا کوگنیشن کو فروغ ملتا ہے اور طلبا کو اپنی تعلیم کے تئیں ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔

5.کھیلوں کے ذریعے تشخیص: کھیل کود کے عناصر کو تشخیص میں شامل کرنا سیکھنے کے عمل کو مزید دلچسپ اور پر لطف بنا سکتا ہے۔ اس میں گیم کے فارمیٹس جیسے؛ کوئز، چیلنجز، یا سمولیشنز کا استعمال کیا جاتا ہے۔

6.عملی تفویضات: طلبا کو حقیقی دنیا کے کام یا مسائل حل کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں جس سے کہ وہ اپنے علم اور مہارت کا مستند سیاق و سباق میں تجربہ کر سکیں۔ اس قسم کی تشخیص اعلیٰ درجہ کی سوچ کی مہارت اور علم کے اطلاق کا جائزہ لیتی ہے۔

7.ملٹی موڈل تشخیص: مکمل طور پر تحریری امتحانات پر انحصار کرنے کے بجائے، تشخیص میں مختلف فارمیٹس جیسے ویڈیوز، پوڈ کاسٹ، پریزنٹیشنز، یا انفوگرافکس شامل کیے جاتے ہیں۔ یہ طلبا کو ان طریقوں سے اپنی سمجھ کا مظاہرہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جو ان کے رجحانات اور ترجیحات کے مطابق ہوں۔

8.تشکیلاتی تشخیصی تکنیک: ان میں حکمت عملی جیسے ایگزٹ ٹکٹ، تھنک پیئر شیئر، یا ایک منٹ کے پیپرز شامل کیے جاتے ہیں، جو طلبا اور اساتذہ دونوں کو تدریس و اکتساب کے عمل سے آگاہ کرنے کے لیے مسلسل بازرسی فراہم کرتے ہیں۔

9.موافقت پذیر تشخیص: ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے، تشخیصی عمل کو طلبا کے جوابات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔ اس طریقے میں طلبا کی فہم کی سطح کی بنیاد پر موزوں سوالات فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم کو مناسب طریقے سے چیلنج کیا جاتا ہے اور جہاں ضرورت ہو اسے مدد فراہم کی جاتی ہے۔

10.بلاکچین پر مبنی اسناد(Blockchain-Based Credentials): تشخیص کے عمل میں یہ ایک ابھرتا ہوا رجحان ہے جہاں طلبا کی کامیابیوں اور مہارتوں کو بلاکچین پر ریکارڈ کیا جاتا ہے، جو ان کے سیکھنے کے سفر اور اسناد کو دستاویزی صورت فراہم کرنے کا ایک محفوظ اور قابل تصدیق طریقہ فراہم کرتا ہے۔

زبان کی تحصیل کے اندازہ قدر کے خصوصی تناظر میں تشخیص کرنے کے لیے باریک بینی کی ضرورت ہوتی ہے جو روایتی طریقوں سے بالاتر ہو۔ زبان کی تشخیص میں ان تکنیکوں کو شامل کرنے سے ماہرین تعلیم طلبا کی زبان کی مہارت کا زیادہ درستگی سے اندازہ لگا سکتے ہیں اور ان کی زبان کی مسلسل نشوونما میں مدد کے لیے بامعنی بازرسی فراہم کر سکتے ہیں۔ زبان سیکھنے کا اندازہ لگانے کے لیے کچھ اضافی تکنیکیں درج ذیل ہیں۔

1.ترسیلی قابلیت کا اندازہ: یہ طریقہ صرف قواعد اور لفظیات کے بجائے حقیقی زندگی کے حالات میں مؤثر طریقے سے بات چیت کرنے کی صلاحیت پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ سکھائی جانے والی زبان میں ترسیلی صلاحیت کی تشخیص کے لیے رول پلے، تقریر، مباحثے اور نقالی وغیرہ کو شامل کیا جاتا ہے جہاں طلبا ہدف کی زبان میں بات چیت کرتے ہیں۔

2.مستند تشخیصات: اس طریقے میں طلبا کو سکھائی جانے والی زبان کی مستند تحریروں کا تجزیہ کرنا، مقامی بولنے والوں کو سننا، یا ہدف کی زبان

میں ای میل یا خطوط لکھنا شامل کیا جاتا ہے۔

3. زبان کے پورٹ فولیوز: طلبا وقت کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کے کام، بشمول تحریری نمونے، زبانی پیشکش کی ریکارڈنگ، الفاظ کی فہرست، اور خود عکاسی کا ایک مجموعہ مرتب کرتے ہیں۔ اس سے ان کی زبان کی نشوونما کا ایک جامع نظریہ ملتا ہے۔

4. کارکردگی کی بنیاد پر تشخیص: اس طریقے میں طلبا کو سکھائی جانے والی زبان میں مخصوص کاموں کو انجام دینے کی صلاحیت کا اندازہ قدر کیا جاتا ہے۔ جیسے؛ تقریر کرنا، بحث میں حصہ لینا، مکمل طور پر ہدف کی زبان میں کسی پروجیکٹ کو مکمل کرنا۔

5. مربوط مہارتوں کا جائزہ: ہر زبان کی مہارت (سننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا) کا الگ الگ جائزہ لینے کے بجائے، متعدد مہارتوں کو مربوط کرتے ہوئے اندازہ قدر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، طلبا کو کسی حوالہ کی سماعت کے بعد اس کا خلاصہ یا کسی ہم جماعت ساتھی سے اس پر گفتگو کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

6. عمل پر مبنی جائزہ: طلبا سکھائی جانے والی زبان میں بامعنی کام مکمل کرتے ہیں جن کے لیے انہیں سیاق وسباق میں زبان استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں سفر کی منصوبہ بندی کرنا، کسی مسئلے کو حل کرنا، یا پریزنٹیشن بنانا شامل ہو سکتا ہے۔

7. ہم مرتبہ اور خود تشخیص: طلبا اپنی زبان کی مہارتوں اور اپنے ساتھیوں کی مہارتوں کا جائزہ روبرکس یا چیک لسٹ کا استعمال کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ یہ عکاسی اور خود آگاہی کو فروغ دیتا ہے جبکہ ساتھیوں کے تعاون اور تاثرات کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

8. کارکردگی کے انٹرویوز: طلبا اپنے ہم جماعت ساتھیوں اور دیگر افراد کا انٹرویو سکھائی جانے والی زبان میں لیتے ہیں جہاں وہ گفتگو کے ذریعے اپنی زبان کی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اشارے کا جواب دیتے ہیں، اور سکھائی جانے والی زبان میں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

9. ڈیجیٹل لینگویج لرننگ پلیٹ فارمز: اس طریقے میں ٹیکنالوجی پر مبنی پلیٹ فارمز کا استعمال کیا جاتا ہے، جو زبان کی مہارتوں کا اندازہ لگانے کے لیے تعاملی سرگرمیوں، کوئز اور گیمز فراہم کرتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم اکثر فوری بازرسی فراہم کرتے ہیں، جس سے خود رفتار سیکھنے اور تشخیص کا موقع ملتا ہے۔

10. ثقافتی قابلیت کا اندازہ: **اس طریقے میں** سکھائی جانے والی زبان کے ثقافتی اصولوں، طور-طریقوں، رسم ورواج، خورد نوشت کے طریقوں سے متعلق نقطہ نظر کی سمجھ کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس میں ثقافتی موضوعات پر تحقیق اور بین الثقافتی تعاملات میں مشغول ہونا شامل ہے۔

16.4 خلاصہ

یہ اکائی ہندوستانی امتحانی نظام کی خامیوں، اثرات، اور اصلاحات کے مختلف اقدامات پر مبنی ہے۔ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن (1948-49) نے اسے ہندوستانی تعلیم کا بدترین پہلو قرار دیا، جب کہ ڈاکٹر ذاکر حسین کے مطابق یہ نظام تعلیم کے لیے "بددعا" ثابت ہوا ہے۔ موجودہ امتحانی نظام کو غیر معقول کہا گیا ہے کیونکہ اس میں صرف یاد کرنے کی صلاحیت کو اہمیت دی جاتی ہے اور تفہیم، اطلاق، اور تخلیقی صلاحیتوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں طلبا کی ذہانت، رویے، دلچسپیوں، مہارتوں، شخصیت، جسمانی اور سماجی نشوونما جیسے اہم پہلوؤں کا

لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ تحریری امتحانات کے غلبے کی وجہ سے صرف لکھنے کی صلاحیت کا جائزہ لیا جاتا ہے، جب کہ سننے، بولنے اور پڑھنے کی مہارتوں کی جانچ نہیں ہو پاتی۔ اس نظام کے باعث طلبا میں امتحان فوبیا جیسے نفسیاتی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

اکائی میں بیان کیا گیا ہے کہ امتحانی نظام کو بہتر بنانے کے لیے تمام تعلیمی کمیشنوں اور پالیسیوں نے اصلاحی سفارشات پیش کیں۔ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن (1948-49) نے خارجی امتحانات میں کمی، موضوعیت کے اجزا میں کمی، عقلی تفہیم کے فروغ، ایک دن میں ایک ہی مضمون کا امتحان لینے، اور گریڈنگ سسٹم کے نفاذ کی سفارش کی۔ بعدازاں، کوٹھاری کمیشن (1964-66) نے تعلیمی تشکیل نو کے ساتھ امتحانات میں اصلاحات کی سفارش کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی درجات میں داخلی تعینِ قدر ہونا چاہیے اور اعلیٰ سطح پر تحریری امتحانات کے ساتھ زبانی و تشخیصی امتحانات بھی شامل کیے جائیں۔

قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے رٹنے کے طریقے ختم کرنے، مسلسل تعینِ قدر (Continuous Evaluation) کے فروغ، اور ثانوی سطح سے سمیسٹر نظام کے آغاز پر زور دیا۔ قومی درسیات کا خاکہ 2005 کے مطابق امتحانات کو لچکدار، تخلیقی اور آسان بنایا جانا چاہیے، جب کہ نیشنل فوکس گروپ پوزیشن پیپر میں امتحانی اصلاح کے لیے اطلاعی و ترسیلی تکنیک (ICT) کے استعمال پر زور دیا گیا۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے امتحانی نظام کو طلبا کی ہمہ جہت نشوونما سے جوڑتے ہوئے 10ویں اور 12ویں جماعتوں کے امتحانات میں اصلاحات کی سفارش کی ہے، جن میں سمیسٹر سسٹم، کثیر جوابی سوالات، اور 360 ڈگری تعینِ قدر جیسے اقدامات شامل ہیں۔ جدید دور میں امتحانات کو معیاری اور بامقصد بنانے کے لیے پروجیکٹ پر مبنی تشخیص، ہم مرتبہ تشخیص، ڈیجیٹل پورٹ فولیوز، عملی تفویضات، اور ملٹی موڈل طریقے اپنانے پر زور دیا گیا ہے۔ یوں، یہ اکائی امتحانی نظام کی خامیوں کے ساتھ ساتھ اس کی اصلاحی کوششوں اور جدید رجحانات کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔

16.5 اکتسابی نتائج

- یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ہمارا امتحانی نظام ہندوستانی تعلیم کا بدترین پہلو ہے۔
- ڈاکٹر ذاکر حسین کے مطابق "ہمارے ملک میں رائج امتحانی نظام نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کے لیے بددعا ہے۔"
- موجودہ امتحانی نظام غیر معقول ہے کیوں کہ اس میں صرف یاد کرنے کے عمل کی ہی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور تفہیم و اطلاق پر زور نہیں دیا جاتا ہے۔
- موجودہ امتحانی نظام میں ذہانت، دلچسپی، رویے، مہارتیں، شخصیت کے دیگر اوصاف مثلاً: جسمانی نشوونما اور سماجی نشوونما جیسے اہم پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔
- چونکہ زیادہ تر امتحانات تحریری ہوتے ہیں اس میں صرف لکھنے کی صلاحیت کی ہی بڑے پیمانے پر جانچ کی جاتی ہے۔ سننا، بولنا اور پڑھنا کی مہارتوں کی جانچ نہیں ہو پاتی ہے۔

- امتحانات سے طلبا پر نفسیاتی اثرات پڑتے ہیں، کئی طلبا امتحان کے خوف کا شکار ہوتے ہیں اور اس صورت حال کے لیے موجودہ دور میں ایک اصطلاح امتحان فوبیا رائج ہو چکی ہے۔
- تعلیمی عمل کو بہتر اور ثمر آور بنانے کے لیے موجودہ امتحانی نظام کی خامیوں کی شناخت کر کے اسے معیاری بنانے کی ضرورت ہے۔
- موجودہ امتحانی نظام میں اصلاح کے ضمن میں تمام تعلیمی کمیشن، پالیسی اور قومی درسیات کے خاکوں میں میں سفارشات اور رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔
- آزادی کے بعد تعلیم کا اولین کمیشن یونیورسٹی تعلیمی کمیشن (49-1948) تھا۔ یہ رادھاکرشنن تعلیمی کمیشن کے نام سے مشہور ہے۔
- یونیورسٹی تعلیمی کمیشن نے امتحانی اصلاحات سے متعلق سجھاؤ دیا کہ خارجی امتحانات کی تعداد کو کم کیا جائے، موضوعیت کے اجزا کو کم کیا جائے، عقلی تفہیم کا فروغ کیا جائے، ایک دن میں صرف ایک مضمون کا امتحان لیا جائے اور گریڈنگ کا نظام قائم کیا جائے۔
- تعلیم کی تشکیل نو کے لیے ڈاکٹر دولت سنگھ کوٹھاری کی صدارت میں سن 1964ء میں کوٹھاری کمیشن تشکیل دیا گیا۔
- امتحانی اصلاح سے متعلق کوٹھاری کمیشن کی شفارش تھی کہ تحریری امتحان میں اصلاح کی جائے، درجہ 1 سے 4 تک کے طلبا کا تعین قدر صرف داخلی ہونا چاہیے انہیں اہلیت کی بنیاد پر اگلی جماعت میں ترقی دی جائے، اعلیٰ ثانوی سطح پر طلبا کی حصولیابیوں کا تعین قدر کرنے کے لیے تحریری امتحان کے علاوہ زبانی اور تشخیصی امتحانوں کا استعمال کیا جانا چاہیے۔
- کوٹھاری کمیشن نے یہ بھی سفارش کی کہ تحریری امتحان کو معروضی، معقول اور قابل عمل بنانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے لیے طویل جوابی، مختصر جوابی اور معروضی تینوں طرح کے سوالات پوچھے جانے چاہئیں۔
- قومی تعلیمی پالیسی 1986ء کا اعلان 5 جنوری 1985ء کو ہوا۔ اس وقت کے۔ سی۔ پنت وزیر تعلیم تھے۔
- امتحانی اصلاح سے متعلق قومی تعلیمی پالیسی (1986) کی اہم سفارشات میں رٹنے کے طریقوں سے نجات دلانے، مسلسل تعین قدر کے عمل کا ارتقاء کرنے اور ثانوی سطح سے بتدریج طریقے سے سمیسٹر نظام کی شروعات کرنے کی بات کہی گئی۔
- قومی درسیات کا خاکہ 2005ء میں تیار کیا گیا اور اسے قومی درسیات کا خاکہ، 2005ء کے عنوان سے دسمبر 2005ء میں شائع کیا گیا۔
- قومی درسیات کا خاکہ 2005 میں درجہ 1 سے درجہ 12 تک کب، کیا، کیوں اور کیسے پڑھانا ہے، اس کا مکمل خاکہ پیش کیا گیا۔
- قومی درسیات کا خاکہ 2005 کے مطابق امتحان کے نظام کو مزید کھلا، لچیلا، تخلیقی اور آسان ہونا چاہیے۔
- نیشنل فوکس گروپ پوزیشن پیپر میں امتحانی نظام میں اصلاحات کے لیے اطلاعی و ترسیلی تکنیک کے استعمال پر زور دیا گیا۔
- قومی تعلیمی پالیسی 2020ء کے مطابق طلبا کی ہمہ جہت نشو و نما کے ہدف کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت دسویں اور بارہویں کے امتحان میں بدلاؤ کیا جائے گا۔ اس میں مستقبل میں سمیسٹر یا کثیر جوابی سوالات وغیرہ جیسی اصلاحات کی جائیں گی۔
- قومی تعلیمی پالیسی 2020ء کے مطابق طلبا کا 360 ڈگری تعین قدر کیا جائے گا۔
- امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے موجودہ وقت میں پروجیکٹ پر مبنی تشخیص، ہم مرتبہ ساتھیوں کے ذریعے تشخیص، ڈیجیٹل پورٹ فولیوز، عملی تفویضات، ملٹی موڈل وغیرہ تشخیصی طریقوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

16.6 فرہنگ

امتحان(Examination)	The process of checking something carefully.
معیاری(Standard)	A level of quality.
تعین قدر (Evaluation)	The process of judging or calculating the quality, importance, amount, or value of something.
تشخیص(Assessment)	The action or an instance of making a judgement about something.
گریڈنگ (Grading)	To put things or people into groups according to their quality, ability, size, etc.
پانچ نکاتی پیمائی (Five Points Scale)	A scale that is used to allow an individual to express how much they agree with a particular statement.
مدارج(Percentile)	A value on a scale of one hundred that indicates the percent of a distribution that is equal to or below it.
کھیل کود (Gamification)	The process of adding games or game like elements to something so as to encourage participation.
پورٹ فولیو(Portfolio)	A collection of documents that represent a person's especially an artist's work.
پرکھ(PARAKH)	Performance Assessment, Review and Analysis of Knowledge for Holistic Development.

16.7 نمونہ امتحانی سوالات

معروضی جوابات کے حامل سوالات

1. "ہمارے ملک میں رائج امتحانی نظام نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ تعلیم کے لیے بددعا ہے۔" یہ کس کا قول ہے؟

a. ڈاکٹر رادھاکرشنن b. ڈاکٹر ذاکر حسین

c. ڈاکٹر دولت سنگھ کوٹھاری d. کے۔سی۔پنت

2. موجودہ امتحانی نظام غیر معقول ہے کیوں کہ اس میں صرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے عمل کی ہی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

a. تفہیم کرنے b. تجزیہ کرنے

c. یاد کرنے d. اطلاق کے

3. موجودہ امتحانی نظام میں کن پہلوؤں کو نظر انداز کردیا جاتا ہے؟

a. ذہانت، دلچسپی b. رویے، مہارتیں

c. جسمانی نشوونمااور سماجی نشوونما d. درج بالا سبھی

4. امتحانات سے طلباپر نفسیاتی اثرات پڑتے ہیں، کئی طلبا امتحان کے خوف کا شکار ہوتے ہیں۔اس صورت حال کو کس اصطلاح سے موسوم کیا جاتا ہے؟

a. امتحان فوبیا b. امتحان افیزیا

c. امتحان گرافیا d. امتحان اپریکسیا

5. آزادی کے بعد تعلیم کا اولین کمیشن یونیورسٹی تعلیمی کمیشن (49-1948) تھا۔ یہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے نام سے مشہور ہے۔

a. وردھا تعلیمی کمیشن b. ذاکر حسین تعلیمی کمیشن

c. گاندھی تعلیمی کمیشن d. رادھا کرشنن تعلیمی کمیشن

6. کس کے مطابق امتحان کے نظام کو مزید کھلا، لچیلا، تخلیقی اور آسان ہونا چاہیے؟

a. قومی تعلیمی پالیسی 2020ء b. قومی درسیات کا خاکہ 2005

c. قومی تعلیمی پالیسی 1986ء d. نیشنل فوکس گروپ پوزیشن پیپر

7. ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں امتحانی نظام میں اصلاحات کے لیے اطلاعی و ترسیلی تکنیک کے استعمال پر زور دیا گیا۔

a. نیشنل فوکس گروپ پوزیشن پیپر b. قومی تعلیمی پالیسی 1986ء

c. قومی تعلیمی پالیسی 2020ء d. قومی درسیات کا خاکہ 2005ء

8. کس تعلیمی پالیسی کے مطابق طلبا کا 360 ڈگری تعین قدر کرنے کی تجویز پیش کی گئی؟

a. تعلیمی پالیسی 2020ء b. تعلیمی پالیسی 1986ء

c. تعلیمی پالیسی 1968ء d. درج بالا کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ موجودہ امتحانی نظام کی نقائص کی شاخت کیجیے۔

2۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے ثانوی تعلیمی کمیشن کی اہم سفارشات بیان کیجیے۔

3۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے کوٹھاری کمیشن کی اہم سفارشات کی وضاحت کیجیے۔

4۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 1986ء کی اہم سفارشات پر روشنی ڈالیے۔

5۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے پروگرام آف ایکشن 1992ء کی اہم سفارشات بیان کیجیے۔

6۔ امتحانی نظام میں اصلاح کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020ء کی اہم تجاویز پر بحث کیجیے۔

7۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے جدید تکنیک اور طریقوں کی وضاحت کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ تعلیمی عمل میں امتحان کی اہمیت واضح کرتے ہوئے موجودہ امتحانی نظام کے نقائص کی فہرست سازی کیجیے۔

2۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے ثانوی تعلیمی کمیشن اور کوٹھاری کمیشن کی اہم سفارشات بیان کیجیے۔

3۔ امتحانی نظام کو معیاری بنانے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 1986ء اور قومی تعلیمی پالیسی 2020ء کی اہم سفارشات پر روشنی ڈالیے۔

4۔ موجودہ امتحانی نظام کے نقائص بیان کرتے ہوئے اس کو معیاری بنانے کے لیے جدید تکنیک اور طریقوں کی وضاحت کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات

4-a	3-d	2-c	1-b
8-a	7-a	6-b	5-d

16.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد

- محمد حسن، ادبیات شناسی، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1989
- محی الدین بچھ، جدید تدریس اردو، گلشن پبلیکیشنز، شرینگر 1998
- نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
- محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، شرینگر، 2006
- تلمیذ فاطمہ نقوی، آفاق ندیم خان، اردو زبان: تدریس و فہم، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 2021

نمونہ امتحانی پرچہ

اردو کی تدریسیات-II

جملہ نشانات 70	وقت : 3 گھنٹہ

ہدایت

یہ پرچہ تین حصوں پے مستمل ہے۔ حصہ اول حصہ دوم اور حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں کے جواب لازمی ہے۔

ا۔ حصہ اول میں دس لازمی سوالات ہے جو کہ معروضی سوالات ہے۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔

۲۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 5 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 6 نمبر مختص ہے۔

۳۔ حصہ دوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 3 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہے۔

سوال۔ا **حصہ اول**

(i) مندرجہ ذیل میں سے کون سا افسانہ پریم چند کا نہیں ہے؟

(a) نجات (b) نئی بیوی (c) چوتھی کا جوڑا (d) کفن

(ii) ذیل کے مضامین میں اردو زبان کے معلم کو کس مضمون کا علم ہونا ضروری ہے؟

(a) سماجیات (b) نفسیات (c) ریاضی (d) حیاتیات

(iii) اس کتاب کا کاغذ عمدہ اور سفید ہے۔ اس جملے میں عمدہ اور سفید کیا ہے؟

(a) صفت (b) اسم (c) فاعل (d) فعل

(iv) درج ذیل میں سے کون سا لفظ ''ارض'' کا ضدر ہے؟

(a) عرض (b) غرض (c) صحرا (d) فلک

(v) ان میں کون سا لفظ اسم مکبر ہے؟

(a) ملکہ ترنم (b) شاہراہ (c) رستم ہند (d) خاں بہادر

(vi) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی سے شائع ہونے والی میگزین کا نام کیا ہے؟

(a) اردو دنیا (b) الہلال (c) الکلام (d) البلاغ

(vii) آثار الصنادید کے مصنف کا نام لکھیں۔

(viii) ادارۂ ادبیات اردو حیدر آباد کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ix) رباعی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(x) اردو کے پہلے ناول نگار کا نام بتایئے۔

حصہ دوم

مختصر جوابی سوالات

2۔ دارالترجمہ کی علمی وادبی خدمات کا جائزہ لیجیے۔

3۔ درس وتدریس میں جانچ کی اہمیت وضرورت پر مختصر نوٹ لکھیے۔

4۔ اچھے سوالنامے کی خوبیاں بیان کیجیے۔

5۔ ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت وضرورت بیان کیجیے۔

6۔ اردو نصاب کی تدوین کے اصول بیان کیجیے۔

7۔ نصاب میں جدت پسندی اور لچک کیوں ضروری ہے؟ مدلل لکھیے۔

8۔ درسی کتاب سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ درسی وغیر درسی کتاب میں فرق واضح کیجیے۔

9۔ درس وتدریس میں درسی آلات کی اہمیت بیان کی کیجیے۔

حصہ سوم

طویل جوابی سوالات

10۔ تدوین نصاب کے عمومی اور خصوصی اصول بیان کرتے ہوئے ان کے بنیادی اجزا سے بحث کیجیے۔

11۔ اردو کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

12۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیوسٹی کی اردو خدمات کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

13۔ ایک معیاری جانچ کی خصوصیات بیان کیجیے اور مثال پیش کیجیے۔

14۔ منصوبہ سبق کے مختلف مراحل کا استعمال کرتے ہوئے مشقی تدریس کے دوران پڑھائے گئے کسی نظم کے سبق کا منصوبہ تیار کیجیے۔